د-ن
176
ذخیرہ

البشیر

شرح

نحو میر

اُردو میں نحو میر کی معرکۃ الآراء شرح

تصنیف

امام النحو حضرت علامہ سید غلام جیلانی بریلوی قدس سرہٗ

اُستاذِ گرامی: قائدِ اہلِ سنّت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہٗ

مکتبہ ضیاء السنۃ

مدرسہ علمیہ سراجیہ ○ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی، ریلوے روڈ ملتان

Marfat.com

60162

Marfat.com

۱۲۹ ن ۱-۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِہٖ
پھر جب وہ خوشی سُنانے آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا

فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ؕ
اُسی وقت اسکی آنکھیں پھر آئیں،

البشیر
بشرح
نحو میر

— تالیف —

امام النحو صدر العلماء علامہ مفتی سید غلام جیلانی صاحب میرٹھی قدس سرہٗ (شارح بخاری)

— شائع کردہ —
مکتبہ ضیاء السنۃ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ریلوے روڈ ملتان (پاکستان)

Marfat.com

786
92

حضور صدر العلماء قدس سرہ کی علمی خدمات پر چند سطور

سقراط کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ سڑکوں پر پھرا کرتا تھا۔ اور لوگوں سے مختلف قسموں کے سوالات کرتا تھا۔ لوگ جب اس کے سوالات کا جواب دینے سے اپنا عجز ظاہر کرتے تھے، وہ انہیں خود جواب بتا دیتا تھا۔ اسی طرح وہ اپنی سعی سے ان کی معلومات میں اضافہ کیا کرتا تھا۔ اور اپنے کو "عقل پیدا کرانے والی دائی" کہا کرتا تھا۔

یہ قدیم یونان کی بات ہے۔ آج کے دور میں کون اس طرح خود سڑکوں پر پھرتا ہوا لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے گا؟ آج کا تو حال یہ ہے کہ اگر کوئی کسی "عالم" سے ایسا سوال کر بیٹھے جس کا جواب ان کے ذہن میں حاضر نہ ہو تو انہیں فوراً غصہ آجائے۔ اگر کہیں علماء کرام کے درمیان میں کوئی ایسا مسئلہ آجائے جسے وہ "لاینحل" سمجھتے ہوں اور کوئی شخص اس کا حل بتا دے تو فوراً ان حضرات کے چہروں کا رنگ اتر جائے۔

ایسے ہی زمانے کی بات ہے۔ جب کوئی طالب علم خواہ وہ مدرسے کا طالب علم ہو یا کوئی عام دانش جو حضور صدر العلماء استاذ الاساتذہ بحر العلوم علامہ الحاج الشاہ سید غلام جیلانی صاحب قبلہ قدس سرہ کی بارگاہ میں کوئی سوال لیکر پہنچتا تھا آپ انتہائی شفقت و محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اس استقبال فرماتے تھے۔ اور جب اس کے سوال کا جواب دے دیتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی سمندر جوش میں آگیا ہے اور موتی بکھیر رہا ہے۔

آپ بخاری شریف کا درس دینے میں بھی ہمیشہ "کیف" کا لحاظ فرماتے تھے۔ "کم" کے کم ہونے کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے جس انداز پر بخاری شریف

Marfat.com

فہرست دیباچہ

60067

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
			عرضِ ناشر
۲۲	نس بندی کی حرمت سے رجوع	۷	
	مفتی محمود کا ارشادِ گرامی۔ یہ	۸	مؤلف کتاب ہذا کے علمی کارنامے
	شخص ایمان فروش ہے۔	۱۴	پیش کش
	دار العلوم دیوبند کے دار الحدیث	۱۵	سببِ تالیف
۲۳	میں ڈرامہ۔	۱۶	نحو میر کی دیوبندی شروح
۲۳	رضوی دار الافتاء کے مہتمم صاحب کا حال	۱۷	قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم
۲۴	تحسین ناشناس	،	دیوبند کے ولی عہد بہادر
۲۶	مصنف علیہ الرحمۃ کے حالات	"	بہشتی زیور، حفظ الایمان جیسی کتب
۲۷	بارگاہِ رسالت میں علمِ نحو کی عظمت	،	کے بارے میں عامر عثمانی صاحب کا بے لوث فیصلہ
	بعض ابتدائی کتب کے اسمائے		مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی وغیرہ
۲۸	مصنفین۔	۱۸	علماء دیوبند کے رجوع نہ کرنے کا بیان
	خطبہ نحو میر		قاری صاحب مذکور کا عیسیٰ علیہ السلام کے
۱	حمد و صلاۃ کی تعریف		لئے باپ کا اثبات اور مفتی صاحب دیوبند
"	علم نحو کی تعریف وغیرہ	۱۹	کا جواب، قائل مذکور ملحد بے دین ہے۔
۲	تنبیہ ۱ و ۲ جس میں تراجم تسمیہ اور تحمید کے اغلاط کا بیان اور یہاں سے المصباح المنیر	۲۰	دار العلوم دیوبند کی بارے میں فریقین کے مسلم ولی کی پیشن گوئی۔
"	اور مہر منیر کے اغلاط کا بیان شروع		قاری صاحب مذکور کا حق بات سے رجوع
۶	جناب باری عز اسمہ میں صیغہ جمع استعمال کرنے کی وجہ کا جواب	۲۱	کرنے کا بیان ۱۹۷۶ء میں نس بندی کا بیان۔
۷	اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے کہیں صیغہ جمع		

Marfat.com

کی شرح فرمائی ہے اسی انداز پر بخاری شریف کا درس ہوتا تھا۔ ایک ایک حدیث شریف کا درس ہفتہ ہفتہ بھر دس دس روز جاری رہتا تھا۔ کسی روز صرف و نحو پر گفتگو ہو رہی ہے تو کسی روز صرف بلاغت پر کسی روز صرف مسائل فقہیہ پر گفتگو ہو رہی ہے۔ تو کسی روز صرف تصوف پر کسی روز اس حدیث سے مذہب اہلسنت کے احقاق پر کلام ہو رہا ہے تو کسی روز اس حدیث شریف سے متعلق بد مذہبوں کی تقریر کا رد ہو رہا ہے۔

درسی کتب کے مطالعہ کے دوران میں طلبہ کے ذہن میں مختلف شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ مطالعہ کے وقت شروح و حواشی دیکھنے سے جہاں معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بہت سے اشکالات دفع ہو جاتے ہیں وہاں بہت سے نئے اشکالات پیدا بھی ہو جاتے ہیں ایسے شبہات اور اشکالات کے بارے بوجھل ذہن سے جب حضور صدر العلماء کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا اور درس جاری ہو جاتا تھا یہ محسوس ہونے لگتا تھا کہ دھوپ میں طویل سفر سے تھکا ہوا مسافر ایک عظیم سایہ دار درخت کے ٹھنڈے سایہ میں آکر سکون و راحت کی سانس لے رہا ہے۔ مطالعہ میں آئے ہوئے تمام امور ایک ایک کر کے اسکے سامنے آ رہے ہیں۔ ذہن کو بوجھل کر دینے والے تمام عقدے ایک ایک کر کے حل ہوتے جا رہے ہیں اور ایسے ایسے نئے انکشافات سامنے آ رہے جن کی طرف سے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا پڑ رہا ہے جیسے وہ اشارۂ حسیہ کو قبول کرنے والے امور ہوں، یہاں نہ حدیث کی تخصیص ہے نہ فقہ کی، نہ نحو کی قید، نہ بلاغت کی، نہ منطق کی شرط نہ فلسفہ کی۔ یہ تھا آپ کے تبحر علم کا عالم۔

اس زمانے کا تو حال یہ ہے کہ اگر کسی مدرس صاحب میں صلاحیت ہوتی بھی ہے تو وہ اپنے طالب علم کو باصلاحیت بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن حضور صدر العلماء قدس سرہٗ ہمیشہ اس کے لئے سعیٔ بلیغ فرماتے تھے کہ ان کا شاگرد باصلاحیت ہو اور یہی سبب تھا کہ وہ علم نحو کی کتب میں زیادہ محنت کرنے کے لئے ہمیشہ اپنے تلامذہ کو ہدایت فرماتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اس علم کو اچھی طرح حاصل کر لینے سے دوسرے علوم کی طرف ہدایت حاصل ہو جائے گی۔ کیا آپ نے سنا نہیں کہ نحوی فراء کہتے تھے کہ ایک علم کی مہارت سے دوسرے علوم کی تحصیل میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اس پر ان سے حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا کہ اگر ایک شخص پر نماز میں ایک بار سجدہ سہو واجب ہو جائے اور سجدہ سہو کرتے ہوئے پھر

Marfat.com

مضمون	صفحہ
نہیں فرمایا ۔	۷
تنبیہ ۳	۸
کلمہ کی تعریف اور تقسیم	″
جملہ خبریہ کی تعریف واقسام	۹
جملہ کو خبریہ کہنے کی وجہ	۱۰
اسمیہ اور فعلیہ کہنے کی وجہ	″
تنبیہ ۴	۱۰
حکم کے معنی	۱۱
جملہ انشائیہ کی تعریف واقسام	″
تنبیہ ۵	۱۲
تنبیہ ۶، ۷	۱۵
تنبیہ ۸	″
تنبیہ ۹	۱۶
مرکب غیر مفید کا تعریف واقسام	۱۷
بعلبک اور حضر موت کا بیان	۱۸
تنبیہ ۱۰، ۱۱	۲۰
درود رضوی	۲۱
علامات اسم وفعل وحرف کا بیان	۲۲
تنبیہ ۱۲ تا ۱۵	۲۴
مصنف المصباح المنیر کی کفری بولی	″
تنبیہ ۱۶	۲۸
معرب ومبنی کا بیان	″

مضمون	صفحہ
تنبیہ ۱۷، ۱۸	۲۹
تنبیہ ۱۹، ۲۰	۳۱
اسم غیر متمکن کے اقسام کا بیان	۳۲
تنبیہ ۲۱ تا ۲۵	۳۴
تنبیہ ۲۶ تا ۲۹	۴۳
تنبیہ ۳۰، ۳۱	۴۵
تنبیہ ۳۲، ۳۵	۴۹
تنبیہ ۳۶	۵۱
تنبیہ ۳۷	۵۳
تنبیہ ۳۸ تا ۴۶	۵۵
تنبیہ ۴۷ تا ۴۹	۵۹
معرفہ اور نکرہ کا بیان	۶۰
تنبیہ ۵۴ تا ۵۷	۶۲
مذکر وموئنث کا بیان	۶۳
تنبیہ ۵۸، ۵۹	۶۵
واحد۔ تثنیہ۔ جمع کا بیان	۶۷
تنبیہ ۶۰	۶۸
امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ	۶۹
شرعاً بعض امور میں جمع کا اطلاق	۷۱
دو پر حقیقی ہے ۔	″
اسم متمکن کے اقسام کا بیان باعتبار	″
وجوہ اعراب	″

Marfat.com

سجدہ سہو واجب ہوجائے تو وہ دوبارہ سجدۂ سہو کریگا یا صرف اسکا ایک ہی بار سجدۂ سہو کرنا کفایت کرے گا۔ اس پر امام نحو فرّاء نے یہ جواب دیا کہ ایک ہی سجدہ کفایت کریگا۔ اس پر امام محمد صاحب نے یہ دریافت کیا کہ آپ نے علوم عربیہ کے کس مسئلے پر قیاس کرکے یہ فرمایا۔ آپ کے جواب دیا تصغیر کی تصغیر نہیں ہوتی ہے

حضور صدر العلماء قدس سرہٗ کے علم نحو کی صحیح تعلیم پر زور دینے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اس کے بغیر کلام عربی کے صحیح معنیٰ سمجھ میں نہیں آتے۔ عربی نحو تو غلط عربی کا مفہوم غلط ہی سمجھنا تھا۔ جاحظ نے البیان والتبیین میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے کسی اعرابی سے کہا کَیْفَ اَھْلِکَ (مراد یہ تھی کہ تمہارے اہل وعیال کیسے ہیں) وہ سائل کی مراد نہ سمجھ سکا بلکہ وہی سمجھا جو ان لفظوں کا مفہوم اس صورت میں ہوتا ہے۔ یعنی میں کیسے مروں۔ چنانچہ اس نے جواب دیا ”صلبًا“۔

علم نحو پر زیادہ زور دینے کا سب سے اہم سبب یہ تھا کہ اس کے بغیر کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھنا مشکل ہے۔ علّامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”بدعت بدعت“ چلانے والے دیوبندیوں کی سرکوبی کے لئے شامی میں بدعت کی پانچ قسموں کا ذکر کرتے ہوئے بدعت واجبہ کے مثال میں لکھا ہے علم نحو کا سیکھنا کہ کتاب وسنّت کا مفہم ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ علم نحو کی صحیح تعلیم کے بغیر قرآن وحدیث کا سمجھنا دشوار ہے تو جسکے بغیر سرمایۂ حیات سے محروم ہوجانا پڑے اس پر زور دینا کس قدر اہم ہوگا۔

جیسا کہ حضور صدر العلماء قدس سرہٗ نے اپنی تصنیفات میں متعدد مقامات پر فرمایا ہے اکابر دیوبند نے اپنے شیخ حضرت مولانا الحاج الشاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں گستاخیاں کیں اور اس کی وجہ سے ان پر راہ حق مسدود کر دی گئی۔ یہ اکابر اوران کے اصاغر کفر تک تجاوز کر گئے۔ ان کے پاس نہ ایمان رہ گیا نہ عقل۔ ایسے عالم میں ان لوگوں نے فنون مختلفہ کی کتب پر شروح وحواشی چڑھائے۔ نتیجے میں اغلاط در اغلاط میں خود غلطاں پیچاں رہے اور پڑھنے والوں کو بھی ان اغلاط میں غلطاں پیچاں رکھا۔

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تنبیہ ۶۱ تا ۶۴	۷۳
تنبیہ ۶۵، ۶۶	۷۶
حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ	۷۷
حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ	۷۸
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ترجمہ	"
حضرت معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ اور کبوتر پالنے کا فائدہ	"
حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ کا ترجمہ	"
تنبیہ ۶۷ تا ۷۱	۷۹
لفظ (اب) کا اطلاق چچا پر	"
تنبیہ ۷۲، ۷۳	۸۰
تنبیہ ۷۴	۸۳
تنبیہ ۷۵	۸۷
اعراب مضارع کا بیان	۸۹
تنبیہ ۷۶ تا ۷۹	۹۲
تنبیہ ۸۰ تا ۸۲	۹۴
تنبیہ ۸۳، ۸۴	۹۵
عامل لفظی و معنوی کا بیان	۹۸
باب اول حروف عاملہ کے بیان میں	۱۰۰
حروف جر کا بیان	۱۰۸
تنبیہ ۸۵ تا ۸۶	"
	"

مضمون	صفحہ
حروف مشبہ بالفعل کا بیان	۱۱۱
تنبیہ ۸۷ تا ۹۱	۱۱۲
ما و لا مشابہ بلیس کا بیان	۱۱۳
تنبیہ ۹۲	۱۱۴
لائے نفی جنس کا بیان	"
تنبیہ ۹۲ تا ۹۹	۱۲۰
حروف ندا کا بیان	۱۲۱
تنبیہ ۱۰۰ تا ۱۰۹	۱۲۵
حروف ناصبہ کا بیان	۱۲۷
تنبیہ ۱۱۰، ۱۱۷	۱۳۸
حروف جازم کا بیان	۱۴۰
تنبیہ ۱۱۸ تا ۱۲۴	۱۴۴
باب دوم عمل افعال کے بیان میں	۱۴۶
تنبیہ ۱۲۵ تا ۱۳۱	۱۴۹
فاعل اور منصوبات کا بیان	۱۵۲
تنبیہ ۱۳۲ تا ۱۳۵	۱۵۴
تنبیہ ۱۳۶ تا ۱۴۰	۱۵۸
درہم۔ رطل۔ قفیز کا وزن	۱۵۹
تنبیہ ۱۴۱، ۱۴۲	۱۶۱
فاعل مظہر و مضمر کا بیان	۱۶۲
امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باریک بین نظر	۱۶۳
	"

Marfat.com

ان فسادات کو پیش نظر رکھ کر حضور صدر العلماء قدس سرہ نے قلم اٹھایا اور بخاری شریف کی شرح شروع فرمائی۔ اگرچہ آپ نے صرف ابتدائی چند احادیث کی شرح فرمائی ہے۔ لیکن انہیں چند احادیث کی شرح میں اپنے اسی انداز پر خوب بسط سے کام لیا ہے۔ جس انداز پر آپ بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔ علامہ عینی کا طرز ملحوظ ہے۔ اسماء رجال، نحو، معنیٰ حدیث، مسائل فقہیہ مستخرجہ، تصوف وغیرہ پر زبردست بحث فرمائی ہے۔ نحو پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور تصوف پر جو بحثیں فرمائی ہیں وہ غالباً بخاری شریف کی دوسری شروح میں اس انداز پر نہ ملیں گی۔ علاوہ بریں متعلق حدیث پر اپنی تقریرات میں دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیری سے جہاں جہاں عظیم سقطات سرزد ہو گئے ہیں۔ وہاں وہاں قلم اشرفی جوش میں آگیا ہے اور تحقیقات کے جوہر خوب دکھائے ہیں۔ آپ کی شرح کا نام "بشیر القاری" ہے۔

جیسا کہ سطور بالا میں گذرا منتمیان دیوبند نے کتب نحو یہ کی بہت سی شروح لکھ ڈالیں لیکن غالباً ان میں اغلاط کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور یہ وہ علم ہے جس میں غلط باتوں کے ذہن نشین ہو جانے کے بعد نہ تو صحیح طور پر زبان عربی کو سمجھا جا سکتا ہے نہ ہی صحیح طور پر دوسرے کو اپنا مافی الضمیر عربی میں سمجھایا جا سکتا ہے۔ اور قرآن و حدیث کے سمجھنے سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ اسی لئے حضور صدر العلماء قدس سرہ نے شرح مائۃ عامل کی شرح "البشیر الکامل" اور کافیہ کی شرح "بشیر الناجیہ" تصنیف فرمائی ان تصنیفات میں شرح کتاب اور صحیح ترکیبات کے علاوہ عظیم تحقیقات بھی موجود ہیں۔ دیوبندیوں کے اغلاط کو بھی مقدمات میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ہر ہر تحریر صاحب تحریر کی نسبت کا جلوہ خوب خوب دکھا رہی ہے۔ صحت اور حقیقت ایک مخصوص نرالے انداز پر روشن کر دی گئی ہے۔ جو دوسری کتب میں مفقود ہے۔

اگر حیات ظاہری حضور صدر العلماء کا اور کچھ روز ساتھ دیتی تو امید تھی کہ اپنے تلامذہ کی گذارشوں کے پیش نظر یا دیوبندیوں کی گمراہ کن سعی کے پیش نظر کچھ اور عظیم تصنیفات فرماتے۔ لیکن جف القلم بما انت لاق۔ اس دنیائے فانی سے آپ ملک جاودانی کا سفر

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تنبیہ ۱۴۳	۱۶۴
تنبیہ ۱۴۴ تا ۱۴۸	۱۶۷
فعل متعدی کے اقسام اور افعال	۱۶۸
قلوب کا بیان	"
افعال ناقصہ کا بیان	۱۷۱
قرآن کریم کے بعض مترجمین کی فاحش	۱۷۲
غلطی۔	"
تنبیہ ۱۴۹ تا ۱۵۴	۱۷۴
افعال مقاربہ کا بیان	۱۷۶
تنبیہ ۱۵۵	۱۷۸
افعال مدح وذم کا بیان	"
تنبیہ ۱۵۶ تا ۱۶۱	۱۸۰
افعال تعجب کا بیان	"
تنبیہ ۱۶۲، ۱۶۳	۱۸۳
باب سوم اسمائے عاملہ کے بیان میں	۱۸۴
تنبیہ ۱۶۴ تا ۱۷۱	۱۸۷
اسمائے افعال کا بیان	۱۸۸
تنبیہ ۱۷۲ تا ۱۸۰	۱۹۰
اسم فاعل وغیرہ کے عمل کا بیان	"
تنبیہ ۱۸۱ تا ۱۸۷	۱۹۳
تنبیہ ۱۸۸ تا ۱۹۱	۱۹۷
تنبیہ ۱۹۲ تا ۱۹۶	۲۰۰
مصدر کے عمل کا بیان	۲۰۱
تنبیہ ۱۹۷	۲۰۲
اسم تام کا بیان	۲۰۳
تحریر میں کتابت کے سہو قدیم کا بیان	۲۰۴
اسمائے کنایہ کا بیان	۲۰۵
تنبیہ ۱۹۸ تا ۲۰۶	۲۰۹
عوامل معنوی کا بیان	۲۱۱
فصل اول توابع کے بیان میں	۲۱۳
تنبیہ ۲۰۷ تا ۲۱۱	۲۱۹
تنبیہ ۲۱۲، ۲۱۳	۲۲۴
تنبیہ ۲۱۴	۲۲۶
ابوحفص کنیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ	۲۲۸
علیہ وآلہ وسلم نے رکھی تھی۔	"
مزید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
کا ترجمہ	"
تنبیہ ۲۱۵ تا ۲۱۸	۲۳۰
فصل دوم غیر منصرف کے بیان میں	۲۳۱
فصل سوم حروف غیر عاملہ کے	۲۳۲
بیان میں	"
تنبیہ ۲۱۹ تا ۲۲۱	۲۳۴
تنبیہ ۲۲۲	۲۳۵
تنبیہ ۲۲۳ تا ۲۲۵	۲۳۷

Marfat.com

فرما چکے ہیں اور تاریخ وصال ہے "نام فقیہ واحد اشد علی الشیطٰن من الف عابد ط" ۱۳۹۸ھ

اپنے آخری وقت سے پہلے آپ نے ایک عظیم تصنیف فرمائی جس کو آپ کی ظاہری آنکھوں نے زیور طبع سے آراستہ نہ دیکھا یہ ہے "البشیر شرح نحو میر" جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ "البشیر الکامل" اور "البشیر الناجیہ" کی بہ نسبت اس میں حضور صدر العلماء قدس سرہٗ نے زیادہ کاوش ذہنی صرف فرمائی ہے۔ اور تحقیقات عظیمہ سے حقائق کو واضح فرما دیا ہے۔ اس لئے کہ یہ ابتدائی کتاب ہے اگر یہاں طالب علم گمراہ ہو جائے گا تو اندیشہ ہے کہ وہ ہمیشہ بھٹکتے ہی رہے۔ کتاب نحو میر پر دیوبندیوں نے "المصباح المنیر" اور "مہر منیر" وغیرہ شروح لکھی ہیں "البشیر" میں ان کے اغلاط کو ظاہر کر کے اور حقیقت کو واضح کر کے دیوبند کے "عالم علمی" پر قیامت برپا کر دی گئی۔

حضرت صدر العلماء کے مشہور و معروف تلامذہ

- حضرت حافظ ملت شیخ الحدیث مولانا حافظ قاری شاہ عبد العزیز صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی۔ مبارکپور
- حضرت شمس العلماء مولانا شاہ محمد نظام الدین صاحب قبلہ الہ آبادی
- حضرت علامہ مولانا شاہ محمد شریف الحق صاحب امجدی مفتی دار الافتاء یونیورسٹی مبارکپور۔
- حضرت علامہ مولانا شاہ محمد طیب خاں صاحب شیخ الحدیث دار العلوم منظر حق ٹانڈہ فیض آباد۔
- حضرت علامہ مولانا شاہ عاشق الرحمن صاحب شیخ الحدیث جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔
- حضرت علامہ مولانا شاہ محمد نعیم اللہ صاحب فاضل معقولات مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف
- حضرت علامہ مولانا سید شاہ نعیم اشرف صاحب سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ جائس
- حضرت علامہ مولانا شاہ ریحان رضا خاں صاحب متولی دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف
- حضرت خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی مدیر پاسبان الہ آباد
- حضرت مولانا حافظ قاری محمد حسن صاحب اشرفی خطیب جامع مسجد شفیع آباد کانپور
- حضرت علامہ مولانا قاضی عبد الرحیم صاحب مفتی دار الافتاء دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تحریر میں کتابت کے سہو قدیم کا بیان	۲۳۷
تنبیہ ۲۲۶ تا ۲۳۱	۲۳۸
تنبیہ ۲۳۲	۲۳۹
تحریر میں کتابت کے سہو قدیم کا بیان	۲۴۲
تحقیق کے معنی (قد) سے منفک	"
نہیں ہوتے (قد) پانچ معنی کا افادہ کرتا ہے	"
	"
تحریر میں کتابت کے سہو کا بیان	۲۴۴
تنبیہ ۲۳۳، ۲۳۴	۲۴۶
تنبیہ ۲۳۵، ۲۳۷	۲۵۱
تنبیہ ۲۳۸	۲۵۳

مضمون	صفحہ
تنبیہ ۲۳۹ تا ۲۴۳	۲۵۸
تنبیہ ۲۴۴ تا ۲۴۶	۲۶۶
تنبیہ ۲۴۷	۲۶۸
تنبیہ ۲۴۸ تا ۲۵۰	۲۷۰
فائدہ متعلق بلفظ (ادر)	۲۷۲
مستثنیٰ کا بیان	۲۷۳
تنبیہ ۲۵۱	۲۰۸
تنبیہ ۲۵۲	۲۷۸
بکلمہ طیبہ میں (الا) بمعنی (غیر) نہیں	۲۸۲
	"
تنبیہ ۲۵۳، ۲۶۰	۲۸۳

خوشخبری

مؤلف کتاب ہذا کی بلند پایہ تصنیف "بشیر القاری شرح صحیح بخاری اردو" پاکستان میں پہلی مرتبہ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ جس میں ہر حدیث کی جامع مانع شرح کے علاوہ اکابرین علماء دیوبند کی حدیث دانی کا نمونہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

آج ہی طلب فرماویں:

آفسٹ کاغذ، اعلیٰ طباعت، ہدیہ جلد اول چھیاسٹھ روپے ۶۶/..

Marfat.com

- حضرت علامہ مولانا حافظ قاری احمد حسن صاحب اشرفی مفتی دارالافتاء دارالعلوم "حامدیہ اشرفیہ سنبھل۔ مراد آباد۔
- حضرت خطیب الہند علامہ مولانا شاہ محمد حبیب اشرف صاحب ناظم دارالعلوم "حامدیہ اشرفیہ" سنبھل مراد آباد
- حضرت علامہ مولانا قاری محمد یحییٰ صاحب ناظم اعلیٰ یونیورسٹی مبارکپور
- حضرت علامہ مولانا سید شاہ کلیم اشرف صاحب ولی عہد سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ جائس
- حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد اکبر میاں صاحب زیب سجادہ آستانہ صمدیہ پھپھوند ضلع اٹاوہ
- حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد اصغر میاں صاحب آستانہ صمدیہ پھپھوند ضلع اٹاوہ
- حضرت علامہ مولانا چراغ عالم صاحب شیخ الحدیث مدرسہ اجمل العلوم سنبھل مراد آباد
- حضرت علامہ مولانا رحمت اللہ صاحب مدرس جامعہ حبیبیہ الہ آباد
- حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب مدرس دارالعلوم "غریب نواز" الہ آباد
- حضرت علامہ صوفی نذیر احمد صاحب نیازی صدر مدرس دارالعلوم شاہ عالم علیہ الرحمہ احمد آباد گجرات
- حضرت علامہ مولانا رئیس کوثر صاحب مدرس مدرسہ "فاروقیہ" بنارس۔
- حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف
- حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب میرٹھی علیہ الرحمۃ راولپنڈی
- حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدر جمعیۃ العلماء پاکستان کراچی

نوٹ: مندرجہ بالا اسمائے گرامی میں سے بعض تو وہ ہیں جو حضرت صدر العلماء قدس سرہ کی حیات ظاہری میں استقامت ڈائجسٹ کانپور میں شائع ہو چکے۔ اور بعض حضور ہی سے پہنچی ہوئی اطلاعات کے بموجب اضافہ کردہ ہیں۔

حرف آخر

دعا ہے کہ مولائے کائنات حضور صدر العلماء سیدی والد ماجد قدس سرہ کے فیوض و برکات سے اہل اسلام کو مستفیض و بہرہ ور فرمائے اور موصوف کے مزار مبارک پر رحمتوں کے پھول برسائے نیز احقر کو علم دین کی دولتوں سے متمتع فرمائے اور اس سعی کو ہمارے لئے ذریعہ نجات و سبب مغفرت فرمائے۔" آمین بجاہ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم

خاکپائے حضور صدر العلماء

احقر سید محمد یزدانی منیجر مکتبۃ الجیلانی محلہ کوٹ غربی سنبھل مراد آباد (یوپی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

عرضِ ناشر

مکتبہ ضیاء السنہ ملتان (قائم شدہ سنہ ۱۴۰۳ھ) دینِ مصطفٰے کی اشاعت کے لئے منفرد حیثیت کا مرکز ہے ـــــ جس کا واحد مقصد مسلمانانِ عالم اسلام تک حق کی آواز پہنچانا اور اتحاد بین المسلمین کے دائرہ کو وسیع کرنا ہے۔ اور نشریاتی محاذ سے علماء حق کی نایاب تالیفات کو منظرِ عام پر لانا ہے۔ اسی سلسلہ میں مکتبہ ہذا کی طرف سے "البشیر شرح اُردو نحو میر" پیش خدمت ہے۔ جس میں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فرمانے کے ساتھ ساتھ نحو میر کی دیوبندی شروح کی اغلاط کثیرہ کو بعنوان تنبیہ سے نشاندھی فرما کر علماء، طلباء، کو گمراہی سے آگاہ فرما کر احسانِ عظیم فرمایا۔ (تفصیل کے لئے صفحہ ۱۶ اور تنبیہات کا بغور مطالعہ کیجئے) احقر اپنے آقائے نعمت حضرت علامہ مولانا محمد شریف باروی مدالرحمٰن ظلہ کا احسان مند ہے جن کے فرمان سے اسکی اشاعت کا شرف حاصل ہوا۔ اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ کا ممنون ہے جنہوں نے اپنے ذاتی کتب خانہ سے البشیر کا نسخہ عطا فرما کر بھرپور تعاون فرمایا۔

حضرات اربابِ علم سے عملی تعاون کی اپیل ہے۔ تاکہ مستقبل میں مزید علمی کتب منظرِ عام پر لائی جاسکیں۔

طالبِ دعا:

احقر محمد رمضان ضیاء الباروی

۵ ر شوال المکرم ۱۴۰۶ھ

مطابق ۱۳ جون ۱۹۸۶ء

Marfat.com

نشریات مکتبۃ الجیلانی ایک نظر میں

نام کتاب	مصنف	پیسہ	روپیہ	مضمون
فتاوی رضویہ جلد دوم	اعلحضرت رضی اللہ تعالی عنہ	۰۰	۲۱	باقی ماندہ کتاب الطہارۃ تا باب الاقامۃ
فتاوی افریقہ	″ ″ ″	۰۰	۴	افریقہ سے آمدہ سوالات کے جوابات کے بیان میں
احکام شریعت	″ ″ ″	۰۰	۱۲	مختلف فتاوی (مطبوعہ آفسٹ)
الزبدۃ الذکیہ	″ ″ ″	۵۰	۳	سجدۂ تعظیمی کی حرمت کا بیان
انہار الانوار	″ ″ ″	۰۰	۳	نماز غوثیہ کی تحقیق
الکلمۃ الملہمہ	″ ″ ″	۰۰	۴	فلسفۂ قدیمہ کا رد
مقال عرفا	″ ″ ″	۵۰	۲	اسکے بیان میں کہ طریقت کے منازل شریعت پر عمل کئے بغیر نہیں حاصل ہوسکتے
اراءۃ الادب	″ ″ ″	۰۰	۱	احکام نسب کے بیان میں
شمول الاسلام	″ ″ ″	۰۰	۱	ابوین کریمین کے مومن ہونیکے بیان میں
بذل الجوائز	″ ″ ″	۷۵	۰	نماز جنازہ کے بعد دعا کے بیان میں
کشف حقائق	″ ″ ″	۴۰	۰	بعض اشعار تصوف کی شرح
الادلۃ الطاعنہ	″ ″ ″	۵۰	۰	شیعوں کے اذان کے بارے میں
نطق الہلال	″ ″	۵۰	۱	نبوی استقرار حمل (ولادت) وصال کی تواریخ دایام کے بیان میں
عرفان شریعت	″ ″	۰۰	۳	مختلف سوالات کے جوابات
رسالہ فی فضل العلم والعلماء	مولانا نقی علی خاں صاحب علیہ الرحمہ	۰۰	۱	علم و علماء کی فضیلت کے بیان میں
ہدایت البریہ	والد ماجد اعلحضرت قدس سرہ	۵۰	۲	عقائد و اعمال کی درستی اور اپنی عبادت کو معیار شریعت و طریقت پر ادا کرنے کے بیان میں
الملفوظ	جامع حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ	۰۰	۲۱	مختلف قسم کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمودہ اعلحضرت
اطیب البیان	صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہ	۵۰	۴	تقویۃ الایمان کا رد
سوانح کربلا	″	۵۰	۳	شہادت کے صحیح واقعات (زیر طبع آفسٹ)
کتاب العقائد	″	۵۰	۱	اہلسنت کے عقیدے برائے تعلیم اطفال
جاء الحق اول	مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی علیہ الرحمہ	۰۰	۲۱	دیوبند عقائد باطلہ کے شافی جوابات (مطبوعہ آفسٹ)
″ دوم	″ ″ ″	۵۰	۱۲	غیر مقلدین کے شافی جوابات (″ ″)
نئی تقریریں	″ ″ ″	۰۰	۳	نئے وعظ

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

حضور صدر العلماء قدس سرہ کے علمی کارنامے

سقراط کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ سڑکوں پر پھرا کرتا تھا۔ اور لوگوں سے مختلف قسموں کے سوالات کرتا تھا۔ لوگ جب اس کے سوالات کا جواب دینے سے اپنا عجز ظاہر کرتے تھے، وہ انہیں خود جواب بتا دیتا تھا۔ اسی طرح وہ اپنی سعی سے ان کی معلومات میں اضافہ کیا کرتا تھا۔ اور اپنے کو "عقل پیدا کرانے والی دائی" کہا کرتا تھا۔

یہ قدیم یونان کی بات ہے۔ آج کے دور میں کون اس طرح خود سڑکوں پر پھرتا ہوا لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے گا؟ آج کا تو حال یہ ہے کہ اگر کوئی کسی "عالم" سے ایسا سوال کر بیٹھے جس کا جواب ان کے ذہن میں حاضر نہ ہو تو انہیں فوراً غصہ آجائے۔ اگر کہیں علماء کرام کے درمیان میں کوئی ایسا مسئلہ آجائے جسے وہ "لاینحل" سمجھتے ہوں اور کوئی شخص اس کا حل بتادے تو فوراً ان حضرات کے چہروں کا رنگ اتر جائے۔

ایسے ہی زمانے کی بات ہے۔ جب کوئی طالب علم خواہ وہ مدرسے کا طالب علم ہو یا کوئی عام دانش جو حضور صدر العلماء استاذ الاساتذہ بحر العلوم علامہ الحاج الشاہ سید غلام جیلانی صاحب قبلہ قدس سرہ کی بارگاہ میں کوئی سوال لیکر پہنچتا تھا آپ انتہائی شفقت ومحبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اس کا استقبال فرماتے تھے۔ اور جب اس کے سوال کا جواب دے دیتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی سمندر جوش میں آگیا ہے اور موتی بکھیر رہا ہے۔

آپ بخاری شریف کا درس دینے میں بھی ہمیشہ "کیف" کا لحاظ فرماتے تھے۔ "کم" کے کم ہونے کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے جس انداز پر بخاری شریف

Marfat.com

نام کتاب	مصنف	پیسہ	روپیہ	مضمون
شان حبیب الرحمٰن	مفتی احمد یار خانصاحب گجراتی علیہ الرحمہ	..	..	ان آیات کی تفسیر جن سے عظمت نبوی ظاہر ہے (مطبوعہ آفسٹ زیر طبع)
اسلامی زندگی	〃 〃 〃	..	۲	اسلامی رسموں کا بیان
وعظ مکمل	مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب پاکستانی	۵۰	۲۴	بارہ وعظوں کا مجموعہ
علمی لطائف	〃 〃 〃	..	۳	ہنسا دینے والے لطیفے
رسالہ الروض المجود	علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ	..	۳	وحدۃ الوجود کی نفیس تحقیق (مطبوعہ آفسٹ)
مع رسالہ وحدۃ الوجود	حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی			〃 〃 〃
انوار آفتاب صداقت	مولانا قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی	..	۲۱	وہابیہ دیوبندیہ کے جملہ عقائد باطلہ کا مفصل جواب مع تاریخ و آئمہ
فلسفہ کی پہلی کتاب	ڈاکٹر میر ولی الدین ایم اے ایچ ڈی	..	۶	فلسفہ جدید (داخل نصاب عالم کورس الہ آباد بورڈ)
بشیر القاری	امام النحو حضرت علامہ سید شاہ غلام جیلانی صاحب قدس سرہٗ میرٹھی	..	..	بخاری شریف کی شرح
بشیر الناجیہ		..	۲۳	کافیہ کی نفیس اور مبسوط شرح مع ترکیب نحوی
البشیر الکامل	〃 〃 〃	..	۱۴	شرح مائۃ عامل کی بے نظیر شرح و ترکیب مع بیان اغلاط دیوبندیہ
البشیر شرح نحو میر	〃 〃 〃	..	..	نحو میر کی بے مثل شرح و ترکیب مع رد مصباح المنیر و نہر منیر
نظام شریعت	〃 〃 〃	..	..	وضو غسل تیمم نماز وغیرہ کے اسلامی طریقوں کا بیان مع حالات اولیاء کرام
تبصرۂ اعجاز بر تنقید سرفراز	〃 〃 〃	۵۰	۳	اعلحضرت و سید الافاضل رضی اللہ عنہما کے ترجمہ و تفسیر پر
〃 〃	〃 〃 〃			مولوی سرفراز خانصاحب دیوبندی کے اعتراضات کے محققانہ جوابات (زیر طبع)
عذاب آسمانی بر فتنۂ قادیانی	〃 〃 〃	۵۰	۱	قادیانیوں کے عقائد باطلہ کے مفصل جوابات (زیر طبع)
صحیح النظر	〃 〃 〃	۵۰	۱	چاند پر پہونچنے کا بیان
صحیح المسلک	〃 〃 〃	۵۰	۱	چاند پر پہونچنے کے دلائل کے جوابات
عظیم النجاح	〃 〃 〃	۵۰	۰	بروقت اقامت بیٹھے رہنے کا بیان
انگریزی ایجنٹ	〃 〃 〃	۵۰	۰	انگریزی ایجنٹوں کا بیان

نوٹ:۔ کتب خانہ سمنانی قائم کردہ حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ میرٹھ سے سنبھل منتقل کردیا گیا ہے اب اس کا نام بدل کر مکتبۃ الجیلانی رکھا گیا ہے۔ لہٰذا جملہ کتب از کتب خانہ سمنانی و دیگر کتب خانوں کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ

منیجران سید محمد یزدانی و سید محمد نورانی مکتبۃ الجیلانی محلہ کوٹ غربی سنبھل ضلع مراد آباد (یوپی)

Marfat.com

کی شرح فرمائی ہے اسی انداز پر بخاری شریف کا درس ہوتا تھا۔ ایک ایک حدیث شریف کا درس ہفتہ ہفتہ بھر دس دس روز جاری رہتا تھا۔ کسی روز صرف ونحو پر گفتگو ہو رہی ہے تو کسی روز صرف بلاغت پر کسی روز صرف مسائل فقہیہ پر گفتگو ہو رہی ہے۔ تو کسی روز صرف تصوف پر کسی روز اس حدیث سے مذہب اہلسنت کے احقاق پر کلام ہو رہا ہے تو کسی روز اس حدیث شریف سے متعلق بد مذہبوں کی تقریر کا رد ہو رہا ہے۔

درسی کتب کے مطالعہ کے دوران میں طلبہ کے ذہن میں مختلف شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ مطالعہ کے وقت شروح وحواشی دیکھنے سے جہاں معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بہت سے اشکالات دفع ہو جاتے ہیں وہاں بہت سے نئے اشکالات پیدا بھی ہو جاتے ہیں ایسے شبہات اور اشکالات کے بارے بوجھل ذہن صبح جب حضور صدر العلماء کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا اور درس جاری ہو جاتا تھا یہ محسوس ہونے لگتا تھا کہ دھوپ میں طویل سفر سے تھکا ہوا مسافر ایک عظیم سایہ دار درخت کے ٹھنڈے سایہ میں آکر سکون وراحت کی سانس لے رہا ہے۔ مطالعہ میں آئے ہوئے تمام امور ایک ایک کر کے اسکے سامنے آرہے ہیں۔ ذہن کو بوجھل کر دینے والے تمام عقدے ایک ایک کر کے حل ہوتے جا رہے ہیں اور ایسے ایسے نئے انکشافات سامنے آرہے جن کی طرف سے اس طرح آنکھیں چاند پھاڑ کر دیکھنا پڑ رہا ہے جیسے وہ اشارہ حسیہ کو قبول کرنے والے امور ہوں، یہاں نہ حدیث کی تخصیص ہے نہ فقہ کی نہ نحو کی قید نہ بلاغت کی نہ منطق کی شرط نہ فلسفہ کی یہ تھا آپ کے تبحر علم کا عالم۔

اس زمانے کا تو حال یہ ہے کہ اگر کسی مدرس صاحب میں صلاحیت ہوتی بھی ہے تو وہ اپنے طالب علم کو باصلاحیت بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن حضور صدر العلماء قدس سرہٗ ہمیشہ اس کے لئے سعی بلیغ فرماتے تھے کہ ان کا شاگرد باصلاحیت ہو اور یہی سبب تھا کہ وہ علم نحو کی کتب میں زیادہ محنت کرنے کے لئے ہمیشہ اپنے تلامذہ کو ہدایت فرماتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اس علم کو اچھی طرح حاصل کر لینے سے دوسرے علوم کی طرف ہدایت حاصل ہو جائے گی۔ کیا آپ نے سنا نہیں کہ نحوی فراء یہ کہتے تھے کہ ایک علم کی مہارت سے دوسرے علوم کی تحصیل میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اس پر ان سے حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا کہ اگر ایک شخص پر نماز میں ایک بار سجدہ سہو واجب ہو جائے اور سجدہ سہو کرتے ہوئے پھر

Marfat.com

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا

اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں

بفضل یزدانی یہ کتاب نورانی یعنی شرح نحو میر جرجانی موسوم بہ

البشیر

بشرح

نحو میر

تالیف

امام النحو حضور صدر العلماء علامہ مفتی شاہ سید غلام جیلانی صاحب

(شارح بخاری) میرٹھی قدس سرہٗ

گوہر پرنٹنگ ورکس مالویہ نگر الہ آباد میں طبع ہوئی

بار اول پانچسو

قیمت 50 ...... 1.8 P

Marfat.com

سجدہ سہو واجب ہوجائے تو وہ دوبارہ سجدۂ سہو کریگا یا صرف اسکا ایک ہی بار سجدۂ سہو کرنا کفایت کرے گا۔ اس پر امام نحو فراء نے یہ جواب دیا کہ ایک ہی سجدہ کفایت کریگا۔ اس پر امام محمد صاحب نے یہ دریافت کیا کہ آپ نے علوم عربیہ کے کس مسئلے پر قیاس کرکے یہ فرمایا۔ آپ نے جواب دیا تصغیر کی تصغیر نہیں ہوتی ہے

حضور صدر العلماء قدس سرہ کے علم نحو کی صحیح تعلیم پر زور دینے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اس کے بغیر کلام عربی کے صحیح معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ عربی تھے تو غلط عربی کا مفہوم غلط ہی سمجھنا تھا۔ جاحظ نے البیان والتبیین میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے کسی اعرابی سے کہا کَیْفَ اَھْلَکَ (مراد یہ تھی کہ تمہارے اہل وعیال کیسے ہیں) وہ سائل کی مراد نہ سمجھ سکا بلکہ وہی سمجھا جو ان لفظوں کا مفہوم اس صورت میں ہوتا ہے۔ یعنی میں کیسے مروں۔ چنانچہ اس نے جواب دیا "صلبًا" سولی پر چڑھ کر۔

علم نحو پر زیادہ زور دینے کا سب سے اہم سبب یہ تھا کہ اس کے بغیر کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھنا مشکل ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے "بدعت بدعت" چلانے والے دیوبندیوں کی سرکوبی کے لئے شامی میں بدعت کی پانچ قسموں کا ذکر کرتے ہوئے بدعت واجبہ کے مثال میں لکھا ہے علم نحو کا سیکھنا کہ کتاب وسنت کا مفہم ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ علم نحو کی صحیح تعلیم کے بغیر قرآن وحدیث کا سمجھنا دشوار ہے تو جسکے بغیر سرمایہ حیات سے محروم ہوجانا پڑے اس پر زور دینا کس قدر اہم ہوگا۔

جیسا کہ حضور صدر العلماء قدس سرہٗ نے اپنی تصنیفات میں متعدد مقامات پر فرمایا ہے اکابر دیوبند نے اپنے شیخ حضرت مولانا الحاج الشاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں گستاخیاں کیں اور اس کی وجہ سے ان پر راہ حق مسدود کردی گئی۔ یہ اکابر دران کے اصاغر کفر تک تجاوز کرگئے۔ ان کے پاس نہ ایمان رہ گیا نہ عقل۔ ایسے عالم میں ان لوگوں نے فنون مختلفہ کی کتب پر شروح وحواشی چڑھائے۔ نتیجے میں اغلاط در اغلاط میں خود غلطاں پیچاں رہے اور پڑھنے والوں کو بھی ان اغلاط میں غلطاں پیچاں رکھا۔

Marfat.com

فہرست دیباچہ

مضمون	صفحہ
پیش کش	
خطبہ	
نحو میر خواں طلبہ کے اسما	
سبب تالیف	
نحو میر کی دیوبندی شروح	
قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ولی عہد بہادر	
بہشتی زیور۔ حفظ الایمان جیسی کتب کے بارے میں عامر عثمانی صاحب کا بے لوث فیصلہ	
مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی وغیرہ علمائے دیوبند کے رجوع نہ کرنے کا بیان	
قاری صاحب مذکور کا عیسیٰ علیہ السلام کیلئے باپ کا اثبات	
اس کے بارے میں دعوت اخبار کا استفتا اور مفتی صاحب دیوبند کا جواب کہ قائل مذکور ملحد اور بے دین ہے	
دارالعلوم دیوبند کے بارے میں فریقین کے مسلم ولی کی پیشینگوئی	
قاری صاحب مذکور کا حق سے رجوع کرنے کا بیان	
۱۹۷۶ء میں نس بندی کا بیان	
خفیہ مصلحت کے پیش نظر نس بندی کی حرمت سے رجوع	
دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں ڈرامہ بابت نس بندی	
مفتی محمود صاحب کا استعفا۔ اور ارشاد گرامی کہ یہ شخص ایمان فروش ہے	
رضوی دارالافتا بریلی کے مہتمم صاحب کا حال	
تحسین ناشناس	
مصنف علیہ الرحمۃ کے حالات	
بارگاہ رسالت میں علم نحو کی عظمت	
بعض ابتدائی کتب کے اسمائے مصنفین	

فہرست مضامین البشیر

مضمون	صفحہ
خطبۂ نحو میر	۱
حمد و صلاۃ کی تعریف	″
علم نحو کی تعریف وغیرہ	″
تنبیہ ۱و۲ جس میں تراجم تسمیہ اور تحمید کے اغلاط کا بیان	۲
اور یہاں سے المصباح المنیر اور مہر منیر کے اغلاط کا بیان شروع	
جناب باری عزاسمہ میں صیغہ جمع استعمال کرنے کی وجہ کا جواب	۶
اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے کہیں صیغہ جمع استعمال نہیں فرمایا۔	۷
تنبیہ ۳	۸
کلمہ کی تعریف اور تقسیم	″
جملہ خبریہ کی تعریف و اقسام	۹
جملہ کو خبریہ کہنے کی وجہ	۱۰
اسمیہ اور فعلیہ کہنے کی وجہ	″

Marfat.com

ان فسادات کو پیش نظر رکھ کر حضور صدر العلماء قدس سرہ نے قلم اٹھایا اور بخاری شریف کی شرح شروع فرمائی۔ اگرچہ آپ نے صرف ابتدائی چند احادیث کی شرح فرمائی ہے۔ لیکن انہیں چند احادیث کی شرح میں اپنے اسی انداز پر خوب بسط سے کام لیا ہے۔ جس انداز پر آپ بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔ علامہ عینی کا طرز ملحوظ ہے۔ اسماء رجال، نحو، معنی، حدیث، مسائل فقہیہ مستخرجہ، تصوف وغیرہ پر زبردست بحث فرمائی ہے۔ نحو پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور تصوف پر جو بحثیں فرمائی ہیں وہ غالباً بخاری شریف کی دوسری شروح میں اس انداز پر نہ ملیں گی۔ علاوہ بریں متعلق حدیث پر اپنی تقریرات میں دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیری سے جہاں جہاں عظیم سقطات سرزد ہو گئے ہیں۔ وہاں وہاں قلم اشرفی جوش میں آ گیا ہے اور تحقیقات کے جوہر خوب دکھائے ہیں۔ آپ کی شرح کا نام "بشیر القاری[۱]" ہے۔

جیسا کہ سطور بالا میں گذرا منتہیان دیوبند نے کتب نحو یہ کی بہت سی شروح لکھ ڈالیں لیکن غالباً ان میں اغلاط کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور یہ وہ علم ہے جس میں غلط باتوں کے ذہن نشین ہو جانے کے بعد نہ تو صحیح طور پر زبان عربی کو سمجھا جا سکتا ہے نہ ہی صحیح طور پر دوسرے کو اپنا مافی الضمیر عربی میں سمجھایا جا سکتا ہے۔ اور قرآن و حدیث کے سمجھنے سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ اسی لئے حضور صدر العلماء قدس سرہ نے شرح مائۃ عامل کی شرح "البشیر الکامل" اور کافیہ کی شرح "بشیر الناجیہ" تصنیف فرمائی ان تصنیفات میں شرح کتاب، درصحیح ترکیبات کے علاوہ عظیم تحقیقات بھی موجود ہیں۔ دیوبندیوں کے اغلاط کو بھی مقدمات میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ہر ہر تحریر صاحب تحریر کی نسبت کا جلوہ خوب خوب دکھا رہی ہے۔ صحت اور حقیقت ایک مخصوص نرالے انداز پر روشن کر دی گئی ہے۔ جو دوسری کتب میں مفقود ہے۔

اگر حیات ظاہری حضور صدر العلماء کا اور کچھ روز ساتھ دیتی تو امید تھی کہ اپنے تلامذہ کی گذارشوں کے پیش نظر یا دیوبندیوں کی گمراہ کن سعی کے پیش نظر کچھ اور عظیم تصنیفات فرماتے۔ لیکن جف القلم بما انت لاق۔ اس دنیائے فانی سے آپ ملک جاودانی کا سفر

[۱] بشیر القاری مکتبہ ضیاء السنہ ملتان سے دستیاب ہے، عمدہ کاغذ اعلیٰ طباعت

Marfat.com

صفحہ	مضمون
۱۰	تنبیہ ۴
۱۰	حکم کے معنی
〃	جملہ انشائیہ کی تعریف و اقسام
۱۲	تنبیہ ۵
۱۵	تنبیہ ۶ و ۷
〃	تنبیہ ۸
۱۶	تنبیہ ۹
۱۷	مرکب غیر مفید کا تعریف و اقسام
۱۸	بعلبک اور حضرموت کا بیان
۲۰	تنبیہ ۱۰ و ۱۱
۲۱	درود رضوی
۲۲	علامات اسم و فعل و حرف کا بیان
۲۴	تنبیہ ۱۲ تا ۱۵
〃	مصنف المصباح المنیر کی کفری بولی
۲۸	تنبیہ ۱۶
〃	معرب و مبنی کا بیان
۲۹	تنبیہ ۱۷ و ۱۸
۳۰	تنبیہ ۱۹ و ۲۰
۳۲	اسم غیر متمکن کے اقسام کا بیان
۳۴	تنبیہ ۲۱ تا ۲۵
۴۲	تنبیہ ۲۶ تا ۲۹
۴۵	تنبیہ ۳۰ و ۳۱
۴۹	تنبیہ ۳۲ تا ۳۵
۵۱	تنبیہ ۳۶

صفحہ	مضمون
۵۳	تنبیہ ۳۷
۵۵	تنبیہ ۳۸ تا ۴۰
۵۸	تنبیہ ۴۱ تا ۴۹
۵۹	تنبیہ ۵۰ تا ۵۳
۶۰	معرفہ اور نکرہ کا بیان
۶۲	تنبیہ ۵۴ تا ۵۷
۶۳	مذکر و مؤنث کا بیان
۶۵	تنبیہ ۵۸ و ۵۹
۶۷	واحد۔ تثنیہ۔ جمع کا بیان
۶۸	تنبیہ ۶۰
۶۹	امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ
۷۱	شرعاً بعض امور میں جمع کا اطلاق دو پر حقیقی ہے
〃	اسم متمکن کے اقسام کا بیان باعتبار وجوہ اعراب
۷۳	تنبیہ ۶۱ تا ۶۴
۷۶	تنبیہ ۶۵ و ۶۶
۷۷	حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ
۷۸	حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ترجمہ
〃	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ترجمہ
	حضرت معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ
	اور کبوتر پالنے کا فائدہ
۷۹	حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ
۸۰	تنبیہ ۶۷ تا ۷۱
۸۲	لفظ "اب" کا اطلاق چچا پر
۸۴	تنبیہ ۷۲ و ۷۳

Marfat.com

فرما چکے ہیں اور تاریخ وصال ہے "نامہ نقیہہ واحد اشد علے الشیطٰن من الف عابد" ۱۳۹۸ھ اپنے آخری وقت سے پہلے آپ نے ایک عظیم تصنیف فرمائی جس کو آپ کی ظاہری آنکھوں نے زیور طبع سے آراستہ نہ دیکھا یہ ہے "البشیر شرح نحو میر" جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ "البشیر الکامل" اور "البشیر الناجیہ" کی بہ نسبت اس میں حضور صدر العلماء قدس سرہٗ نے زیادہ کاوش ذہنی صرف فرمائی ہے۔ اور تحقیقات عظیمہ سے حقائق کو واضح فرمادیا ہے۔ اس لئے کہ یہ ابتدائی کتاب ہے۔ اگر یہاں طالب علم گمراہ ہو جائے گا تو اندیشہ ہے کہ وہ ہمیشہ دھوکے میں رہے۔ کتاب نحو میر پر دیوبندیوں نے "المصباح المنیر" اور "مہر منیر" وغیرہ شروح لکھی ہیں "البشیر" میں ان کے اغلاط کو ظاہر کر کے اور حقیقت کو واضح کر کے دیوبند کے "عالم علمی" پر قیامت برپا کردی گئی۔

حضرت صدر العلماء کے مشہور و معروف تلامذہ

- حضرت حافظ ملت شیخ الحدیث مولانا حافظ قاری شاہ عبد العزیز صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی۔ مبارکپور
- حضرت شمس العلماء مولانا شاہ محمد نظام الدین صاحب قبلہ الہ آبادی
- حضرت علامہ مولانا شاہ محمد شریف الحق صاحب امجدی مفتی دار الافتاء یونیورسٹی مبارکپور۔
- حضرت علامہ مولانا شاہ محمد طیب خاں صاحب شیخ الحدیث دار العلوم منظر حق ٹانڈہ فیض آباد۔
- حضرت علامہ مولانا شاہ عاشق الرحمٰن صاحب شیخ الحدیث جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔
- حضرت علامہ مولانا شاہ محمد نعیم اللہ صاحب فاضل معقولات مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف
- حضرت علامہ مولانا سید شاہ نعیم اشرف صاحب سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ جائس
- حضرت علامہ مولانا شاہ ریحان رضا خاں صاحب متولی دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف
- حضرت خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی مدیر پاسبان الہ آباد
- حضرت مولانا حافظ قاری محمد حسن صاحب اشرفی خطیب جامع مسجد شفیع آباد کانپور
- حضرت علامہ مولانا قاضی عبد الرحیم صاحب مفتی دار الافتاء دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

Marfat.com

صفحہ	مضمون
۸۹	تنبیہ ۷۴
۹۲	تنبیہ ۷۵
۹۴	اعراب مضارع کا بیان
۹۵	تنبیہ ۷۶ تا ۷۹
۹۸	تنبیہ ۸۰ تا ۸۲
۱۰۰	تنبیہ ۸۳ و ۸۴
۱۰۸	عامل لفظی و معنوی کا بیان
″	باب اول حروف عاملہ کے بیان میں
″	حروف جر کا بیان
۱۱۰	تنبیہ ۸۵ و ۸۶
۱۱۱	حروف مشبہ بفعل کا بیان
۱۱۲	تنبیہ ۸۷ تا ۹۱
۱۱۳	ما و لا مشابہ بلیس کا بیان
۱۱۴	تنبیہ ۹۲
″	لائے نفی جنس کا بیان
۱۲۰	تنبیہ ۹۳ تا ۹۹
۱۲۱	حروف ندا کا بیان
۱۲۵	تنبیہ ۱۰۰ تا ۱۰۹
۱۲۶	حروف ناصبہ کا بیان
۱۲۸	تنبیہ ۱۱۰ تا ۱۱۷
۱۴۰	حروف جازم کا بیان
۱۴۴	تنبیہ ۱۱۸ تا ۱۲۴
۱۴۶	باب دوم عمل افعال کے بیان میں
۱۴۹	تنبیہ ۱۲۵ تا ۱۳۱

صفحہ	مضمون
۱۵۲	فاعل اور منصوبات کا بیان
۱۵۴	تنبیہ ۱۳۲ تا ۱۳۵
۱۵۸	تنبیہ ۱۳۶ تا ۱۴۰
۱۵۹	درہم ۔ رطل ۔ قفیز کا وزن
۱۶۱	تنبیہ ۱۴۱ و ۱۴۲
۱۶۲	فاعل مظہر و مضمر کا بیان
۱۶۴	امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باریک بیں نظر
۱۶۴	تنبیہ ۱۴۳
۱۶۷	تنبیہ ۱۴۴ تا ۱۴۸
۱۶۸	فعل متعدی کے اقسام اور افعال قلوب کا بیان
۱۷۱	افعال ناقصہ کا بیان
۱۷۲	قرآن کریم کے بعض مترجمین کی فاحش غلطی
۱۷۴	تنبیہ ۱۴۹ تا ۱۵۴
۱۷۶	افعال مقاربہ کا بیان
۱۷۸	تنبیہ ۱۵۵
″	افعال مدح و ذم کا بیان
۱۸۰	تنبیہ ۱۵۶ تا ۱۶۱
″	افعال تعجب کا بیان
۱۸۳	تنبیہ ۱۶۲ و ۱۶۳
۱۸۴	باب سوم اسمائے عاملہ کے بیان میں
۱۸۷	تنبیہ ۱۶۴ تا ۱۷۱
۱۸۸	اسمائے افعال کا بیان
۱۹۰	تنبیہ ۱۷۲ تا ۱۸۰
″	اسم فاعل وغیرہ کے عمل کا بیان

Marfat.com

• حضرت علامہ مولانا حافظ قاری احمد حسن صاحب اشرفی مفتی دارالافتاء دارالعلوم "جامعہ اشرفیہ سنبھل۔ مراد آباد۔

• حضرت خطیب الہند علامہ مولانا شاہ محمد حبیب اشرف صاحب ناظم دارالعلوم "جامعہ اشرفیہ" سنبھل مراد آباد

• حضرت علامہ مولانا قاری محمد یحییٰ صاحب ناظم اعلیٰ یونیورسٹی مبارکپور

• حضرت علامہ مولانا سید شاہ کلیم اشرف صاحب ولی عہد سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ جائس

• حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد اکبر میاں صاحب زیب سجادہ آستانہ صمدیہ پھپھوند ضلع اٹاوہ

• حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد اصغر میاں صاحب آستانہ صمدیہ پھپھوند ضلع اٹاوہ

• حضرت علامہ مولانا چراغ عالم صاحب شیخ الحدیث مدرسہ اجمل العلوم سنبھل مراد آباد

• حضرت علامہ مولانا رحمت اللہ صاحب مدرس جامعہ حبیبیہ الہ آباد

• حضرت علامہ مولانا محمد حسین صاحب مدرس دارالعلوم "غریب نواز الہ آباد

• حضرت علامہ صوفی نذیر احمد صاحب نازکی صدر مدرس دارالعلوم شاہ عالم علیہ الرحمہ احمد آباد گجرات

• حضرت علامہ مولانا رئیس کوثر صاحب مدرس مدرسہ "فاروقیہ" بنارس۔

• حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

• حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب میرٹھی علیہ الرحمۃ راولپنڈی

• حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدر جمعیۃ العلماء پاکستان کراچی

نوٹ: مندرجہ بالا اسمائے گرامی میں سے بعض تو وہ ہیں جو حضرت صدر العلماء قدس سرہ کی حیات ظاہری میں استقامت ڈائجسٹ کانپور میں شائع ہو چکے۔ اور بعض حضور ہی سے پہنچی ہوئی اطلاعات کے بموجب اضافہ کردہ ہیں۔

حرف آخر

دعا ہے کہ مولائے کائنات حضور صدر العلماء سیدی والد ماجد قدس سرہ کے فیوض و برکات سے اہل اسلام کو مستفیض و بہرہ ور فرمائے اور ممدوح کے مزار مبارک پر رحمتوں کے پھول برسائے نیز احقر کو علم دین کی دولتوں سے متمتع فرمائے اور اس سعی کو ہمارے لئے ذریعہ نجات و سبب مغفرت فرمائے۔" آمین بجاہ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

خاکپائے حضور صدر العلماء

احقر سید محمد یزدانی منیجر مکتبۃ الجیلانی محلہ کوٹ غربی سنبھل مراد آباد (یوپی)

Marfat.com

صفحہ	مضمون
۱۹۳	تنبیہ ۱۸۱ تا ۱۸۷
۱۹۷	تنبیہ ۱۸۸ تا ۱۹۱
۲۰۰	تنبیہ ۱۹۲ تا ۱۹۶
۲۰۱	مصدر کے عمل کا بیان
۲۰۲	تنبیہ ۱۹۷
۲۰۳	اسم تام کا بیان
۲۰۴	نحو میر میں کتابت کے سہو قدیم کا بیان
۲۰۵	اسمائے کنایہ کا بیان
۲۰۹	تنبیہ ۲۰۳ تا ۲۰۶
۲۱۱	عوامل معنوی کا بیان
۲۱۳	فصل اول توابع کے بیان میں
۲۱۹	تنبیہ ۲۰۷ تا ۲۱۱
۲۲۴	تنبیہ ۲۱۲، ۲۱۳
۲۲۶	تنبیہ ۲۱۴
۲۲۸	ابوحفص کنیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رکھی تھی
″	مزید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ
۲۳۰	تنبیہ ۲۱۵ تا ۲۱۸
۲۳۲	فصل دوم غیر منصرف کے بیان میں
۲۳۳	فصل سوم حروف غیر عامہ کے بیان میں
۲۳۴	تنبیہ ۲۱۹ تا ۲۲۱
۲۳۵	تنبیہ ۲۲۲
۲۳۷	تنبیہ ۲۲۳ تا ۲۲۵
″	نحو میر میں کتابت کے سہو قدیم کا بیان

صفحہ	مضمون
۲۳۸	تنبیہ ۲۲۶ تا ۲۳۱
۲۳۹	تنبیہ ۲۳۲
۲۴۲	نحو میر میں کتابت کے سہو قدیم کا بیان
″	تحقیق کے معنی (قد) سے منفک نہیں ہوتے
″	(قد) پانچ معنی کا افادہ کرتا ہے
۲۴۴	نحو میر میں کتابت کے سہو قدیم کا بیان
۲۴۶	تنبیہ ۲۳۳، ۲۳۴
۲۵۱	تنبیہ ۲۳۵ تا ۲۳۷
۲۵۳	تنبیہ ۲۳۸
۲۵۸	تنبیہ ۲۳۹ تا ۲۴۳
۲۶۲	تنبیہ ۲۴۴ تا ۲۴۶
۲۶۸	تنبیہ ۲۴۷
۲۷۰	تنبیہ ۲۴۸ تا ۲۵۰
۲۷۲	فائدہ متعلق بلفظ (اور)
۲۷۳	مستثنیٰ کا بیان
۲۰۸	تنبیہ ۲۵۱
۲۷۸	تنبیہ ۲۵۰
۲۸۲	کلمہ طیبہ میں (الا) بمعنی (غیر) نہیں
۲۸۳	تنبیہ ۲۵۳ تا ۲۶۰

Marfat.com

پیش کش

فقیر اپنی اس علمی کاوش کو اپنے استادِ معظم حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز خاں صاحب فتحپوری دام بالمجد والاکرام کی خدمت فیض درجت میں پیش کرتا ہے۔ یہ درخواست کرتے ہوئے کہ جلوات و خلوات کی دعاؤں میں اپنے اس دیرینہ نیازمند کو یاد رکھیں:۔۔۔۔۔۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

Marfat.com

پیشکش

فقیر اپنی اس علمی کاوش کو اپنے اُستاد معظم حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز خاں صاحب فتحپوری دام بالمجد والکرم کی خدمت فیض درجت میں پیش کرتا ہے یہ درخواست کرتے ہوئے کہ جلوات و خلوات کی دُعاؤں میں اپنے اس دیرینہ نیازمند کو یاد رکھیں۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

فقیر سید غُلام جیلانی صدرالمدرسین مدرسہ اسلامی ع.بی

اندر کوٹ میرٹھ

Marfat.com

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النحو فی الکلام کالملح فی الطعام واکمل الصلاۃ وافضل السلام علی حبیبہ خیر الانام وعلی الہ واصحابہ ھداۃ الانام ما اختلف اللیالی والایام بل علی الاستمرار والدوام

اما بعد فقیر سید غلام جیلانی ابن مولوی سید غلام فخر الدین ابن منظہر تاب تو بین مولانا حکیم سید سخاوت حسین متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضہما فی الدارین ارباب علم کی خدمات میں عرض پرداز ہے کہ عربی مدارس میں صرف و نحو کی ابتدائی کتابوں کی تعلیم ویسی نہ رہی جیسی پچاس سال پیشتر تھی جس کی وجہ سے طلبہ کی استعداد پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آخر تک خام رہتے ہیں۔

خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا می رود دیوار کج

نظر بر آں بعض ابتدائی کتابیں اپنے ذمہ لیں چنانچہ نحو میر مندرجہ ذیل طلبہ کو پڑھائی:۔

الولد الثانی حافظ سید محمد یزدانی۔ السبط الاکبر سید محمد انور صفدر علی مرادآبادی۔ عالمگیر۔ زبیر عالم۔ محمد محسن۔ عبد القیوم پورنویاں۔ جمال الرافع۔ محمد عثمان غنی۔ عبد القیوم۔ خورشید عالم بھاگلپوریاں۔ عباد اللہ وکیل احمد بہرائچیاں۔ وغیرہ اور مندرجہ ذیل طلبہ پڑھ رہے ہیں:۔

الولد الثالث سید محمد نورانی۔ سید شاہد حسین زیدی خیرآبادی۔ بشیر الدین پورنوی۔ محمد اصغر۔ ابوبکر۔ نظام الدین۔ بھاگلپوریاں۔ عبد القیوم۔ ذی شان۔ بریلویاں۔ ریاض الدین میرٹھی

بعض طلبہ کے اصرار بیکراں اور عزیز گرامی قدر مولوی رحمت اللہ صاحب بلرام پوری کے تقاضائے فراواں پر نحو میر کی شرح لکھی تاکہ طلبہ گمراہی سے محفوظ رہیں جو دیوبندی شروح

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الذی جعل النحو فی الکلام کالملح فی الطعام واکمل الصلاۃ وافضل السلام ۔علی حبیبہ خیر الانام وعلی آلہ واصحابہ ھداۃ الانام ۔ما اختلفت اللیالی والایام بل علی الاستمرار والدوام

اما بعد فقیر سید غلام جیلانی ابن مولوی سید غلام فخرالدین ابن مظہر قاب قوسین مولانا حکیم سید سخاوت حسین متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضھما فی الدارین ارباب علم کی خدمات میں عرض پرداز ہے کہ عربی مدارس میں صرف ونحو کی ابتدائی کتابوں کی تعلیم ویسی نہ رہی جیسی پچاس سال بیشتر تھی جس کی وجہ سے طلبہ کی استعداد پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آخر تک خام رہتے ہیں۔

خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا می رود دیوار کج

نظر برآں بعض ابتدائی کتابیں اپنے ذمہ لیں چنانچہ نحو میر مندرجہ ذیل طلبہ کو پڑھائی:۔ الولد الثانی حافظ سید محمد یزدانی۔ السبط الاکبر سید محمد انور صفدر علی مرادآبادی عالمگیر۔ زبیر عالم۔ محمد محسن۔ عبدالقیوم پورنویان۔ جمال الرافع۔ محمد عثمان غنی۔ عبدالقیوم۔ خورشید عالم بھاگلپوریان۔ عباداللہ وکیل احمد بہرائچیان۔ وغیرہ اور مندرجہ ذیل طلبہ پڑھ رہے ہیں:۔

الولد الثانی سید محمد نورانی۔ سید شاہد حسین زیدی خیرآبادی۔ بشیرالدین پورنوی محمد اصغر۔ ابوبکر۔ نظام الدین۔ بھاگلپوریان۔ عبدالقیوم۔ ذی شان۔ بریلویان۔ ریاض الدین سرگنجی بعض طلبہ کے اصرار بیکراں اور عزیز گرامی قدر مولوی رحمت اللہ صاحب بلرام پوری کے تقاضائے فراواں پر نحو میر کی شرح لکھی تاکہ طلبہ گمراہی سے محفوظ رہیں جو دیوبندی شروح

Marfat.com

نے پھیلا رکھی ہے۔ اس شرح کو (البشیر بشرح نحو میر) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں اللھم اجعلہ بشروح نحو میر ناسخًا کما جعلت القرآن الکتب اسماء بحرمۃ حبیبك الکریم ؛ علیہ الصلاۃ والتسلیم۔ وبحرمۃ سیدی الحافظ السید محمد ابراھیم ؛ دام علینا ظلہ العظیم۔

نحو میر کی شروح

صرف دو دستیاب ہوسکیں۔ اول (المصباح المنیر) جس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے۔

تالیف لطیف

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سید حسن صاحب ابن امام النحو حضرت مولانا نبیہ حسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند۔ دوم (مہر منیر) اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے تالیف مولانا عمر احمد عثمانی تھانوی۔ اول کا سن اختتام تالیف محرم الحرام ۱۳۷۷ھ ہے۔ اور دوم کا ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اول موخر ہے اور دوم مقدم۔ دونوں کے مضامین یکساں ہیں حتیٰ کہ الفاظ میں بھی اتحاد۔ کہیں کہیں اقل قلیل اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اول نے دوم کا چربہ اتارا ہے۔ اور دوم کی عبارات بجنسہ نقل کردی ہیں بہرکیف دونوں طلبہ کے لئے گمراہی کا (پاور ہاؤس) ہیں۔ ان دونوں فاضلان دیوبند کو علم نحو کی ابتدائی کتابوں کے مسائل بھی مستحضر نہیں بلکہ خود نحو میر بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان دونوں فاضلان دیوبند کا حال یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا کرنا۔ نحویوں کی جانب نسبت ناروا۔ مسائل کے بیان میں تضاد۔ نہ نحو میر میں لکھا سمجھے نہ اپنا لکھا یاد۔ کتابی مثالوں کے ترجمے غلط سلط۔ خود ساختہ مثالوں میں شطط بر شلط۔ اصطلاحات پر وقوف ناتمام۔ اور ترکیب میں تو خام در خام۔ یہ ہیں نحو میر کی شروح۔ یا ہیں دیوبندی قروح۔ نعوذ باللہ السبوح۔ انھیں وجوہ بالا کی بنا پر دونوں صاحبان سے یہ اغلاط کثیرہ صادر ہوئے جن کی تعداد سیکڑوں تک پہونچتی ہے۔ ہم نے صرف اُن اغلاط کو بعنوان (تنبیہ) بیان کیا ہے جن کو مبتدی طلبہ بخوبی سمجھ لیں اور ان دونوں شروح کی گمراہی سے محفوظ ہوجائیں۔

Marfat.com

نے پھیلا رکھی ہے۔ اس شرح کو (البشیر بشرح نحو میر) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں اللھم اجعلہ بشروح نحو میر ناسخًا کما جعلت القرآن الکتب اسماء بحرمۃ حبیبک الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔ وبحرمۃ سیدی الحافظ السید محمد ابراھیم دام علینا ظلہ العظیم۔

نحو میر کی شروح

صرف دو دستیاب ہوسکیں۔ اول (المصباح المنیر) جس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے۔

تالیف لطیف

استاد الاساتذہ حضرت مولانا سید حسن صاحب ابن امام النحو حضرت مولانا نبیہ حسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند۔ دوم (مہر منیر) اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے تالیف مولانا عمر احمد عثمانی تھانوی۔ اول کا سن اختتام تالیف محرم الحرام ۱۳۷۷ھ ہے۔ اور دوم کا ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اول موخر ہے اور دوم مقدم۔ دونوں کے مضامین یکساں ہیں حتی کہ الفاظ میں بھی اتحاد۔ کہیں کہیں اقل قلیل اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اول نے دوم کا چربہ اُتارا ہے۔ اور دوم کی عبارات بجنسہ نقل کر دی ہیں۔ بہرکیف دونوں طلبہ کے لئے گمراہی کا (پاور ہاؤس) ہیں۔ ان دونوں فاضلان دیوبند کو علم نحو کی ابتدائی کتابوں کے مسائل بھی مستحضر نہیں بلکہ خود نحو میر بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان دونوں فاضلان دیوبند کا حال یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا کرنا۔ نحویوں کی جانب نسبت ناروا۔ مسائل کے بیان میں تضاد۔ نہ نحو میر میں لکھا سمجھے نہ اپنا لکھا یاد۔ کتابی مثالوں کے ترجمے غلط سلط۔ خود ساختہ مثالوں میں شطط بر شطط۔ اصطلاحات پر وقوف ناتمام۔ اور ترکیب میں تو خام در خام۔ یہ ہیں نحو میر کی شروح۔ یا ہیں دیوبندی قروح۔ نعوذ باللہ السبوح۔ انھیں وجوہ بالا کی بنا پر دونوں صاحبان سے یہ اغلاط کثیرہ صادر ہوئے جن کی تعداد سیکڑوں تک پہونچتی ہے۔ ہم نے صرف اُن اغلاط کو بعنوان (تنبیہ) بیان کیا ہے جن کو مبتدی طلبہ بخوبی سمجھ لیں اور ان دونوں شروح کی گمراہی سے محفوظ ہوجائیں۔

Marfat.com

ایسے اغلاط کی تعداد دو سو ساٹھ ہے

درانحالیکہ (المصباح المنیر) کے صفحات ایک سو چونسٹھ ہیں اور (مہر منیر) کے ایک سو باون ان اغلاط کو ملاحظہ کرنے کے بعد ناظرین بانصاف یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے کہ ہم نے جو لکھا ہے وہ حرف بہ حرف صحیح ہے۔

قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

کے صاحبزادے جو اُن کے ولی عہد بہادر ہیں اُن کا نام ہے (سالم) ہمیں نہیں معلوم کہ یہ سلامۃ مصدر سے مشتق ہے جو باب (سَمِعَ) سے آتا ہے یا (سَلْم) مصدر سے جو (نصر) سے آتا ہے یا اُس (سَلْم) سے جو (ضرب) سے آتا ہے۔ یہ تو نام رکھنے والے جانیں کہ اُنھوں نے کس سے مشتق مانا ہے۔ بہرکیف ان ولی عہد بہادر نے ایک معتمد علیہ سے فرمایا کہ (بریلیوں کو علم سے کیا نسبت) اب ولی عہد بہادر ان اغلاط کو دیکھ کر اور سمجھ کر بشرطیکہ سمجھنے کی صلاحیت ہو اپنے قول مذکور پر نظر ثانی کریں۔ اور طبیعت میں انصاف پسندی ہے تو بلا خوفِ لومۃ لائم اور بے جھجک ہوکر کہدیں کہ میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اور حق یہ ہے کہ استاذ الاساتذہ اور تھانوی صاحب کو علم نحو سے دور کی بھی نسبت نہیں جیسے رسالہ (تجلی دیوبند) کے اڈیٹر عامر صاحب عثمانی نے جذبہ حق گوئی کے ماتحت ہوکر علامہ ارشد القادری یعنی عَنْ اَغْنِیِ اللہ یوبندی کی کتاب مستطاب (زلزلہ) پر تبصرہ کرتے ہوئے علمائے دیوبند کی کتب بہشتی زیور۔ حفظ الایمان۔ فتاوی رشیدیہ۔ فتاوی امدادیہ۔ تقویۃ الایمان جیسی کتابوں کے بارے میں لکھا تھا۔

ان کو چوراہے پر رکھ کر آگ دیدی جائے

لیکن ہمیں ولی عہد بہادر کے رجوع کی اُمید نہیں۔ کیونکہ غلط بات سے رجوع کو اپنی کسرشان تصور کرتے ہیں۔ اور یہ تصور انھیں پر منحصر نہیں بلکہ ان کے اکابر سے چلا آرہا ہے چنانچہ

Marfat.com

ایسے اغلاط کی تعداد دو سو ساٹھ ہے

درانحالیکہ (المصباح المنیر) کے صفحات ایک سو چونسٹھ ہیں اور (مہر منیر) کے ایک سو باون ان اغلاط کو ملاحظہ کرنے کے بعد ناظرین بانصاف یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے کہ ہم نے جو لکھا ہے وہ حرف بہ حرف صحیح ہے۔

قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

کے صاحبزادے جو اُن کے ولی عہد بہادر ہیں اُن کا نام ہے (سالم) ہمیں نہیں معلوم کہ یہ (سلامۃ) مصدر سے مشتق ہے جو باب (سَمِعَ) سے آتا ہے یا (سَلْم) مصدر سے جو (نصر) سے آتا ہے یا اُس (سَلْم) سے جو (ضرب) سے آتا ہے۔ یہ تو نام رکھنے والے جانیں کہ اُنھوں نے کس سے مشتق مانا ہے۔ بہرکیف ان ولی عہد بہادر نے ایک معتمد علیہ سے فرمایا کہ (بریلیوں کو علم سے کیا نسبت) اب ولی عہد بہادر ان اغلاط کو دیکھ کر اور سمجھ کر بشرطیکہ سمجھنے کی صلاحیت ہو اپنے قول مذکور پر نظر ثانی کریں۔ اور طبیعت میں انصاف پسندی ہے تو بلا خوف لومۃ لائم اور بے جھجک ہو کر کہدیں کہ میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اور حق یہ ہے کہ اساتذہ اور تھانوی صاحب کو علم نحو سے دور کی بھی نسبت نہیں جیسے رسالہ (تجلی دیوبند) کے اڈیٹر عامر صاحب عثمانی نے جذبہ حق گوئی کے ماتحت ہو کر علامہ ارشد القادری جنین عن اعین الدیوبندی کی کتاب مستطاب (زلزلہ) پر تبصرہ کرتے ہوئے علمائے دیوبند کی کتب بہشتی زیور۔ حفظ الایمان۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ فتاویٰ امدادیہ۔ تقویۃ الایمان جیسی کتابوں کے بارے میں لکھا تھا۔

ان کو چوراہے پر رکھ کر آگ دیدی جائے

لیکن ہمیں ولی عہد بہادر کے رجوع کی اُمید نہیں کیونکہ غلط بات سے رجوع کو اپنی کسر شان تصور کرتے ہیں۔ اور یہ تصور انھیں پر منحصر نہیں بلکہ ان کے اکابر سے چلا آ رہا ہے چنانچہ

Marfat.com

آپ کے پردادا مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی کتاب (تحذیر الناس) میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا اور آپ کے بعد نبی پیدا ہونے کو جائز بتایا جس کو قادیانی سند میں پیش کرتے ہیں۔ ہرچند علما نے تفہیم کی مگر اسی تصور کی بنا پر اڑے رہے رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اسی طرح مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے اپنے فتاویٰ میں اللہ عزوجل کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اسی پر جمے رہے اور رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اسی طرح مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور سے بھی (براہین قاطعہ) میں حق جل مجدہٗ کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ علمائے عصر نے بہت کچھ فہمائش کی مگر وہ ڈٹے رہے رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اسی طرح مولانا محمود الحسن صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند سے اپنی کتاب (جہد المقل) میں ترقی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ نہ صرف جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ جملہ قبائح کے ساتھ موصوف ہو سکتا ہے۔ جملہ قبائح میں سارے فواحش آگئے۔ زنا۔ چوری۔ خودکشی۔ مکر وفریب۔ وغیرہ۔ متنبہ کرنے پر بھی اسی پر جمے رہے رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اسی طرح مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے کتاب (حفظ الایمان) میں شان رسالت میں بے ادبی صادر ہوئی کہ علم نبوی کو حیوانات۔ مجنون۔ بہائم کے علم کے ساتھ تشبیہ دے دی لاکھ فہمائش کی گئی مگر ایک نہ مانی اور رجوع نہ فرمایا۔ بالآخر دنیا سے رخصت ہوگئے۔ غلط بات سے رجوع نہ کرنے والوں کی یہ وہ جماعت تھی جو دنیا سے چل بسی۔ اور قوم مسلم میں یہ فتنے چھوڑ گئی جن کی آثار قدیمہ کی طرح حفاظت کر رہے ہیں اور انھیں فتنوں کے باعث ہندوستان کے گھر گھر میں آگ لگ رہی ہے اور ان حضرات کے مقلدین مذکورہ گستاخیوں کی تائید کرکے اب تک اُس آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ یہ حالِ رفتگان تھا۔ اب

موجود

کا حال سُنئے۔ انھیں ولی عہد بہادر کے والد ماجد مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم

Marfat.com

آپ کے پر دادا حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی کتاب (تحذیر الناس) میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا اور آپ کے بعد نبی پیدا ہونے کو جائز بتایا جس کو قادیانی سند میں پیش کرتے ہیں۔ ہرچند علمانے تفہیم کی مگر اسی تصور کی بنا پر اڑے رہے رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اسی طرح حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے اپنے فتاویٰ میں اللہ عزوجل کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اسی پر جمے رہے اور رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ اسی طرح حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور سے بھی (براہین قاطعہ) میں حق جل مجدہٗ کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ علمائے عصر نے بہت کچھ فہمائش کی مگر وہ ڈٹے رہے رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ اسی طرح حضرت مولانا محمود الحسن صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند سے اپنی کتاب (جہد المقل) میں ترقی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ نہ صرف جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ جملہ قبائح کے ساتھ موصوف ہوسکتا ہے۔ جملہ قبائح میں سارے فواحش آگئے۔ زنا۔ چوری۔ خودکشی۔ مکر وفریب۔ وغیرہ۔ متنبہ کرنے پر بھی اسی پر جمے رہے رجوع نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ اسی طرح حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے کتاب (حفظ الایمان) میں شان رسالت میں بے ادبی صادر ہوئی کہ علم نبوی کو حیوانات۔ مجنون۔ بہائم کے علم کے ساتھ تشبیہ دے دی لاکھ فہمائش کی گئی مگر ایک نہ مانی اور رجوع نہ فرمایا۔ بالآخر دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ غلط بات سے رجوع نہ کرنے والوں کی یہ وہ جماعت تھی جو دُنیا سے چل بسی۔ اور قوم مسلم میں یہ فتنے چھوڑ گئی جن کی آثار قدیمہ کی طرح حفاظت کر رہے ہیں اور انھیں فتنوں کے باعث ہندوستان کے گھر گھر میں آگ لگ رہی ہے اور ان حضرات کے مقلدین مذکورہ گستاخیوں کی تائید کرکے اب تک اُس آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ یہ حالِ رفتگاں تھا۔ اب

موجود

کا حال سُنئے۔ افغیں ولی عہد بہادر کے والد ماجد مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتم

Marfat.com

دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب (اسلام اور مغربی تہذیب) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا اثبات کیا۔ جس کو اخبار (دعوت) نے اواخر ۱۹۶۲ء میں شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں آپ نے (فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ٥) کی تشریح میں فرمایا۔ (یہ دعویٰ تخیل یا وجدان محض کی حد سے گذر کر ایک شرعی دعوے کی حیثیت میں آجاتا ہے کہ مریم عذرا کے سامنے جس شبیہ مبارک اور بشر سوی نے نمایاں ہو کر پھونک ماری وہ شبیہ محمدی تھی۔ اس ثابت شدہ دعوے سے بیّن طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس شبیہ مبارک کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جبکہ اس تصرف سے حاملہ ہوئیں۔ پس حضرت مسیح کی ابنیت کے دعوے دار ایک ہم بھی ہیں مگر ابن اللہ مان کر نہیں۔ بلکہ ابن محمد کہکر خواہ وہ ابنیت تمثالی ہی ہو)

اس عبارت کو اخبار (دعوت) نے بایں سوال مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں بھیجا کہ اگر کوئی عالم دین مذکورہ آیت کی مذکورہ تشریح کرے تو کیا حکم ہے؟

مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند

نے جواب میں تحریر فرمایا۔ (اس کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریف کر رہا ہے بلکہ درپردہ قرآنی آیات کی تکذیب اور اُن کا انکار کر رہا ہے۔ شخص مذکور ملحد بے دین ہے عیسائیت و قادیانیت کی روح اس کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں عیسائیت کے عقیدے عیسیٰ ابن اللہ کو صحیح ثابت کرنا چاہتا ہے۔ ایسے عقیدے والے کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے جب تک توبہ نہ کرے)

ناظرین۔ قاری محمد طیب صاحب مہتم دارالعلوم دیوبند کے (ملحد اور بے دین) ہونے پر یہ فتویٰ بریلی کا نہیں حتیٰ کہ یہ کہدیا جائے کہ علمائے بریلی کے یہاں تکفیر کی مشین گن ہے جو بوجہ مخالفت عقائد ہم پر نشانہ چلایا ہی کرتے ہیں بلکہ یہ تکفیر کی گولی دارالافتاء دیوبند کی مشین گن سے نکلی ہے جس کے خود قاری صاحب مہتم ہیں۔ اس فتوئے کفر کے باوجود قاری صاحب نے رجوع نہیں فرمایا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اوپر سے ایسی ہی

Marfat.com

دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب (اسلام اور مغربی تہذیب) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا اثبات کیا۔ جس کو اخبار (دعوت) نے اواخر ۱۹۶۳ء میں شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں آپ نے (فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا) کی تشریح میں فرمایا۔ (یہ دعویٰ تخیل یا وجدان محض کی حد سے گذر کر ایک شرعی دعوے کی حیثیت میں آجاتا ہے کہ مریم عذرا کے سامنے جس شبیہ مبارک اور بشر سوی نے نمایاں ہو کر پھونک ماری وہ شبیہ محمدی تھی۔ اس ثابت شدہ دعوے سے بین طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس شبیہ مبارک کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جبکہ اس تصرف سے حاملہ ہوئیں۔ پس حضرت مسیح کی ابنیت کے دعوے دار ایک ہم بھی ہیں مگر ابن اللہ مان کر نہیں۔ بلکہ ابن محمد کہکر خواہ وہ ابنیت تمثالی ہی ہو)

اس عبارت کو اخبار (دعوت) نے بایں سوال مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں بھیجا کہ اگر کوئی عالم دین مذکورہ آیت کی مذکورہ تشریح کرے تو کیا حکم ہے۔

مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند

نے جواب میں تحریر فرمایا۔ (اس کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریف کر رہا ہے بلکہ دریردہ قرآنی آیات کی تکذیب اور ان کا انکار کر رہا ہے۔ شخص مذکور ملحد بے دین ہے عیسائیت و قادیانیت کی روح اس کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں عیسائیت کے عقیدے عیسیٰ ابن اللہ کو صحیح ثابت کرنا چاہتا ہے۔ ایسے عقیدے والے کا بائیکاٹ کرنا چاہئے جب تک توبہ نہ کرے)

ناظرین۔ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے (ملحد اور بے دین) ہونے پر یہ فتویٰ بریلی کا نہیں حتیٰ کہ یہ کہدیا جائے کہ علمائے بریلی کے یہاں تکفیر کی شین گن ہے جو بوجہ مخالفت عقائد ہم پر نشانہ چلایا ہی کرتے ہیں بلکہ یہ تکفیر کی گولی دارالافتاء دیوبند کی شین گن سے نکلی ہے جس کے خود قاری صاحب مہتمم ہیں۔ اس فتوے تکفیر کے باوجود قاری صاحب نے رجوع نہیں فرمایا۔ کیوں۔ اس لئے کہ اوپر سے ایسی ہی

Marfat.com

ہوتی چلی آئی ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے بارے میں فریقین کے مسلم ولی کی پیشینگوئی

مقبول بارگاہ حقیقت آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہ العزیز کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مخدوم مولانا شاہ سید محمد افضل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری جن کا مزار پرانوار آگرہ محلہ چھم چھم میں ہے ان کے متعلق فقیر سے شیخ حاجی محمد وزیر صاحب مرحوم نے بیان فرمایا کہ وہ میرٹھ تشریف لائے۔ بعض متوسلین کی درخواست پر دارالعلوم دیوبند دیکھنے تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر کبھی دائیں جانب سونگھتے تھے اور فرماتے کہ (یہاں کفر کی بو آتی ہے) اور کبھی بائیں طرف سونگھتے تھے اور فرماتے کہ (یہاں کفر کی بو آتی ہے) یہی وجہ ہے کہ استاذ الاساتذہ موصوف بھی علامات اسم کے بیان میں کفری بولی بول گئے جس کو (تنبیہ) ۱۲ میں ملاحظہ کیا جائے۔

ناظرین - یہ تھی ایک مسلم الفریقین ولی کی پیشین گوئی جو اب تک صادق ہوتی چلی آئی جس کے صدق پر ان حضرات کے مذکورہ اقوال شاہد ہیں - خیر - یہ پیشین گوئی بطور جملہ اعتراضیہ تھی نہ جملہ معترضہ - فقیر یہ عرض کر رہا تھا کہ غلط بات سے رجوع نہ کرنا ان حضرات کے نزدیک کسرِ شان اور انسلٹ ہے علاوہ ازیں اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ) کے پیش نظر دلی عہد بہادر سے کیسے اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے قول مذکور سے رجوع کرلیں گے۔

لیکن

حضرت قاری محمد طیب صاحب حق بات سے **رجوع** فرمالیا کرتے ہیں۔ جس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ ایمرجنسی کے زمانے ۱۹۷۶ء میں بسلسلہ نس بندی جبکہ **اندر اظالم** کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ شائع ہوا جس میں دو آیات قرآنی ذکر کرکے لکھا تھا کہ ان آیات کی رو سے **نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے** - یہ فتویٰ حق تھا - پھر ایک فتویٰ طویل پوسٹر پر شائع ہوا جو کثیر میں چھپوایا گیا تھا اور میرٹھ میں جابجا چسپاں کیا گیا - اس پر تقریباً پچاس ساٹھ علما کے دستخط تھے ان دستخطوں میں سب سے پہلے قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا اسم گرامی

Marfat.com

ہوتی چلی آئی ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے بارے میں فریقین کے مسلم ولی کی پیشینگوئی

مقبول بارگاہ حقیقت آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہ العزیز کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مخدوم مولانا شاہ سید محمد افضل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری جن کا مزار پُر انوار آگرہ محلہ چھم چھم میں ہے ان کے متعلق فقیر سے شیخ حاجی محمد وزیر صاحب مرحوم نے بیان فرمایا کہ وہ میرٹھ تشریف لائے۔ بعض متوسلین کی درخواست پر دارالعلوم دیوبند دیکھنے تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر کبھی دائیں جانب سونگھتے تھے اور فرماتے کہ (یہاں کُفر کی بو آتی ہے) اور کبھی بائیں طرف سونگھتے تھے اور فرماتے کہ (یہاں کُفر کی بو آتی ہے) یہی وجہ ہے کہ استاذ الاساتذہ موصوف بھی علامات اسم کے بیان میں کفری بولی بول گئے جس کو (تنبیہ) ۱۲ میں ملاحظہ کیا جائے۔

ناظرین - یہ تھی ایک مسلم الفریقین ولی کی پیشین گوئی جو اب تک صادق ہوتی چلی آئی جس کے صدق پر ان حضرات کے مذکورہ اقوال شاہد ہیں۔ خیر۔ یہ پیشین گوئی بطور جملہ اعتراضیہ تھی نہ جملہ معترضہ۔ فقیر یہ عرض کر رہا تھا کہ غلط بات سے **رجوع** نہ کرنا ان حضرات کے نزدیک کسرِ شان اور انسلٹ ہے علاوہ ازیں اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے پیش نظر ولی عہد بہادر سے کیسے اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے قول مذکور سے رجوع کریں گے۔

لیکن

حضرت قاری محمد طیب صاحب حق بات سے **رجوع** فرمالیا کرتے ہیں۔ جس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ ایمرجنسی کے زمانے ۱۹۷۶ء میں بسلسلہ نس بندی جبکہ **اندرا مظالم** کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ شائع ہوا جس میں دو آیات قرآنی ذکر کر کے لکھا تھا کہ ان آیات کی رو سے **نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے**۔ یہ فتویٰ حق تھا۔ پھر ایک فتویٰ طویل پوسٹر پر شائع ہوا جو کثیر میں چھپوایا گیا تھا اور میرٹھ میں جا بجا چسپاں کیا گیا۔ اس پر تقریباً پچاس ساٹھ علما کے دستخط تھے۔ ان دستخطوں میں سب سے پہلے قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا اسم گرامی

Marfat.com

تھا۔ اس فتوے میں لکھا تھا کہ نس بندی جائز نہیں یہ فتویٰ بھی برحق تھا۔ پھر مسلم پرسنل لا سے متعلق کمیٹی نے ایک تحریر دو ورقی شائع کی جس کے آپ صدر ہیں اس میں سب سے پہلے آپ ہی کے دستخط تھے۔ اس تحریر میں بھی نس بندی کو ناجائز قرار دیا تھا۔ یہ بھی حق بجانب تھی۔ اس زمانے میں جو علماء نس بندی کو حرام اور ناجائز کہتے تقریر میں یا تحریر میں اُن کو (میسا) کے ماتحت جیل بھیجا جارہا تھا اور جیل میں اُن پر انسانیت سوز تشدد کے پہاڑ ڈھائے جارہے تھے جس کی مثال ہندوستان کی تاریخ میں دستیاب نہیں ہوسکتی اور (میسا) کی دھونس دے کر مساجد کے اماموں اور مدارس کے اساتذہ سے نس بندی کے جواز پر دستخط لے کر اندرا حکومت ریڈیو پر اُن کے ناموں کا بڑے لمبے چوڑے القاب کے ساتھ اعلان کر رہی تھی۔ اور جو لوگ نس بندی نہ کراتے اُن پر اندرا حکومت کی جانب سے ایسے شدید مظالم کئے جارہے تھے جن کو سُن کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ یہ انتہائی ہولناک زمانہ تھا۔ اسی زمانے میں قاری محمد طیب صاحب موصوف میرٹھ میں شاہ پیر دروازے تشریف لائے اور مجمع عام میں بڑی دلیری سے فرمایا۔ میں دہلی جارہا ہوں مجھے کوئی گرفتار کرے۔ حاضرین یہ جرأت مردانہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے۔ کہ یہ زمانۂ قیامت نما دَور اور یہ ہمت مردانہ۔ اُن حاضرین میں سے ایک محرم نے فقیر کے پاس تشریف لاکر قاری صاحب موصوف کا قول مذکور نقل فرمایا۔ زبان تو خاموش رہی مگر سابق تجربات کی بنا پر دل بول اُٹھا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ چنانچہ چند ہی دن کے بعد جبکہ مذکورہ فتووں کی بنا پر مظفر نگر وغیرہ شہروں میں ہزارہا مسلمان گولی کا نشانہ بن گئے۔ ہزارہا عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ ہزارہا بچے یتیم ہو گئے تو کسی خفیہ مصلحت کے پیش نظر

قاری محمد طیب صاحب نے حق بات سے رجوع فرمالیا

یعنی نس بندی کی حرمت کا فتویٰ دے کر اُس کے جواز کا بیان دے دیا۔ بایں طور کہ آپ کا بیان ٹیپ کرکے ریڈیو پر نشر کیا گیا جس کو ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ دُنیا بھر

Marfat.com

تھا۔ اس فتوے میں لکھا تھا کہ نس بندی جائز نہیں یہ فتویٰ بھی برحق تھا۔ پھر مسلم پرسنل لا سے متعلق کمیٹی نے ایک تحریر دو ورقی شائع کی جس کے آپ صدر ہیں اس میں سب سے پہلے آپ ہی کے دستخط تھے۔ اس تحریر میں بھی نس بندی کو ناجائز قرار دیا تھا۔ یہ بھی حق بجانب تھی۔ اس زمانے میں جو علما نس بندی کو حرام اور ناجائز کہتے تقریر میں یا تحریر میں اُن کو (میسا) کے ماتحت جیل بھیجا جارہا تھا اور جیل میں اُن پر انسانیت سوز تشدد کے پہاڑ ڈھائے جارہے تھے جس کی مثال ہندوستان کی تاریخ میں دستیاب نہیں ہوسکتی اور (میسا) کی دھونس دے کر مساجد کے اماموں اور مدارس کے اساتذہ سے نس بندی کے جواز پر دستخط لے کر اندرا حکومت ریڈیو پر اُن کے ناموں کا بڑے لمبے چوڑے القاب کے ساتھ اعلان کر رہی تھی۔ اور جو لوگ نس بندی نہ کراتے اُن پر اندرا حکومت کی جانب سے ایسے شدید مظالم کئے جارہے تھے جن کو سُن کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ یہ انتہائی ہولناک زمانہ تھا۔ اسی زمانے میں قاری محمد طیب صاحب موصوف میرٹھ میں شاہ پیر دروازے تشریف لائے اور مجمع عام میں بڑی دلیری سے فرمایا۔ میں دہلی جارہا ہوں مجھے کوئی گرفتار کرے۔ حاضرین یہ جرأت مردانہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے۔ کہ یہ زمانۂ قیامت نما دَور اور یہ ہمت مردانہ۔ اُن حاضرین میں سے ایک محترم نے فقیر کے پاس تشریف لاکر قاری صاحب موصوف کا قول مذکور نقل فرمایا۔ زبان تو خاموش رہی مگر سابق تجربات کی بناپر دل بول اُٹھا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ چنانچہ چند ہی دن کے بعد جبکہ مذکورہ فتووں کی بناپر مظفر نگر وغیرہ شہروں میں ہزارہا مسلمان گولی کا نشانہ بن گئے۔ ہزارہا عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ ہزارہا بچے یتیم ہو گئے تو کسی خفیہ مصلحت کے پیش نظر

قاری محمد طیب صاحب نے حق بات سے رجوع فرمالیا

یعنی نس بندی کی حرمت کا فتویٰ دے کر اُس کے جواز کا بیان دے دیا۔ بایں طور کہ آپ کا بیان ٹیپ کر کے ریڈیو پر نشر کیا گیا جس کو ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ دُنیا بھر

Marfat.com

کے شہروں میں۔قصبات میں۔ دیہات میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہر طبقے نے سُنا کہ آپ فرماتے ہیں (میں علمائے کرام سے درخواست کروں گا کہ اب تک اُنھوں نے منفی پہلو پر غور فرمایا ہے اب مثبت پہلو پر بھی غور فرمائیں یہ مسئلہ اجتہادی ہے) **اقول** اس مسئلہ کو (اجتہادی) فرمانا نشاندہی کرتا ہے اس بات کی کہ بزمانۂ تحصیل حضرت کی نظر اصول فقہ کی کتابوں پر آخر تک نہیں گذری ورنہ یہ جملہ زبان مبارک پر جاری نہ ہوتا۔

پہلے دارالعلوم دیوبند سے شائع شدہ فتوے میں دو آیات قرآنی نس بندی کی حرمت اور اُس کے گناہ کبیرہ ہونے پر نقل کی تھیں اور بتایا تھا کہ ان آیات کی رو سے نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔جب نس بندی کی حرمت قرآن سے ثابت تھی تو یہ مسئلہ اجتہادی کہاں رہا۔کہ اجتہاد تو اُسی وقت ہوتا ہے جب کہ حکم قرآن و حدیث میں منصوص نہ ہو اور اگر بالفرض آپ کی نظر میں اجتہاد ہوا ہے تو فرمایئے وہ کون سے مجتہدین تھے جنھوں نے نس بندی کی حرمت یا جواز کے متعلق اجتہاد فرماکر جائز یا حرام قرار دیا تھا۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝

اور اگر موجودہ دور ۱۹۷۶ء کے علمار کا اظہار خیال مراد ہے تو مذکورہ نشاندہی صحیح تھی کہ آپ کی نظر اصول فقہ کی کسی کتاب پر آخر تک نہیں گذری۔اگر آخر تک گذری ہوتی تو اجتہاد کے شرائط نظر مبارک سے گذرے ہوتے۔کیونکہ اجتہاد کے شرائط اصول فقہ کی کتابوں کے آخر میں بیان ہوتے ہیں جو موجودہ صدی کے علما میں نہیں پائے جاتے بلکہ گذشتہ متعدد صدیوں سے مفقود ہیں اسی واسطے اجتہاد کا دروازہ بند ہے۔

الغرض قاری صاحب کے اس رجوع نے دارالعلوم دیوبند کو بدنام کرڈالا غیر تو غیر اپنوں میں اس قدر بیزاری پیدا ہوگئی کہ عوام ایسے الفاظ سے یاد کرتے تھے جن کو بیان کرنا مناسب نہیں اور خواص کا یہ عالم سُنا گیا کہ مفتی محمود صاحب نے استعفا دے دیا اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ یہ آدمی **ایمان فروش** ہے۔(عِنْدِیْ فِیْهِ نَظَرٌ فَتَدَبَّرْ) اور دارالعلوم دیوبند کے طلبہ کی نفرت حد سے گذر گئی سُنا ہے کہ انھوں نے بسلسلۂ نس بندی

60047

کے شہروں میں قصبات میں۔ دیہات میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہر طبقے نے سُنا کہ آپ فرماتے ہیں (میں علمائے کرام سے درخواست کروں گا کہ اب تک اُنھوں نے منفی پہلو پر غور فرمایا ہے اب مثبت پہلو پر بھی غور فرمائیں یہ مسئلہ اجتہادی ہے) **اقول** اس مسئلہ کو (اجتہادی) فرمانا نشاندہی کرتا ہے اس بات کی کہ بزمانہ تحصیل حضرت کی نظر اصول فقہ کی کتابوں پر آخر تک نہیں گذری ورنہ یہ جملہ زبان مبارک پر جاری نہ ہوتا۔

پہلے دارالعلوم دیوبند سے شائع شدہ فتوے میں دو آیات قرآنی نس بندی کی حرمت اور اُس کے گناہ کبیرہ ہونے پر نقل کی تھیں اور بتایا تھا کہ ان آیات کی رو سے نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ جب نس بندی کی حرمت قرآن سے ثابت تھی تو یہ مسئلہ اجتہادی کہاں رہا۔ کہ اجتہاد تو اُسی وقت ہوتا ہے جب کہ حکم قرآن و حدیث میں منصوص نہ ہو اور اگر بالفرض آپ کی نظر میں اجتہاد ہوا ہے تو فرمائیے وہ کون سے مجتہدین تھے جنھوں نے نس بندی کی حرمت یا جواز کے متعلق اجتہاد فرما کر جائز یا حرام قرار دیا تھا۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝

اور اگر موجودہ دور ۱۹۷۷ء کے علماء کا اظہار خیال مراد ہے تو مذکورہ نشاندہی صحیح تھی کہ آپ کی نظر اصول فقہ کی کسی کتاب پر آخر تک نہیں گذری۔ اگر آخر تک گذری ہوتی تو اجتہاد کے شرائط نظر مبارک سے گذرے ہوتے۔ کیونکہ اجتہاد کے شرائط اصول فقہ کی کتابوں کے آخر میں بیان ہوتے ہیں جو موجودہ صدی کے علما میں نہیں پائے جاتے بلکہ گذشتہ متعدد صدیوں سے مفقود ہیں اسی واسطے اجتہاد کا دروازہ بند ہے۔

الغرض قاری صاحب کے اس رجوع نے دارالعلوم دیوبند کو بدنام کر ڈالا۔ غیر تو غیر اپنوں میں اس قدر بیزاری پیدا ہوگئی کہ عوام ایسے الفاظ سے یاد کرتے تھے جن کو بیان کرنا مناسب نہیں اور خواص کا یہ عالم سُنا گیا کہ مفتی محمود صاحب نے استعفا دے دیا اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ یہ آدمی **ایمان فروش** ہے۔ (عِنْدِیْ فِیْهِ نَظَرٌ، فَتَدَبَّرْ) اور دارالعلوم دیوبند کے طلبہ کی نفرت حد سے گذر گئی سُنا ہے کہ انھوں نے بسلسلہ نس بندی

Marfat.com

دارالحدیث میں ڈرامہ کیا

ایک صاحب (سائل) نے اور دوسرے صاحب (مفتی محمود) اور تیسرے صاحب (قاری طیب) سائل نے پہلے مفتی محمود سے نس بندی کے متعلق سوال کیا۔ مفتی صاحب نے دو آیات قرآنی تلاوت کرکے فرمایا کہ ان آیات کے پیش نظر نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ دائیں بائیں جو نائب مفتی صاحبان تشریف فرما تھے انھوں نے جواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا

الجواب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح

پھر قاری محمد طیب صاحب سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ (میں علمائے کرام سے درخواست کروں گا کہ اُنھوں نے اب تک منفی پہلو پر غور فرمایا ہے اب مثبت پہلو پر بھی غور فرمائیں یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔

یہ جواب

سُن کر طلبہ چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور ہاتھوں سے۔ پیروں سے وہ تواضع کی جس کو بیان کرنے سے زبان قلم قاصر ہے۔ ناظرین۔ دیکھا۔ حق بات سے رجوع کرنے کے دُنیا میں یہ نتائج نکلے اور آخرت کی خبر خُدا جانے۔ آہ۔

اے طائرِ لاھوتی اُس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ حال تھا دارالعلوم دیوبند کے مہتم صاحب کا۔ جس کے اظہار کا سبب بنا قول مذکور ولی عہد بہادر کا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے نہ کھُلتے راز سربستہ نہ یوں رُسوائیاں ہوتیں

اب رضوی دارالافتا بریلی

کے مہتم جناب ساجد علی خاں صاحب سلمہٗ کا حال سُنیئے کہ نس بندی کے زمانہ

Marfat.com

دارالحدیث میں ڈرامہ کیا

ایک صاحب (سائل) نے اور دوسرے صاحب (مفتی محمود) اور تیسرے صاحب (قاری طیب) سائل نے پہلے مفتی محمود سے نس بندی کے متعلق سوال کیا مفتی صاحب نے دو آیات قرآنی تلاوت کرکے فرمایا کہ ان آیات کے پیش نظر نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ دائیں بائیں جو نائب مفتی صاحبان تشریف فرما تھے انھوں نے جواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا

الجواب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح

پھر قاری محمد طیب صاحب سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں علمائے کرام سے درخواست کروں گا کہ انھوں نے اب تک منفی پہلو پر غور فرمایا ہے اب مثبت پہلو پر بھی غور فرمائیں یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔

یہ جواب

سُن کر طلبہ چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور ہاتھوں سے۔ پیروں سے وہ تواضع کی جس کو بیان کرنے سے زبان قلم قاصر ہے۔ **ناظرین**۔ دیکھا۔ حق بات سے رجوع کرنے کے دُنیا میں یہ نتائج نکلے اور آخرت کی خبر خُدا جانے۔ آہ۔

اے طائرِ لاھوتی اُس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ حال تھا دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب کا۔ جس کے اظہار کا سبب بنا قول مذکور ولی عہد بہادر کا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رُسوائیاں ہوتیں

اب رضوی دارالافتا بریلی

کے مہتمم جناب ساجد علی خاں صاحب سلمۂ کا حال سُنئے کہ نس بندی کے زمانہ

قیامت خیز میں جبکہ زبان وقلم پر تالے لگا دیئے گئے تھے۔ مسلمانوں کے مذہب میں کھلم کھلا مداخلت کی جا رہی تھی۔ ہر شخص خائف اور سہما ہوا نظر آتا تھا۔ ایسے ہولناک وقت میں یہ مرد مجاہد بریلی کا سابق روایات کی طرح دین کی حمایت میں کھڑا ہوگیا۔ اور حق یہ ہے کہ حق حمایت ادا کر دیا اور اس مرد مجاہد کو کوئی چیز اعلاء کلمۃ الحق سے روک نہ سکی۔ نہ خوف میسا نہ ہوس بھوسا۔ اور (کَلِمَۃُ الحَقِّ عِنْدَ السُّلْطَانِ الجَائِرِ جِهَادٌ) پر عمل کرتے ہوئے فتویٰ شائع کر دیا کہ

نس بندی حرام ہے حرام ہے حرام ہے

اس فتوے پر رضوی دارالافتا کے مفتی صاحبان کے دستخط ثبت تھے اور شائع کنندہ خود ذات والا۔ بریلی کے کلکٹر صاحب بہادر نے طلب فرمایا تو مع مُفتی صاحبان تشریف لے گئے۔ صاحب بہادر نے کرخت لہجہ میں فرمایا کہ آپ نے اندرا حکومت کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا۔ مرد مجاہد نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت الٰہیہ کی جانب سے ہم مامور ہیں کہ مسلمانوں کو اسلامی حکم سے واقف کریں۔ آپ اندرا حکومت کی جانب سے مامور ہیں۔ ہم نے اپنا فرض منصبی ادا کر دیا اب آپ اپنا فرض منصبی ادا کر سکتے ہیں۔ یہ جواب سُن کر صاحب بہادر نے معروف اقدام کا ارادہ کیا جس کو ایک ہم نشیں صاحب نے یہ کہکر رُکوا دیا کہ سارے ہندوستان میں آگ لگ جائے گی جو بُجھائے نہ بُجھ سکے گی۔ یعنی یہ دیوبند نہیں کہ کبھی ادھر کبھی اُدھر۔ جس کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے۔ چلیں گے ادھر کو جدھر کی ہوا ہے۔ یہ ہے بریلی۔ نہ اندرا کی سہیلی۔ اس کو حمایت دین سے نہیں روک سکتا (میسا) نہ بندوق کی گولی۔

ناظرین۔ یہ ہے رضوی دارالافتا۔ جس سے مات کھا گیا میسا۔

رضوی دارالافتا زندہ باد پائندہ باد

تحسین ناشناس

(مہر منیر) پر جناب ادیب اریب تحریر زمانہ فاضل یگانہ مولانا سید ہدایت علی صاحب

Marfat.com

قیامت خیز ہیں جبکہ زبان وقلم پر تالے لگا دیئے گئے تھے۔مسلمانوں کے مذہب میں کُھلّم کُھلّا مداخلت کی جارہی تھی۔ ہر شخص خائف اور سہما ہوا نظر آتا تھا۔ ایسے ہولناک وقت میں یہ مرد مجاہد بریلی کا سابق روایات کی طرح دین کی حمایت میں کھڑا ہوگیا۔ اور حق یہ ہے کہ حق حمایت ادا کر دیا اور اس مرد مجاہد کو کوئی چیز اعلاء کلمۃ الحق سے روک نہ سکی۔ نہ خوف میسا نہ ہوس بھوسا۔ اور (کَلِمَۃُ الْحَقِّ عِنْدَ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ جِھَادٌ) پر عمل کرتے ہوئے فتویٰ شائع کر دیا کہ

نس بندی حرام ہے حرام ہے حرام ہے

اس فتوے پر رضوی دار الافتا کے مفتی صاحبان کے دستخط ثبت تھے اور شائع کنندہ خود ذات والا۔ بریلی کے کلکٹر صاحب بہادر نے طلب فرمایا تو مع مُفتی صاحبان تشریف لے گئے۔ صاحب بہادر نے کرخت لہجہ میں فرمایا کہ آپ نے اندرا حکومت کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا۔ مرد مجاہد نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت الٰہیہ کی جانب سے ہم مامور ہیں کہ مسلمانوں کو اسلامی حکم سے واقف کریں۔ آپ اندرا حکومت کی جانب سے مامور ہیں۔ ہم نے اپنا فرض منصبی ادا کر دیا اب آپ اپنا فرض منصبی ادا کرسکتے ہیں۔ یہ جواب سُن کر صاحب بہادر نے معروف اقدام کا ارادہ کیا جس کو ایک ہم نشیں صاحب نے یہ کہکر رُکوا دیا کہ سارے ہندوستان میں آگ لگ جائے گی جو بُجھائے نہ بُجھ سکے گی۔ یعنی یہ دیوبند نہیں کہ کبھی ادھر کبھی اُدھر۔ جس کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے۔ چلیں گے ادھر کو جدھر کی ہوا ہے۔ یہ ہے بریلی۔ نہ اندرا کی سہیلی۔ اس کو حمایت دین سے نہیں روک سکتا (میسا) نہ بندوق کی گولی۔

ناظرین۔ یہ ہے رضوی دار الافتا۔ جس سے مات کھا گیا میسا۔

رضوی دارالافتا زندہ باد پایندہ باد

تحسین ناشناس

(مہر منیر) پر جناب ادیب اریب فخر زمانہ فاضل یگانہ مولانا سید ہدایت علی صاحب

Marfat.com

صبوحی اورینٹل ٹیچر پنجابی اسلامیہ ہائر سکنڈری اسکول دہلی نے تقریظ تحریر فرمائی ہے جس میں بایں طور رقم طراز ہیں کہ (میں نے زیر نظر شرح کو اکثر مقامات سے دیکھا اور اس کا دوسری شروح سے کہیں کہیں مقابلہ بھی کیا اس لئے میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ شرح سابقہ شروح پر ایک معتدبہ اضافہ ہی نہیں بلکہ زبان و بیان کے لحاظ سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ دُعا ہے کہ مولانا کی سعی مشکور ہو اور خداوند عالم انھیں علمی خدمات کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین) **اقول** اس زمانے میں یہ عام دستور ہوگیا ہے کہ کتاب پر تقریظ لکھنے والے حضرات کتاب کی تعریف میں محض دوستانہ تعلقات کی بنا پر یا (من تُرا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو) کے ماتحت خلاف واقع باتیں تحریر فرما دیتے ہیں۔ واقعیت کا انکشاف نہیں فرماتے۔ چنانچہ صبوحی صاحب بھی تقریظ مذکور میں اسی راستے پر گامزن ہوئے ہیں۔ جس کتاب میں دوسو ساٹھ اغلاط ہوں۔ اُس کے اکثر مقامات دیکھنے کے بعد اُس کی تعریف میں صبوحی صاحب کے مذکورہ الفاظ تعجب خیز ہیں۔ اگر صبوحی صاحب علم نحو سے واقف نہیں تو یہ الفاظ از قبیل تحسین ناشناس ہوئے۔ اور اگر واقف ہیں اور اغلاط پر مطلع ہونے کے باوجود یہ تقریظ تحریر فرمادی تو مذکورہ بالا دو وجہ میں سے کسی ایک پر مبنی۔ علاوہ ازیں یہ شرعاً جرم بھی ہے کہ اس سے ضلالت کو تقویت پہنچی جو ہدایت علی کے مخالف و منافی۔ آیندہ احتیاط فرمائیں کافی در کافی۔ اور (المصباح المنیر) کی تعریف میں تو کتب خانہ امدادیہ نے (مصباح المعانی شرح اُردو شرح مُلّا جامی) کے آخر میں وہ تعلیاں کی ہیں جو ایک تاجر اپنے مال کی نکاسی اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے کیا کرتا ہے۔ اس شرح کی بارہ خصوصیات بیان کی ہیں جن میں اکثر و بیشتر کو واقعیت سے اصلا تعلق نہیں جو شرح ڈھائی سو سے زیادہ اغلاط پر مشتمل ہو اُس سے طلبہ کو علم نحو کی پوری واقفیت ہوگی یا قعر ضلالت میں گریں گے ہماری تنبیہات مطالعہ کرنے کے بعد ہر نحو داں انصاف پسند پکار اُٹھے گا کہ ان دونوں کی تعریف و توصیف میں جو کچھ لکھا گیا وہ از قبیل تحسین ناشناس ہے یا دوستانہ تعلقات پر مبنی اور تاجرانہ مفاد پر محصور۔ اور ان دونوں کا (المصباح المنیر) اور (مہر منیر) کے ساتھ تسمیہ از قبیل (برعکس نہند نام زنگی کافور)

Marfat.com

صبوحی اورینٹل ٹیچر پنجابی اسلامیہ ہائر سکنڈری اسکول دہلی نے تقریظ تحریر فرمائی ہے جس میں بایں طور رقم طراز ہیں کہ (میں نے زیر نظر شرح کو اکثر مقامات سے دیکھا اور اس کا دوسری شروح سے کہیں کہیں مقابلہ بھی کیا اس لئے میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ شرح سابقہ شروح پر ایک معتدبہ اضافہ ہی نہیں بلکہ زبان و بیان کے لحاظ سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ دُعا ہے کہ مولانا کی سعی مشکور ہو اور خداوند عالم انھیں علمی خدمات کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین) **اقول** اس زمانے میں یہ عام دستور ہوگیا ہے کہ کتاب پر تقریظ لکھنے والے حضرات کتاب کی تعریف میں محض دوستانہ تعلقات کی بنا پر یا (من تُرا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو) کے ماتحت خلاف واقع باتیں تحریر فرما دیتے ہیں۔ واقعیت کا انکشاف نہیں فرماتے۔ چنانچہ صبوحی صاحب بھی تقریظ مذکور میں اسی راستے پر گامزن ہوئے ہیں۔ جس کتاب میں دو سو ساٹھ اغلاط ہوں۔ اُس کے اکثر مقامات دیکھنے کے بعد اُس کی تعریف میں صبوحی صاحب کے مذکورہ الفاظ تعجب خیز ہیں۔ اگر صبوحی صاحب علم نحو سے واقف نہیں تو یہ الفاظ از قبیل (تحسین ناشناس) ہوئے۔ اور اگر واقف ہیں اور اغلاط پر مطلع ہونے کے باوجود یہ تقریظ تحریر فرمادی تو مذکورۂ بالا دو وجہ میں سے کسی ایک پر مبنی۔ علاوہ ازیں یہ شرعًا جرم بھی ہے کہ اس سے ضلالت کو تقویت پہنچی جو ہدایت علی کے مخالف و منافی۔ آیندہ احتیاط فرمائیں کافی در کافی۔ اور (المصباح المنیر) کی تعریف میں تو کتب خانہ امدادیہ نے (مصباح المعانی شرح اُردو شرح مُلّا جامی) کے آخر میں وہ تعلیاں کی ہیں جو ایک تاجر اپنے مال کی نکاسی اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے کیا کرتا ہے۔ اس شرح کی بارہ خصوصیات بیان کی ہیں جن میں اکثر و بیشتر کو واقعیت سے اصلا تعلق نہیں جو شرح ڈھائی سو سے زیادہ اغلاط پر مشتمل ہو اُس سے طلبہ کو علم نحو کی پوری واقفیت ہوگی یا قعر ضلالت میں گریں گے ہماری تنبیہات مطالعہ کرنے کے بعد ہر نحو داں انصاف پسند پکار اُٹھے گا کہ ان دونوں کی تعریف و توصیف میں جو کچھ لکھا گیا وہ از قبیل تحسین ناشناس ہے یا دوستانہ تعلقات پر مبنی اور تاجرانہ مفاد پر محصور۔ اور ان دونوں کا (المصباح المنیر) اور (مہر منیر) کے ساتھ تسمیہ از قبیل (برعکس نہند نام زنگی کافور)

Marfat.com

مصنف علیہ الرحمۃ کے حالات

آپ کا اسم گرامی (علی) ہے اور والد ماجد کا (محمد) اور جد مجد کا بھی (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاندان سادات سے ہیں۔ ۷۴۰ھ میں بمقام (جُرجان) پیدا ہوئے جو مملکت (خوارزم) کے شہروں میں سے ایک شہر ہے یا استرآباد یا شیراز کے قصبات میں سے ایک قصبہ۔ اور ۱۶ ربیع الاول بروز چہار شنبہ ۸۱۶ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک شیراز میں ہے۔ علمائے اسلام آپ کو علمی اور نسبی جلالت کے باعث (السید الشریف) اور (السید السند) اور (سند المحققین) جیسے القاب کے ساتھ یاد فرماتے ہیں۔

نہایت حاضر جواب تھے

عنفوانِ شباب میں بغرض تحصیل علم پا پیادہ سفر کر کے علامہ سعد الدین تفتازانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوئے پیدل سفر کرنے کے باعث چہرہ غبار آلود تھا۔ چونکہ نہایت حسین و جمیل تھے علامہ کی نظر جب آپ کے حسین چہرہ پر پڑی تو بطور مزاح فرمایا۔ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ آپ نے برجستہ جوابًا فرمایا۔ وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا ہ جس سے علامہ کو خفت ہوئی۔ اور آپ بے نیل مرام واپس ہونے لگے۔ تو بوجہ ذہانت غیر معمولی اور تعجب خیز حاضر جوابی علامہ نے باصرار روکنا چاہا مگر آپ اپنے ارادہ پر قائم رہے اور علامہ کی خدمت میں بایں طور عذر خواہ ہوئے کہ مجھ سے بے ادبی ہوگئی اس لئے مجبور ہوں۔ مقام غور ہے کہ آپ نے علامہ کو اس لئے اُستاد بنانا گوارا نہ کیا کہ اُن کے مزاح مذکور کا جواب دے چکے تھے۔ اور جس کو اُستاد بنا لیتے ہوں گے اُس کے احترام و ادب کا کیا عالم ہوگا۔ یہاں سے موجودہ دور کے طلبہ کو عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ جس کو جو ملا وہ ادب ہی سے ملا ہے۔ پھر آپ بایں اشتیاق علامہ قطب الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اُن کی کتاب (شرح مطالع) خود اُن سے پڑھیں جس کو یہ سولہ بار دیگر علما سے پڑھ چکے تھے۔ اس وقت علامہ کی عمر ایک سو بیس سال ہو چکی تھی۔ پلکیں لٹک

Marfat.com

مصنف علیہ الرحمۃ کے حالات

آپ کا اسم گرامی (علی) ہے اور والد ماجد کا (محمد) اور جدامجد کا بھی (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاندان سادات سے ہیں۔ ۷۴۰ھ میں بمقام (جُرجان) پیدا ہوئے جو مملکت (خوارزم) کے شہروں میں سے ایک شہر ہے یا استرآباد یا شیراز کے قصبات میں سے ایک قصبہ۔ اور ۱۶ ربیع الاول بروز چہارشنبہ ۸۱۶ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک شیراز میں ہے۔ علمائے اسلام آپ کو علمی اور نسبی جلالت کے باعث (السیدالشریف) اور (السیدالسند) اور (سندالمحققین) جیسے القاب کے ساتھ یاد فرماتے ہیں۔

نہایت حاضرجواب تھے

عنفوانِ شباب میں بغرض تحصیل علم پا پیادہ سفر کرکے علامہ سعدالدین تفتازانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوئے پیدل سفر کرنے کے باعث چہرہ غبار آلود تھا۔ چونکہ نہایت حسین وجمیل تھے علامہ کی نظر جب آپ کے حسین چہرہ پر پڑی تو بطور مزاح فرمایا۔ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًاہ آپ نے برجستہ جوابًا فرمایا۔ وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًاہ جس سے علامہ کو خفت ہوئی۔ اور آپ بے نیل مرام واپس ہونے لگے۔ تو بوجہ ذہانت غیرمعمولی اور تعجب خیز حاضرجوابی علامہ نے باصرار روکنا چاہا مگر آپ اپنے ارادہ پر قائم رہے اور علامہ کی خدمت میں بایں طور عذرخواہ ہوئے کہ مجھ سے بے ادبی ہوگئی اس لئے مجبور ہوں۔ مقام غور ہے کہ آپ نے علامہ کو اس لئے اُستاد بنانا گوارا نہ کیا کہ اُن کے مزاح مذکور کا جواب دے چکے تھے۔ اور جس کو اُستاد بنالیتے ہوں گے اُس کے احترام و ادب کا کیا عالم ہوگا۔ یہاں سے موجودہ دَور کے طلبہ کو عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ جس کو جو ملا وہ ادب ہی سے ملا ہے۔ پھر آپ بایں اشتیاق علامہ قطب الدین رازی رحمۃ اللہ الباری کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اُن کی کتاب (شرح مطالع) خود اُن سے پڑھیں جس کو یہ سولہ بار دیگر عُلما سے پڑھ چکے تھے۔ اس وقت علامہ کی عمر ایک سو بیس سال ہوچکی تھی۔ پلکیں لٹک

Marfat.com

گئی تھیں۔ پلکیں اُٹھا کر آپ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ نوجوان ہیں۔ فرمایا کہ آپ جوان طالبعلم ہیں۔ میں بڑھا ضعیف ہوں۔ آپ کو پڑھانے کی قوت نہیں۔ اگر آپ کو مجھ سے (شرح مطالع) کی سماعت منظور ہے تو آپ مبارک شاہ کے پاس جا کر پڑھیں وہ آپ کو وہی بتائیں گے جو انھوں نے مجھ سے سُنا ہے۔ مبارک شاہ اُس وقت مصر میں مدرس تھے۔ آپ علامہ قطب الدین رازی علیہ الرحمۃ کا خط لے کر (ہرات) سے مصر پہنچے۔ مبارک شاہ نے اپنے اُستاد کے خط کو بوسہ دے کر کہا میں آپ کو پڑھاؤں گا لیکن مستقل طور پر نہیں پڑھا سکتا۔ صرف سماعت کیجئے اور کچھ دریافت کرنے کی اجازت بھی نہیں۔ آپ نے قبول فرمالیا۔ اتفاقاً اُسی زمانے میں مصر کے اکابر میں سے کسی صاحبزادے نے مبارک شاہ سے (شرح مطالع) شروع کی۔ آپ اُس کی سماعت کرتے تھے مبارک شاہ کا مکان مدرسہ سے قریب تھا اور اُس مکان سے مدرسہ جانے کا راستہ بھی تھا۔ ایک شب مبارک شاہ اُس راستے سے آکر مدرسہ کے صحن میں ٹہلنے لگے۔ ایک حجرہ سے کسی طالب علم کے پڑھنے کی آواز آئی۔ یہ اُسی آواز پر حجرہ کے قریب پہنچے اور سُنا کہ آپ فرما رہے ہیں۔ قال الشارح کذا۔ شارح نے ایسا فرمایا۔ وقال الاستاد کذا۔ اور اُستاد نے ایسا فرمایا۔ وانا اقول کذا۔ اور میں ایسا کہتا ہوں۔ آپ کی تقریر اس قدر لطیف تھی کہ مبارک شاہ پر کیف طاری ہوگیا اور اُسی کیف کے عالم میں رقص کرنے لگے۔ پھر آپ کو حکم دیا کہ سماعت کے بجائے قرارت کریں۔ اور ہر چیز دریافت کرنے کی اجازت ہے۔ (اخبار نحات)

بارگاہ رسالت میں علم نحو کی عظمت

نحات کوفیہ میں ایک نحوی ہیں جن کا اسم گرامی ہے (احمد) والد ماجد کا (یحیٰی) دادا کا (زید) پردادا کا (سیار) اور کنیت ہے (ابو العباس) لیکن مشہور ہیں (ثعلب) کے ساتھ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ان امام ثعلب نے ایک مرتبہ ابو بکر ابن مجاہد مقری سے حسرت آمیز لہجے میں کہا کہ کچھ حضرات وہ ہیں جنھوں نے قرآن کریم کی خدمت کی کہ اس کی تفاسیر لکھیں۔ اور کچھ وہ ہیں کہ انھوں نے احادیث کی خدمت کی کہ اُن کو روایت کرکے دوسروں تک پہنچایا

Marfat.com

گئی تھیں۔پلکیں اُٹھا کر آپ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ نوجوان ہیں۔فرمایا کہ آپ جوان طالبعلم ہیں۔میں بوڑھا ضعیف ہوں۔آپ کو پڑھانے کی قوت نہیں۔اگر آپ کو مجھ سے (شرح مطالع) کی سماعت منظور ہے تو آپ مبارک شاہ کے پاس جا کر پڑھیں وہ آپ کو وہی بتائیں گے جو انھوں نے مجھ سے سنا ہے۔مبارک شاہ اُس وقت مصر میں مدرس تھے۔ آپ علامہ قطب الدین رازی علیہ الرحمۃ کا خط لے کر (ہرات) سے مصر پہنچے۔مبارک شاہ نے اپنے اُستاد کے خط کو بوسہ دے کر کہا میں آپ کو پڑھاؤں گا لیکن مستقل طور پر نہیں پڑھا سکتا۔صرف سماعت کیجئے اور کچھ دریافت کرنے کی اجازت بھی نہیں۔آپ نے قبول فرمالیا۔اتفاقاً اُسی زمانے میں مصر کے اکابر میں سے کسی صاحبزادے نے مبارک شاہ سے (شرح مطالع) شروع کی۔آپ اُس کی سماعت کرتے تھے مبارک شاہ کا مکان مدرسہ سے قریب تھا اور اُس مکان سے مدرسہ جانے کا راستہ بھی تھا۔ایک شب مبارک شاہ اُس راستے سے آکر مدرسہ کے صحن میں ٹہلنے لگے۔ایک حجرہ سے کسی طالب علم کے پڑھنے کی آواز آئی۔یہ اُسی آواز پر حجرہ کے قریب پہنچے اور سُنا کہ آپ فرمارہے ہیں۔قال الشارح کذا۔ شارح نے ایسا فرمایا۔وقال الاستاد کذا۔اور اُستاد نے ایسا فرمایا۔وانا اقول کذا۔ اور میں ایسا کہتا ہوں۔آپ کی تقریر اس قدر لطیف تھی کہ مبارک شاہ پر کیف طاری ہو گیا اور اُسی کیف کے عالم میں رقص کرنے لگے۔پھر آپ کو حکم دیا کہ سماعت کے بجائے قرارت کریں۔اور ہر چیز دریافت کرنے کی اجازت ہے۔(اخبار نحات)

بارگاہ رسالت میں علم نحو کی عظمت

نحاتِ کوفیہ میں ایک نحوی ہیں جن کا اسم گرامی ہے (احمد) والد ماجد کا (یحییٰ) دادا کا (زید) پردادا کا (سیار) اور کنیت ہے (ابوالعباس) لیکن مشہور ہیں (ثعلب) کے ساتھ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ان امام ثعلب نے ایک مرتبہ ابوبکر ابن مجاہد مقری سے حسرت آمیز لہجے میں کہا کہ کچھ حضرات وہ ہیں جنھوں نے قرآن کریم کی خدمت کی کہ اس کی تفاسیر لکھیں۔اور کچھ وہ ہیں کہ اُنھوں نے احادیث کی خدمت کی کہ اُن کو روایت کرکے دوسروں تک پہنچایا

Marfat.com

اُن کی شروح کہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جنھوں نے فقہ کی خدمت کی۔ یہ سب کے سب فائز المرام ہوئے۔ مَیں علم نحو میں مشغول رہ کر (شاید وعمر) کرتا رہا۔ میرا آخرت میں کیا حال ہوگا۔ ابوبکر فرماتے ہیں کہ مَیں اُسی شب اُن کے پاس سے اپنے گھر واپس آیا۔ شب میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ جاؤ (ابوالعباس) سے ہمارا سلام کہہ کر کہو کہ (اَنْتَ صَاحِبُ الْعِلْمِ الْمُسْتَطِیْل) تم دراز علم والے ہو۔ کہ قرآن وحدیث کا فہم علم نحو پر موقوف ہے۔ خلیفہ مکتفی باللہ آپ نے ۱۸ ماہ جمادی الاولیٰ بروز شنبہ ۲۹۱ھ میں بمقام بغداد شریف وصال فرمایا۔ اور (مقبرۂ باب الشام) میں مدفون ہوئے ترکہ میں دو لاکھ اشرفی اور اکیس ہزار درہم کی کتابیں چھوڑیں۔ اور دوکان میں تین لاکھ اشرفی کا مال۔ نرینہ اولاد نہ ہونے کے باعث سب صاحبزادی کو ملا۔

بعض ابتدائی کتب کے اسمائے مصنفین

(میزان الصرف) اور (پنج گنج) اور (ھدایۃ النحو) کے مصنف علامہ سراج الدین ابن عثمان ہیں۔ اور بعض علما نے فرمایا کہ (میزان الصرف) کے مصنف مُلا ہمزہ بدایونی ہیں اور بعض نے مُلا چمرو کو بتایا ہے۔ (منشعب) اور (زبدہ) کے مصنف معلوم نہ ہو سکے۔ (دستور المبتدی) قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے شاگرد (صفی ابن نصیر) کی تصنیف ہے (فصول اکبری) علامہ اکبر علی الہ آبادی کی (مراح الارواح) علامہ احمد ابن علی ابن مسعود کی۔ (اخبار نجات) اور (میزان منطق) کے مصنف شیخ عبد المقتدر ہیں جو کسی بادشاہ کے وزیر تھے۔ (سبع سنابل شریف) اور (صغریٰ) و (کبریٰ) کا مصنف حضرت سید شریف کو بتایا گیا ہے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ خاتم النّبیین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین
مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ
۱۱ ۲/۸ ھ مطابق ۲۱ ۱/۸ شنبہ

Marfat.com

اُن کی شروح کہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جنھوں نے فقہ کی خدمت کی۔ یہ سب کے سب فائزالمرام ہوئے۔ مَیں علم نحو میں مشغول رہ کر (ضایع وعمر) کرتا رہا۔ میرا آخرت میں کیا حال ہوگا۔ ابوبکر فرماتے ہیں کہ مَیں اُسی شب اُن کے پاس سے اپنے گھر واپس آیا۔ شب میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ جاؤ (ابوالعباس) سے ہمارا سلام کہہ کر کہو کہ (اَنْتَ صَاحِبُ الْعِلْمِ الْمُسْتَطِیْل) تم دراز علم والے ہو۔ کہ قرآن وحدیث کا فہم علم نحو پر موقوف ہے۔ خلیفہ مکتفی باللہ آپ نے ۱۷ یا ۱۸ ماہ جمادی الاولیٰ بروز شنبہ ۲۹۱ھ میں بمقام بغداد شریف وصال فرمایا۔ اور (مقبرۂ باب الشام) میں مدفون ہوئے۔ ترکہ میں دو لاکھ اشرفی اور اکیس ہزار درہم کی کتابیں چھوڑیں۔ اور دوکان میں تین لاکھ اشرفی کا مال۔ نرینہ اولاد نہ ہونے کے باعث سب صاحبزادی کو ملا۔

بعض ابتدائی کتب کے اسمائے مصنفین

(میزان الصرف) اور (پنج گنج) اور (ھدایۃ النحو) کے مصنف علامہ سراج الدین ابن عثمان ہیں۔ اور بعض علما نے فرمایا کہ (میزان الصرف) کے مصنف مُلّا ہمزہ بدایونی ہیں اور بعض نے مُلّا چمرو کو بتایا ہے۔ (منشعب) اور (زبدہ) کے مصنف معلوم نہ ہو سکے۔ (دستورالمبتدی) قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے شاگرد (صفی ابن نصیر) کی تصنیف ہے (فصول اکبری) علامہ اکبر علی الٰہ آبادی کی (مراح الارواح) علامہ احمد ابن علی ابن مسعود کی۔ (اخبار نحات) اور (میزان منطق) کے مصنف شیخ عبدالمقتدر ہیں جو کسی بادشاہ کے وزیر تھے۔ (سبع سنابل شریف) اور (صغریٰ) و (کبریٰ) کا مصنف حضرت سید شریف کو بتایا گیا ہے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ خاتم النّبیین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر سید غلام جیلانی صدرالمدرسین
مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ
۱۱ ۲/۹۸ھ مطابق ۲۱ ۱/۷۸ شنبہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین
سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان والوں کا مالک اور بھلا انجام پرہیزگاروں کے واسطے ہے

والصلاۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔
اور اللہ کا درود و سلام اس کی افضل مخلوق محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آپ کے تمام متبعین پر

اما بعد بداں ارشدک اللہ تعالیٰ کہ ایں مختصریست مضبوط
بعد حمد وصلاۃ جان لو اللہ تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے کہ یہ ایک مختصر طوالت سے محفوظ کتاب

در علم نحو کہ مبتدی را بعد از حفظ مفرداتِ لغت و معرفت
ہے علم نحو میں جو مبتدی کو لغت کے مفردات یاد کرلینے اور اشتقاق کو

اشتقاق و ضبط مُہماتِ تصریف بآسانی بکیفیت ترکیب عربی راہ
جان لینے اور علم صرف کے مقاصد محفوظ کرلینے کے بعد عربی ترکیب کی کیفیت کا راستہ بآسانی

نماید و بزودی در معرفت اعراب و بنا و سواد خواندن توانائی
دکھائے گی اور جلد اعراب و بنا کے جاننے میں اور پڑھنے کے ملکہ میں قوت

دہد بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہٖ۔
پہنچائے گی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

سوال (حمد) کے کیا معنی ہیں؟ جواب۔ زبان سے کسی کی خوبی تعظیماً بیان کرنا۔ سوال۔ (صلوٰۃ) کے کیا معنی؟ جواب۔ درود شریف۔ سوال حضور کی (آل) کے کیا معنی؟ جواب۔ حضور کی اتباع کرنے والے۔ سوال (نحو) کس علم کو کہا جاتا ہے؟ جواب۔ جس علم سے اسم۔ فعل۔ حرف کے اعرابی اور بنائی حالات معلوم ہوں۔ سوال۔ اس سے فائدہ کیا ہے؟ جواب۔ عربی کلام میں لفظی غلطی کرنے سے محفوظ رہنا۔ سوال۔ علم کا موضوع کس کو کہتے ہیں؟ جواب۔ جس کے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین
سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہاں والوں کا مالک اور بھلا انجام پرہیزگاروں کے واسطے ہے
والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد واٰلہ اجمعین۔
اور اللہ کا درود و سلام اس کی افضل مخلوق محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آپ کے تمام متبعین پر

اما بعد بداں ارشدک اللہ تعالیٰ کہ ایں مختصریست مضبوط
بعد حمد وصلاۃ جان لو اللہ تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے کہ یہ ایک مختصر طوالت سے محفوظ کتاب
در علم نحو کہ مبتدی را بعد از حفظ مفرداتِ لغت و معرفتِ
ہے علم نحو میں جو مبتدی کو لغت کے مفردات یاد کرلینے اور اشتقاق کو
اشتقاق و ضبط مُہماتِ تصریف بآسانی بکیفیت ترکیب عربی راہ
جان لینے اور علم صرف کے مقاصد محفوظ کرلینے کے بعد عربی ترکیب کی کیفیت کا راستہ بآسانی
نماید و بزودی در معرفت اعراب و بنا و سواد خواندن توانائی
دکھائے گی اور جلد اعراب و بنا کے جاننے میں اور پڑھنے کے ملکہ میں قوت
دہد بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَوْنِہٖ۔
پہنچائے گی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

سوال (حمد) کے کیا معنیٰ ہیں؟ **جواب**۔ زبان سے کسی کی خوبی تعظیماً بیان کرنا۔ **سوال**۔ (صلوٰۃ) کے کیا معنیٰ؟ **جواب**۔ درود شریف۔ **سوال** حضور کی (آل) کے کیا معنیٰ؟ **جواب**۔ حضور کی اتباع کرنے والے۔ **سوال** (نحو) کس علم کو کہا جاتا ہے؟ **جواب**۔ جس علم سے اسم۔ فعل۔ حرف کے اعرابی اور بنائی حالات معلوم ہوں۔ **سوال**۔ اس سے فائدہ کیا ہے؟ **جواب**۔ عربی کلام میں لفظی غلطی کرنے سے محفوظ رہنا۔ **سوال**۔ علم کا موضوع کس کو کہتے ہیں؟ **جواب**۔ جس کے

Marfat.com

احوال علم میں بیان کئے جائیں۔ اس کو علم کا موضوع کہا جاتا ہے۔ **سوال**۔ علم نحو کا موضوع کیا ہے۔ **جواب**۔ کلمہ اور کلام انھیں دونوں کے احوال نحو میں بیان کئے جاتے ہیں۔ **سوال** (اشتقاق) سے کیا مراد ہے؟ **جواب**۔ ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بنانا۔ **سوال** (مہماتِ تصریف سے کیا مراد ہے؟ **جواب** (مہمات) سے مراد مقاصد اور (تصریف) اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلمات کے وزن معلوم ہوں اور حروفِ کلمات کے غیر اعرابی اور غیر بنائی احوال جیسے اصلی ہونا۔ زائد ہونا۔ صحیح ہونا۔ معتل ہونا۔ محذوف ہونا۔ مدغم ہونا وغیرہ۔ **سوال**۔ نحو میر کے مصنف علیہ الرحمہ کا نام کیا ہے؟ **جواب**۔ علی ابن محمد ابن علی۔ سید شریف اور سید سند کے ساتھ مشہور ہیں۔ باقی حالات دیباچہ تحشیں میں دیکھے جائیں۔ **مخفی** نہ رہے کہ مذکورہ بالا بیان کے پیش نظر مناسب یہ ہے کہ صَرفِ میر پڑھانے کے بعد نحو میر پڑھائی جائے۔ نہ دونوں کو ساتھ ساتھ جیسے آج کل مدارس میں معمول ہے۔

تنبیہ اول

(المصباح المنیر) میں (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے۔ (شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم والے ہیں) اور (مہر منیر) میں بایں الفاظ (اللہ کے نام سے مدد طلب کرتے ہوئے جو بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے) ان دونوں ترجموں میں چند خامیاں ہیں **اول** یہ کہ دونوں صاحبان نے لفظ (اور) اپنی جانب سے بلا ضرورت بڑھادیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں کوئی عربی لفظ ایسا نہیں جس کا ترجمہ لفظ (اور) قرار دیا جاسکے۔ **دوم** یہ کہ اوّل صاحب نے موصوف صفت کے ترجمے میں لفظ (ہیں) ذکر کیا ہے اور دوئم صاحب نے لفظ (ہے) غالبًا یہ دونوں صاحبان اس ترجمہ میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کے تابع ہیں۔ تھانوی صاحب نے ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے (شروع کرتا ہوں اللہ کے

Marfat.com

احوال علم میں بیان کئے جائیں۔ اس کو علم کا موضوع کہا جاتا ہے۔ **سوال**۔ علم نحو کا موضوع کیا ہے۔ **جواب**۔ کلمہ اور کلام انھیں دونوں کے احوال نحو میں بیان کئے جاتے ہیں۔ **سوال** (اشتقاق) سے کیا مراد ہے؟ **جواب**۔ ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بنانا۔ **سوال** (مہماتِ تصریف سے کیا مراد ہے؟ **جواب** (مہمات) سے مراد مقاصد اور (تصریف) اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلمات کے وزن معلوم ہوں اور حروفِ کلمات کے غیر اعرابی اور غیر بنائی احوال جیسے اصلی ہونا۔ زائد ہونا۔ صحیح ہونا۔ معتل ہونا۔ محذوف ہونا۔ مدغم ہونا وغیرہ۔ **سوال**۔ نحو میر کے مصنف علیہ الرحمہ کا نام کیا ہے؟ **جواب**۔ علی ابن محمد ابن علی۔ سید شریف اور سید سند کے ساتھ مشہور ہیں۔ باقی حالات دیباچہ میں دیکھے جائیں۔ **مخفی** نہ رہے کہ مذکورہ بالا بیان کے پیش نظر مناسب یہ ہے کہ صرف میر پڑھانے کے بعد نحو میر پڑھائی جائے۔ نہ دونوں کو ساتھ ساتھ جیسے آج کل مدارس میں معمول ہے۔

تنبیہ اول ۲

(المصباح المنیر) میں (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے۔ (شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم والے ہیں) اور (مہر منیر) میں بایں الفاظ (اللہ کے نام سے مدد طلب کرتے ہوئے جو بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے) ان دونوں ترجموں میں چند خامیاں ہیں **اول** یہ کہ دونوں صاحبان نے لفظ (اور) اپنی جانب سے بلا ضرورت بڑھا دیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں کوئی عربی لفظ ایسا نہیں جس کا ترجمہ لفظ (اور) قرار دیا جاسکے۔ **دوم** یہ کہ اوّل صاحب نے موصوف صفت کے ترجمے میں لفظ (ہیں) ذکر کیا ہے اور دوئم صاحب نے لفظ (ہے) غالبًا یہ دونوں صاحبان اس ترجمہ میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کے تابع ہیں۔ تھانوی صاحب نے ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے (شروع کرتا ہوں اللہ کے

Marfat.com

نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں) اور دیوبندی صاحب نے بایں الفاظ (شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے) غرضکہ موصوف اور صفت کے ترجمے میں لفظ (ہیں) ذکر کرنا یا لفظ (ہے) دونوں غلط ہیں کیونکہ لفظ ہیں یا لفظ (ہے) نسبت تامہ کا ترجمہ ہے اور موصوف و صفت میں نسبت تامہ نہیں ہوتی بلکہ ناقصہ ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں لفظ نسبت ناقصہ کا ترجمہ نہیں۔ نظر برآں تابع اور متبوع دونوں مورد الزام ہیں **اسی طرح** (الحمد للہ رب العلمین) کا ترجمہ (المصباح المنیر) میں بایں الفاظ کیا ہے (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہان کے پالنے والے ہیں) اس میں بھی وہ تھانوی صاحب کے تابع ہیں کہ تھانوی صاحب نے بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے (سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے) اس میں بھی تابع اور متبوع غلطی کا شکار ہیں وجہ وہی جو اوپر گذری کہ موصوف صفت کے ترجمے میں لفظ (ہیں) ذکر کرنا صحیح نہیں۔ سوم یہ کہ (مہر منیر) کا (بسم اللہ) کے ترجمے میں (اللہ کے نام سے مدد طلب کرتے ہوئے) کہنا دیوبندی مذہب کے خلاف ہے کیونکہ اللہ کا نام اللہ کا غیر ہے اس لئے کہ نام لفظ ہوتا ہے اور ذات اللہ لفظ نہیں تو اللہ کا نام غیر اللہ ہوا اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنا مذہب اہل سنت میں یقیناً درست ہے کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے لیکن دیوبندی مذہب میں جائز نہیں بلکہ شرک ہے۔ تعجب ہے کہ دیوبندی دار الافتاء نے اس پر ابتک ایکشن کیوں نہیں لیا۔ **چہارم** یہ کہ ان ترجموں میں اللہ عزوجل کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کیا ہے جو صیغہ جمع ہے۔ یہ خلاف ادب ہے کہ واحد حقیقی کے شایانِ شان تو واحد ہی کا صیغہ ہے اسی واسطے خود اللہ عزوجل نے اپنے حق میں صیغہ واحد استعمال کرنے کی سورۂ فاتحہ میں بندوں کو تعلیم فرمائی کہ یوں کہو (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) اس میں (اِيَّاكَ) صیغہ واحد ہے جس کا مخاطب خداوند قدوس۔ پھر فرمایا یوں کہو (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) اس میں بھی (اِهْدِ) واحد کا صیغہ ہے جس کا مخاطب اللہ عزوجل۔

Marfat.com

نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں) اور دیوبندی صاحب نے بایں الفاظ (شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے) غرضکہ موصوف اور صفت کے ترجمے میں لفظ (ہیں) ذکر کرنا یا لفظ (ہے) دونوں غلط ہیں کیونکہ لفظ ہیں یا لفظ (ہے) نسبت تامہ کا ترجمہ ہے اور موصوف وصفت میں نسبت تامہ نہیں ہوتی بلکہ ناقصہ ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں لفظ نسبت ناقصہ کا ترجمہ نہیں۔ نظر بر آں تابع اور متبوع دونوں مورد الزام ہیں **اسی طرح** (الحمد للہ رب العٰلمین) کا ترجمہ (المصباح المنیر) میں بایں الفاظ کیا ہے (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہان کے پالنے والے ہیں) اس میں بھی وہ تھانوی صاحب کے تابع ہیں کہ تھانوی صاحب نے بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے (سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے) اس میں بھی تابع اور متبوع غلطی کا شکار ہیں وجہ وہی جو اوپر گذری کہ موصوف صفت کے ترجمے میں لفظ (ہیں) ذکر کرنا صحیح نہیں۔ سوم یہ کہ (مہر منیر) کا (بسم اللہ) کے ترجمے میں (اللہ کے نام سے مدد طلب کرتے ہوئے) کہنا دیوبندی مذہب کے خلاف ہے کیونکہ اللہ کا نام اللہ کا غیر ہے اس لئے کہ نام لفظ ہوتا ہے اور ذات اللہ لفظ نہیں تو اللہ کا نام غیر اللہ ہوا اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنا مذہب اہل سنت میں یقیناً درست ہے کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے لیکن دیوبندی مذہب میں جائز نہیں بلکہ شرک ہے۔ تعجب ہے کہ دیوبندی دار الافتاء نے اس پر ابتک ایکشن کیوں نہیں لیا۔ **چہارم** یہ کہ ان ترجموں میں اللہ عزوجل کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کیا ہے جو صیغۂ جمع ہے۔ یہ خلاف ادب ہے کہ واحد حقیقی کے شایانِ شان تو واحد ہی کا صیغہ ہے اسی واسطے خود اللہ عزوجل نے اپنے حق میں صیغۂ واحد استعمال کرنے کی سورۂ فاتحہ میں بندوں کو تعلیم فرمائی کہ یوں کہو (اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۝) اس میں (اِیَّاكَ) صیغہ واحد ہے جس کا مخاطب خداوند قدوس۔ پھر فرمایا یوں کہو (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ) اس میں بھی (اِهْدِ) واحد کا صیغہ ہے جس کا مخاطب اللہ عزوجل۔

Marfat.com

اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا (قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ٥) اس میں بھی (زِدْ) واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے جب کبھی اللہ عزوجل کا ذکر کیا تو اس کے لئے واحد ہی کا صیغہ استعمال کیا ہے پورے قرآن پاک اور تمام احادیث میں واحد ہی کا صیغہ وارد ہے حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا (رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ٥) اس میں (لَمْ تَغْفِرْ) اور (تَرْحَمْ) واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا (رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ٥) اس میں بھی (لَا تَذَرْ) واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب خداوند قدوس۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا (فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ) اس میں بھی (تَوَفَّیْتَ) اور (كُنْتَ) اور (اَنْتَ) واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ عزوجل۔ اور محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا (اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ) اس میں بھی (كَ) اور (اَنْتَ) اور (اَثْنَیْتَ) واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ عزوجل۔

اور ملائکہ نے عرض کیا

(لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا) اس میں بھی (عَلَّمْتَ) واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب اللہ عزوجل بلکہ تمام صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ مجتہدین حتی کہ علمائے شریعت بلکہ عام مومنین بھی صیغۂ واحد استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ جب مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کا زمانہ آیا جنھوں نے دشمن اسلام انگریز سے ساز باز کرکے افغانی مسلمانوں پر جہاد کیا تھا اور اسی میں مارے گئے تھے تو انھوں نے ابن سبا یہودی کے مشن کے ایما پر جناب باری عز اسمہٗ کے حق میں صیغۂ جمع استعمال کرنا شروع کیا۔ مشن مذکور کا مقصد یہ تھا کہ ایک دو صدی گذرنے کے بعد مسلمانوں کو توحید سے بایں طور ہٹایا جاسکے گا کہ قرآن کے ترجمے میں علمائے اسلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کیا ہے جو صیغۂ جمع ہے تو قرآن سے

Marfat.com

اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا (قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○) اس میں بھی (زِدْ) واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے جب کبھی اللہ عزوجل کا ذکر کیا تو اس کے لئے واحد ہی کا صیغہ استعمال کیا ہے پورے قرآن پاک اور تمام احادیث میں واحد ہی کا صیغہ وارد ہے حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا (رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○) اس میں (لَمْ تَغْفِرْ) اور (تَرْحَمْ) واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا (رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ○) اس میں بھی (لَا تَذَرْ) واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب خداوند قدوس۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا (فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ) اس میں بھی (تَوَفَّيْتَ) اور (كُنْتَ) اور (اَنْتَ) واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ عزوجل۔ اور محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا (اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ) اس میں بھی (كَ) اور (اَنْتَ) اور (اَثْنَيْتَ) واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ عزوجل۔

اور ملائکہ نے عرض کیا

(لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا) اس میں بھی (عَلَّمْتَ) واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب اللہ عزوجل بلکہ تمام صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ مجتہدین حتی کہ علمائے شریعت بلکہ عام مومنین بھی صیغۂ واحد استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ جب مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کا زمانہ آیا جنھوں نے دشمن اسلام انگریز سے ساز باز کر کے افغانی مسلمانوں پر جہاد کیا تھا اور اسی میں مارے گئے تھے تو انھوں نے ابن سبا یہودی کے مشن کے ایماء پر جناب باری عزاسمہٗ کے حق میں صیغۂ جمع استعمال کرنا شروع کیا۔ مشن مذکور کا مقصد یہ تھا کہ ایک دو صدی گذرنے کے بعد مسلمانوں کو توحید سے بایں طور ہٹایا جاسکے گا کہ قرآن کے ترجمے میں علمائے اسلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کیا ہے جو صیغۂ جمع ہے تو قرآن سے

Marfat.com

ثابت ہوا کہ خُدا چند ہیں ورنہ خُدا ایک ہوتا تو ترجمہ میں ایک کے لئے (ہیں) استعمال نہ کرتے کیونکہ ایک کے لئے تو (ہے) استعمال کیا جاتا ہے۔ آتش پرست دو خدا مانتے ہیں ایک خالقِ خیر اور ایک خالقِ شر۔ وہ بھی اسی دلیل سے مسلمانوں کے دل سے عقیدۂ توحید نکال سکیں گے کہ علمائے اسلام نے قرآن کے ترجمے میں خُدا کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کیا ہے جو ایک کے لئے نہیں آتا بلکہ دو یا زیادہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے تو کم سے کم خُدا دو ہیں۔ اگر ایک ہوتا تو لفظ (ہیں) کے ساتھ ترجمہ نہ کرتے پس معلوم ہوا کہ وہ بھی کم سے کم دو خُدا مانتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن سے یہی ثابت تھا۔ انھیں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی اتباع میں دیوبندی مولوی صاحبان خدائے قدوس کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کرتے ہیں اور عوام کو بھی اس کی تعلیم دی جاتی ہے چنانچہ عوام میں بھی یہ وبا پھیلتی جارہی ہے لیکن تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ جملہ اختلافی مسائل جیسے میلاد شریف۔ قیام۔ تیجہ۔ دسواں۔ بیسواں۔ چہلم وغیرہ کو یہ حضرات اس لئے بدعت کہتے ہیں کہ یہ امور قرونِ ثلثہ یعنی صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کے زمانہ میں نہ تھے تو جناب باری عزاسمہٗ کے حق میں صیغۂ جمع کے استعمال کو بھی بدعت کہنا چاہئے کہ یہ بھی تو قرونِ ثلثہ میں نہ تھا بلکہ اس کو ڈبل بدعت کہنا چاہئے۔ کہ یہ تو قرونِ ثلثہ کے عمل کے خلاف ہے کہ انھوں نے صیغۂ واحد استعمال کیا ہے نہ صیغہ جمع اس استعمال میں یہ حضرات آنکھ میچ[1] کر مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کے مقلد ہیں بلکہ قرونِ ثلثہ سے پہلے کے انبیاء کرام کے بھی خلاف ہے کہ حضرت آدم کے زمانے سے عہد نبوی تک جملہ انبیاء عظام صیغۂ واحد استعمال فرماتے رہے اور قرونِ ثلثہ کے بعد سے بجز مولوی اسماعیل صاحب اور ان کے مقلدین اب تک جملہ مجتہدین۔ تمام محدثین۔ کل اولیاء۔ سب علماء حتّٰی کہ عام مسلمین نے بھی صیغۂ واحد استعمال کیا اور کر رہے ہیں نظر برآں ثابت ہوا کہ جناب باری عزاسمہٗ کے حق میں صیغۂ جمع استعمال کرنا مہابدعت ہے

ہاں قرآن پاک کی صرف ایک سورۂ مومنون میں اللہ عزوجل کے حق میں جمع کا صیغہ آیا ہے یعنی (رَبِّ ارْجِعُوْنِ) میں (ارْجِعُوْا) صیغۂ جمع ہے اور مخاطب اللہ تعالیٰ

[1] آنکھ بند کرکے

Marfat.com

ثابت ہوا کہ خُدا چند ہیں ورنہ خُدا ایک ہوتا تو ترجمہ میں ایک کے لئے (ہیں) استعمال نہ کرتے کیونکہ ایک کے لئے تو (ہے) استعمال کیا جاتا ہے۔ آتش پرست دو خدا مانتے ہیں ایک خالقِ خیر اور ایک خالقِ شر۔ وہ بھی اسی دلیل سے مسلمانوں کے دل سے عقیدۂ توحید نکال سکیں گے کہ علمائے اسلام نے قرآن کے ترجمے میں خُدا کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کیا ہے جو ایک کے لئے نہیں آتا بلکہ دو یا زیادہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے تو کم سے کم خدا دو ہیں۔ اگر ایک ہوتا تو لفظ (ہیں) کے ساتھ ترجمہ نہ کرتے پس معلوم ہوا کہ وہ بھی کم سے کم دو خُدا مانتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن سے یہی ثابت تھا۔ انھیں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی اتباع میں دیوبندی مولوی صاحبان خدائے قدوس کے لئے لفظ (ہیں) استعمال کرتے ہیں اور عوام کو بھی اس کی تعلیم دی جاتی ہے چنانچہ عوام میں بھی یہ وبا پھیلتی جارہی ہے لیکن تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ جملہ اختلافی مسائل جیسے میلاد شریف۔ قیام۔ تیجہ۔ دسواں۔ بیسواں۔ چہلم وغیرہ کو یہ حضرات اس لئے بدعت کہتے ہیں کہ یہ امور قرونِ ثلٰثہ یعنی صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کے زمانہ میں نہ تھے تو جناب باری عزّاسمہٗ کے حق میں صیغۂ جمع کے استعمال کو بھی بدعت کہنا چاہئے کہ یہ بھی تو قرونِ ثلٰثہ میں نہ تھا بلکہ اس کو ڈبل بدعت کہنا چاہئے۔ کہ یہ تو قرونِ ثلٰثہ کے عمل کے خلاف ہے کہ انھوں نے صیغۂ واحد استعمال کیا ہے نہ صیغہ جمع اس استعمال میں یہ حضرات آنکھ میچ کر مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کے مقلّد ہیں بلکہ قرونِ ثلٰثہ سے پہلے کے انبیاء کرام کے بھی خلاف ہے کہ حضرت آدم کے زمانے سے عہد نبوی تک جملہ انبیاء عظام صیغۂ واحد استعمال فرماتے رہے اور قرونِ ثلٰثہ کے بعد سے بجز مولوی اسماعیل صاحب اور ان کے مقلّدین اب تک جملہ مجتہدین۔ تمام محدّثین۔ کل اولیاء۔ سب علماء حتّٰی کہ عام مسلمین نے بھی صیغۂ واحد استعمال کیا اور کر رہے ہیں نظر برآں ثابت ہوا کہ جناب باری عزّاسمہٗ کے حق میں صیغۂ جمع استعمال کرنا مہا بدعت ہے

ہاں قرآن پاک کی صرف ایک سورۂ مومنون میں اللہ عزّ وجل کے حق میں جمع کا صیغہ آیا ہے یعنی (رَبِّ ارْجِعُوْنِ) میں (ارْجِعُوْا) صیغۂ جمع ہے اور مخاطب اللہ تعالٰی

Marfat.com

لیکن یہ کافر کی زبان سے ہے مومن کی زبان سے نہیں۔ مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ کافر کی اتباع کرے اور انبیاء۔ ملائکہ۔ اولیا۔ صحابہ۔ مجتہدین۔ محدثین کی اتباع چھوڑ دے۔ اور الٰہی تعلیم کردہ صیغہ واحد اختیار نہ کرے۔ استعمال کرنے والے حضرات یہ وجہ بیان فرماتے ہیں کہ صیغۂ جمع استعمال کرنے میں تعظیم ہے جس کو ہر عام ذہن بآسانی قبول کرلیتا ہے لیکن یہ وجہ وسوسہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی ہم پوچھتے ہیں کہ باری عز اسمہٗ کے لئے صیغۂ واحد استعمال کرنے میں تعظیم ہے یا نہیں۔ اگر کہئے نہیں تو لازم آتا ہے کہ باری تعالیٰ نے بندوں کو سورۂ فاتحہ میں ایسے صیغے سے خطاب کرنے کی تعلیم دی جس میں تعظیم نہیں اور تعظیمی صیغہ ترک فرمادیا۔ اور انبیاء کرام وغیرہ حضرات عمر بھر اس کو ایسے صیغے سے یاد کرتے رہے جس میں تعظیم نہ تھی دراں حالیکہ تعظیمی صیغہ موجود تھا اور یہ لازم باطل ہے اور اگر کہئے کہ صیغۂ واحد میں بھی تعظیم ہے تو تین حال سے خالی نہیں۔ برابر ہے یا کم یا زیادہ۔ اگر برابر ہے تو تعلیم الٰہی کے متعلق بصیغۂ واحد ہونے اور انبیاء کرام وغیرہ کے صیغۂ واحد اختیار فرمانے سے صیغہ واحد راجح ہوا اور صیغہ جمع مرجوح عاقل کی شان نہیں کہ مرجوح کو اختیار کرے اور راجح کو ترک کردے۔ اور اگر کم ہے تو لازم آیا کم تعظیمی صیغہ کے ساتھ خطاب کرنے کی تعلیم دی گئی اور انبیاء کرام وغیرہ حضرات تمام عمر کم تعظیمی صیغہ سے باری تعالیٰ کو یاد کرتے رہے جو انبیاء کرام کی شان کے لائق نہیں اور یہ صیغہ جمع استعمال کرنے والے حضرات تعظیم خداوندی بجالانے میں انبیاء کرام سے بڑھ گئے اَسْتَغْفِرُاللہ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُاللہ خاکش بدہن۔ تعظیم خداوندی میں انبیاء کرام کے کوئی برابر بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ بڑھ جائے۔ وہ پاک ذوات۔ ہم گندہ صفات۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

اور اگر صیغۂ واحد میں تعظیم زیادہ ہے یا صیغہ واحد ہی میں تعظیم ہے صیغۂ جمع میں نہیں تو وہی اختیار کرنا چاہئے۔ تاکہ تعلیم الٰہی کے خلاف نہ ہو اور نہ اپنا عمل انبیائے کرام کے مطابق رہے اور ان کی سُنّت کے ترک کا الزام عائد نہ ہونے پائے اور مسلمانوں کو توحید سے برگشتہ کرنے کا خطرہ بھی باقی نہ رہے۔

Marfat.com

لیکن یہ کافر کی زبان سے ہے مومن کی زبان سے نہیں۔ مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ کافر کی اتباع کرے اور انبیاء۔ ملائکہ۔ اولیا۔ صحابہ۔ مجتہدین۔ محدثین کی اتباع چھوڑ دے۔ اور الٰہی تعلیم کردہ صیغہ واحد اختیار نہ کرے۔ استعمال کرنے والے حضرات یہ وجہ بیان فرماتے ہیں کہ صیغۂ جمع استعمال کرنے میں تعظیم ہے جس کو ہر عام ذہن بآسانی قبول کرلیتا ہے لیکن یہ وجہ وسوسہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی ہم پوچھتے ہیں کہ باری عز اسمہٗ کے لئے صیغۂ واحد استعمال کرنے میں تعظیم ہے یا نہیں۔ اگر کہئے نہیں تو لازم آتا ہے کہ باری تعالیٰ نے بندوں کو سورۂ فاتحہ میں ایسے صیغے سے خطاب کرنے کی تعلیم دی جس میں تعظیم نہیں اور تعظیمی صیغہ ترک فرمادیا۔ اور انبیاء کرام وغیرہ حضرات عمر بھر اس کو ایسے صیغے سے یاد کرتے رہے جس میں تعظیم نہ تھی دراں حالیکہ تعظیمی صیغہ موجود تھا اور یہ لازم باطل ہے اور اگر کہئے کہ صیغۂ واحد میں بھی تعظیم ہے تو تین حال سے خالی نہیں۔ برابر ہے یا کم یا زیادہ۔ اگر برابر ہے تو تعلیم الٰہی کے متعلق بصیغۂ واحد ہونے اور انبیاء کرام وغیرہ کے صیغۂ واحد اختیار فرمانے سے صیغہ واحد راجح ہوا اور صیغہ جمع مرجوح عاقل کی شان نہیں کہ مرجوح کو اختیار کرے اور راجح کو ترک کردے۔ اور اگر کم ہے تو لازم آیا کم تعظیمی صیغہ کے ساتھ خطاب کرنے کی تعلیم دی گئی اور انبیاء کرام وغیرہ حضرات تمام عمر کم تعظیمی صیغہ سے باری تعالیٰ کو یاد کرتے رہے جو انبیاء کرام کی شان کے لائق نہیں اور یہ صیغہ جمع استعمال کرنے والے حضرات تعظیم خداوندی بجالانے میں انبیاء کرام سے بڑھ گئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ خاکش بدہن تعظیم خداوندی میں انبیاء کرام کے کوئی برابر بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ بڑھ جائے۔ وہ پاک ذوات۔ ہم گندہ صفات۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

اور اگر صیغۂ واحد میں تعظیم زیادہ ہے یا صیغہ واحد ہی میں تعظیم ہے صیغۂ جمع میں نہیں تو وہی اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ تعلیم الٰہی کے خلاف نہ ہو اور اپنا عمل انبیائے کرام کے مطابق رہے اور ان کی سُنّت کے ترک کا الزام عائد نہ ہونے پائے اور مسلمانوں کو توحید سے برگشتہ کرنے کا خطرہ بھی باقی نہ رہے۔

Marfat.com

صیغہ جمع

استعمال کرنے والے حضرات کا ایک شبہہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اپنے لئے صیغہ جمع استعمال فرمایا ہے چنانچہ سورۂ (ق) میں ارشاد ہوا (وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِہ) اس کی اتباع میں ہم اس کے لئے صیغہ جمع استعمال کرتے ہیں۔

اس کا جواب

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ کبھی استعمال نہیں فرمایا۔ اور اس آیت میں واقع (نَحْنُ) کو پیش کرنا لاعلمی پر مبنی ہے (نحن) اور اس جیسے متکلم کے صیغے جمع اور واحد دونوں کے لئے موضوع ہیں۔ مگر اس واحد کے لئے جو اپنے آپ کو معظم ظاہر کرے۔ چنانچہ ھمع الھوامع جلد اول صفحہ ۶ میں ہے (الثانی نحن للمتکلم معظماً نفسہ نحو نحن نقص او مشارکا الخ) اسی طرح (نا) ضمیر مرفوع متصل۔ اور (نا) ضمیر منصوب متصل جیسے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَہ اور (اِیَّانَا) ضمیر منصوب منفصل جیسے خلیفۂ وقت کہے (اِیَّانَا اَطِیْعُوْا) اور (نا) ضمیر مجرور متصل۔ جیسے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ ہ اور (فاعلون) جیسے وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہ واحد متکلم معظم کے لئے بھی موضوع ہیں جیسے ان آیات وغیرہ میں اور متکلم مع الغیر کے لئے بھی۔ جمع متکلم کا صیغہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ صدور فعل میں متکلم کے ساتھ اور بھی شریک ہیں وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ) میں اگر (خَلَقْنَا) کو جمع متکلم قرار دیں تو لازم آئے گا کہ تخلیق سمٰوٰت وارض میں باری تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہے۔ اس اعتقاد کے کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں ہو سکتا۔ مگر دیوبندی صاحبان علم سے کوسوں دور ہیں۔ ان دیوبندی صاحبان نے ایسے ترجمے کر کے طلبہ اور عوام الناس کو صحیح راستے سے ہٹا دیا۔ سچ ہے کہ ؎

یہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا　　حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

صیغہ جمع

استعمال کرنے والے حضرات کا ایک شبہہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اپنے لئے صیغہ جمع استعمال فرمایا ہے چنانچہ سورہ (ق) میں ارشاد ہوا (وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہ) اس کی اتباع میں ہم اس کے لئے صیغہ جمع استعمال کرتے ہیں۔

اس کا جواب

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ کبھی استعمال نہیں فرمایا۔ اور اس آیت میں واقع (نَحْنُ) کو پیش کرنا لاعلمی پر مبنی ہے (نحن) اور اس جیسے متکلم کے صیغ جمع اور واحد دونوں کے لئے موضوع ہیں۔ مگر اس واحد کے لئے جو اپنے آپ کو معظم ظاہر کرے۔ چنانچہ ھمع الھوامع جلد اول صنہ میں ہے (الثانی نحن للمتکلم معظمًا نفسہ نحو نحن نقص او مشار کا الخ اسی طرح (نا) ضمیر مرفوع متصل۔ اور (نا) ضمیر منصوب متصل جیسے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہ اور (اِیَّانَا) ضمیر منصوب منفصل جیسے خلیفہ وقت کہے (اِیَّانَا اَطِیْعُوا) اور (نا) ضمیر مجرور متصل۔ جیسے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ ہ اور (فاعلون) جیسے (وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہ واحد متکلم معظم کے لئے بھی موضوع ہیں جیسے ان آیات وغیرہ میں اور متکلم مع الغیر کے لئے بھی۔ جمع متکلم کا صیغہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ صدور فعل میں متکلم کے ساتھ اور بھی شریک ہیں وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ) میں اگر (خلقنا) کو جمع متکلم قرار دیں تو لازم آئے گا کہ تخلیق سمٰوٰت وارض میں باری تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہے۔ اس اعتقاد کے کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں ہوسکتا۔ مگر دیوبندی صاحبان علم سے کوسوں دور ہیں۔ ان دیوبندی صاحبان نے ایسے ترجمے کر کے طلبہ اور عوام الناس کو صحیح راستے سے ہٹا دیا۔ سچ ہے کہ ؎

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا — حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

تنبیہ

(المصباح المنیر) میں اور (مہر منیر) میں ہے کہ (علمین) عالم کی جمع ہے اور (عرف عام میں ہر ما سوی اللہ کو عالم کہتے ہیں) **اقول** یہ غلط فاحش ہے اور عرف عام پر افترا عرف عام میں (جمیع ما سوی اللہ) کو عالم کہتے ہیں ما سوی اللہ کے ہر فرد کو عالم نہیں کہتے ورنہ لازم آئے گا کہ زید کو عالم کہیں کیونکہ وہ بھی ما سوی اللہ ہے حالانکہ زید کو عالم نہیں کہا جاتا۔ فصول اکبری کی شرح نوادر میں ہے (در عرف عام عبارت است از جمیع ما سوی اللہ نہ فردی از افراد لہذا عالم زید و بکر نمی گویند) ہاں ہر جنس پر بھی عالم کا اطلاق آیا ہے اُسی میں ہے (و ہر جنسی را از آں نیز گفتہ اند مثل عالم افلاک و عناصر اھ) البتہ یہ دونوں صاحبان اگر یوں کہتے کہ دیوبندی عرف میں ہر ما سوی اللہ کو عالم کہتے ہیں تو کوئی اعتراض نہ ہوتا کیونکہ دیوبندی مت سارے عالم سے جُدا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل = بداں کہ لفظِ مستعمل در سخن عرب بر دو قسم است۔ مفرد و مرکب۔ مفرد لفظے باشد تنہا کہ دلالت کند بر یک معنیٰ و آں را کلمہ گویند۔ و کلمہ بر سہ قسم است۔ اسم چوں رَجُل و فعل چوں ضَرَبَ و حرف چوں هَلْ۔ چنانکہ در تصریف معلوم شدہ۔ اما مرکب لفظے باشد کہ از دو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد۔ مرکب بر دو گونہ است مفید و غیر مفید۔ مفید آنست کہ چوں قائل بر آں سکوت کند سامع را خبرے یا طلبے

جان لو کہ عرب کی گفتگو میں مستعمل لفظ دو قسم پر ہے۔ مفرد اور مرکب۔ مفرد وہ ایک لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں اور کلمہ تین قسم پر ہے۔ اسم جیسے رَجُلٌ اور فعل جیسے ضَرَبَ اور حرف جیسے هَلْ جو کہ علم صرف میں معلوم ہو چکا رہا مرکب وہ ایسا لفظ ہے جو دو کلموں یا زائد سے حاصل ہوا ہو مرکب دو قسم پر ہے مفید اور غیر مفید۔ مفید وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر سکوت کرے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب

Marfat.com

تنبیہ

(المصباح المنیر) میں اور (مہر منیر) میں ہے کہ (علمین) عالم کی جمع ہے اور (عرف عام میں ہر ماسوی اللہ کو عالم کہتے ہیں) **اقول** یہ غلط فاحش ہے اور عرف عام پر افترا عرف عام میں (جمیع ماسوی اللہ) کو عالم کہتے ہیں ماسوی اللہ کے ہر فرد کو عالم نہیں کہتے ورنہ لازم آئے گا کہ زید کو عالم کہیں کیونکہ وہ بھی ماسوی اللہ ہے حالانکہ زید کو عالم نہیں کہا جاتا۔ فصول اکبری کی شرح نوادر میں ہے (در عرف عام عبارت است از جمیع ماسوی اللہ نہ فردی از افراد لہذا عالم زید و بکر نمی گویند) ہاں ہر جنس پر بھی عالم کا اطلاق آیا ہے اسی میں ہے (د ہر جنسی را از آں نیز گفتہ اند مثل عالم افلاک و عناصر اھ) البتہ یہ دونوں صاحبان اگر یوں کہتے کہ دیوبندی عرف میں ہر ماسوی اللہ کو عالم کہتے ہیں تو کوئی اعتراض نہ ہوتا کیونکہ دیوبندی مت سارے عالم سے جدا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا ‏ ‏ ‏ حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل = بداں کہ لفظِ مستعمل در سخن عرب بر دو قسم است۔ **مفرد**
جان لو کہ عرب کی گفتگو میں مستعمل لفظ دو قسم پر ہے۔ مفرد

و مرکب۔ مفرد لفظے باشد تنہا کہ دلالت کند بر یک معنی و آں را کلمہ
اور مرکب۔ مفرد وہ ایک لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے اور اس کو کلمہ

گویند۔ و کلمہ بر سہ قسم است۔ **اسم** چوں رَجُل و **فعل** چوں ضَرَبَ و
بھی کہتے ہیں اور کلمہ تین قسم پر ہے۔ اسم جیسے رَجُلٌ اور فعل جیسے ضَرَبَ اور

حرف چوں ھَلْ۔ چنانکہ در تصریف معلوم شدہ۔ **اما مرکب** لفظے باشد کہ
حرف جیسے ھَلْ جو کہ علم صرف میں معلوم ہو چکا رہا مرکب وہ ایسا لفظ ہے

از دو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد۔ **مرکب** بر دو گونہ است **مفید** و **غیر**
جو دو کلموں یا زائد سے حاصل ہوا ہو مرکب دو قسم پر ہے مفید اور غیر

مفید۔ مفید آنست کہ چوں قائل بر آں سکوت کند سامع را خبرے یا طلبے
مفید۔ مفید وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر سکوت کرے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب

Marfat.com

معلوم شود و آں را جملہ گویند۔ و کلام نیز۔ پس جملہ بر دو قسم است۔ خبریہ وانشائیہ
معلوم ہو اور اس کو جملہ کہتے ہیں۔ اور کلام بھی۔ پس جملہ دو قسم پر ہے۔ خبریہ اور انشائیہ

سوالات۔ مستعمل۔ مفرد۔ مرکب۔ مفید کیا صیغے ہیں اور ان کے مصدر کیا ہیں۔ اور کون کون سے باب سے۔ اور تصریف سے کیا مراد اور یہ کون سے باب کا مصدر ہے اسم ثلاثی مجرد کے کتنے اوزان ہیں۔ رَجُلٌ کس وزن پر ہے (ضَرَبَ) کون سا فعل ہے اور کون سا صیغہ اور کس باب سے اور ان سب صیغوں میں سے کس کا باب ثلاثی مجرد کا ہے۔ اور کس کس کے باب ثلاثی مزید کے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے باب کتنے ہیں اور کیا کیا۔ ثلاثی مزید کے کتنے باب ہیں اور کیا کیا۔

فصل۔ بداں کہ جملہ خبریہ آنست کہ قائلش را بصدق و کذب صفت تواں کرد
جان لو کہ جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کیا جا سکے
وآں بر دو نوع است۔ **اوّل** آں کہ جزو اوّلش اسم باشد وآں را جملہ اسمیہ
اور وہ دو قسم پر ہے۔ اول وہ جملہ خبریہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور اُس کو جملہ اسمیہ
گویند چوں زَيْدٌ عَالِمٌ یعنی زید دانا ست۔ جزو اوّلش مسند الیہ است وآں را
کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ معنی یہ کہ زید جاننے والا ہے۔ اس کا پہلا جز و مسند الیہ ہے اور اُس کو
مبتدا گویند و جزو دوم مسند ست وآں را خبر گویند **دوم** آنکہ جزو اوّلش
مبتدا کہتے ہیں اور جزو دوم مسند ہے اور اُس کو خبر کہتے ہیں دوم وہ جملہ خبریہ جس کا پہلا جزو
فعل باشد وآں را جملہ فعلیہ گویند چوں ضَرَبَ زَيْدٌ۔ زد زید۔ جزو اوّلش
فعل ہو اور اُس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ معنی یہ کہ مارا زید نے اس کا پہلا جزو
مسند ست وآں را فعل گویند و جزو دوم مسند الیہ است وآں را فاعل گویند۔
مسند ہے اور اُس کو فعل کہتے ہیں اور جزو دوم مسند الیہ ہے اور اُس کو فاعل کہتے ہیں۔

سوالات۔ قائل۔ عالم۔ مسند کون سے صیغے ہیں۔ ہر ایک کا مصدر اور باب بتائیے اور ہر مصدر کے معنی اسی طرح آخر کتاب تک اساتذہ طلبہ سے سوالات کریں تاکہ صیغوں اور ابواب کی شناخت میں پوری مہارت حاصل ہو جائے۔ سوال زَيْدٌ عَالِمٌ

Marfat.com

معلوم شود و آں را جملہ گویند۔ و کلام نیز۔ پس جملہ بر دو قسم است۔ خبریہ و انشائیہ
معلوم ہو اور اس کو جملہ کہتے ہیں۔ اور کلام بھی۔ پس جملہ دو قسم پر ہے ۔ خبریہ اور انشائیہ

سوالات۔ مستعمل۔ مفرد۔ مرکب۔ مفید کیا صیغے ہیں اور ان کے مصدر کیا ہیں۔ اور کون کون سے باب سے۔ اور تصریف سے کیا مراد اور یہ کون سے باب کا مصدر ہے اسم ثلاثی مجرد کے کتنے اوزان ہیں۔ رَجُلٌ کس وزن پر ہے (ضَرَبَ) کون سا فعل ہے اور کون سا صیغہ اور کس باب سے اور ان سب صیغوں میں سے کس کا باب ثلاثی مجرّد کا ہے۔ اور کس کس کے باب ثلاثی مزید کے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے باب کتنے ہیں اور کیا کیا۔ ثلاثی مزید کے کتنے باب ہیں اور کیا کیا۔

فصل۔ بداں کہ جملہ خبریہ آنست کہ قائلش را بصدق و کذب صفت تواں کرد
جان لو کہ جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کیا جا سکے

و آں بر دو نوع است۔ **اوّل** آں کہ جزو اولش اسم باشد و آں را جملہ اسمیہ
اور وہ دو قسم پر ہے ۔ اول وہ جملہ خبریہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور اُس کو جملہ اسمیہ

گویند چوں زَیْدٌ عَالِمٌ یعنی زید دانا ست۔ جزو اولش مسند الیہ است و آں را
کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ معنی یہ کہ زید جاننے والا ہے۔ اس کا پہلا جزو مسند الیہ ہے اور اُس کو

مبتدا گویند و جزو دوم مسند ست و آں را خبر گویند **دوم** آنکہ جزو اولش
مبتدا کہتے ہیں اور جزو دوم مسند ہے اور اُس کو خبر کہتے ہیں دوم وہ جملہ خبریہ جس کا پہلا جزو

فعل باشد و آں را جملہ فعلیہ گویند چوں ضَرَبَ زَیْدٌ۔ زد زید۔ جزو اولش
فعل ہو اور اُس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ معنی یہ کہ مارا زید نے اس کا پہلا جزو

مسند ست و آں را فعل گویند و جزو دوم مسند الیہ است و آں را فاعل گویند۔
مسند ہے اور اُس کو فعل کہتے ہیں اور جزو دوم مسند الیہ ہے اور اُس کو فاعل کہتے ہیں۔

سوالات۔ قائل۔ عالم۔ مسند کون سے صیغے ہیں۔ ہر ایک کا مصدر اور باب بتائیے اور ہر مصدر کے معنی اسی طرح آخر کتاب تک اساتذہ طلبہ سے سوالات کریں تاکہ صیغوں اور ابواب کی شناخت میں پوری مہارت حاصل ہو جائے۔ **سوال** زَیْدٌ عَالِمٌ

Marfat.com

کی ترکیب کیسے کی جائے گی۔ **جواب**۔ یوں (زَیْدٌ) مبتدا (عَالِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **سوال**۔ ضَرَبَ زَیْدٌ کی ترکیب کیسے کی جاتی ہے۔ **جواب**۔ اس طرح (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) فاعل ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ **سوال** جس جملہ کے قائل کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں اس کو (خبریہ) کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ کیا ہے؟ **جواب**۔ (خبریہ) میں یائے نسبت ہے تو اس کے معنی ہوئے (خبر والا) اور (خبر) کہتے ہیں اصطلاح میں اس کلام کو جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں۔ **اور** جملہ کہتے ہیں اس کلام کو جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ **موصوف کرسکیں یا نہ کرسکیں** نظر برآں جملہ عام ہے اور خبر خاص تو یہ تسمیہ از قبیل نسبۃ العام الی الخاص ہوا جیسے علم کو تصوری اور تصدیقی کے ساتھ موسوم کرنا بھی اسی قبیل سے ہے۔ **سوال**۔ جملہ کو (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ کیا ہے؟ **جواب**۔ جملہ کو (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ موسوم کرنا از قبیل (نسبۃ الکل الی اسم جزئہ الاول) ہے کہ اسمیہ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ کے جزو اول (زید) کو اسم کہتے ہیں اور فعلیہ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ کے جزو اول (ضَرَبَ) کو فعل کہتے ہیں۔

تنبیہ [۴]

نحو میر کی شروح (المصباح المنیر [ص ۱۳]) اور (مہر منیر [ص ۱۵]) میں (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ جملہ کے تسمیہ کو (تسمیۃ الکل باسم اول الجزء) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے جس سے طلبہ گمراہ ہورہے ہیں۔ جملہ کو (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ موسوم کیا گیا ہے اور (اسمیہ) و (فعلیہ) جزو اول کے نام نہیں پھر یہ (تسمیۃ الکل باسم اول الجزء) کے قبیل سے کیسے ہوگیا۔ سچ ہے کہ۔

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ مسند حکم است و مسند الیہ آنچہ بروے حکم کنند و اسم مسند و مسند الیہ
جان لو کہ مسند محکوم بہ ہے اور مسند الیہ وہ جس پر حکم کریں اور اسم مسند اور مسند الیہ

Marfat.com

کی ترکیب کیسے کی جائے گی۔ **جواب**۔ یوں (زَیْدٌ) مبتدا (عَالِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **سوال**۔ ضَرَبَ زَیْدٌ کی ترکیب کیسے کی جاتی ہے۔ **جواب**۔ اس طرح (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) فاعل ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا **سوال** جس جملہ کے قائل کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں اس کو (خبریہ) کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ کیا ہے؟ **جواب**۔ (خبریہ) میں یائے نسبت ہے تو اس کے معنی ہوئے (خبر والا) اور (خبر) کہتے ہیں اصطلاح میں اس کلام کو جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں ~~یا کہہ سکیں~~ اور جملہ کہتے ہیں اس کلام کو جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں نیز بر آں جملہ عام ہے اور خبر خاص۔ تو یہ تسمیہ از قبیل نسبۃ العام الی الخاص ہوا جیسے علم کو تصوری اور تصدیقی کے ساتھ موسوم کرنا بھی اسی قبیل سے ہے۔ **سوال**۔ جملہ کو (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ کیا ہے؟ **جواب**۔ جملہ کو (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ موسوم کرنا از قبیل (نسبۃ الکل الی اسم جزئہ الاول) ہے کہ اسمیہ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ کے جزو اول (زید) کو اسم کہتے ہیں اور فعلیہ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ کے جزو اول (ضَرَبَ) کو فعل کہتے ہیں۔

تنبیہ

نحو میر کی شروح (المصباح المنیر) [ص۱۳] اور (مہر منیر) [ص۱۰] میں (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ جملہ کے تسمیہ کو (تسمیۃ الکل باسم اول الجزء) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے جس سے طلبہ گمراہ ہو رہے ہیں۔ جملہ کو (اسمیہ) اور (فعلیہ) کے ساتھ موسوم کیا گیا ہے اور (اسمیہ) و(فعلیہ) جز واول کے نام نہیں پھر یہ (تسمیۃ الکل باسم اول الجزء) کے قبیل سے کیسے ہوگیا۔

سچ ہے کہ۔ ؎

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ مسند حکم است و مسند الیہ آنچہ برو حکم کنند و اسم مسند و مسند الیہ

جان تو کہ مسند محکوم بہ ہے اور مسند الیہ وہ جس پر حکم کریں اور اسم مسند اور مسند الیہ

Marfat.com

تواند بود و فعل مسند باشد و مسند الیہ نہ تواند بود و حرف نہ مسند باشد

ہو سکتا ہے اور فعل مسند ہوتا ہے اور مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے

نہ مسند الیہ۔

نہ مسند الیہ۔

سوال۔ حکم کے کیا معنی؛ **جواب۔** کبھی حکم کے معنی (اسناد) آتے ہیں یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف منسوب کرنا اس طرح کہ سُننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جیسے مثال مذکور میں (عَالِمٌ) کو (زَیْدٌ) کی طرف منسوب کیا تو اس سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ زید صفتِ علم کے ساتھ موصوف ہے یا (ضَرَبَ) کو (زَیْدٌ) کی جانب منسوب کیا تو اس سے زید کے مارنے کی خبر معلوم ہوئی۔ اور جب کسی نے کسی سے کہا کہ (اِضْرِبْ) جس کا اُردو ترجمہ ہے (مار) تو اس سے مارنے کی طلب مفہوم ہوئی کہ کہنے والا اپنے مخاطب سے ضرب طلب کرتا ہے اس منسوب کرنے کو (نسبت) بھی کہتے ہیں تو حکم۔ اسناد۔ نسبت۔ تینوں کے ایک معنی ہیں اور مذکورہ بالا عبارت (مسند الیہ آنچہ بروحکم کنند) میں حکم کے یہی معنی ہیں اور اس کا مطلب یہ کہ مسند الیہ وہ ہے جس کی طرف کسی چیز کو منسوب کریں اس طرح کہ سُننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو یا طلب چونکہ مسند الیہ پر کسی چیز کا حکم ہوتا ہے اس لئے مسند الیہ کو محکوم علیہ بھی کہتے ہیں اور کبھی حکم کے معنی محکوم بہ آتے ہیں چنانچہ (مسند حکم است) میں یہی معنی مراد ہیں اور مقصود یہ کہ مسند وہ ہے جس کے ساتھ حکم کیا جائے یعنی جس کو کسی چیز کی طرف منسوب کریں اس طرح کہ سُننے والے کو اس سے کوئی خبر معلوم ہو یا طلب۔ اور کبھی حکم جملہ خبریہ کو کہتے ہیں اور کبھی علم تصدیقی کو جس کا بیان صغریٰ۔ کبریٰ وغیرہ منطق کی کتابوں میں ہوتا ہے۔

بدانکہ جملہ انشائیہ آں ست کہ قائلش را بصدق و کذب صفت نتواں کرد

جان لو کہ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف نہ کیا جا سکے

وآں بر چند قسم است امر چوں اِضْرِبْ و نہی چوں لَا تَضْرِبْ و استفہام چوں

اور وہ چند قسم پر ہے امر جیسے اِضْرِبْ اور نہی جیسے لَا تَضْرِبْ اور استفہام جیسے

Marfat.com

تواند بود و فعل مسند باشد و مسند الیہ نہ تواند بود و حرف نہ مسند باشد
ہوسکتا ہے اور فعل مسند ہوتا ہے اور مسند الیہ نہیں ہوسکتا۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے
نہ مسند الیہ۔
نہ مسند الیہ۔

سوال۔ حکم کے کیا معنی؟ جواب۔ کبھی حکم کے معنی (اسناد) آتے ہیں یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف منسوب کرنا اس طرح کہ سُننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جیسے مثال مذکور میں (عَالِمٌ) کو (زَیْدٌ) کی طرف منسوب کیا تو اس سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ زید صفت علم کے ساتھ موصوف ہے یا (ضَرَبَ) کو (زَیْدٌ) کی جانب منسوب کیا تو اس سے زید کے مارنے کی خبر معلوم ہوئی۔ اور جب کسی نے کسی سے کہا کہ (اِضْرِبْ) جس کا اُردو ترجمہ ہے (مار) تو اس سے مارنے کی طلب مفہوم ہوئی کہ کہنے والا اپنے مخاطب سے ضرب طلب کرتا ہے اس منسوب کرنے کو (نسبت) بھی کہتے ہیں تو حکم۔ اسناد۔ نسبت۔ تینوں کے ایک معنی ہیں اور مذکورہ بالا عبارت (مسند الیہ آنچہ بروحکم کنند) میں حکم کے یہی معنی ہیں اور اس کا مطلب یہ کہ مسند الیہ وہ ہے جس کی طرف کسی چیز کو منسوب کریں اس طرح کہ سُننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو یا طلب چونکہ مسند الیہ پر کسی چیز کا حکم ہوتا ہے اس لئے مسند الیہ کو محکوم علیہ بھی کہتے ہیں اور کبھی حکم کے معنی محکوم بہ آتے ہیں چنانچہ (مسند حکم است) میں یہی معنی مراد ہیں اور مقصود یہ کہ مسند وہ ہے جس کے ساتھ حکم کیا جائے یعنی جس کو کسی چیز کی طرف منسوب کریں اس طرح کہ سُننے والے کو اس سے کوئی خبر معلوم ہو یا طلب۔ اور کبھی حکم جملہ خبریہ کو کہتے ہیں اور کبھی علم تصدیقی کو جس کا بیان صغریٰ۔ کبریٰ وغیرہ منطق کی کتابوں میں ہوتا ہے۔

بدانکہ جملہ انشائیہ آں ست کہ قائلش را بصدق وکذب صفت نتواں کرد
جان لو کہ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف نہ کیا جا سکے
وآں بر چند قسم است امر چوں اِضْرِبْ و نہی چوں لَا تَضْرِبْ و استفہام چوں
اور وہ چند قسم پر ہے امر جیسے اِضْرِبْ اور نہی جیسے لَا تَضْرِبْ اور استفہام جیسے

Marfat.com

هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ و تمنی چوں لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ و ترجی چوں لَعَلَّ
هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ اور تمنی جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ اور ترجی جیسے۔ لَعَلَّ
عَمْرًا غَائِبٌ و عقود چوں بِعْتُ و اِشْتَرَیْتُ و ندا چوں یَا اَللّٰہُ و
عَمْرًا غَائِبٌ اور عقود جیسے بِعْتُ اور اِشْتَرَیْتُ اور ندا جیسے یَا اَللّٰہُ اور
عرض چوں اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا و قسم چوں وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ
عرض جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا اور قسم جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ
زَیْدًا و تعجب چوں مَا اَحْسَنَهٗ وَ اَحْسِنْ بِهٖ۔
زَیْدًا اور تعجب جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَ اَحْسِنْ بِهٖ۔

ترکیب

(اِضْرِبْ) فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر فاعل (تا) علامت خطاب، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح امر غائب معروف اور مجہول بھی جملہ انشائیہ ہوتے ہیں (لَا تَضْرِبْ) فعل نہی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر فاعل (تا) علامت خطاب۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح نہی غائب اور مجہول کے صیغے بھی جملہ انشائیہ ہوتے ہیں (هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ) هَلْ حرف استفہام (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا یہ مثال استفہام کی ہے جس کے معنی ہیں (دریافت کرنا) اور یہاں مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔

تنبیہ[5]

(المصباح المنیر[2]) میں استفہام کی تعریف بایں الفاظ کی ہے (وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی واقعہ گذرے ہوئے یا موجودہ یا آئندہ سے سوال ہو اور اس میں حرف

Marfat.com

هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ و تمنی چوں لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ و ترجی چوں لَعَلَّ
هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ اور تمنی جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ اور ترجی جیسے۔ لَعَلَّ
عَمْرًا غَائِبٌ و عقود چوں بِعْتُ و اِشْتَرَیْتُ و ندا چوں یَا اَللّٰهُ و
عَمْرًا غَائِبٌ اور عقود جیسے بِعْتُ اور اِشْتَرَیْتُ اور ندا جیسے یَا اَللّٰهُ اور
عرض چوں اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا و قسم چوں وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ
عرض جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا اور قسم جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ
زَیْدًا و تعجب چوں مَا اَحْسَنَهٗ وَ اَحْسِنْ بِهٖ۔
زَیْدًا اور تعجب جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَ اَحْسِنْ بِهٖ۔

ترکیب

(اِضْرِبْ) فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر فاعل (تا) علامتِ خطاب، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح امر غائب معروف اور مجہول بھی جملہ انشائیہ ہوتے ہیں (لَا تَضْرِبْ) فعل نہی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر فاعل (تا) علامتِ خطاب۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح نہی غائب اور مجہول کے صیغے بھی جملہ انشائیہ ہوتے ہیں (هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ) هَلْ حرف استفہام (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا یہ مثال استفہام کی ہے جس کے معنی ہیں (دریافت کرنا) اور یہاں مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔

تنبیہ[۵]

(المصباح المنیر[ص۲۰]) میں استفہام کی تعریف بایں الفاظ کی ہے (وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی واقعہ گذرے ہوئے یا موجودہ یا آئندہ سے سوال ہو اور اس میں حرف

Marfat.com

استفہام شروع میں داخل ہو) اور (مہرمنیر[۱۹] میں بایں الفاظ (جملہ استفہامیہ) اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں کوئی ناواقف آدمی کسی واقف کار مخاطب سے کسی نامعلوم چیز کو سمجھنے کی خواہش کرے اور اپنی خواہش کے اظہار میں استفہام کا کوئی حرف لائے۔

اقول یہ دونوں تعریفیں جامع نہیں اور یہ اصطلاحی کہنا افترا کیونکہ (مَنْ اَبُوْكَ) بالاجماع جملہ استفہامیہ ہے حالانکہ اس میں حرف استفہام نہیں نہ شروع میں نہ بیچ میں نہ آخر میں مذکور نہ مقدر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

(لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ) (لَیْتَ) حرف مشبہ بہ فعل (زَیْدًا) اُس کا اسم (حَاضِرٌ) اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ لَیْتَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ یہ مثال تمنی کی ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی اُمید ہو یا نہ ہو اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔ (لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ) (لَعَلَّ) حرف مشبہ بہ فعل (عَمْرًا) اُس کا اسم (غائب) اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر (لَعَلَّ) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ یہ ترجی کی مثال ہے جس کے معنی ہیں ایسے امر محبوب یا مکروہ کی اُمید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو۔ اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔ (بِعْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (اِشْتَرَیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ یہ مثال عقود کی ہے اور (عُقُوْد) جمع (عَقْد) ہے اور (عقد) کے معنی ایجاب وقبول اور ایجاب وقبول وہ جملے جو عَاقِدَیْن بولتے ہیں مثلاً کسی چیز کی خرید وفروخت کرتے وقت بائع نے کہا (بِعْتُ) اور مشتری نے کہا (اِشْتَرَیْتُ) تو جملہ (بِعْتُ) ایجاب ہوا اور جملہ (اِشْتَرَیْتُ) قبول۔ (یَا اَللّٰہُ) اس میں (یا) حرف ندا۔

Marfat.com

استفہام شروع میں داخل ہو) اور (مہرِ منیر[19] میں بایں الفاظ (جملہ استفہامیہ) اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں کوئی ناواقف آدمی کسی واقف کار مخاطب سے کسی نامعلوم چیز کو سمجھنے کی خواہش کرے اور اپنی خواہش کے اظہار میں استفہام کا کوئی حرف لائے۔

اقول یہ دونوں تعریفیں جامع نہیں اور اصطلاحی کہنا افترا کیونکہ (مَنْ اَبُوْكَ) بالاجماع جملہ استفہامیہ ہے حالانکہ اس میں حرف استفہام نہیں نہ شروع میں نہ بیچ میں نہ آخر میں مذکور نہ مقدر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

(لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ) (لَیْتَ) حرف مشبہ بہ فعل (زَیْدًا) اُس کا اسم (حَاضِرٌ) اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ لَیْتَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ یہ مثال تمنی کی ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی اُمید ہو یا نہ ہو اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔ (لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ) (لَعَلَّ) حرف مشبہ بہ فعل (عَمْرًا) اُس کا اسم (غائب) اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر (لَعَلَّ) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ یہ ترجی کی مثال ہے جس کے معنی ہیں ایسے امر محبوب یا مکروہ کی اُمید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو۔ اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔ (بِعْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (اِشْتَرَيْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ یہ مثال عقود کی ہے اور (عُقُوْد) جمع (عَقْد) ہے اور (عقد) کے معنی ایجاب و قبول اور ایجاب و قبول وہ جملے جو عاقدین بولتے ہیں مثلاً کسی چیز کی خرید و فروخت کرتے وقت بائع نے کہا (بِعْتُ) اور مشتری نے کہا (اِشْتَرَيْتُ) تو جملہ (بِعْتُ) ایجاب ہوا اور جملہ (اِشْتَرَيْتُ) قبول۔ (يَا اَللّٰهُ) اس میں (یا) حرف ندا۔

Marfat.com

قائم مقام (اَدْعُوْ) اور (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اسم جلالت منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
یہ (ندا) کی مثال ہے جس کے معنی ہیں (پکارنا) اور مراد وہ جملہ ہے جس سے یہ معنی بذریعہ حرف ندا مفہوم ہوتے ہوں (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا) اس میں (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا) بمعنی (اَ لَا يَكُوْنُ مِنْكَ نُزُوْلٌ) جس میں ہمزۂ استفہام برائے عرض اور (لَا يَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام (من) حرف جار (ك) ضمیر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ (نُزُوْلٌ) معطوف علیہ (فا) برائے عطف اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر۔ (تُصِيْبَ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل (تا) علامت خطاب (خَيْرًا) مفعول بہ (تُصِيْبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف (نُزُوْلٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (لَا يَكُوْنُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
یہ (عرض) کی مثال ہے جس کے معنی ہیں (نرمی کے ساتھ کوئی چیز طلب کرنا) اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی بذریعہ ہمزۂ استفہام مفہوم ہوں اور بعض اساتذہ (اَ لَا تَنْزِلُ بِنَا) کی ترکیب علیحدہ کرتے ہیں بایں طور کہ ہمزۂ استفہام برائے عرض (لا تنزل) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ (تا) علامت خطاب (با) حرف جار (نا) ضمیر مجرور متصل مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اور (الا یکون منک۔ نزول) کی ترکیب علیحدہ جو ذکر کر دی گئی۔

Marfat.com

تامّ مقام (اَدْعُوْ) اور (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اسم جلالت منادی مفرد معرفہ مبنی برضم منصوب محلاً مفعول بہ (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
یہ (نِدَا) کی مثال ہے جس کے معنی ہیں (پکارنا) اور مراد وہ جملہ ہے جس سے یہ معنی بذریعہ حرف ندا مفہوم ہوتے ہوں (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا) اس میں (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا) بمعنی (اَلَا يَكُوْنُ مِنْكَ نُزُوْلٌ) جس میں ہمزۂ استفہام برائے عرض اور (لَا يَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام (مِن) حرف جار (كَ) ضمیر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ (نُزُوْلٌ) معطوف علیہ (فا) برائے عطف اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر۔ (تُصِيْبَ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل (تا) علامت خطاب (خَيْرًا) مفعول بہ (تُصِيْبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف (نُزُوْلٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (لَا يَكُوْنُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
یہ (عرض) کی مثال ہے جس کے معنی ہیں (نرمی کے ساتھ کوئی چیز طلب کرنا) اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی بذریعہ ہمزۂ استفہام مفہوم ہوں اور بعض اساتذہ (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا) کی ترکیب علحدہ کرتے ہیں بایں طور کہ ہمزۂ استفہام برائے عرض (لَا تنزل) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ (تا) علامت خطاب (با) حرف جار (نا) ضمیر مجرور متصل مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اور (الا یکون منک۔ نزول) کی ترکیب علحدہ جو ذکر کردی گئی۔

Marfat.com

تنبیہ[۲۰]

(المصباح[۱۸] المنیر) اور (مہر منیر[۲۱]) دونوں میں (فا) کے بعد (اَنْ) ناصبہ مقدر ماننے کے باوجود (تُصِیْبَ خَیْرًا) جملے کو جواب عرض قرار دیا ہے۔ اقول۔ مبتدی طلبہ بھی یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ یہ باطل فاحش ہے کیونکہ (اَنْ) ناصبہ فعل کے ساتھ مل کر بمعنی مصدر ہوتا ہے اور مصدر مفرد ہوتا ہے نہ جملہ۔ پھر جواب عرض کیسے ہو جائے گا کہ جواب تو جملہ ہوتا ہے نہ مفرد۔ پھر (المصباح المنیر) میں اس مثال کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے (کیوں نہیں آیا تو ہمارے پاس کہ حاصل کرتا تو بھلائی کو) مثال میں (لَا تَنْزِلُ) فعل مضارع ہے اور ترجمہ کیا ہے ماضی کا۔ یہ فاضل دیوبند ہیں جن سے ترجمہ بھی صحیح نہیں ہوتا اور شرح لکھنے کا شوق دامنگیر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

(وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا) اس میں (واو) حرف جار برائے قسم۔ اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ یہ قسم کی مثال ہے جس کے معنی ہیں فارسی میں (سوگند) اور مراد وہ جملہ جو سوگند پر مشتمل ہو (اُقْسِمُ وَاللّٰهِ) چونکہ (وَاللّٰهِ) پر مشتمل ہے اور (وَاللّٰهِ) سوگند ہے لہٰذا پورے جملہ کو قسم کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ یہ تسمیہ از قبیل تسمیۃ الکل باسم الجزء ہوا۔ فتامل۔ (لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا) میں (لَاَضْرِبَنَّ) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (زَیْدًا) مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا

تنبیہ[۸]

(المصباح[۱۹] المنیر) اور (مہر منیر[۲۰]) دونوں میں قسم اور جواب قسم دونوں کو ملا کر جملہ قسمیہ

Marfat.com

تنبیہ

(المصباح المنیر[۱۸]) اور (مہر منیر[۲۱]) دونوں میں (فا) کے بعد (اَنْ) ناصبہ مقدر ماننے کے باوجود (تُصِیْبَ خَیْرًا) جملے کو جواب عرض قرار دیا ہے۔ اقول۔ مبتدی طلبہ بھی یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ یہ باطل فاحش ہے کیونکہ (اَنْ) ناصبہ فعل کے ساتھ مل کر بمعنی مصدر ہوتا ہے اور مصدر مفرد ہوتا ہے نہ جملہ۔ پھر جواب عرض کیسے ہو جائے گا کہ جواب تو جملہ ہوتا ہے نہ مفرد۔ پھر (المصباح المنیر) میں اس مثال کا ترجمہ ان الفاظ کیا ہے (کیوں نہیں آیا تو ہمارے پاس کہ حاصل کرتا تو بھلائی کو) مثال میں (اَلَا تَنْزِلُ) فعل مضارع ہے اور ترجمہ کیا ہے ماضی کا۔ یہ فاضل دیوبند ہیں جن سے ترجمہ بھی صحیح نہیں ہوتا اور شرح لکھنے کا شوق دامنگیر۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملاّ　　حال طفلاں زبوں شده است

(وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا) اس میں (واو) حرف جار برائے قسم۔ اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ یہ قسم کی مثال ہے جس کے معنی ہیں فارسی میں (سوگند) اور مراد وہ جملہ جو سوگند پر مشتمل ہو (اُقْسِمُ وَاللّٰهِ) چونکہ (وَاللّٰهِ) پر مشتمل ہے اور (وَاللّٰهِ) سوگند ہے لہٰذا پورے جملہ کو قسم کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ یہ تسمیہ از قبیل تسمیۃ الکل باسم الجزء ہوا۔ فتامل۔ (لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا) میں (لَاَضْرِبَنَّ) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (زَيْدًا) مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا

تنبیہ

(المصباح المنیر[۱۹]) اور (مہر منیر[۲۱]) دونوں میں قسم اور جواب قسم دونوں کو ملا کر جملہ قسمیہ

Marfat.com

قرار دیا ہے۔ اقول یہ فاحش غلطی ہے کیونکہ جملہ انشائیہ صرف قسم ہے اور قسم کا جواب مذکور جملہ خبریہ ہے۔ حاشیۂ ملّا عبد الحکیم برحاشیہ ملّا عبد الغفور قدس سرہما میں صفحہ ۲۴ پر مذکورہ جیسی صورت میں فرمایا وَالْاِنْشَائِیَّۃُ اِنَّمَا ھِیَ اَلْقَسَمُ اھ غالباً ترکیب زینی زادہ نظر سے نہیں گذری ورنہ معلوم ہوجاتا کہ نحوی قسم اور جواب قسم کو ملا کو ایک جملہ قرار نہیں دیتے بلکہ قسم اور جواب قسم کو الگ الگ دو جملے قرار دیتے ہیں۔ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ کو ملا کر جملہ انشائیہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بیوقوف کہہ بیٹھے کہ سفیدی اور سیاہی مل کر سفیدی ہو گئی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ ست

(مَا اَحْسَنَہٗ) میں (ما) اسمیہ استفہامیہ برائے تعجب مبتدا (اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے مبتدا (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(اَحْسِنْ بِہٖ) اس میں (اَحْسِنْ) فعل امر حاضر معروف بمعنی فعل ماضی معروف (اَحْسَنَ)، (با) حرف جار زائد (ھا) ضمیر مجرور متصل۔ مجرور باعتبار محل قریب۔ مرفوع باعتبار محل بعید فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یہ دونوں مثالیں تعجب کی ہیں جس کے معنی ہیں وہ کیفیت جو نفس میں ایسے امر کے علم سے پیدا ہوئی جس کا سبب مخفی ہو اسی واسطے کہا گیا کہ بر وقت ظہور سبب تعجب زائل ہوجاتا ہے اور مراد وہ جملہ جو اس معنی کے انشا پر دلالت کرے۔

تنبیہ ۹

(مہر منیر صفحہ ۲۴ میں باعتبار لغت (تعجب) کو بمعنی (حیرت) بتایا ہے۔ اقول یہ غلط ہے اور لغت پر افترا خالص تعجب کے لغوی معنی تو وہی ہیں جو ہم نے اوپر ذکر کئے اور اردو

Marfat.com

قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ فاحش غلطی ہے کیونکہ جملہ انشائیہ صرف قسم ہے اور قسم کا جواب مذکور جملہ خبریہ ہے۔ حاشیہ ملا عبد الحکیم برحاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہما میں ص۲۴۶ پر مذکورہ جیسی صورت میں فرمایا والانشائیۃ انما ہی القسم اھ غالبًا ترکیب زینی زادہ نظر سے نہیں گذری ورنہ معلوم ہو جاتا کہ نحوی قسم اور جواب قسم کو ملا کو ایک جملہ قرار نہیں دیتے بلکہ قسم اور جواب قسم کو الگ الگ دو جملے قرار دیتے ہیں۔ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ کو ملا کر جملہ انشائیہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بیوقوف کہہ بیٹھے کہ سفیدی اور سیاہی مل کر سفیدی ہو گئی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ ست

(مَا اَحْسَنَہٗ میں (ما) اسمیہ استفہامیہ برائے تعجب مبتدا (اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے مبتدا (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(اَحْسِنْ بِہٖ) اس میں (اَحْسِنْ) فعل امر حاضر معروف بمعنی فعل ماضی معروف (اَحْسَنَ) (با) حرف جار زائد (ھا) ضمیر مجرور متصل۔ مجرور باعتبار محل قریب۔ مرفوع باعتبار محل بعید فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یہ دونوں مثالیں تعجب کی ہیں جس کے معنی ہیں وہ کیفیت جو نفس میں ایسے امر کے علم سے پیدا ہوئی جس کا سبب مخفی ہو اسی واسطے کہا گیا کہ بروقت ظہور سبب تعجب زائل ہو جاتا ہے اور مراد وہ جملہ جو اس معنی کے انشا پر دلالت کرے۔

تنبیہ ۹

(مہر منیر ص۱۲) میں باعتبار لغت (تعجب) کو بمعنی (حیرت) بتایا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور لغت پر افترار خالص تعجب کے لغوی معنی تو وہی ہیں جو ہم نے اوپر ذکر کئے اور اردو

Marfat.com

میں اس کا ترجمہ ہے (اچھنبا) اور حیرت کے معنی ہیں (سرگشتہ شدن) جس کا ترجمہ
ٹھیٹ اُردو میں (ڈانواں ڈول ہونا) اگر (حیرت) کو مجازاً بمعنی (تعجب) استعمال کریں تو
یہ لغوی معنی نہ ہوں گے کیا کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ لفظ (اسد) کے لغوی معنے
(رجل شجاع) ہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ معنی مجازی ہیں اور لغوی معنی حقیقی ہوتے ہیں نہ
مجازی اس لئے کہ لغت کا موضوع حقیقی معنی بیان کرنا ہے۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل - بدانکہ مرکب غیر مفید آنست کہ چوں قائل برآں سکوت کند
جان لو کہ مرکب غیر مفید وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہوجائے
سامع را خبرے یا طلبے حاصل نشود۔ وآں بر سہ قسم است اول مرکب اضافی
تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔ اور وہ تین قسم پر ہے پہلا مرکب اضافی
چوں غُلَامُ زَیْدٍ جزو اول را مضاف گویند و جزو دوم را مضاف الیہ۔ و
جیسے غلام زید پہلے جزو کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو مضاف الیہ اور
مضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد۔ **دوم مرکب بنائی** و او آنست کہ دو اسم
مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ دوسرا مرکب بنائی اور وہ ایسا مرکب ہے کہ دو اسم
را یکے کردہ باشد و اسم دوم متضمن حرفے باشد چوں اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ
کو ایک کردیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنی پر مشتمل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک
کہ دراصل اَحَدٌ وَعَشَرٌ و تِسْعَةٌ و عَشَرَةٌ بودہ است واو را حذف کردہ
کہ یہ اصل میں اَحَدٌ وعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وعَشَرَةٌ تھے واو کو حذف کرکے
ہر دو اسم را یکے کردند۔ و ہر دو جزو مبنی باشد بر فتح اِلَّا اِثْنَا عَشَرَ کہ
دونوں اسم کو ایک کردیا۔ اور اس کے دونوں جزو فتح پر مبنی ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کہ
جزو اول معرب است۔ **سوم مرکب منع صرف**۔ و او آنست کہ دو اسم
اس کا جزو اول معرب ہے۔ تیسرا مرکب منع صرف اور وہ ایسا مرکب ہے کہ دو اسم
را یکے کردہ باشند و اسم دوم متضمن حرفے نباشد چوں بَعْلَبَكُّ وحَضْرَمَوْتُ
کو ایک کردیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنی پر مشتمل نہ ہو جیسے بَعْلَبَكُّ اور حَضْرَمَوْتُ

Marfat.com

میں اس کا ترجمہ ہے (اچھنبا) اور حیرت کے معنی ہیں (سرگشتہ شدن) جس کا ترجمہ ٹھیٹ اُردو میں (ڈانواں ڈول ہونا) اگر (حیرت) کو مجازاً بمعنی (تعجب) استعمال کریں تو یہ لغوی معنی نہ ہوں گے کیا کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ لفظ (اسد) کے لغوی معنے (رجل شجاع) ہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ معنی مجازی ہیں اور لغوی معنی حقیقی ہوتے ہیں نہ مجازی اس لئے کہ لغت کا موضوع حقیقی معنی بیان کرنا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل - بدانکہ مرکب غیر مفید آنست کہ چوں قائل برآں سکوت کند
جان لو کہ مرکب غیر مفید وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہوجائے

سامع را خبرے یا طلبے حاصل نشود۔ وآں برسہ قسم است اول مرکب اضافی
تو سُننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔ اور وہ تین قسم پر ہے پہلا مرکب اضافی

چوں غُلَامُ زَيْدٍ جزو اول را مضاف گویند و جزو دوم را مضاف الیہ۔ و
جیسے غلام زید پہلے جزو کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو مضاف الیہ اور

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد۔ **دوم مرکب بنائی** واو آنست کہ دو اسم
مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ دوسرا مرکب بنائی اور وہ ایسا مرکب ہے کہ دو اسم

را یکے کردہ باشد و اسم دوم متضمن حرفے باشد چوں أَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ
کو ایک کردیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنی پر مشتمل ہو جیسے أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک

کہ دراصل أَحَدٌ وَّ عَشَرٌ و تِسْعَةٌ و عَشَرٌ بودہ است واو را حذف کردہ
کہ یہ اصل میں أَحَدٌ و عَشَرٌ اور تِسْعَةٌ و عَشَرٌ تھے واو حذف کرکے

ہر دو اسم را یکے کردند۔ و ہر دو جزو مبنی باشد بر فتح إِلَّا اِثْنَا عَشَرَ کہ
دونوں اسم کو ایک کردیا۔ اور اس کے دونوں جزو فتح پر مبنی ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کہ

جزو اول معرب است۔ **سوم مرکب منع صرف**۔ و او آنست کہ دو اسم
اس کا جزو اول معرب ہے۔ تیسرا مرکب منع صرف اور وہ ایسا مرکب ہے کہ دو اسم

را یکے کردہ باشند و اسم دوم متضمن حرفے نباشد چوں بَعْلَبَكُّ وحَضْرَمَوْتُ
کو ایک کردیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنی پر مشتمل نہ ہو جیسے بَعْلَبَكُّ اور حَضْرَمَوْتُ

Marfat.com

کہ جزو اول مبنی باشد بر فتح بر مذہب اکثر علماء و جزو دوم معرب. بدانکہ
کہ اس کا جزو اول مبنی ہوتا ہے فتح پر اکثر علماء کے مذہب میں اور دوسرا جزو معرب۔ جان لو کہ
غیر مفید ہمیشہ جزو جملہ باشد چوں غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ۔ وَ عِنْدِیْ اَحَدَ
مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ اور عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ
عَشَرَ دِرْهَمًا۔ وَ جَاءَ بَعْلَبَكُّ
دِرْهَمًا۔ اور جَاءَ بَعْلَبَكُّ۔

(بَعْلَبَكْ) یہ ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں تھا دو اسم سے مرکب ہے ایک (بَعْل) کہ ایک بُت کا نام ہے جو اُس شہر میں تھا الیاس علیہ السلام کی قوم اسکو پوجتی تھی اسی کے بارے میں ارشاد قرآنی ہوا (اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ) اور (بَک) بادشاہ کا نام ہے جو اُس شہر کا مالک اور اُس بُت کو پوجتا تھا تو اس شہر کا نام معبودِ باطل اور عابد لایعقل کے ناموں سے مل کر بنا اور (حَضْرَمَوْت) ایک شہر کا نام ہے جو ملک (یمن) میں واقع۔ (حَضَرَ) بمعنی شہر اور (موت) بمعنی مرگ سے مل کر بنا ہے غالبًا بایں مناسبت کہ وہاں موت کا وقوع بکثرت ہوتا تھا (بر مذہب اکثر علماء) کہنے سے مفہوم ہوتا ہے کہ بعض علماء کا مذہب کچھ اور ہے چنانچہ وہ دو مذہب ہیں اول یہ کہ دونوں جزو معرب ہیں اور اول مضاف بسوئے ثانی اور جزو ثانی معرب منصرف۔ **دوم** یہ کہ دونوں معرب اور اول مضاف بسوئے ثانی اور جزو ثانی معرب غیر منصرف۔

ترکیب

(غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ) ترجمہ زید کا غلام کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (غلام) مضاف (زید) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (قائم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔
اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
(عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا) ترجمہ میرے پاس گیارہ روپے ہیں (عِنْد) مضاف

Marfat.com

کہ جزو اول مبنی باشد بر فتح بر مذہب اکثر علماء و جزو دوم معرب۔ بدانکہ
کہ اس کا جزو اول مبنی ہوتا ہے فتح پر اکثر علماء کے مذہب میں اور دوسرا جزو معرب۔ جان لو کہ
غیر مفید ہمیشہ جزو جملہ باشد چوں غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ۔ وَعِنْدِیْ اَحَدَ
مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ اور عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ
عَشَرَ دِرْهَمًا۔ وَجَاءَ بَعْلَبَكُّ
دِرْهَمًا۔ اور جَاءَ بَعْلَبَكُّ۔

(بَعْلَبَكّ) یہ ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں تھا دو اسم سے مرکب ہے ایک (بَعْل) کہ ایک بُت کا نام ہے جو اُس شہر میں تھا الیاس علیہ السلام کی قوم اسکو پوجتی تھی اسی کے بارے میں ارشاد قرآنی ہوا (اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ) اور (بَکّ) بادشاہ کا نام ہے جو اُس شہر کا مالک اور اُس بُت کو پوجتا تھا تو اس شہر کا نام معبودِ باطل اور عابد لا یعقل کے ناموں سے مل کر بنا اور (حَضَرَمَوْت) ایک شہر کا نام ہے جو ملک یمن میں واقع۔ (حَضَرَ) بمعنی شہر اور (موت) بمعنی مرگ سے مل کر بنا ہے غالبًا اس مناسبت کہ وہاں موت کا وقوع بکثرت ہوتا تھا (بر مذہب اکثر علماء) کہنے سے مفہوم ہوتا ہے کہ بعض علماء کا مذہب کچھ اور ہے چنانچہ وہ دو مذہب ہیں اول یہ کہ دونوں جزو معرب ہیں اور اوّل مضاف بسوئے ثانی اور جزو ثانی معرب منصرف۔ دوم یہ کہ دونوں معرب اور اول مضاف بسوئے ثانی اور جزو ثانی معرب غیر منصرف۔

ترکیب

(غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ) ترجمہ زید کا غلام کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (غلام) مضاف (زید) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (قَائِم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔
اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
(عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا) ترجمہ میرے پاس گیارہ روپیے ہیں (عِنْد) مضاف

Marfat.com

(یائے متکلم) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مفرد کا (ثَابِتٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (اَحَدَ عَشَرَ) مرکب بنائی جس کے دونوں جزو مبنی بر فتح ممیز (دِرْهَمًا) تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (جَاءَ بَعْلَبَكُّ) ترجمہ بعلبک آگیا (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (بَعْلَبَكُّ) مرکب منع صرف جس کا جزو اول مبنی بر فتح اور جزو ثانی غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فصل۔ بدانکہ ہیچ جملہ کمتر از دو کلمہ نباشد لفظاً چوں ضَرَبَ زَيْدٌ وزَيْدٌ قَائِمٌ

جان تو کہ کوئی جملہ کم دو کلموں سے نہیں ہوتا۔ دونوں ملفوظ ہوں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ اور زَيْدٌ قَائِمٌ

یا تقدیراً چوں اِضْرِبْ کہ اَنْتَ درو مستتر است و ازیں بیشتر باشد و بیشتر را

یا ایک مقدر جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے اور جملہ دو کلموں سے زائد بھی ہوتا ہے اور

حدے نیست۔

زائد کے لئے کوئی حد نہیں۔

(ضَرَبَ زَيْدٌ) یہ اس جملہ کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے اور دونوں ملفوظ ہیں

ترکیب

(ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَيْدٌ) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ مثال جملہ فعلیہ کی ہوئی اس کے معنی مارا زید نے۔ (زَيْدٌ قَائِمٌ) یہ اُس کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے اور دونوں ملفوظ پہلا کلمہ (زَيْدٌ) اسم ہے اور دوسرا کلمہ (قَائِمٌ) بھی اسم ہے اور معنی یہ کہ زید کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (زَيْدٌ) مبتدا (قَائِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

Marfat.com

(یائے متکلم) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (اَحَدَ عَشَرَ) مرکب بنائی جس کے دونوں جزو مبنی بر فتح ممیز (دِرْهَمًا) تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(جَاءَ بَعْلَبَكُّ) ترجمہ بعلبک آگیا (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (بَعْلَبَكُّ) مرکب منع صرف جس کا جزو اول مبنی بر فتح اور جزو ثانی غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فصل۔ بدانکہ ہیچ جملہ کمتر از دو کلمہ نباشد لفظاً چوں ضَرَبَ زَيْدٌ و زَيْدٌ قَائِمٌ

جان تو کہ کوئی جملہ کم دو کلموں سے نہیں ہوتا۔ دونوں ملفوظ ہوں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ اور زَيْدٌ قَائِمٌ

یا تقدیراً چوں اِضْرِبْ کہ اَنْتَ در و مستتر است و از یں بیشتر باشد و بیشتر را حدے نیست۔

یا ایک مقدر جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے اور جملہ دو کلموں سے زائد بھی ہوتا ہے اور زائد کے لئے کوئی حد نہیں۔

(ضَرَبَ زَيْدٌ) یہ اس جملہ کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے اور دونوں ملفوظ ہیں

ترکیب

(ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَيْدٌ) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ مثال جملہ فعلیہ کی ہوئی اس کے معنی مارا زید نے۔

(زَيْدٌ قَائِمٌ) یہ اُس کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے اور دونوں ملفوظ پہلا کلمہ (زَيْدٌ) اسم ہے اور دوسرا کلمہ (قَائِمٌ) بھی اسم ہے اور معنی یہ کہ زید کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (زَيْدٌ) مبتدا (قَائِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

Marfat.com

ہوا۔ یہ جملہ اسمیہ کی مثال ہوئی اور (اِضْرِبْ) یہ اُس جملہ کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے لیکن دونوں ملفوظ نہیں بلکہ ایک ملفوظ ہے یعنی (اِضْرِبْ) اور دوسرا مقدر یعنی (اَنْتَ) جو (اِضْرِبْ) میں پوشیدہ ہے اور جملہ دو کلموں سے زیادہ کے ساتھ بھی مرکب ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا۔ یہ چار کلموں سے مرکب ہے اور چاروں ملفوظ ہیں اس کا ترجمہ ہے۔ زید نے عمرو کو حقیقۃً مارا۔

تنبیہ [۱۰۱۰۱۱]

(المصباح المنیر) [۲۵] میں مثال کتاب (اِضْرِبْ) کے بجائے (اُنْصُرْ) مثال بیان کرکے فرماتے ہیں کہ (اصل میں انصر انت ہے) اقول یہ غلط فاحش ہے کہ یہ مثال تھی ایک کلمہ کے ملفوظ اور دوسرے کلمہ کے مقدر ہونے کی اور اب دونوں ملفوظ ہوگئے پھر تضلیل میں ترقی کرتے ہوئے فرماتے ہیں (اور اسی طرح تمام امر حاضر معروف و مجہول کے صیغوں میں ضمائر مرفوع منفصل مستتر ہوا کرتی ہیں اور وہ ضمائر فاعل ہوا کرتی ہیں) استغفر الله ثم استغفر الله اور (مہر منیر) [صلہ] میں (ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا) کا ترجمہ کیا ہے (زید نے عمرو کو اچھی طرح مارا) یہ بھی غلط فاحش ہے کہ (ضَرْبًا) اس مثال میں مفعول مطلق تاکیدی ہے اور ترجمہ مفعول مطلق نوعی کا کر دیا کیونکہ (اچھی طرح مارنا) مارنے کی ایک نوع ہے صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا سچ ہے کہ ؎

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ چوں کلمات جملہ بسیار باشد اسم و فعل و حرف را با یکدیگر تمیز

جان لو کہ جب جملہ کے کلمات زیادہ ہوں تو اسم اور فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے ممتاز

باید کردن و نظر نمودن کہ معرب است یا مبنی و عامل است یا معمول و

کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ معرب ہے یا مبنی اور عامل ہے یا معمول اور

باید دانستن کہ تعلق کلمات با یکدیگر چگونہ است تا مسند و مسند الیہ پیدا گردد

یہ جاننا چاہیے کہ کلمات کا تعلق آپس میں کیسا ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہوں۔

Marfat.com

ہوا۔ یہ جملہ اسمیہ کی مثال ہوئی اور (اِضْرِبْ) یہ اُس جملہ کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے لیکن دونوں ملفوظ نہیں بلکہ ایک ملفوظ ہے یعنی (اِضْرِبْ) اور دوسرا مقدر یعنی (اَنْتَ) جو (اِضْرِب) میں پوشیدہ ہے اور جملہ دو کلموں سے زیادہ کے ساتھ بھی مرکب ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا۔ یہ چار کلموں سے مرکب ہے اور چاروں ملفوظ ہیں اس کا ترجمہ ہے۔ زید نے عمرو کو حقیقۃً مارا۔

تنبیہ[۱۰۱]

(المصباح المنیر[۲۵]) میں مثال کتاب (اِضْرِب) کے بجائے (اُنْصُرْ) مثال بیان کرکے فرماتے ہیں کہ (اصل میں انصر انت ہے) **اقول** یہ غلط فاحش ہے کہ یہ مثال تھی ایک کلمہ کے ملفوظ اور دوسرے کلمہ کے مقدر ہونے کی اور اب دونوں ملفوظ ہوگئے پھر تضلیل میں ترقی کرتے ہوئے فرماتے ہیں (اور اسی طرح تمام امر حاضر معروف و مجہول کے صیغوں میں ضمائر مرفوع منفصل مستتر ہوا کرتی ہیں اور وہ ضمائر فاعل ہوا کرتی ہیں) استغفر اللہ ثم استغفر اللہ اور (مہر منیر[۲۶]) میں (ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ضَرْبًا) کا ترجمہ کیا ہے (زید نے عمرو کو اچھی طرح مارا) یہ بھی غلط فاحش ہے کہ (ضَرْبًا) اس مثال میں مفعول مطلق تاکیدی ہے اور ترجمہ مفعول مطلق نوعی کا کردیا کیونکہ (اچھی طرح مارنا) مارنے کی ایک نوع ہے صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا سچ ہے کہ ؎

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ چوں کلمات جملہ بسیار باشد اسم و فعل و حرف را بایکدیگر تمیز

جان لو کہ جب جملہ کے کلمات زیادہ ہوں تو اسم اور فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے ممتاز

باید کردن و نظر نمودن کہ معرب است یا مبنی و عامل است یا معمول و

کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ معرب ہے یا مبنی اور عامل ہے یا معمول اور

باید دانستن کہ تعلق کلمات بایکدیگر چگونہ است تا مسند و مسندالیہ پیدا گردد

یہ جاننا چاہیے کہ کلمات کا تعلق آپس میں کیسا ہے تاکہ مسند اور مسندالیہ ظاہر ہوں۔

Marfat.com

ومعنیٔ جملہ بتحقیق معلوم شود۔
اور جملہ کے معنی تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائیں۔

چنانچہ درود رضوی (اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا)

کے کلمات میں بایں طور تمیز کی کہ اسم جلالت (اللہ) اسم ہے اسی طرح (رب) اسم ہے اور اسم (رسالت (محمد) بھی اسم اور (صلّی) فعل ہے اور (علی) حرف جار ہے اور (ھا) ضمیر مجرور اسم ہے اور (و) حرف عطف ہے اور (سلّم) فعل ہے اور (ا) برائے اشباع حرف ہے اور (نحن) ضمیر جمع متکلم اسم ہے (عباد) جمع (عبد) اسم ہے باقی حسب مذکور **معرب** اور **مبنی** ہونے کے اعتبار سے نظر کی تو معلوم ہوا کہ اسم جلالت (اللہ) معرب ہے اور (رب) بھی اسی طرح اسم رسالت (محمد) بھی اور (صلی) مبنی ہے اور (علی) بھی اور (ا) برائے اشباع اور (نحن) بھی اور (عباد) معرب ہے۔ باقی حسب مذکور اور عامل و معمول ہونے کے لحاظ سے نظر کی تو ظاہر ہوا کہ اسم جلالت معمول ہے۔ اسی طرح (رب محمد) بھی کہ مبتدا و خبر ہیں دونوں کا عامل (ابتدا) اور (صلی) فعل عامل ہے اور اس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل معمول ہے اور (علی) حرف جار عامل ہے اور (ھا) ضمیر مجرور معمول۔ اور (و) حرف عطف غیر عامل اور (سلّم) فعل عامل ہے اور اس میں (ھُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل معمول ہے اور (ا) برائے اشباع غیر عامل اور (نحن) معمول ہے اور (عباد (محمد) بھی۔ دونوں کا عامل ابتدا ہے باقی حسب مذکور۔ اور ان کلمات کو باہمی تعلق کے اعتبار سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسم جلالت (اللہ) اور (رب محمد) میں یہ تعلق ہے کہ اوّل مسند الیہ ہے اور دوم مسند اور (رب) اور اسم رسالت میں یہ تعلق ہے کہ اوّل مضاف اور دوم مضاف الیہ ہے اور (صلی) کا اس میں پوشیدہ ضمیر (ھو) کے ساتھ یہ تعلق ہے کہ اول مسند اور دوم مسند الیہ ہے اور (علی) حرف جار کا تعلق (صلی) کے ساتھ یہ ہے کہ وہ (صلی) کے معنی کو اپنے مجرور تک پہونچاتا ہے اور اس کا ظرف لغو ہے اور (و) کا تعلق ما قبل اور مابعد دونوں سے

Marfat.com

و معنیٔ جملہ بتحقیق معلوم شود۔
اور جملہ کے معنی تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائیں۔

چنانچہ درود رضوی (اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا)

کے کلمات میں بایں طور تمیز کی کہ اسم جلالت (اللہ) اسم ہے اسی طرح (رب) اسم ہے اور اسم رسالت (محمد) بھی اسم اور (صلی) فعل ہے اور (علی) حرف جار ہے اور (ھا) ضمیر مجرور اسم ہے اور (و) حرف عطف ہے اور (سلم) فعل ہے اور (ا) برائے اشباع حرف ہے اور (نحن) ضمیر جمع متکلم اسم ہے (عباد) جمع (عبد) اسم ہے باقی حسب مذکور **معرب** اور **مبنی** ہونے کے اعتبار سے نظر کی تو معلوم ہوا کہ اسم جلالت (اللہ) معرب ہے اور (رب) بھی اسی طرح اسم رسالت (محمد) بھی اور (صلی) مبنی ہے اور (علی) بھی اور (ا) برائے اشباع اور (نحن) بھی اور عباد معرب ہے۔ باقی حسب مذکور اور عامل و معمول ہونے کے لحاظ سے نظر کی تو ظاہر ہوا کہ اسم جلالت معمول ہے۔ اسی طرح (رب محمد) بھی کہ مبتدا و خبر ہیں دونوں کا عامل (ابتدا) اور (صلی) فعل عامل ہے اور اس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل معمول ہے اور (علی) حرف جار عامل ہے اور (ھا) ضمیر مجرور معمول۔ اور (و) حرف عطف غیر عامل اور (سلم) فعل عامل ہے اور اس میں (ھُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل معمول ہے اور (ا) برائے اشباع غیر عامل اور (نحن) معمول ہے اور (عباد (محمد) بھی۔ دونوں کا عامل ابتدا ہے باقی حسب مذکور۔ اور ان کلمات کو باہمی تعلق کے اعتبار سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسم جلالت (اللہ) اور (رب محمد) میں یہ تعلق ہے کہ اول مسند الیہ ہے اور دوم مسند۔ اور (رب) اور اسم رسالت میں یہ تعلق ہے کہ اول مضاف اور دوم مضاف الیہ ہے اور (صلی) کا اس میں پوشیدہ ضمیر (ھو) کے ساتھ یہ تعلق ہے کہ اول مسند اور دوم مسند الیہ ہے اور (علی) حرف جار کا تعلق (صلی) کے ساتھ یہ ہے کہ وہ (صلی) کے معنی کو اپنے مجرور تک پہونچاتا ہے اور اس کا ظرف لغو ہے اور (و) کا تعلق ماقبل اور مابعد دونوں سے

Marfat.com

ہے کہ اپنے مابعد (سلم) کو اپنے ماقبل (صلی) پر عطف کرتا ہے اور (سلم) کا تعلق اس میں پوشیدہ ضمیر (ھو) کے ساتھ وہی جو (صلی) کا تھا اور (نحن) کا تعلق (عباد محمد) کے ساتھ یہ ہے کہ اول مسند الیہ اور دوم مسند ہے اور (عباد) کا تعلق اسم رسالت کے ساتھ یہ کہ اول مضاف اور دوم مضاف الیہ ہے۔ باقی کا وہی جو مذکور ہوا اور صلی اور سلم دونوں بمعنی مستقبل کہ مقام دعا میں ہیں اس تفصیل سے درود رضوی کے معنی جو بہ تحقیق معلوم ہوئے وہ یہ ہیں کہ اللہ (تعالیٰ) محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا مالک ہے اللہ ان پر درود وسلام بھیجتا رہے ہم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مملوک ہیں اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجتا رہے۔ اس سے مدعی یہ ہے کہ اے رب!

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے

فصل بدانکہ علامت اسم آنست کہ الف و لام یا حرف جر دراولش

جان لو کہ اسم کی علامت یہ ہے کہ الف لام (حرف تعریف) یا حرف جر اس کے اول میں

باشد چوں اَلْحَمْدُ و بِزَیْدٍ یا تنوین در آخرش باشد چوں زَیْدٌ یا مسند الیہ

ہو جیسے الحمد اور بزید یا تنوین اس کے آخر میں ہو جیسے زیدٌ یا مسند الیہ

باشد چوں زَیْدٌ قَائِمٌ یا مضاف باشد چوں غُلَامُ زَیْدٍ یا مُصَغَّر باشد چوں

ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں (زید) یا مضاف ہو جیسے غلام زید میں (غلام) یا مصغر ہو جیسے

قُرَیْشٌ یا منسوب باشد چوں بَغْدَادِیٌّ یا مثنی باشد چوں رَجُلَانِ یا مجموع

قریش یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مثنی ہو جیسے رَجُلَانِ یا جمع

باشد چوں رِجَالٌ یا موصوف باشد چوں جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے متحرک بدو

ہو جیسے رجال یا موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رجل) یا تائے متحرک

پیوندد چوں ضَارِبَۃٌ۔

(آخر میں) اس کے لگی ہو جیسے ضاربۃ۔

(علامت) بمعنی (خاصہ) ہے اور نحویوں کی اصطلاح میں (خاصۃ الشئ) وہ ہے جو

Marfat.com

ہے کہ اپنے مابعد (سلم) کو اپنے ماقبل (صلی) پر عطف کرتا ہے اور (سلم) کا تعلق اُس میں پوشیدہ ضمیر (ھو) کے ساتھ وہی جو (صلی) کا تھا اور (نحن) کا تعلق (عباد محمد) کے ساتھ یہ ہے کہ اول مسندالیہ اور دوم مسند ہے اور (عباد) کا تعلق اسم رسالت کے ساتھ یہ کہ اول مضاف اور دوم مضاف الیہ ہے۔ باقی کا وہی جو مذکور ہوا اور صلی اور سلم دونوں بمعنی مستقبل کہ مقام دُعا میں ہیں اس تفصیل سے درود رضوی کے معنی جو بہ تحقیق معلوم ہوئے وہ یہ ہیں کہ اللہ (تعالیٰ) محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا مالک ہے اللہ ان پر درود وسلام بھیجتا رہے ہم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مملوک ہیں اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام بھیجتا رہے۔ اس سے مدعی یہ ہے کہ اے رب!

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے

فصل بدانکہ علامت اسم آنست کہ الف و لام یا حرف جر در اولش

جان لو کہ اسم کی علامت یہ ہے کہ الف لام (حرف تعریف) یا حرف جر اُس کے اول میں

باشد چوں اَلْحَمْدُ و بِزَیْدٍ یا تنوین در آخرش باشد چوں زَیْدٌ یا مسند الیہ

ہو جیسے الحمد اور بزید یا تنوین اُس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ یا مسند الیہ

باشد چوں زَیْدٌ قَائِمٌ یا مضاف باشد چوں غُلَامُ زَیْدٍ یا مُصَغَّر باشد چوں

ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں (زید) یا مضاف ہو جیسے غلام زید میں (غلام) یا مصغر ہو جیسے

قُرَیْش یا منسوب باشد چوں بَغْدَادِیّ یا مثنی باشد چوں رَجُلَانِ یا مجموع

قریش یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیّ یا مثنی ہو جیسے رَجُلَانِ یا جمع

باشد چوں رِجَالٌ یا موصوف باشد چوں جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے متحرک بدو

ہو جیسے رِجَالٌ یا موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رجل) یا تائے متحرک

بپیوند چوں ضَارِبَة۔

(آخر میں) اُس کے لگی ہو جیسے ضَارِبَة۔

(علامت) بمعنی (خاصہ) ہے اور نحویوں کی اصطلاح میں (خاصۃ الشیٔ) وہ ہے جو

60/62

Marfat.com

شئ سے خارج ہو اور شئ کے ساتھ پایا جائے اور شئ کے غیر کے ساتھ نہ پایا جائے مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں پر اسم کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں وہ سب کی سب ایسی ہیں کہ اسم ہی میں پائی جاتی ہیں۔ غیر میں نہیں۔ پھر علامت کی دو قسم اول شاملۃ جو اسم کے ہر فرد میں پائی جائے۔ کوئی فرد اُس سے کسی وقت خالی نہ ہو۔ ان میں ایسی کوئی علامت نہیں۔ دوم غیر شاملۃ جو اسم کے بعض افراد میں بعض اوقات پائی جائے۔ یہاں پر مذکورہ علامت سب کی سب ایسی ہی ہیں۔ بلکہ اسم کے لئے علامت (شاملۃ) ہے ہی نہیں جو اُس کے ہر فرد میں ہر وقت پائی جائے۔ پھر یہ علامتیں دو قسم پر ہیں اول لفظی جو پڑھنے میں آئیں جیسے الحمد میں الف لام اور بِزَیْدٍ میں (با) حرف جار۔ اور زَیْدٌ میں تنوین دوم معنوی پڑھنے میں نہ آئیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔ میں (زَیْدٌ) کا مسند الیہ ہونا کہ ذہنی حکم ہے جو پڑھنے میں نہیں آتا اور غُلَامُ زَیْدٍ میں (غلام) کا مضاف ہونا کہ یہ بھی ذہنی حکم ہے جو زبان سے پڑھا نہیں جا سکتا اور (قُرَیْش) میں یائے تصغیر لفظی علامت ہے یہ (قرش) کی تصغیر ہے اور (قرش) ایک دریائی جانور کو کہتے ہیں جو تمام دریائی جانوروں پر غالب رہتا ہے اسی مناسبت سے عرب کا ایک قبیلہ اس لفظ کے ساتھ موسوم ہوا کہ وہ بھی تمام قبائل پر غالب تھا نظر بر آں یہ تصغیر برائے تعظیم ہے اور (بَغْدَادِی) میں یائے نسبت لفظی علامت ہے یہ (بغداد) شہر کی طرف نسبت ہے جہاں پر حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی اپنے مزار پاک میں آرام فرما ہیں اور (رَجُلَانِ) میں الف و نون لفظی علامت ہیں یہ (رجل) بمعنی مرد کا تثنیہ ہے اور (رِجَال) میں موجودہ تغیر جو (رجل) میں ہوا۔ ملفوظ ہونے کی وجہ سے علامت لفظی ہے یہ (رجل) کی جمع ہے اور جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رجل) کا موصوف ہونا یہ بھی ذہنی حکم ہے جس کو زبان سے نہیں پڑھ سکتے لہٰذا یہ علامت معنوی ہے اور (ضَارِبَۃ) میں تائے متحرکہ یہ بھی علامت لفظی ہے الحاصل مصنف علیہ الرحمہ نے اسم کی یہاں پر گیارہ علامتیں بیان فرمائیں جن میں آٹھ لفظی ہیں اور تین معنوی۔

Marfat.com

شئ سے خارج ہو اور شئ کے ساتھ پایا جائے اور شئ کے غیر کے ساتھ نہ پایا جائے۔ مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں پر اسم کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں وہ سب کی سب ایسی ہی ہیں کہ اسم میں پائی جاتی ہیں۔ غیر میں نہیں۔ پھر علامت کی دو قسم اول شاملۃ جو اسم کے ہر فرد میں پائی جائے۔ کوئی فرد اُس سے کسی وقت خالی نہ ہو۔ ان میں ایسی کوئی علامت نہیں۔ دوم غیر شاملۃ جو اسم کے بعض افراد میں بعض اوقات پائی جائے۔ یہاں پر مذکورہ علامت سب کی سب ایسی ہی ہیں۔ بلکہ اسم کے لئے علامت (شاملۃ) ہے ہی نہیں جو اُس کے ہر فرد میں ہر وقت پائی جائے۔ پھر یہ علامتیں دو قسم پر ہیں اول لفظی جو پڑھنے میں آئیں جیسے الحمد میں الف لام اور بزیدٍ میں (با) حرف جار۔ اور زیدٌ میں تنوین دوم معنوی پڑھنے میں نہ آئیں جیسے زیدٌ عالمٌ۔ میں (زیدٌ) کا مسند الیہ ہونا کہ ذہنی حکم ہے جو پڑھنے میں نہیں آتا اور غلامُ زیدٍ میں (غلام) کا مضاف ہونا کہ یہ بھی ذہنی حکم ہے جو زبان سے پڑھا نہیں جا سکتا اور (قُرَیش) میں یائے تصغیر لفظی علامت ہے یہ (قرش) کی تصغیر ہے اور (قرش) ایک دریائی جانور کو کہتے ہیں جو تمام دریائی جانوروں پر غالب رہتا ہے اسی مناسبت سے عرب کا ایک قبیلہ اس لفظ کے ساتھ موسوم ہوا کہ وہ بھی تمام قبائل پر غالب تھا لہٰذا یہاں یہ تصغیر برائے تعظیم ہے اور (بَغدادِی) میں یائے نسبت لفظی علامت ہے یہ (بغداد) شہر کی طرف نسبت ہے جہاں پر حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی اپنے مزار پاک میں آرام فرما ہیں اور (رَجُلانِ) میں الف و نون لفظی علامت ہیں یہ (رجل) بمعنی مرد کا تثنیہ ہے اور (رِجَال) میں موجود تغیر جو (رجل) میں ہوا۔ ملفوظ ہونے کی وجہ سے علامت لفظی ہے یہ (رجل) کی جمع ہے اور جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رجل) کا موصوف ہونا یہ بھی ذہنی حکم ہے جس کو زبان سے نہیں پڑھ سکتے لہٰذا یہ علامت معنوی ہے اور (ضارِبَۃ) میں تائے متحرکہ یہ بھی علامت لفظی ہے الحاصل مصنف علیہ الرحمہ نے اسم کی یہاں پر گیارہ علامتیں بیان فرمائیں جن میں آٹھ لفظی ہیں اور تین معنوی۔

Marfat.com

ترکیب

(زَیْدٌ عَالِمٌ) کی ترکیب ہو چکی (جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ) کی یوں کی جائے گی کہ (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (رَجُلٌ) موصوف (عَالِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل (جَاءَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میرے پاس مرد دانا آیا۔

تنبیہ ۱۲ تا ۱۵

(المصباح المنیر) اور (مہر منیر) میں اس مقام پر چند غلطیاں واقع ہوئیں۔ اوّل جو سب سے افحش اور اقبح ہے یہ کہ (المصباح المنیر) میں (خاصہ) کی دو قسم (شاملة) اور (غیر شاملة) کرکے دوسری قسم یعنی (غیر شاملة) کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا (اور ایک وہ جو تمام افراد میں نہ پائی جائے بلکہ بعض میں پائی جاتی ہے جیسے بالفعل لکھنا کہ بہت سے لکھے پڑھے بھی بعض اوقات اس صفت سے متصف نہیں ہوتے لیکن اس کے باوجود انسان کے سوا کسی اور نوع میں یہ خاصہ نہیں پایا جاسکتا) اقول اور قرآن کریم نے فرمایا کہ انسان کے سوا دوسری نوع میں یہ خاصہ پایا جاتا ہے سورہ یونس شریف میں ہے (اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ ہ ترجمہ۔ بیشک ہمارے فرشتے تمھارے مکر لکھ رہے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ فرشتہ انسان کے سوا نوع ہے۔ تو قرآن کریم نے انسان کے سوا دوسری نوع میں بالفعل لکھنے کا اثبات فرمایا اور آپ اس کی نفی کرتے ہیں پس آپ کے اس قول سے مذکورہ آیت کی تکذیب لازم آئی اب دیوبندی دارالافتاء سے دریافت کیجیے کہ ایمان رہا یا گیا۔ استغفر اللہ العظیم لزوم تکذیب کی وجہ یہ کہ آپ نے (کتابت) کو انسان کے لئے (خاصہ حقیقیہ) قرار دے دیا جس کے معنی ہیں کہ وہ شئ کے کسی غیر میں نہ پایا جائے اور آپ نے یہی کہا کہ (انسان کے سوا کسی اور نوع میں یہ خاصہ نہیں

Marfat.com

ترکیب

(زَیدٌ عَالِمٌ) کی ترکیب ہوچکی (جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ) کی یوں کی جائے گی کہ (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (رَجُلٌ) موصوف (عَالِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل (جَاءَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میرے پاس مرد دانا آیا۔

تنبیہ ۱۲ تا ۱۵

(المصباح المنیر) اور (مہر منیر) میں اس مقام پر چند غلطیاں واقع ہوئیں۔ اوّل جو سب سے افحش اور اقبح ہے یہ کہ (المصباح المنیر[۲۷]) میں (خاصہ) کی دو قسم (شاملۃ) اور (غیر شاملۃ) کرکے دوسری قسم یعنی (غیر شاملۃ) کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا (اور ایک وہ جو تمام افراد میں نہ پائی جائے بلکہ بعض میں پائی جاتی ہے جیسے بالفعل لکھنا کہ بہت سے لکھے پڑھے بھی بعض اوقات اس صفت سے متصف نہیں ہوتے لیکن اس کے باوجود انسان کے سوا کسی اور نوع میں یہ خاصہ نہیں پایا جاسکتا) **اقول** اور قرآن کریم نے فرمایا کہ انسان کے سوا دوسری نوع میں یہ خاصہ پایا جاتا ہے سورہ یونس شریف میں ہے (اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ ۝) ترجمہ۔ بیشک ہمارے فرشتے تمھارے مکر لکھ رہے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ فرشتہ انسان کے سوا نوع ہے۔ تو قرآن کریم نے انسان کے سوا دوسری نوع میں بالفعل لکھنے کا اثبات فرمایا اور آپ اس کی نفی کرتے ہیں پس آپ کے اس قول سے مذکورہ آیت کی تکذیب لازم آئی اب دیوبندی دارالافتاء سے دریافت کیجئے کہ ایمان رہا یا گیا۔ استغفر اللہ العظیم لزوم تکذیب کی وجہ یہ کہ آپ نے (کتابت) کو انسان کے لئے (خاصہ حقیقیہ) قرار دے دیا جس کے معنی ہیں کہ وہ شئی کے کسی غیر میں نہ پایا جائے اور آپ نے یہی کہا کہ (انسان کے سوا کسی اور نوع میں یہ خاصہ نہیں

Marfat.com

پایا جا سکتا) حالانکہ (کتابت) انسان کے لئے (خاصہ اضافی) ہے جس کے معنی ہیں کہ وہ شئی کے بعض اغیار میں نہ پایا جائے اور بعض میں پایا جائے اور (کتابت) ایسی ہی ہے کہ انسان کے بعض اغیار میں نہیں پائی جاتی جیسے شجر حجر اور بعض میں پائی جاتی ہے جیسے فرشتے۔ جن۔ یہ الزام عارف جامی قدس سرہ السامی پر وارد نہ ہوگا کہ انھوں نے خاصہ حقیقی ہونے کی تصریح نہیں کی جیسے ان حضرت نے کی ہے۔ **دوم** یہ کہ (مہر منیر ص۲۹) میں (منسوب) کی تعریف بایں الفاظ تحریر فرمائی ہے (قولہ یا منسوب باشد! لفظ نسبتہ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جو کسی اسم کے آخری حرف کو مکسور کر کے آخر میں ایک یائے مشدد نسبتی لگا دینے کو کہتے ہیں) یہ غلط ہے یائے نسبتی لگا دینے کو منسوب نہیں کہتے ہیں بلکہ منسوب اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر یائے نسبتی لگی ہو۔ اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ خود (منسوب) کو اسم مفعول کا صیغہ بتارہے ہو اور تعریف کرتے ہو معنی مصدری کے ساتھ۔ شارح بننے کا شوق اور یہ بے تکا ذوق۔

سلیقہ یہ ہے علم کے حاملوں کا
تو پھر پوچھنا کیا نرے جاہلوں کا

سوم یہ کہ مصنف علیہ الرحمہ نے علامات اسم میں بیان فرمایا کہ (یا مثنی باشد) یعنی یا اس میں علامت تثنیہ ہو (یا مجموع باشد) یعنی یا اُس میں علامت جمع ہو۔ اس پر یہ اعتراض وارد ہوا کہ فعل بھی تثنیہ و جمع ہوتا ہے تو علامت تثنیہ و جمع اسم کی علامت نہ ہوئی اس کا جواب دیا کہ فعل کو تثنیہ و جمع مجازاً کہتے ہیں۔ حقیقۃً اُس کا فاعل تثنیہ و جمع ہوتا ہے یہاں تک تو بات صحیح ہے لیکن اس کے بعد (المصباح المنیر ص۲۹) میں تحریر کیا جس کو (مہر منیر ص۲۹) میں بھی تسلیم کیا ہے کہ (ضَرَبُوْا) میں ھُمْ ضمیر جمع ہے اور تَضْرِبُوْنَ میں انتم ضمیر جمع فاعل ہے) **اقول** یہ غلطِ فاحش ہے جو صرف میر اور نحو میر یاد نہ ہونے پر مبنی۔ اس لئے کہ صرف میر میں فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب کا فاعل (واو) کو بتایا ہے جو ضمیر بارز ہے نہ یہ کہ اُس میں (ھم) ضمیر پوشیدہ فاعل ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ (واو) در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل است) اسی طرح (تضربون) میں (انتم) ضمیر پوشیدہ کو فاعل کہنا

Marfat.com

پایا جا سکتا) حالانکہ (کتابت) انسان کے لئے (خاصہ اضافی) ہے جس کے معنی ہیں کہ وہ شئی کے بعض اغیار میں نہ پایا جائے اور بعض میں پایا جائے اور (کتابت) ایسی ہی ہے کہ انسان کے بعض اغیار میں نہیں پائی جاتی جیسے شجر، حجر اور بعض میں پائی جاتی ہے جیسے فرشتے۔ جن۔ یہ الزام عارف جامی قدس سرہ السامی پر وارد نہ ہوگا کہ انھوں نے خاصہ حقیقی ہونے کی تصریح نہیں کی جیسے ان حضرت نے کی ہے۔ **دوم** یہ کہ (مہر منیر ص۲۹) میں (منسوب) کی تعریف بایں الفاظ تحریر فرمائی ہے (قولہ یا منسوب باشد الخ نسبتہ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جو کسی اسم کے آخری حرف کو مکسور کرکے آخر میں ایک یائے مشدد نسبتی لگا دینے کو کہتے ہیں) یہ غلط ہے یائے نسبتی لگا دینے کو منسوب نہیں کہتے ہیں بلکہ منسوب اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر یائے نسبتی لگی ہو۔ اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ خود (منسوب) کو اسم مفعول کا صیغہ بتا رہے ہو اور تعریف کرتے ہو معنی مصدری کے ساتھ۔ شارح بننے کا شوق اور یہ بے تکا ذوق۔

سلیقہ یہ ہے علم کے حاملوں کا
تو پھر پوچھنا کیا نرے جاہلوں کا

سوم یہ کہ مصنف علیہ الرحمہ نے علامات اسم میں بیان فرمایا کہ (یا مثنیٰ باشد) یعنی یا اس میں علامت تثنیہ ہو (یا مجموع باشد) یعنی یا اُس میں علامت جمع ہو۔ اس پر یہ اعتراض وارد ہوا کہ فعل بھی تثنیہ و جمع ہوتا ہے تو علامت تثنیہ و جمع اسم کی علامت نہ ہوئی اس کا جواب دیا کہ فعل کو تثنیہ و جمع مجازاً کہتے ہیں۔ حقیقتہً اُس کا فاعل تثنیہ و جمع ہوتا ہے یہاں تک تو بات صحیح ہے لیکن اس کے بعد (المصباح المنیر) میں تحریر کیا جس کو (مہر منیر ص۲۹) میں بھی تسلیم کیا ہے کہ (ضَرَبُوْا) میں ھُمْ ضمیر جمع ہے اور تَضْرِبُوْنَ میں انتم ضمیر جمع فاعل ہے) **اقول** یہ غلط فاحش ہے جو صرف میر اور نحو میر یاد نہ ہونے پر مبنی ہے اس لئے کہ صرف میر میں فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب کا فاعل (واو) کو بتایا ہے جو ضمیر بارز ہے نہ یہ کہ اُس میں (ھم) ضمیر پوشیدہ فاعل ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ (واو) در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل است) اسی طرح (تضربون) میں (انتم) ضمیر پوشیدہ کو فاعل کہنا

Marfat.com

غلط ہے کہ اُس میں ضمیر فاعل (واو) ہے نہ (انتم) پوشیدہ اسی صرف میر میں ہے کہ (تا در تنصرون علامت خطاب است و حرف استقبال و واو ضمیر جمع مذکر الخ) اور نحو میر میں بھی اعراب مضارع کے بیان میں آ رہا ہے کہ تثنیہ اور جمع مذکر میں ضمیر بارز فاعل ہوتی ہے نہ پوشیدہ۔ نحو میر بھی یاد نہیں جس کی شرح تحریر فرما رہے ہیں چہارم یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اسم کی علامت بیان فرمائی (تائے متحرکہ) اور (المصباح المنیر[29] اور (مہر منیر) میں اپنی طرف سے ایک قید اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ (تائے متحرک سے مع تنوین مراد ہے) یہ مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا ہوا جو دیوبندی صاحبان کی امتیازی شان ہے۔ اس سے لازم آیا کہ (الضاربۃ) میں (تائے متحرک) علامت اسم نہ ہو۔ جو باطل محض ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا   حال طفلاں زبوں شدہ است

و علامت فعل آن است کہ قد در اوّلش باشد چوں قَدْ ضَرَبَ یا
اور فعل کی علامت یہ ہے کہ قد اُس کے اول میں ہو جیسے قد ضرب یا
سین باشد چوں سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ باشد چوں سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جزم
سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جزم
بُوَد چوں لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل بدو پیوندد چوں ضَرَبْتُ یا تائے
ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے لگی ہو جیسے ضَرَبْتُ یا تائے
ساکن چوں ضَرَبَتْ یا امر باشد چوں اِضْرِبْ یا نہی باشد چوں لَا تَضْرِبْ
ساکن جیسے ضَرَبَتْ یا امر ہو جیسے اِضْرِبْ یا نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ
و علامت حرف آن است کہ ہیچ علامتے از علامات اسم و فعل درو نبود۔
اور حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم و فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت اُس میں نہ ہو۔

مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں پر فعل کی آٹھ علامتیں بیان فرمائیں جن میں اول چھ لفظی ہیں کہ ان کو زبان سے پڑھا جا سکتا ہے اور آخری دو یعنی کسی کلمہ کا امر حاضر معروف ہونا اور کسی کلمہ کا نہی ہونا معنوی ہیں جو زبان سے ملفوظ نہیں ہوتیں

Marfat.com

غلط ہے کہ اُس میں ضمیر فاعل (واو) ہے نہ (انتم) پوشیدہ اسی صرف میر میں ہے کہ (تا در تنصرون علامت خطاب است و حرف استقبال و واو ضمیر جمع مذکر الخ) اور نحو میر میں بھی اعراب مضارع کے بیان میں آرہا ہے کہ تثنیہ اور جمع مذکر میں ضمیر بارز فاعل ہوتی ہے نہ پوشیدہ۔ نحو میر بھی یاد نہیں جس کی شرح تحریر فرمارہے ہیں چہارم یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اسم کی علامت بیان فرمائی (تائے متحرکہ) اور (المصباح المنیر[29] اور (مہر منیر) میں اپنی طرف سے ایک قید اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ (تائے متحرک سے مع تنوین مراد ہے) یہ مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا ہوا جو دیوبندی صاحبان کی امتیازی شان ہے۔ اس سے لازم آیا کہ (الضاربۃ) میں (تائے متحرک) علامت اسم نہ ہو۔ جو باطل محض ہے۔ سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

و علامت فعل آن است کہ قد در اوّلش باشد چوں قَدْ ضَرَبَ یا

اور فعل کی علامت یہ ہے کہ قد اُس کے اول میں ہو جیسے قد ضرب یا

سین باشد چوں سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ باشد چوں سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جزم

سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جزم

بُوَد چوں لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل بدو بپیوندد چوں ضَرَبْتِ یا تائے

ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے لگی ہو جیسے ضَرَبْتِ یا تائے

ساکن چوں ضَرَبَتْ یا امر باشد چوں اِضْرِبْ یا نہی باشد چوں لَا تَضْرِبْ

ساکن جیسے ضَرَبَتْ یا امر ہو جیسے اِضْرِبْ یا نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

و علامت حرف آن است کہ ہیچ علامتے از علامات اسم و فعل در و نبود۔

اور حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم و فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت اُس میں نہ ہو۔

مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں پر فعل کی آٹھ علامتیں بیان فرمائیں جن میں اول چھ لفظی ہیں کہ ان کو زبان سے پڑھا جاسکتا ہے اور آخری دو یعنی کسی کلمہ کا امر حاضر معروف ہونا اور کسی کلمہ کا نہی ہونا معنوی ہیں جو زبان سے ملفوظ نہیں ہوتیں

Marfat.com

جیسے (قد) وغیرہ علامتیں ملفوظ ہوتی ہیں ھکذا قالوا لیکن فقیر کاتب الحروف کی نظر قاصر میں کلمہ کے نہی ہونے کی علامت لفظی ہے کیونکہ کلمہ کے نہی ہونے پر (لا) دلالت کرتا ہے جس کو لائے نہی کہتے ہیں اور وہ ملفوظ ہے۔ جس طرح کلمہ کے امر غائب معروف ہونے پر اور امر مجہول ہونے پر لام دلالت کرتا ہے جس کو لام امر کہتے ہیں اور یہ بھی ملفوظ ہے نظر برآں (یا نہی باشد) بتقدیر مضاف ہے یعنی (یا لائے نہی باشد) فتامل۔

ترکیب

قَدْ ضَرَبَ میں (قد) برائے تحقیق (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک مارا زید نے۔ (سَیَضْرِبُ) میں (سین) حرف استقبالِ قریب (یَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید عنقریب مارے گا (سَوْفَ یَضْرِبُ) میں (سوف) حرف برائے استقبالِ بعید (یَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ زید زمانۂ بعید میں مارے گا (لَمْ یَضْرِبْ) میں (لَمْ) حرف جازم (یَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے نہیں مارا۔ (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم یا واحد مذکر حاضر یا واحد مؤنث حاضر (تا) ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے مارا یا تجھ ایک مذکر نے مارا۔ یا تجھ ایک مؤنث نے مارا۔ (ضَرَبَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اُس میں (ھی) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زینب) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زینب نے مارا۔ (اِضْرِبْ) اور

Marfat.com

جیسے (قد) وغیرہ علامتیں ملفوظ ہوتی ہیں ھکذا قالوا لیکن فقیر کاتب الحروف کی نظر قاصر میں کلمہ کے نہی ہونے کی علامت لفظی ہے کیونکہ کلمہ کے نہی ہونے پر (لا) دلالت کرتا ہے جس کو لائے نہی کہتے ہیں اور وہ ملفوظ ہے۔ جس طرح کلمہ کے امر غائب معروف ہونے پر اور امر مجہول ہونے پر لام دلالت کرتا ہے جس کو لام امر کہتے ہیں اور یہ بھی ملفوظ ہے نظر برآں (یا نہی باشد) بتقدیر مضاف ہے یعنی (یا لائے نہی باشد) فتامل۔

ترکیب

قَدْ ضَرَبَ میں (قد) برائے تحقیق (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک مارا زید نے۔ (سَیَضْرِبُ) میں (سین) حرف استقبالِ قریب (یَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید عنقریب مارے گا (سَوْفَ یَضْرِبُ) میں (سوف) حرف برائے استقبالِ بعید (یَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ زید زمانۂ بعید میں مارے گا (لَمْ یَضْرِبْ) میں (لَمْ) حرف جازم (یَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے نہیں مارا۔ (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم یا واحد مذکر حاضر یا واحد مؤنث حاضر (تا) ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے مارا یا تجھ ایک مذکر نے مارا۔ یا تجھ ایک مؤنث نے مارا۔ (ضَرَبَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اُس میں (ھی) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زینب) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زینب نے مارا۔ (اِضْرِبْ) اور

Marfat.com

(لَا تَضْرِبْ) کی ترکیب گذر گئی۔

تنبیہ[16]

مہر منیر[31] میں (لَمْ یَضْرِبْ) کا ترجمہ کیا ہے (اُس نے ہرگز نہیں مارا) **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (لم) تاکید نفی کے لئے نہیں آتا۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم بیان کر آئے۔ یہ شرح علم کی خدمت ہے یا جہل کی اشاعت۔ سچ ہے کہ

بہ نہی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ جملہ کلمات عرب بر دو قسم است معرب و مبنی۔ معرب
جان لو کہ تمام کلمات عرب دو قسم پر ہیں معرب اور مبنی۔ معرب

آن است کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف شود چوں زَیْدٌ در جَاءَنِیْ زَیْدٌ
وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو جیسے زَیْدٌ جَاءَنِیْ زَیْدٌ

و رَأَیْتُ زَیْدًا و مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ جَاءَ عامل است و زید معرب است
اور رَأَیْتُ زَیْدًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں۔ جَاءَ عامل ہے اور زید معرب ہے

و ضمہ اعراب است و دال محل اعراب و مبنی آں است کہ آخرش باختلاف عوامل
اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب۔ اور مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے

مختلف نہ شود چوں هٰؤُلَاءِ کہ در حالتِ رفع و نصب و جر یکساں است۔
مختلف نہ ہو جیسے هٰؤُلَاءِ کہ رفع اور نصب اور جر (تینوں) حالت میں یکساں رہتا ہے۔

ترکیب

(جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ (یا) ضمیر مفعول بہ (زید) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید آیا (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (زَیْدًا) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے

Marfat.com

(لَا تَضْرِبْ) کی ترکیب گذر گئی۔

تنبیہ[۱۴]

مہر منیر[۱۳] میں (لَمْ یَضْرِبْ) کا ترجمہ کیا ہے (اُس نے ہرگز نہیں مارا) **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (لَمْ) تاکید نفی کے لئے نہیں آتا۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم بیان کر آئے۔ یہ شرح علم کی خدمت ہے یا جہل کی اشاعت۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ جملہ کلمات عرب بر دو قسم است معرب و مبنی۔ معرب

جان لو کہ تمام کلمات عرب دو قسم پر ہیں معرب اور مبنی۔ معرب

آن است کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف شود چوں زَیْدٌ در جَاءَنِیْ زَیْدٌ

وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو جیسے زَیْدٌ جَاءَنِیْ زَیْدٌ

و رَأَیْتُ زَیْدًا و مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ جَاءَ عامل است و زید معرب است

اور رَأَیْتُ زَیْدًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں۔ جَاءَ عامل ہے اور زید معرب ہے

وضمہ اعراب است و دال محل اعراب و مبنی آں است کہ آخرش باختلاف عوامل

اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب۔ اور مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے

مختلف نہ شود چوں هٰؤُلَاءِ کہ در حالتِ رفع و نصب و جر یکساں است۔

مختلف نہ ہو جیسے هٰؤُلَاءِ کہ رفع اور نصب اور جر (تینوں) حالت میں یکساں رہتا ہے۔

ترکیب

(جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے **وقایہ** (یا) ضمیر مفعول بہ (زَیْد) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید آیا (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (زَیْدًا) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے

Marfat.com

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو دیکھا۔ (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز۔ فاعل (با) حرف جار (زید) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ [۱۷و۱۸]

(جَاءَنِیْ زَیْدٌ) میں واقع (جاء) کو المصباح[۳۲] المنیر میں فعل لازم قرار دیا ہے اور (نی) میں یہ توڑ جوڑ کی ہے کہ اصل میں (اِلَیَّ) تھا (الی) حرف جار کو حذف کرکے (یا) کو (جاء) فعل سے ملا دیا۔ اور اُس سے پہلے (نون) لے آئے۔ اس کو صحیح ترکیب بتایا ہے۔ **اقول** یہ غلط محض ہے کیونکہ (جَاءَ) متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ[۱۸۵] میں (جَاءَنِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جاء نی فعل و مفعول و زید مرفوع فاعلہ و زید الثانی مرفوع تاکید لفظی لزید الاول اھ اور (اِمْلَاءُ مَا مَنَّ بِهِ الرَّحْمٰنُ) جلد اول صفحہ[۲۸] میں علامہ محب الدین ابو البقا عکبری متعدی ہونے کی تصریح بایں طور فرماتے ہیں (وجاء کم)۔ یتعدی بنفسہ و بحرف الجر تقول جئتہ و جئت الیہ اھ نظر برآں مذکورہ (توڑ جوڑ) باطل ٹھہری۔ اور مہر منیر[۳۲] میں اسی مقام پر بیان کیا کہ (فعل کے اعراب۔ رفع۔ نصب اور سکون کہلاتے ہیں)۔ **اقول** یہ غلط ہے **اوّلاً** اس لئے کہ یہ دیوبندی بولی ہے نحویوں کی بولی نہیں۔ کیونکہ نحویوں کے اصطلاح میں اس مقام پر فعل کے اعراب کو (جزم) کہتے ہیں سکون نہیں کہتے۔ چنانچہ اسی نحو میر میں فعل مضارع کے اعراب کے بیان میں آرہا ہے جو آپ کو یاد نہیں رہی اور شرح لکھنے کا شوق دامنگیر۔ **ثانیاً** اس لئے کہ اعراب کو (سکون) کہنے کی بنا پر لازم آتا ہے کہ فعل مضارع معرب کے سات صیغے یعنی چار تثنیہ کے اور دو جمع مذکر غائب و حاضر کے اور ایک واحد مؤنث حاضر کا بر تقدیر دخول جازم ہمیشہ بغیر اعراب رہیں۔ کہ اس صورت میں ان پر (سکون) نہیں آتا بلکہ ان کا اعراب (حذف

Marfat.com

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو دیکھا۔ (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز۔ فاعل (با) حرف جار (زید) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۷ و ۱۸

(جَاءَنِیْ زَیْدٌ) میں واقع (جاء) کو المصباح[۳۲] المنیر میں فعل لازم قرار دیا ہے اور (نی) میں یہ توڑ جوڑ کی ہے کہ اصل میں (اِلَیَّ) تھا (الی) حرف جار کو حذف کرکے (یا) کو (جاء) فعل سے ملا دیا۔ اور اُس سے پہلے (نون) لے آئے۔ اس کو صحیح ترکیب بتایا ہے۔ اقول یہ غلط محض ہے کیونکہ (جاءَ) متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۸۵ میں (جاءَنِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جاء نی فعل و مفعول و زید مرفوع فاعلہ و زید الثانی مرفوع تاکید لفظی لزید الاول اھ اور (اِمْلَاءُ مَا مَنَّ بِہِ الرَّحْمٰنُ) جلد اول صفحہ ۲۸ میں علامہ محب الدین ابوالبقا عکبری متعدی ہونے کی تصریح بایں طور فرماتے ہیں (وجاء کم)۔ یتعدی بنفسہ و بحرف الجر تقول جئتہ و جئت الیہ اھ نظر برآں مذکورہ (توڑ جوڑ) باطل ٹھہری۔ اور صفحہ ۳۲ منیر میں اسی مقام پر بیان کیا کہ (فعل کے اعراب۔ رفع۔ نصب اور سکون کہلاتے ہیں)۔ اقول یہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ یہ دیوبندی بولی ہے نحویوں کی بولی نہیں۔ کیونکہ نحویوں کے اصطلاح میں اس مقام پر فعل کے اعراب کو (جزم) کہتے ہیں سکون نہیں کہتے۔ چنانچہ اسی نحومیر میں فعل مضارع کے اعراب کے بیان میں آرہا ہے جو آپ کو یاد نہیں رہی اور شرح لکھنے کا شوق دامنگیر۔ ثانیاً اس لئے کہ اعراب کو (سکون) کہنے کی بنا پر لازم آتا ہے کہ فعل مضارع معرب کے سات صیغے یعنی چار تثنیہ کے اور دو جمع مذکر غائب و حاضر کے اور ایک واحد مؤنث حاضر کا بر تقدیر دخول جازم ہمیشہ بغیر اعراب رہیں۔ کہ اس صورت میں ان پر (سکون) نہیں آتا بلکہ ان کا اعراب (حذف

Marfat.com

نون) ہے اور پانچ صیغے یعنی واحد مذکر غائب و حاضر کے اور ایک واحد مؤنث غائب کا اور دو متکلم کے جبکہ معتل ہوں بغیر اعراب رہیں کیونکہ صورت مذکورہ میں ان کا اعراب بھی (حذف لام) ہوتا ہے نہ (سکون) ہاں ان پانچ صیغوں پر سکون صرف اُس وقت آتا ہے جب کہ یہ صحیح ہوں تو اعراب کو مطلقاً سکون کہدینا غلط ہوا۔ سچ ہے کہ

بہ ہی مکتب و ہی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل۔ بدانکہ جملہ حروف مبنی است و از افعال فعل ماضی و امر حاضر
جان لو کہ تمام حروف مبنی ہیں اور افعال سے فعل ماضی اور امر حاضر
معروف و فعل مضارع با نونہائے جمع مؤنث و با نونہائے تاکید نیز مبنی است
معروف اور فعل مضارع بھی دونوں نون جمع مؤنث اور ہر دو نون تاکید کے ساتھ مبنی ہے
بدانکہ اسم غیر متمکن مبنی است ؛ اما اسم متمکن معرب است بشرط آنکہ در
جان لو کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے البتہ اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب
ترکیب واقع شود و فعل مضارع معرب است بشرط آنکہ از نونہائے جمع
میں واقع ہو اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ دونوں نون جمع
مؤنث و نون تاکید خالی باشد پس در کلام عرب بیش ازیں دو قسم معرب
مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو پس کلام عرب میں ان دو قسموں سے زیادہ معرب
نیست باقی ہمہ مبنی است و اسم غیر متمکن اسمیست کہ با مبنی اصل مشابہت
نہیں باقی سب مبنی ہیں اور اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت
دارد و مبنی اصل سہ چیز است فعل ماضی و امر حاضر معروف و جملہ حروف و اسم
رکھے اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور کل حروف اور اسم
متمکن اسمیست کہ با مبنی اصل مشابہ نہ باشد۔
متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ مبنی اور معرب کی تعریف کرنے کے بعد اس فصل میں اُن کو شمار فرماتے ہیں کہ فلاں فلاں کلمات مبنی ہیں اور فلاں فلاں معرب چنانچہ ارشاد

Marfat.com

نون) ہے اور پانچ صیغے یعنی واحد مذکر غائب و حاضر کے اور ایک واحد مؤنث غائب کا اور دو متکلم کے جبکہ معتل ہوں بغیر اعراب رہیں کیونکہ صورت مذکورہ میں ان کا اعراب بھی (حذف لام) ہوتا ہے نہ (سکون) ہاں ان پانچ صیغوں پر سکون صرف اُس وقت آتا ہے جب کہ یہ صحیح ہوں تو اعراب کو مطلقاً سکون کہدینا غلط ہوا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل۔ بدانکہ جملہ حروف مبنی است واز افعال فعل ماضی و امر حاضر

جان لو کہ تمام حروف مبنی ہیں اور افعال سے فعل ماضی اور امر حاضر

معروف وفعل مضارع بانونہائے جمع مؤنث و بانونہائے تاکید نیز مبنی است

معروف اور فعل مضارع بھی دونوں نون جمع مؤنث اور ہر دو نون تاکید کے ساتھ مبنی ہے

بدانکہ اسم غیر متمکن مبنی است واما اسم متمکن معرب است بشرط آنکہ در

جان لو کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے البتہ اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب

ترکیب واقع شود وفعل مضارع معرب است بشرط آنکہ از نونہائے جمع

میں واقع ہو اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ دونوں نون جمع

مؤنث و نون تاکید خالی باشد پس در کلام عرب بیش ازیں دو قسم معرب

مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو پس کلام عرب میں ان دو قسموں سے زیادہ معرب

نیست باقی ہمہ مبنی است و اسم غیر متمکن اسمیست کہ با مبنی اصل مشابہت

نہیں باقی سب مبنی ہیں اور اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ شابہت

دارد و مبنی اصل سہ چیز است فعل ماضی و امر حاضر معروف وجملہ حروف واسم

رکھے اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور کل حروف اور اسم

متمکن اسمیست کہ با مبنی اصل مشابہ نہ باشد۔

متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ مبنی اور معرب کی تعریف کرنے کے بعد اس فصل میں اُن کو شمار فرماتے ہیں کہ فلاں فلاں کلمات مبنی ہیں اور فلاں فلاں معرب چنانچہ ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ حروف سب کے سب مبنی ہیں۔ اور فعل میں یہ تفصیل کہ کتب نحو میں اُسکی تین قسم قرار دی گئی ہیں :۔ اوّل ماضی دوّم امر حاضر معروف سوّم مضارع اور امر غائب معروف اور امر مجہول مطلقاً اور نہی خواہ معروف ہو یا مجہول سب مضارع میں داخل ہیں کہ جو حکم مضارع کا وہی ان کا۔ ماضی اور امر حاضر معروف کا حکم یہ کہ مطلقاً مبنی ہیں اور مضارع میں یہ تفصیل ہے کہ بر مذہب جمہور۔ جب نونِ جمع مؤنث غائب یا حاضر متصل ہو تو مبنی ہوتا ہے۔ اور جب نونِ تاکید متصل ہو تب بھی۔ ان دونوں صورتوں کے ماسوا میں معرب ہوتا ہے اور نون تاکید کا اتصال صرف پانچ صیغوں میں ہوتا ہے واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ اور دو متکلّم کے صیغوں میں۔ تو بوقت اتصال یہی مبنی ہوں گے باقی سات صیغوں میں اتصال نہیں ہوتا کہ ضمیر فاعل فاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ معرب رہیں گے۔ یہی حکم امر غائب معروف و مجہول اور نہی کا ہے کہ بر وقت اتصال نون جمع مؤنث یا نون تاکید مبنی ہوتے ہیں ورنہ معرب۔ اور اسماء میں اسم غیر متمکن مبنی ہوتا ہے جس کے اقسام کتاب میں آرہے ہیں۔ اور اسم متمکن جب کہ ترکیب میں واقع ہو یعنی اپنے عامل کے ساتھ پایا جائے تو معرب ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں (زید) اسم متمکن معرب فاعل ہے کیونکہ اپنے عامل (جاءَ) کے ساتھ پایا جارہا ہے اور اگر عامل کے ساتھ نہ پایا جائے تو معرب نہیں ہوتا بلکہ مبنی ہوتا ہے جیسے زَیْد۔ بَکْر۔ خَالِد۔ اسم غیر متمکن اُس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو۔ اور اسم متمکن اُس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔ مبنی اصل تین ہیں اول حروف دوم ماضی۔ سوم امر حاضر معروف۔ انہیں کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر اسماء مبنی ہوتے ہیں جس کی تفصیل اگلی کتابوں میں آئے گی یہ مقام اس کے بیان کا نہیں

تنبیہ ۱۹ و ۲۰

مصنّف علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا تھا کہ افعال سے تین فعل مبنی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فرمایا کہ حروف سب کے سب مبنی ہیں۔ اور فعل میں یہ تفصیل کہ کتب نحو میں اُسکی تین قسم قرار دی گئی ہیں = اول ماضی دوم امر حاضر معروف سوم مضارع اور امر غائب معروف اور امر مجہول مطلقًا اور نہی خواہ معروف ہو یا مجہول سب مضارع میں داخل ہیں کہ جو حکم مضارع کا وہی ان کا۔ ماضی اور امر حاضر معروف کا حکم یہ کہ مطلقًا مبنی ہیں اور مضارع میں یہ تفصیل ہے کہ بر مذہب جمہور جب نونِ جمع مؤنث غائب یا حاضر متصل ہو تو مبنی ہوتا ہے۔ اور جب نونِ تاکید متصل ہو تب بھی۔ ان دونوں صورتوں کے ماسوا میں معرب ہوتا ہے اور نون تاکید کا اتصال صرف پانچ صیغوں میں ہوتا ہے واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ اور دو متکلم کے صیغوں میں۔ تو بوقت اتصال یہی مبنی ہوں گے باقی سات صیغوں میں اتصال نہیں ہوتا کہ ضمیر فاعل فاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ معرب رہیں گے۔ یہی حکم امر غائب معروف و مجہول اور نہی کا ہے کہ بروقت اتصال نون جمع مؤنث یا نون تاکید مبنی ہوتے ہیں ورنہ معرب۔ اور اسمار میں اسم غیر متمکن مبنی ہوتا ہے جس کے اقسام کتاب میں آرہے ہیں۔ اور اسم متمکن جب کہ ترکیب میں واقع ہو یعنی اپنے عامل کے ساتھ پایا جائے تو معرب ہوتا ہے جیسے جاءَ زَیْدٌ میں (زید) اسم متمکن معرب فاعل ہے کیونکہ اپنے عامل (جاءَ) کے ساتھ پایا جا رہا ہے اور اگر عامل کے ساتھ نہ پایا جائے تو معرب نہیں ہوتا بلکہ مبنی ہوتا ہے جیسے زَیْد۔ بَکر۔ خَالِدْ۔ اسم غیر متمکن اُس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو۔ اور اسم متمکن اُس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔ مبنی اصل تین ہیں اول حروف دوم ماضی۔ سوم امر حاضر معروف۔ انھیں کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنار پر اسمار مبنی ہوتے ہیں جس کی تفصیل اگلی کتابوں میں آئے گی یہ مقام اس کے بیان کا نہیں

تنبیہ ۱۹ و ۲۰

مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا تھا کہ افعال سے تین فعل مبنی ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فعل ماضی۔ امر حاضر معروف اور فعل مضارع جب کہ اُس سے نون جمع مؤنث یا نون تاکید متصل ہو۔ المصباح المنیر میں تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں (یعنی افعال میں سے فعل ماضی۔ فعل امر اور فعل نہی اور بعض صورتوں میں فعل مضارع بھی مبنی ہوتا ہے) اس تشریح میں مطلقاً فعل امر کو مبنی میں داخل کر دیا۔ خواہ امر حاضر معروف ہو یا امر غائب یا امر مجہول۔ اسی طرح فعل نہی کو بھی۔ اور فعل مضارع سے فعل نہی کو علیحدہ ذکر کیا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ فعل نہی فعل مضارع میں داخل نہیں۔ اور (مہر منیر) میں مبنیات کو شمار کرتے ہوئے تحریر کیا (اسم غیر متمکن۔ فعل ماضی۔ امر حاضر معروف۔ نہی حاضر معروف۔ فعل مضارع نون ہائے جمع مؤنث و تاکید کے ساتھ اور تمام حروف اور صاحب مفصل کے نزدیک جملہ مبنی ہوتے ہیں) انھوں نے فعل نہی میں (حاضر معروف) کی قید بڑھائی اور فعل نہی کو مضارع سے علیحدہ ذکر کیا۔ اوّل یہ سب غلط ہے جو فن سے ناواقفیت پر مبنی اور کتاب نہ سمجھنے سے ناشی۔ نظر برآں یہ تشریح نہیں بلکہ تضلیل ہے۔ سچ ہے کہ

یہ بھی مکتب وہی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ اسم غیر متمکن ہشت قسم است اول مضمرات چوں انا من مرد

جان لو کہ اسم غیر متمکن آٹھ قسم پر ہے: پہلی قسم ضمیریں جیسے (انا) یعنی (میں)

و زن و ضَرَبْتُ۔ زدم من و اِیَّایَ۔ خاص مرا۔ و ضَرَبَنِیْ بزد مرا و

مرد ہو یا عورت اور (ضَرَبْتُ) یعنی مارا میں نے اور (اِیَّایَ) یعنی خاص مجھ کو اور (ضَرَبَنِیْ) یعنی مارا مجھ کو اور

لِیْ مرا ایں ہفتاد ضمیر است۔ چہار دہ مرفوع متصل۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔

(لِیْ) یعنی میرے لئے۔ یہ ستر ضمیریں ہیں چودہ مرفوع متصل مارا میں نے مارا ہم نے

ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبَ۔

مارا تو نے مارا تم دو مذکر نے مارا تم سب مذکر نے مارا تجھ ایک مؤنث نے مارا تم دو مؤنث نے مارا تم سب مؤنث نے مارا اُس ایک مذکر نے

ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتْ۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔

مارا ان دو مذکر نے مارا ان سب مذکر نے مارا اُس ایک مؤنث نے مارا ان دو مؤنث نے۔ مارا ان سب مؤنث نے۔

ضمیر مرفوع متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل

Marfat.com

فعل ماضی۔ امر حاضر معروف اور فعل مضارع جب کہ اُس سے نون جمع مؤنث یا نون تاکید متصل ہو۔ المصباح المنیر[۳۴] میں تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں (یعنی افعال میں سے فعل ماضی۔ فعل امر اور فعل نہی اور بعض صورتوں میں فعل مضارع بھی مبنی ہوتا ہے) اس تشریح میں مطلقاً فعل امر کو مبنی میں داخل کر دیا۔ خواہ امر حاضر معروف ہو یا امر غائب یا امر مجہول۔ اسی طرح فعل نہی کو بھی۔ اور فعل مضارع سے فعل نہی کو علٰحدہ ذکر کیا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ فعل نہی فعل مضارع میں داخل نہیں۔ اور (مہر منیر[۳۵]) میں مبنیات کو شمار کرتے ہوئے تحریر کیا (اسم غیر متمکن۔ فعل ماضی۔ امر حاضر معروف۔ نہی حاضر معروف۔ فعل مضارع نون ہائے جمع مؤنث و تاکید کے ساتھ اور تمام حروف اور صاحب مفصل کے نزدیک جملہ مبنی ہوتے ہیں) انھوں نے فعل نہی میں (حاضر معروف) کی قید بڑھائی اور فعل نہی کو مضارع سے علٰحدہ ذکر کیا۔ اقول یہ سب غلط ہے جو فن سے ناواقفیت پر مبنی اور کتاب نہ سمجھنے سے ناشی۔ نظر برآں یہ تشریح نہیں بلکہ تضلیل ہے۔ سچ ہے کہ

ہم ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ اسم غیر متمکن ہشت قسم است اول مضمرات چوں انا من مرد

جان لو کہ اسم غیر متمکن آٹھ قسم پر ہے۔ پہلی قسم ضمیریں جیسے (انا) بمعنی میں

و زن و ضَرَبْتُ۔ زدم من و اِیَّایَ۔ خاص مرا۔ و ضربنی بزد مرا و

مرد ہو یا عورت اور (ضَرَبْتُ) بمعنی مارا میں نے اور (اِیَّایَ) بمعنی خاص مجھ کو اور (ضَرَبَنِیْ) بمعنی مارا مجھ کو اور

لِیْ مرا ایں ہفتاد ضمیر است۔ چہاردہ مرفوع متصل۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔

(لِیْ) بمعنی میرے لئے۔ یہ ستر ضمیریں ہیں چودہ مرفوع متصل مارا میں نے مارا ہم نے

ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبَ۔

مارا تو نے مارا تم دو مذکر نے مارا تم سب مذکر نے مارا تجھ ایک مؤنث نے مارا تم دو مؤنث نے مارا تم سب مؤنث نے مارا اُس ایک مذکر نے

ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتْ۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔

مارا ان دو مذکر نے مارا ان سب مذکر نے مارا اُس ایک مؤنث نے مارا ان دو مؤنث نے۔ مارا ان سب مؤنث نے۔

ضمیر مرفوع متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل

Marfat.com

وہ دو قسم پر ہے (بارز) اور (مستتر) چنانچہ (ضَرَبْتُ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز ہے برائے واحد متکلم مبنی بر ضم (ضَرَبْنَا) میں (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر مبنی بر سکون (ضَرَبْتَ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر فتح (ضَرَبْتُمَا) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مذکر حاضر مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ضَرَبْتُمْ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مذکر حاضر مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (ضَرَبْتِ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر کسر (ضَرَبْتُمَا) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ضَرَبْتُنَّ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مؤنث حاضر مبنی بر ضم (نون مشدد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (ضَرَبَ) میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر برائے واحد مذکر غائب۔ مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ضَرَبَا) میں (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی بر سکون۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زیدان (ضَرَبُوْا) میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مذکر غائب مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زیدون (ضَرَبَتْ) میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل مستتر برائے واحد مؤنث غائب مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زینب (تا) علامت تانیث مبنی بر سکون (ضَرَبَتَا) میں (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً ھندان (تا) علامت تانیث مبنی بر سکون۔ فتح موجودہ حرکت مناسبت (ضَرَبْنَ) میں (نون) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مؤنث غائب مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً ھندات

اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ ماضی کے صرف ۲ دو صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل مستتر یعنی (پوشیدہ) ہوتی ہے باقی تمام صیغوں میں بارز یعنی (ظاہر) رہا مضارع تو اس کے پانچ صیغوں میں یعنی واحد مذکر غائب میں (ھو) اور مؤنث غائب میں

Marfat.com

وہ دو قسم پر ہے (بارز) اور (مستتر) چنانچہ (ضَرَبْتُ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز ہے برائے واحد متکلم مبنی بر ضم (ضَرَبْنَا) میں (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر مبنی بر سکون (ضَرَبْتَ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر فتح (ضَرَبْتُمَا) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مذکر حاضر مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون (ضَرَبْتُمْ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مذکر حاضر مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (ضَرَبْتِ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر کسر (ضَرَبْتُمَا) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ضَرَبْتُنَّ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مؤنث حاضر مبنی بر ضم (نون مشدد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (ضَرَبَ) میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر برائے واحد مذکر غائب۔ مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ضَرَبَا) میں (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی بر سکون۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زیدان (ضَرَبُوْا) میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مذکر غائب مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زیدونَ (ضَرَبَتْ) میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل مستتر برائے واحد مؤنث غائب مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زینب (تا) علامت تانیث مبنی بر سکون (ضَرَبَتَا) میں (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً ھندان (تا) علامت تانیث مبنی بر سکون۔ فتح موجودہ حرکت مناسبت (ضَرَبْنَ) میں (نون) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مؤنث غائب مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً ھندات

اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ ماضی کے صرف دو صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل مستتر یعنی (پوشیدہ) ہوتی ہے باقی تمام صیغوں میں بارز یعنی (ظاہر) رہا مضارع تو اس کے پانچ صیغوں میں یعنی واحد مذکر غائب میں (ھو) اور مؤنث غائب میں

Marfat.com

اقی) اور واحد مذکر حاضر میں (انت) جس میں (ان) ضمیر (تا) علامت خطاب اور واحد متکلم میں (انا) اور جمع متکلم میں (نحن) ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ باقی میں بارز اور امر حاضر معروف کے صرف ایک صیغہ واحد مذکر حاضر میں (انت) مستتر ہوتا ہے جس میں (اَن) ضمیر ہے اور (تا) علامت خطاب۔ باقی صیغوں میں بارز۔ اور وہ بارز ضمیریں یہ ہیں۔ تثنیہ میں (الف) اور جمع مذکر میں (واو) اور جمع مؤنث میں (نون) اور واحد مؤنث حاضر میں (یا)

تنبیہ [۲۱ تا ۲۵]

(المصباح المنیر [۲۶]) میں ضمیر مرفوع متصل مستتر چار شمار کی ہیں (هُوَ یا هِیَ۔ اَنْتَ۔ یا اَنْتِ۔ اَنَا۔ نَحْنُ) **اقول** یہ حصر غلط ہے بلکہ چودہ ہیں (هُوَ ضَارِبٌ) میں (هو) هُمَا ضَارِبَانِ میں (هُمَا) هُمْ ضَارِبُوْنَ میں (هُمْ) هِیَ ضَارِبَةٌ میں (هِیَ) هُمَا ضَارِبَتَانِ میں (هُمَا) هُنَّ ضَارِبَاتٌ میں (هُنَّ) اَنْتَ ضَارِبٌ میں (اَنْتَ) اَنْتُمَا ضَارِبَانِ میں (اَنْتُمَا) اَنْتُمْ ضَارِبُوْنَ میں (اَنْتُمْ) اَنْتِ ضَارِبَةٌ میں (اَنْتِ) اَنْتُمَا ضَارِبَتَانِ میں (اَنْتُمَا) اَنْتُنَّ ضَارِبَاتٌ (اَنْتُنَّ) اَنَا ضَارِبٌ میں (اَنَا) اور نَحْنُ ضَارِبُوْنَ میں (نَحْنُ) یہ بتفصیل آئندہ مرفوع متصل ضمیریں صفات کے صیغوں میں مستتر ہیں۔ پھر ضمیر مرفوع متصل کی تشریح میں لکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ چودہ ضمیریں مرفوع متصل کی ہیں۔ یہ ضمائر فاعل اور نائب فاعل۔ مبتدا۔ خبر۔ واقع ہوتی ہیں۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں مثال مبتدا ہونے کی اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ میں انتم ضمیر مرفوع متصل بارز مبتدا ہے مثال خبر ہونے کی آشَاهِدٌ اَنْتَ یہاں اَنْتَ خبر ہے۔ مثال فاعل ہونے کی قَالَا۔ اس میں ضمیر هُمَا فاعل ہے۔ مثال نائب فاعل ہونے کی نُصِرُوْا۔ اس میں ضمیر هم نائب فاعل ہے) یہ سب خرافات ہے (اَنتم) اور (انت) مذکور کو ضمیر متصل کہنا خالص جہل ہے۔ اور قالا میں هم ضمیر مستتر کو فاعل کہنا اور (نُصِرُوْا) میں (هم) ضمیر مستتر کو نائب فاعل کہنا جہل بالائے

Marfat.com

(ھی) اور واحد مذکر حاضر میں (انت) جس میں (ان) ضمیر (تا) علامت خطاب اور واحد متکلم میں (انا) اور جمع متکلم میں (نحن) ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ باقی میں بارز اور امر حاضر معروف کے صرف ایک صیغہ واحد مذکر حاضر میں (انت) مستتر ہوتا ہے جس میں (اَن) ضمیر ہے اور (تا) علامت خطاب۔ باقی صیغوں میں بارز۔ اور وہ بارز ضمیریں یہ ہیں۔ تثنیہ میں (الف) اور جمع مذکر میں (واو) اور جمع مؤنث میں (نون) اور واحد مؤنث حاضر میں (یا)

تنبیہ [۲۱ تا ۲۵]

(المصباح[۲۶] المنیر) میں ضمیر مرفوع متصل مستتر چار شمار کی ہیں (ھُوَ یا ھِیَ۔ اَنْتَ۔ یا اَنْتِ۔ اَنَا۔ نَحْنُ) **اقول** یہ حصر غلط ہے بلکہ چودہ ہیں (ھُوَ ضَارِبٌ) میں (ھو) ھُمَا ضَارِبَانِ میں (ھُمَا) ھُمْ ضَارِبُوْنَ میں (ھُمْ) ھِیَ ضَارِبَۃٌ میں (ھی) ھُمَا ضَارِبَتَانِ میں (ھما) ھُنَّ ضَارِبَاتٌ میں (ھُنَّ) اَنْتَ ضَارِبٌ میں (اَنتَ) اَنْتُمَا ضَارِبَانِ میں (اَنْتُمَا) اَنْتُمْ ضَارِبُوْنَ میں (اَنْتُمْ) اَنْتِ ضَارِبَۃٌ میں (اَنْتِ) اَنْتُمَا ضَارِبَتَانِ میں (اَنْتُمَا) اَنْتُنَّ ضَارِبَاتٌ (اَنْتُنَّ) اَنَا ضَارِبٌ میں (اَنَا) اور نَحْنُ ضَارِبُوْنَ میں (نَحْنُ) یہ بتفصیل آئندہ مرفوع متصل ضمیریں صفات کے صیغوں میں مستتر ہیں۔ پھر ضمیر مرفوع متصل کی تشریح میں لکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ چودہ ضمیریں مرفوع متصل کی ہیں۔ یہ ضمائر فاعل اور نائب فاعل مبتدا۔ خبر۔ واقع ہوتی ہیں۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں مثال مبتدا ہونے کی اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ میں اَنتم ضمیر مرفوع متصل بارز مبتدا ہے مثال خبر ہونے کی اَشَاھِدٌ اَنْتَ یہاں اَنْتَ خبر ہے۔ مثال فاعل ہونے کی قالا۔ اس میں ضمیر ھُمَا فاعل ہے۔ مثال نائب فاعل ہونے کی نُصِرُوْا۔ اس میں ضمیر ھم نائب فاعل ہے) یہ سب خرافات ہے اَنتم) اور (انت) مذکور کو ضمیر متصل کہنا خالص جہل ہے۔ اور قالا میں ھما ضمیر مستتر کو فاعل کہنا اور (نُصِرُوْا) میں (ھم) ضمیر مستتر کو نائب فاعل کہنا جہل بالائے

Marfat.com

جہل ہے جو مبتدیوں پر بھی مخفی نہیں۔ اسی المصباح المنیر میں تعریف ضمیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (ضمیر یا مضمر وہ اسم کہلاتا ہے جو ایسے متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جس کا تذکرہ اُس سے پہلے حقیقۃً یا حکماً آچکا ہو) دیوبندی صاحبان کی گھٹی میں تنقیص داخل ہے اس لئے ان سے کسی چیز کی صحیح تعریف نہیں ہوتی۔ ضمیر غائب کا ماقبل میں تذکرہ یعنی مرجع ہوا کرتا ہے۔ نہ ضمیر متکلم اور مخاطب کا۔ پوری شرح اسی قسم کے اباطیل پر مشتمل ہے جس سے طلبہ گمراہ ہو رہے ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلاّ حال طفلاں زبوں شدہ است

وچہاردہ مرفوع منفصل۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ۔

اور چودہ مرفوع منفصل۔ میں ہم تو ایک مذکر تم دو مذکر تم سب مذکر

اَنْتِ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُنَّ۔ هُوَ۔ هُمَا۔ هُمْ۔ هِیَ۔ هُمَا۔ هُنَّ

تو ایک مؤنث تم دو مؤنث تم سب مؤنث وہ ایک مذکر وہ دو مذکر وہ سب مذکر وہ ایک مؤنث وہ دو مؤنث وہ سب مؤنث

ضمیر مرفوع منفصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی نہ ہو یہ ضمیر مرفوع متصل کی طرح دو قسم پر نہیں (بارز) اور (مستتر) بلکہ یہ ہمیشہ بارز ہوتی ہے (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم مبنی بر فتح اُن کے نزدیک جو صرف (اَنَ) کو ضمیر قرار دیتے ہیں اور الف برائے اشباع۔ یا مبنی بر سکون ان کے نزدیک جو پورے کو ضمیر کہتے ہیں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم معظم یا برائے متکلم مع الغیر مبنی بر ضم (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر حاضر۔ مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح (اَنْتُمَا) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر۔ مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَنْتُمْ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر حاضر مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (اَنْتِ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر کسر (اَنْتُمَا)

Marfat.com

جہل ہے جو مبتدیوں پر بھی مخفی نہیں۔ اسی المصباح المنیر میں تعریف ضمیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (ضمیر یا مضمر وہ اسم کہلاتا ہے جو اپنے متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جس کا تذکرہ اُس سے پہلے حقیقۃً یا حکماً آچکا ہو) دیوبندی صاحبان کی گھٹی میں تنقیص داخل ہے اس لئے ان سے کسی چیز کی صحیح تعریف نہیں ہوتی۔ ضمیر غائب کا ماقبل میں تذکرہ یعنی مرجع ہوا کرتا ہے۔ نہ ضمیر متکلم اور مخاطب کا۔ پوری شرح اسی قسم کے اباطیل پر مشتمل ہے جس سے طلبہ گمراہ ہو رہے ہیں۔ سچ ہے کہ

ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

وچہاردہ مرفوع منفصل۔ اَنَا ۔ نَحْنُ ۔ اَنْتَ ۔ اَنْتُمَا ۔ اَنْتُمْ۔

اور چودہ مرفوع منفصل ۔ میں ہم تو ایک مذکر تم دو مذکر تم سب مذکر

اَنْتِ ۔ اَنْتُمَا ۔ اَنْتُنَّ ۔ هُوَ ۔ هُمَا ۔ هُمْ ۔ هِيَ ۔ هُمَا ۔ هُنَّ

تو ایک مؤنث تم دو مؤنث تم سب مؤنث وہ ایک مذکر وہ دو مذکر وہ سب مذکر وہ ایک مؤنث وہ دو مؤنث وہ سب مؤنث

ضمیر مرفوع منفصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی نہ ہو یہ ضمیر مرفوع متصل کی طرح دو قسم پر نہیں (بارز) اور (مستتر) بلکہ یہ ہمیشہ بارز ہوتی ہے (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم مبنی بر فتح اُن کے نزدیک جو صرف (اَنْ) کو ضمیر قرار دیتے ہیں اور الف برائے اشباع ۔ یا مبنی بر سکون ان کے نزدیک جو پورے کو ضمیر کہتے ہیں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم معظم یا برائے متکلم مع الغیر مبنی بر ضم (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر حاضر۔ مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (اَنْتُمَا) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر۔ مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَنْتُمْ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر حاضر مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (اَنْتِ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر کسرہ (اَنْتُمَا)

Marfat.com

میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَنْتُنَّ) میں (اَن) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مؤنث حاضر۔ مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (نون مشدّد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (هُمَا) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی برضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (هُمْ) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر غائب مبنی برضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مؤنث غائب مبنی بر فتح (هُمَا) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی برضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (هُنَّ) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مؤنث غائب مبنی برضم (نون مشدّد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

و چہاردہ منصوب متصل　ضَرَبَنِیْ　ضَرَبَنَا　ضَرَبَكَ

اور چودہ　منصوب متصل　اُس نے مارا مجھ کو　اُس نے مارا ہم کو　اس نے مارا ایک مذکر کو

ضَرَبَكُمَا　ضَرَبَكُمْ　ضَرَبَكِ　ضَرَبَكُمَا　ضَرَبَكُنَّ

اُس نے مارا تم دو مذکر کو　اُس نے مارا تم سب مذکر کو　اُس نے مارا تجھ ایک مؤنث کو　اُس نے مارا تم دو مؤنث کو　اُس نے مارا تم سب مؤنث کو

ضَرَبَهٗ　ضَرَبَهُمَا　ضَرَبَهُمْ　ضَرَبَهَا　ضَرَبَهُمَا

اُس نے مارا اُس ایک مذکر کو　اس نے مارا اُن دو مذکر کو　اُس نے مارا ان سب مذکر کو　اُس نے مارا اُس ایک مؤنث کو　اُس نے مارا ان دو مؤنث کو

ضَرَبَهُنَّ۔

اُس نے مارا اُن سب مؤنث کو۔ ضمیر منصوب متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل ہو۔

ترکیب

(ضَرَبَنِیْ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف۔ مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

Marfat.com

میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَنْتُنَّ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مؤنث حاضر۔ مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (نون مشدد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (ھُمَا) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ھُمْ) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر غائب مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مؤنث غائب مبنی بر فتح (ھُمَا) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ھُنَّ) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مؤنث غائب مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

و چہاردہ منصوب متصل ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ
اور چودہ منصوب متصل اُس نے مارا مجھ کو اُس نے مارا ہم کو اُس نے مارا تجھ ایک مذکر کو

ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ
اُس نے مارا تم دو مذکر کو اُس نے مارا تم سب مذکر کو اُس نے مارا تجھ ایک مؤنث کو اُس نے مارا تم دو مؤنث کو اُس نے مارا تم سب مؤنث کو

ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا
اُس نے مارا اُس ایک مذکر کو اُس نے مارا ان دو مذکر کو اُس نے مارا ان سب مذکر کو اُس نے مارا اُس ایک مؤنث کو اُس نے مارا ان دو مؤنث کو

ضَرَبَهُنَّ ۔
اُس نے مارا اُن سب مؤنث کو۔ ضمیر منصوب متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل ہو۔

ترکیب

(ضَرَبَنِیْ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف۔ مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

Marfat.com

غائب مثلاً زید (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون مفعول بہ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ زید نے مجھ کو مارا۔ (ضَرَبَنَا میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) (نا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے ہم کو مارا (ضَرَبَكَ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تجھ کو مارا۔ (ضَرَبَكُمَا میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم دو مذکر کو مارا۔ (ضَرَبَكُمْ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم سب مذکر کو مارا (ضَرَبَكِ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب [illegible] (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع [illegible] غائب مثلاً [illegible] (ک)

Marfat.com

غائب مثلاً زید (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون مفعول بہ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ زید نے مجھ کو مارا۔ (ضَرَبَنَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زید) (نا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے ہم کو مارا (ضَرَبَكَ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تجھ کو مارا۔ (ضَرَبَكُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم دو مذکر کو مارا۔ (ضَرَبَكُمْ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم سب مذکر کو مارا (ضَرَبَكِ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (كِ)

Marfat.com

ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تجھ ایک مونث کو مارا۔ (ضَرَبَكُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (کَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم دو مونث کو مارا۔ (ضَرَبَكُنَّ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (کَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مونث مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم سب مونث کو مارا۔ (ضَرَبَهُ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ہا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب۔ مثلاً خالد۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے خالد کو مارا۔ (ضَرَبَهُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھما) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً عمرو بکر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ زید نے عمرو بکر کو مارا۔ (ضَرَبَهُمْ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً

Marfat.com

ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تجھ ایک مؤنث کو مارا۔ (ضَرَبَکُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم دو مؤنث کو مارا۔ (ضَرَبَکُنَّ میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے تم سب مؤنث کو مارا۔ (ضَرَبَہٗ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ہا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً خالد۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے خالد کو مارا۔ (ضَرَبَهُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھما) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً عمرو بکر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے عمرو بکر کو مارا۔ (ضَرَبَهُمْ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً

Marfat.com

زید (هم) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عمر۔ بکر۔ خالد۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ زید نے عمر۔ بکر۔ خالد کو مارا۔ (ضربھا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھا) تمامہ ضمیر منصوب متصل یا صرف (ھ) اور (الف) برائے فرق بین المذکر والمؤنث علی اختلاف القولین مفعول بہ منصوب محلاً۔ برتقدیر اول مبنی بر سکون۔ برتقدیر ثانی مبنی بر فتح۔ اور (الف) مبنی بر سکون۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زینب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے مارا زینب کو (ضربھما) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھما) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زینب و سلمیٰ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے زینب اور سلمیٰ کو مارا۔ (ضَرَبَھُنَّ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھُنَّ) میں (ھ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زینب و سلمیٰ و حلیمہ (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے زینب۔ سلمیٰ۔ حلیمہ کو مارا۔

اِیَّاکَ	اِیَّانَا	اِیَّایَ	و چہاردہ منصوب منفصل۔
خاص تجھ ایک مذکر کو	خاص ہم کو	خاص مجھ کو	اور چودہ منصوب منفصل
اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُمْ	اِیَّاکِ	اِیَّاکُمَا
خاص تم دو مذکر کو	خاص تم سب مذکر کو	خاص تجھ ایک مؤنث کو	خاص تم دو مؤنث کو

Marfat.com

زید (ھم) میں (ھ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عمر۔ بکر۔ خالد۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ زید نے عمر۔ بکر۔ خالد کو مارا۔ (ضَرَبَھَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھا) تمامہ ضمیر منصوب متصل یا صرف (ھ) اور (الف) برائے فرق بین المذکر والمؤنث علی اختلاف القولین مفعول بہ منصوب محلاً۔ بر تقدیر اول مبنی بر سکون۔ بر تقدیر ثانی مبنی بر فتح۔ اور (الف) مبنی بر سکون۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زینب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے مارا زینب کو (ضَرَبَھُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھما) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زینب و سلمیٰ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ **ترجمہ**۔ زید نے زینب اور سلمیٰ کو مارا۔ (ضَرَبَھُنَّ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (ھُنَّ) میں (ھ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زینب و سلمیٰ و حلیمہ (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے زینب۔ سلمیٰ۔ حلیمہ کو مارا۔

و چہاردہ منصوب منفصل (اور چودہ منصوب منفصل) - اِیَّایَ (خاص مجھ کو) اِیَّانَا (خاص ہم کو) اِیَّاکَ (خاص تجھ ایک مذکر کو)

اِیَّاکُمَا (خاص تم دو مذکر کو) اِیَّاکُمْ (خاص تم سب مذکر کو) اِیَّاکِ (خاص تجھ ایک مؤنث کو) اِیَّاکُمَا (خاص تم دو مؤنث کو)

Marfat.com

اِیَّاکُنَّ	اِیَّاہُ	اِیَّاھُمَا	اِیَّاھُمْ	اِیَّاھَا
خاص تم سب مؤنث کو	خاص اُس ایک مذکر کو	خاص ان دو مذکر کو	خاص اُن سب مذکر کو	خاص اُس ایک مؤنث
اِیَّاھُمَا	اِیَّاھُنَّ			
خاص اُن دو مؤنث کو	خاص ان سب مؤنث کو۔			

ضمیر منصوب منفصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل نہ ہو۔ (اِیَّایَ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون (ی) علامت واحد متکلم مبنی بر فتح (اِیَّانَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم معظم اور برائے متکلم مع الغیر مبنی بر سکون (نا) علامت واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر مبنی بر سکون (اِیَّاکَ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر سکون (کَ) حرف خطاب برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر فتح (اِیَّاکُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر مبنی بر سکون (ک) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّاکُمْ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر حاضر مبنی بر سکون (ک) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (اِیَّاکِ) میں۔ (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر سکون (کِ) حرف خطاب برائے واحد مؤنث حاضر (اِیَّاکُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی بر سکون (ک) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّاکُنَّ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مؤنث حاضر مبنی بر سکون (ک) حرف خطاب مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (اِیَّاہُ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر غائب مبنی بر سکون (ھا) علامت غیبت مبنی بر ضم (اِیَّاھُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی بر سکون (ھا) علامت غیبت مبنی بر ضم (میم) حرف عماد

Marfat.com

اِیَّاهَا	اِیَّاهُمْ	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُ	اِیَّاکُنَّ
خاص اُس ایک مؤنث کو	خاص اُن سب مذکر کو	خاص ان دو مذکر کو	خاص اُس ایک مذکر کو	خاص تم سب مؤنث کو
اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُنَّ			
خاص اُن دو مؤنث کو	خاص ان سب مؤنث کو۔			

ضمیر منصوب منفصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہوا اور اپنے عامل سے متصل نہ ہو۔ (اِیَّایَ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون (ی) علامت واحد متکلم مبنی بر فتح (اِیَّانا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم معظم اور برائے متکلم مع الغیر مبنی بر سکون (نا) علامت واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر مبنی بر سکون (اِیَّاكَ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر سکون (كَ) حرف خطاب برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر فتح (اِیَّاکُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر مبنی بر سکون (ك) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّاکُمْ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر حاضر مبنی بر سکون (ك) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (اِیَّاكِ) میں۔ (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر سکون (كِ) حرف خطاب برائے واحد مؤنث حاضر (اِیَّاکُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی بر سکون (ك) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّاکُنَّ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مؤنث حاضر مبنی بر سکون (ك) حرف خطاب مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (اِیَّاهُ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر غائب مبنی بر سکون (ها) علامت غیبت مبنی بر ضم (اِیَّاهُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی بر سکون (ها) علامت غیبت مبنی بر ضم (میم) حرف عماد

Marfat.com

مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّا هُمْ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر غائب مبنی بر سکون (ھا) علامت غیبت مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (اِیَّا ھَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مؤنث غائب مبنی بر سکون (ھَا) بتمامہ علامتِ غیبت تو مبنی بر سکون یا صرف (ھ) علامتِ غیبت تو مبنی بر فتح اور (الف) برائے فرق مذکر، مبنی بر سکون (اِیَّا ھُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی بر سکون (ھ) علامت غیبت مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّا ھُنَّ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مؤنث غائب مبنی بر سکون (ھا) علامت غیبت مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

و چہاردہ مجرور متصل	لِیْ	لَنَا	لَکَ
اور چودہ مجرور متصل	میرے لئے	ہمارے لئے	تجھ ایک مذکر کے لیے
لَکُمَا	لَکُمْ	لَکِ	لَکُمَا
تم دو مذکر کے لئے	تم سب مذکر کے لیے	تجھ ایک مؤنث کے لئے	تم دو مؤنث کے لئے
لَکُنَّ	لَہٗ	لَهُمَا	لَهُمْ
تم سب مؤنث کے لئے	اُس ایک مذکر کے لئے	اُن دو مذکر کے لئے	ان سب مذکر کے لئے۔
لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ	
اُس ایک مؤنث کے لئے	اُن دو مؤنث کے لئے	اُن سب مؤنث کے لئے	

ضمیر مجرور متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل (لِیْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر کسر (ی) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم مجرور محلاً مبنی بر سکون (لَنَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (نا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر۔ مجرور محلاً مبنی بر سکون (لَکَ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (کَ)

Marfat.com

مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّاھُمْ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر غائب مبنی بر سکون (ھا) علامت غیبت مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (اِیَّاھَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مؤنث غائب مبنی بر سکون (ھَا) بتمامہ علامتِ غیبت تو مبنی بر سکون یا صرف (ہ) علامتِ غیبت تو مبنی بر فتح اور (الف) برائے فرق مذکور مبنی بر سکون (اِیَّاھُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی بر سکون (ہ) علامت غیبت مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِیَّاھُنَّ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مؤنث غائب مبنی بر سکون (ھا) علامت غیبت مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

وچہاردہ مجرور متصل	لِیْ	لَنَا	لَکَ
اور چودہ مجرور متصل	میرے لئے	ہمارے لئے	تجھ ایک مذکر کے لئے
لَکُمَا	لَکُمْ	لَکِ	لَکُمَا
تم دو مذکر کے لئے	تم سب مذکر کے لئے	تجھ ایک مؤنث کے لئے	تم دو مؤنث کے لئے
لَکُنَّ	لَہٗ	لَھُمَا	لَھُمْ
تم سب مؤنث کے لئے	اُس ایک مذکر کے لئے	اُن دو مذکر کے لئے	ان سب مذکر کے لئے۔
لَھَا	لَھُمَا	لَھُنَّ	
اُس ایک مؤنث کے لئے	اُن دو مؤنث کے لئے	اُن سب مؤنث کے لئے	

ضمیر مجرور متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل (لِیْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر کسر (ی) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم مجرور محلاً مبنی بر سکون (لَنَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (نا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر مجرور محلاً مبنی بر سکون (لَکَ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ک)

Marfat.com

ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر حاضر مجرور محلاً مبنی بر فتح (لَکُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (کَ) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَکُمْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (کَ) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (لَکِ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (کِ) مکسور ضمیر مجرور متصل برائے واحد مؤنث حاضر مجرور محلاً مبنی بر کسرہ (لَکُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (کُ) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَکُنَّ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (کُ) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (لَہٗ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (لَهُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَهُمْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (لَهَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) بتمامہ ضمیر مجرور متصل تو مبنی بر سکون مجرور محلاً یا صرف (ھ) ضمیر مجرور متصل تو مبنی بر فتح مجرور محلاً برائے واحد مؤنث غائب الف برائے فرق مذکور مبنی بر سکون (لَهُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَهُنَّ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

Marfat.com

ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر حاضر مجرور محلاً مبنی بر فتح (لَکُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَکُمْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (لَكِ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (كِ) مکسور ضمیر مجرور متصل برائے واحد مؤنث حاضر مجرور محلاً مبنی بر کسر (لَکُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَکُنَّ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (لَهٗ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ہا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (لَهُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ہا) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَهُمْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ہا) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (لَهَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ہا) بتمامہ ضمیر مجرور متصل تو مبنی بر سکون مجرور محلاً یا صرف (ہ) ضمیر مجرور متصل تو مبنی بر فتح مجرور محلاً برائے واحد مؤنث غائب الف برائے فرق مذکور مبنی بر سکون (لَهُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ہا) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (لَهُنَّ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ہا) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

Marfat.com

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ ضمیروں میں کوئی (فتح) پر مبنی ہوتی ہے اور کوئی کسرہ پر اور کوئی (ضم) پر اور کوئی (سکون) پر۔ ہم نے ہر ایک کے ساتھ یہ بیان کردیا ہے کہ یہ فلاں حرکت یا سکون پر مبنی ہے۔

تنبیہ ۲۶ تا ۲۹

بحث ضمائر کے اختتام پر (المصباح المنیر) میں جلی حروف سے یہ حکم ارشاد کرکے (ان تعریفات کو خوب زبانی یاد کرلو) ضمیر مرفوع متصل کی تعریف بایں طور فرماتے ہیں (مرفوع متصل وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں اور ہمیشہ فاعل ہوا کرتی ہیں) اقول سبحان اللہ۔ یہ لکھتے وقت پچھلا یاد نہیں رہا ص پر لکھ آئے تھے کہ نائب فاعل بھی ہوا کرتی ہیں اور یہاں پر فاعل میں حصر کردیا جو غلط محض ہے اور بخواہے (کریلے اور نیم چڑھے) اس غلط محض کو زبانی یاد کرنے کی تاکید بھی فرماتے ہیں۔ آہ

کس طرح اُس نگہ ناز سے جیتا ہوگا ‎ ‎ ‎ ‎ زہر دے اُس پہ یہ تاکید کہ پی جا ہوگا

پھر مرفوع منفصل کی تعریف بایں الفاظ فرماتے ہیں (مرفوع منفصل وہ ضمیریں جو فعل سے علیحدہ آتی ہیں اور ترکیب میں مبتدا یا خبر یا فاعل ہوتی ہیں)

یہ حصر بھی غلط ہے کیونکہ ضمیر مرفوع منفصل نائب فاعل بھی ہوتی ہے جیسے ما ضرب اِلَّا انت پھر ضمیر منصوب متصل کی تعریف بایں طور فرماتے ہیں (وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آئیں اور ترکیب میں مفعول بہ ہوں جیسے ضربنی زید یا ایسے حرفوں سے ملیں جو اسم کو نصب کرتے ہیں جیسے اِنِّیْ۔ اِنَّا۔ اِنَّكَ الخ) یہ حصر بھی غلط ہے کہ ضمیر منصوب متصل خبر کان بھی واقع ہوتی ہے جیسے کُنْتُہٗ کما فی ھمع الھوا مع جلد اول ص۶۳ اور خبر کان مفعول بہ نہیں۔ پھر ضمیر منصوب منفصل کی تعریف بایں طریق فرماتے ہیں (وہ ضمیریں جو فعل سے علیحدہ آئیں اور مفعول بہ ہوں) یہ حصر بھی غلط ہے کہ ضمیر منصوب منفصل خبر کان بھی ہوتی ہے

Marfat.com

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ ضمیروں میں کوئی (فتح) پر مبنی ہوتی ہے اور کوئی (کسرہ) پر اور کوئی (ضم) پر اور کوئی (سکون) پر۔ ہم نے ہر ایک کے ساتھ یہ بیان کر دیا ہے کہ یہ فلاں حرکت یا سکون پر مبنی ہے۔

تنبیہ ۲۶ تا ۲۹

بحث ضمائر کے اختتام پر (المصباح المنیر[۴۲]) میں جلی حروف سے یہ حکم ارقام کرکے (ان تعریفات کو خوب زبانی یاد کر لو) ضمیر مرفوع متصل کی تعریف بایں طور فرماتے ہیں (مرفوع متصل وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں اور ہمیشہ فاعل ہوا کرتی ہیں) **اقول** سبحان اللہ۔ یہ لکھتے وقت پچھلا یاد نہیں رہا صـ۳۷ پر لکھ آئے تھے کہ نائب فاعل بھی ہوا کرتی ہیں اور یہاں پر فاعل میں حصر کر دیا جو غلط محض ہے اور بفحوائے (کریلے اور نیم چڑھے) اس غلط محض کو زبانی یاد کرنے کی تاکید بھی فرماتے ہیں۔ آہ

کس طرح اُس نگہ ناز سے جینا ہوگا زہر دے اُس پہ یہ تاکید کہ پی نا ہوگا

پھر مرفوع منفصل کی تعریف بایں الفاظ فرماتے ہیں (مرفوع منفصل وہ ضمیریں جو فعل سے علحدہ آتی ہیں اور ترکیب میں مبتدا یا خبر یا فاعل ہوتی ہیں)

یہ حصر بھی غلط ہے کیونکہ ضمیر مرفوع منفصل نائب فاعل بھی ہوتی ہے جیسے مَا ضُرِبَ اِلَّا اَنْتَ پھر ضمیر منصوب متصل کی تعریف بایں طور فرماتے ہیں (وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آئیں اور ترکیب میں مفعول بہ ہوں جیسے ضربنی زید یا ایسے حرفوں سے ملیں جو اسم کو نصب کرتے ہیں جیسے اِنَّنِیْ۔ اِنَّنَا۔ اِنَّکَ الخ) یہ حصر بھی غلط ہے کہ ضمیر منصوب متصل خبر کان بھی واقع ہوتی ہے جیسے کُنْتُہٗ کما فی ھمع الھوامع جلد اول صـ۶۳ اور خبر کان مفعول بہ نہیں۔ پھر ضمیر منصوب منفصل کی تعریف بایں طریق فرماتے ہیں (وہ ضمیریں جو فعل سے علحدہ آئیں اور مفعول بہ ہوں) یہ حصر بھی غلط ہے کہ ضمیر منصوب منفصل خبر کان بھی ہوتی ہے

Marfat.com

جیسے کُنتُ اِیَّاہُ کما فی الصفحۃ المذکورۃ من الجمع۔ اور خبر کان مفعول نہیں
یہ کتاب شرح ہے یا اباطیل کا مجموعہ۔ سچ ہے کہ
بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم اسمائے اشارات۔ ذَا و ذَانِ و ذَیْنِ

دوسری قسم اسمائے اشارات یہ ایک مذکر یہ دو مذکر یہ دو مذکر

و تَا و تِیْ و تِہٖ و ذِہٖ و ذِھِیْ و تِھِیْ و تَانِ

یہ ایک مؤنث یہ ایک مؤنث یہ ایک مؤنث یہ ایک مؤنث یہ ایک مونث یہ دو مؤنث

و تَیْنِ و اُولَاءِ بمد و اُولیٰ بقصر

یہ دو مؤنث یہ سب مذکر یا سب مؤنث یہ سب مذکر یا سب مؤنث

اسم غیر متمکن کی دوسری قسم اسمائے اشارات ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی وضع امر مبصر کی طرف کسی عضو کے ذریعہ اشارہ کرنے کے لئے ہے۔ اور مجازاً ان سے غیر مبصر کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ (ذَا) اسم اشارہ برائے واحد مذکر مبنی بر سکون (ذَانِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مذکر مبنی بر کسر۔ یہ حالت رفع میں آتا ہے (ذَیْنِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مذکر مبنی بر کسر۔ یہ حالت نصب و جر میں آتا ہے۔ (تا) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تِہٖ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (ذِہٖ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (ذِھِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تِھِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تَانِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مؤنث بحالت رفع مبنی بر کسر (تَیْنِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مؤنث بحالت نصب و جر۔ مبنی بر کسر (اُولَاءِ) اسم اشارہ برائے جمع مذکر و مؤنث بہر سہ حالت مبنی بر کسر۔ (اُولیٰ) اسم اشارہ برائے جمع مذکر و مؤنث مبنی بر سکون۔ ان اسمائے اشارہ کے اول میں کبھی حرف تنبیہ (ھا) لگاتے ہیں تاکہ مخاطب اُس مضمون سے غافل نہ رہے جس کو متکلم بیان کرتا ہے جیسے ھٰذَا۔ ھٰذَانِ۔ ھٰذَیْنِ۔ ھَاتَا۔

Marfat.com

جیسے کُنتُ اِیّاہ کما فی الصفحۃ المذکورۃ من الجمع۔ اور خبر کان مفعول بہ نہیں
یہ کتاب شرح ہے یا اباطیل کا مجموعہ۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم اسمائے اشارات۔ ذَا و ذَانِ و ذَیْنِ

دوسری قسم اسمائے اشارات یہ ایک مذکر یہ دو مذکر یہ دو مذکر

و تَا و تِیْ و تِہْ و ذِہٖ و ذِھِیْ و تِھِیْ و تَانِ

یہ ایک مؤنث یہ ایک مؤنث یہ ایک مؤنث یہ ایک مؤنث یہ ایک مؤنث یہ دو مؤنث

و تَیْنِ و اُولَاءِ بمد و اُولیٰ بقصر

یہ دو مؤنث یہ سب مذکر یا سب مؤنث یہ سب مذکر یا سب مؤنث

اسم غیر متمکن کی دوسری قسم اسمائے اشارات ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی وضع امر مبصر کی طرف کسی عضو کے ذریعہ اشارہ کرنے کے لئے ہے۔ اور مجازاً ان سے غیر مبصر کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ (ذَا) اسم اشارہ برائے واحد مذکر مبنی بر سکون (ذَانِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مذکر مبنی بر کسر۔ یہ حالت رفع میں آتا ہے (ذَیْنِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مذکر مبنی بر کسر۔ یہ حالت نصب و جر میں آتا ہے۔ (تَا) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تِہْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (ذِہٖ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (ذِھِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تِھِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (تَانِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مؤنث بحالت رفع مبنی بر کسر (تَیْنِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مؤنث بحالت نصب و جر۔ مبنی بر کسر (اُولَاءِ) اسم اشارہ برائے جمع مذکر و مؤنث بہرسہ حالت مبنی بر کسر۔ (اُولیٰ) اسم اشارہ برائے جمع مذکر و مؤنث مبنی بر سکون۔ ان اسمائے اشارہ کے اول میں کبھی حرف تنبیہ (ھا) لگاتے ہیں تاکہ مخاطب اُس مضمون سے غافل نہ رہے جس کو متکلم بیان کرتا ہے جیسے ھٰذَا۔ ھٰذَانِ۔ ھٰذَیْنِ۔ ھَاتَا۔

Marfat.com

ھَا تَانِ ۔ ھَاتَیْنِ ۔ ھٰؤُلَاءِ وغیرہ اور کبھی اُن کے آخر میں حرف خطاب لگاتے ہیں جس سے بدوں لواحق یا مع لواحق مخاطب کا مذکر ہونا۔ مؤنث ہونا۔ واحد ہونا تثنیہ ہونا۔ جمع ہونا معلوم ہوتا ہے جیسے ذَاکَ ۔ ذَاکُمَا ۔ ذَاکُمْ ۔ ذَاکِ ۔ ذَاکُمَا ذَاکُنَّ ۔ تَاکَ ۔ تَاکُمَا ۔ تَاکُمْ ۔ تَاکِ ۔ تَاکُمَا ۔ تَاکُنَّ ۔ ذَانِکَ ۔ ذَانِکُمَا ذَانِکُمْ ۔ ذَانِکِ ۔ ذَانِکُمَا ۔ ذَانِکُنَّ ۔ تَانِکَ ۔ تَانِکُمَا ۔ تَانِکُمْ ۔ تَانِکِ ۔ تَانِکُمَا ۔ تَانِکُنَّ ۔ اُولَائِکَ ۔ اُولَائِکُمَا ۔ اُولَائِکُمْ ۔ اُولَائِکِ ۔ اُولَائِکُمَا اُولَاءِ کُنَّ ۔ اسی طرح بواقی ہیں ۔ ان میں حرف خطاب صرف کاف ہے ۔ اور میم حرف عماد تثنیہ کے صیغوں میں ۔ اور الف علامت تثنیہ اور میم ساکن علامت جمع مذکر ۔ اور نون مشدد علامت جمع مؤنث ۔ کبھی حرف خطاب سے پہلے (لام) مکسور یا ساکن لایا جاتا ہے جسکو حرف تبعید کہتے ہیں یہ مشارٌ الیہ کے بعید ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے ذٰلِکَ ۔ ذٰلِکُمَا ۔ ذٰلِکُمْ ۔ ذٰلِکِ ۔ ذٰلِکُمَا ۔ ذٰلِکُنَّ ۔ تِلْکَ ؛

تنبیہ ۳۰ و ۳۱

(المصباح المنیر ص۲۳ اور مہر منیر ص۴۳ دونوں میں اس لام مکسور کے متعلق یہ لکھا ہے کہ (اس سے مراد تنبیہ مقصود ہوا کرتی ہے) اور حرف خطاب (ک) کو ضمیر خطاب قرار دیا ہے ۔ **اقول** یہ دونوں باتیں غلط ہیں ھدایۃ النحو ۔ اور کافیہ پڑھنے والا مبتدی بھی زبان پر نہیں لاسکتا اس لئے کہ ھدایۃ النحو میں فرمایا (وَیَتَّصِلُ بِاَوَاخِرِھَا حَرْفُ الْخِطَابِ) اور الفوائد الشافیہ میں عبارت کافیہ (وَقَدْ عُلِمَ بِذٰلِکَ حَدُّ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھَا میں واقع (ذٰلِکَ) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (وَاللَّامُ حَرْفُ تَبْعِیْدٍ وَالْکَافُ حَرْفُ خِطَابٍ لَا مَحَلَّ لَھُمَا) اسی مقام پر المصباح المنیر نے چند فوائد ذکر کئے ہیں اُن میں سے یہ پہلا فائدہ تھا ۔ ہم نے قلت وقت کے باعث باقی فوائد پر کلام نہیں کیا ۔ ان کو پہلے فائدہ پر قیاس کرلیا جائے جب ان دونوں دیوبندی صاحبان کو نحو کی ابتدائی کتابوں کے مسائل یاد نہیں

Marfat.com

هَا تَانِ ۔ هَا تَیْنِ ۔ هٰؤُ لَاءِ وغیرہ اور کبھی اُن کے آخر میں حرف خطاب لگاتے ہیں جس سے بدوں لواحق یا مع لواحق مخاطب کا مذکر ہونا ۔ مؤنث ہونا ۔ واحد ہونا تثنیہ ہونا ۔ جمع ہونا معلوم ہوتا ہے جیسے ذَاكَ ۔ ذَاكُمَا ۔ ذَاكُمْ ۔ ذَاكِ ۔ ذَاكُمَا ۔ ذَاكُنَّ ۔ تَاكَ ۔ تَاكُمَا ۔ تَاكُمْ ۔ تَاكِ ۔ تَاكُمَا ۔ تَاكُنَّ ۔ ذَانِكَ ۔ ذَانِكُمَا ۔ ذَانِكُمْ ۔ ذَانِكِ ۔ ذَانِكُمَا ۔ ذَانِكُنَّ ۔ تَانِكَ ۔ تَانِكُمَا ۔ تَانِكُمْ ۔ تَانِكِ ۔ تَانِكُمَا ۔ تَانِكُنَّ ۔ اُولَائِكَ ۔ اُولَائِكُمَا ۔ اُولَائِكُمْ ۔ اُولَائِكِ ۔ اُولَائِكُمَا اُولَائِكُنَّ ۔ اسی طرح بواقی ہیں ۔ ان میں حرف خطاب صرف کاف ہے ۔ اور میم حرف عماد تثنیہ کے صیغوں میں ۔ اور الف علامت تثنیہ اور میم ساکن علامت جمع مذکر ۔ اور نون مشدد علامت جمع مؤنث ۔ کبھی حرف خطاب سے پہلے (لام) مکسور یا ساکن لایا جاتا ہے جسکو حرف تبعید کہتے ہیں یہ مشارٌ الیہ کے بعید ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے ذٰلِكَ ۔ ذٰلِكُمَا ۔ ذٰلِكُمْ ۔ ذٰلِكِ ۔ ذٰلِكُمَا ۔ ذٰلِكُنَّ ۔ تِلْكَ الخ

تنبیہ ۳۰ و ۳۱

(المصباح المنیر ص ۴۳ اور (مہر منیر ص) دونوں میں اس لام مکسور کے متعلق یہ لکھا ہے کہ (اس سے مراد تنبیہ مقصود ہوا کرتی ہے) اور حرف خطاب (ك) کو ضمیر خطاب قرار دیا ہے ۔ **اقول** یہ دونوں باتیں غلط ہیں هدایة النحو ۔ اور کافیہ پڑھنے والا مبتدی کبھی زبان پر نہیں لاسکتا اس لئے کہ هدایة النحو میں فرمایا (وَ يَتَّصِلُ بِاٰخِرِهَا حَرْفُ الْخِطَابِ) اور الفوائد الشافیہ میں عبارت کا یہ (وَ قَدْ عُلِمَ بِذٰلِكَ حَدُّ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا میں واقع (ذلك) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (وَاللَّامُ حَرْفُ تَبْعِيْدٍ وَالْكَافُ حَرْفُ خِطَابٍ لَا مَحَلَّ لَهُمَا) اسی مقام پر المصباح المنیر نے چند فوائد ذکر کئے ہیں اُن میں سے یہ پہلا فائدہ تھا ۔ ہم نے قلت وقت کے باعث باقی فوائد پر کلام نہیں کیا ۔ ان کو پہلے فائدہ پر قیاس کرلیا جائے جب ان دونوں دیوبندی صاحبان کو نحو کی ابتدائی کتابوں کے مسائل یاد نہیں

Marfat.com

تو شارح بننے کا شوق کیوں چرچرایا۔ سچ ہے کہ

بہ بہی مکتب و نہ بہی ملا حال طفلاں زبون شدہ است

سوم اسمائے موصولہ اَلَّذِیْ ۔ واَلَّذَانِ ۔ و اَلَّذَیْنِ

تیسری قسم اسمائے موصولہ ایک مذکر دو مذکر دو مذکر

واَلَّذِیْنَ ۔ و اَلَّتِیْ ۔ و اَللَّتَانِ ۔ و اَللَّتَیْنِ ۔ و اَللَّاتِیْ

بہت سے ذی علم ایک مؤنث دو مؤنث دو مؤنث بہت سی مؤنث

واَللَّوَاتِیْ ۔ و مَا و مَن و اَیٌّ و اَیَّةٌ والف لام

بہت سی مؤنث غیر ذی عقل ذی عقل مذکر و مؤنث مؤنث اور الف لام

بمعنی اَلَّذِیْ در اسم فاعل واسم مفعول چوں اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ و ذُوْ

بمعنی اَلَّذِیْ اسم فاعل اور اسم مفعول میں جیسے اَلضَّارِبُ اور اَلْمَضْرُوْبُ اور ذو

بمعنی اَلَّذِیْ در لغت بنی طی نحو جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبَكَ بدانکہ اَیٌّ واَیَّةٌ

بمعنی اَلَّذِیْ لغت بنی طی میں جیسے جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبَكَ جان لو کہ اَیٌّ اور اَیَّةٌ

معرب است ۔

معرب ہیں ۔

(اَلَّذِیْ) اسم موصول برائے واحد مذکر ۔ مبنی بر سکون (اَلَّذَانِ) اسم موصول برائے تثنیہ مذکر (بحالت رفع) مبنی برکسر (اَلَّذَیْنِ) اسم موصول برائے تثنیہ مذکر (بحالت نصب و جر) مبنی برکسر (اَلَّذِیْنَ) اسم موصول برائے جمع مذکر عاقل مبنی بر فتح (اَلَّتِیْ) اسم موصول برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (اَللَّتَانِ) اسم موصول برائے تثنیہ مؤنث (بحالت رفع) مبنی برکسر (اَللَّتَیْنِ) اسم موصول برائے تثنیہ مؤنث (بحالت نصب و جر) مبنی برکسر (اَللَّاتِیْ) اسم موصول برائے جمع مؤنث مبنی بر سکون (اَللَّوَاتِیْ) اسم موصول برائے جمع مؤنث مبنی بر سکون (مَا) اسم موصول برائے غیر ذی عقل غالبًا مبنی بر سکون (مَنْ) اسم موصول برائے ذی عقل مبنی بر سکون ۔ یہ دونوں واحد ۔ تثنیہ جمع ۔ مذکر ۔ مؤنث سب کے لئے آتے ہیں (اَیٌّ) اسم موصول برائے مذکر و مؤنث (اَیَّةٌ)

Marfat.com

تو شارح بننے کا شوق کیوں چرچرایا۔ سچ ہے کہ

به ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم اسمائے موصولہ اَلَّذِیْ ۔ وَاَلَّذَانِ ۔ وَ اَلَّذَیْنِ

تیسری قسم اسمائے موصولہ ایک مذکر دو مذکر دو مذکر

وَاَلَّذِیْنَ ۔ وَ اَلَّتِیْ ۔ وَ اَللَّتَانِ ۔ وَ اَللَّتَیْنِ ۔ وَ اَللَّاتِیْ

بہت سے ذی علم ایک مؤنث دو مؤنث دو مؤنث بہت سی مؤنث

وَاَللَّوَاتِیْ ۔ وَ مَا وَ مَن وَ اَیٌّ وَ اَیَّةٌ والف لام

بہت سی مؤنث غیر ذی عقل ذی عقل مذکر و مؤنث مؤنث اور الف لام

بمعنی اَلَّذِیْ در اسم فاعل و اسم مفعول چوں اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ و ذُوْ

بمعنی اَلَّذِیْ اسم فاعل اور اسم مفعول میں جیسے اَلضَّارِبُ اور المضروب اور ذو

بمعنی اَلَّذِیْ در لغت بنی طی نحو جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبَكَ بدانکہ اَیٌّ وَاَیَّةٌ

بمعنی اَلَّذِیْ لغت بنی طی میں جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ جان لو کہ اَیٌّ اور اَیَّةٌ

معرب است۔

معرب ہیں ۔

(اَلَّذِیْ) اسم موصول برائے واحد مذکر۔ مبنی بر سکون (اَلَّذَانِ) اسم موصول برائے تثنیہ مذکر (بحالت رفع) مبنی بر کسر (اَلَّذَیْنِ) اسم موصول برائے تثنیہ مذکر (بحالت نصب و جر) مبنی بر کسر (اَلَّذِیْنَ) اسم موصول برائے جمع مذکر عاقل مبنی بر فتح (اَلَّتِیْ) اسم موصول برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون (اَللَّتَانِ) اسم موصول برائے تثنیہ مؤنث (بحالت رفع) مبنی بر کسر (اَللَّتَیْنِ) اسم موصول برائے تثنیہ مؤنث بحالت نصب و جر) مبنی بر کسر (اَللَّاتِیْ) اسم موصول برائے جمع مؤنث مبنی بر سکون (اَللَّوَاتِیْ) اسم موصول برائے جمع مؤنث مبنی بر سکون (مَا) اسم موصول برائے غیر ذی عقل غالبًا مبنی بر سکون (مَنْ) اسم موصول برائے ذی عقل مبنی بر سکون۔ یہ دونوں واحد۔ تثنیہ جمع۔ مذکر۔ مؤنث سب کے لئے آتے ہیں (اَیٌّ) اسم موصول برائے مذکر و مؤنث (اَیَّةٌ)

Marfat.com

اسم موصول برائے مؤنث۔ یہ دونوں بھی واحد۔ تثنیہ۔ جمع تینوں کے لئے آتے ہیں نیز (اَیٌّ) مذکر و مؤنث دونوں کے لئے اور (اَیَّۃٌ) صرف مؤنث کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ رضی میں ہے (و اذا اُرید بہ المؤنث جاز الحاق التاء بہ موصولا کان او استفہاما او غیرھما نحو لقیتُ اَیّتھُنَّ لقیتَ و اَیّتھُنَّ لقیتُ (اھ) لیکن اس ترکیب میں معرب ہیں کیونکہ جب صلہ جملہ فعلیہ ہو تو بالاجماع معرب ہوتے ہیں کما فی حاشیۃ الصبان جلد اول ص۱۳۷۔ **سوال**۔ جب (اَیٌّ) اور (اَیَّۃٌ) معرب ہیں تو ان کو مبنیات میں کیوں بیان کیا۔ **جواب**۔ ایک صورت میں مبنی ہوتے ہیں اور تین صورتوں میں معرب۔ اُس ایک صورت کے پیش نظر مبنیات میں ذکر کیا۔ اور تین کے پیش نظر تصریح کردی کہ معرب ہیں وہ ایک صورت یہ ہے کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور۔ اور صدر صلہ محذوف ہو جیسے اِضرِبْ اَیُّھُمْ قَائِمٌ اس میں (قائم) سے پہلے صدر صلہ (ھو) محذوف ہے۔ ترکیب یوں کی جائے گی۔ (اِضرِب) فعل امر حاضر معروف۔ مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (اَیُّ) اسم موصول مبنی بر ضم منصوب محلاً مضاف (ھُمْ) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمر و خالد۔ (یم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (قائم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَیُّ) اسم موصول اپنے مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ (اضرب) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اور معرب ہونے کی تین صورتیں یہ ہیں **اول** یہ کہ (اَی) مضاف ہو اور صدر صلہ مذکور جیسے اِضرِبْ اَیَّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ اس کی ترکیب حسب سابق ہوگی صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں (اَی) مبنی نہیں۔ **دوم** یہ کہ (اَیُّ) مضاف نہ ہو اور صدر صلہ مذکور جیسے اِضرِبْ اَیًّا ھُوَ

Marfat.com

اسم موصول برائے مؤنث۔ یہ دونوں بھی واحد۔ تثنیہ۔ جمع تینوں کے لئے آتے ہیں نیز (اَیٌّ) مذکر و مؤنث دونوں کے لئے اور (اَیَّةٌ) صرف مؤنث کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ رضی میں ہے (و اِذَا اُرید به المؤنث جاز الحاق التاء به موصولا کان او استفهامًا او غیرهما نحو لقیتُ اَیّتهُنّ لقیتَ و اَیّتهُنّ لقیتَ (اه) لیکن اس ترکیب میں معرب ہیں کیونکہ جب صلہ جملہ فعلیہ ہو تو بالاجماع معرب ہوتے ہیں کما فی حاشیۃ الصبان جلد۱ اول ص۱۴۷۔ **سوال**۔ جب (اَیٌّ) اور (اَیَّةٌ) معرب ہیں تو ان کو مبنیات میں کیوں بیان کیا۔ **جواب**۔ ایک صورت میں مبنی ہوتے ہیں اور تین صورتوں میں معرب۔ اُس ایک صورت کے پیش نظر مبنیات میں ذکر کیا۔ اور تین کے پیش نظر تصریح کردی کہ معرب ہیں وہ ایک صورت یہ ہے کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور۔ اور صدر صلہ محذوف ہو جیسے اِضْرِبْ اَیُّهُمْ قَائِمٌ اس میں (قائم) سے پہلے صدر صلہ (ھو) محذوف ہے۔ ترکیب یوں کی جائے گی۔ (اِضْرِبْ) فعل امر حاضر معروف۔ مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں انت پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (اَیُّ) اسم موصول مبنی بر ضم منصوب محلاً مضاف (ھُمْ) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمر و خالد۔ (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (قائم) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَیُّ) اسم موصول اپنے مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ (اِضْرِبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اور معرب ہونے کی تین صورتیں یہ ہیں **اول** یہ کہ (ای) مضاف ہو اور صدر صلہ مذکور جیسے اِضْرِبْ اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ اس کی ترکیب حسب سابق ہوگی صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں (ای) مبنی نہیں۔ **دوم** یہ کہ (اَیٌّ) مضاف نہ ہو اور صدر صلہ مذکور جیسے اِضْرِبْ اَیًّا هُوَ

Marfat.com

قَائِمٌ - سوم - یہ کہ (ای) نہ مضاف ہو نہ صدر صلہ مذکور جیسے اِضْرِبْ اَیًّا قَائِمٌ۔ اس کی ترکیب یوں کریں گے (اضرب) بترکیب معلوم (ایا) اسم موصول مضاف تنوین عوض مضاف الیہ - اور (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ (ایا) اسم موصول اپنے عوض مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ باقی معلوم - اور دوم کی یوں کہ (اَیًّا) اسم موصول اپنے عوض مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ - باقی معلوم۔

الف لام بمعنی (الذی) اسم فاعل اور اسم مفعول پر ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی الذی ضَرَبَ یا الذی یَضْرِبُ الآنَ یا الذی یَضْرِبُ غداً مثلاً اور (المضروب) بمعنی الذی ضُرِبَ یا الذی یُضْرَبُ الآن یا الذی یُضْرَبُ غداً مثلاً اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر کا ہے تو الف لام بمعنی (الذی) اور واحد مؤنث کا ہے تو بمعنی (التی) ہوگا اور تثنیہ مذکر میں بمعنی (اَللَّذَانِ) یا (اَللَّذَیْنِ) اور مؤنث میں بمعنی (اَللَّتَانِ) یا (اَللَّتَیْنِ) اور جمع مذکر میں بمعنی (اَلَّذِیْنَ) اور جمع مؤنث میں بمعنی (اللاتی) اور اس صورت میں اسم فاعل اور اسم مفعول بمعنی فعل ماضی یا حال یا استقبال ہوتے ہیں اور (ذو) بمعنی (الذی) یعنی بمعنی اسم موصول قبیلہ بنی طے کے لغت میں آیا ہے جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (ذو) اسم موصول مبنی بر سکون (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (ضرب) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ - اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل - مرفوع محلاً (جاء) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا - ترجمہ - میرے پاس وہ آیا جس نے تجھ کو مارا۔ قبیلۂ بنی طی کے اکثر و بیشتر استعمال میں یہ (ذو) واحد - تثنیہ - جمع - مذکر و مؤنث

Marfat.com

قَائِمٌ - **سوم** - یہ کہ (ای) نہ مضاف ہو نہ صدر صلہ مذکور جیسے اِضْرِبْ اَیًّا قَائِمٌ۔ اس کی ترکیب یوں کریں گے (اضرب) بترکیب معلوم (ایا) اسم موصول مضاف تنوین عوض مضاف الیہ - اور (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَیًّا) اسم موصول اپنے عوض مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ باقی معلوم - اور دوم کی یوں کہ (اَیًّا) اسم موصول اپنے عوض مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ - باقی معلوم -

الف لام بمعنی (الذی) اسم فاعل اور اسم مفعول پر ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی الذی ضَرَبَ یا الذی یَضْرِبُ الْاٰنَ یا الذی یَضْرِبُ غدًا مثلاً اور (المضروب) بمعنی الذی ضُرِبَ یا الذی یُضْرَبُ الآن یا الذی یُضْرَبُ غدًا مثلاً اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر کا ہے تو الف لام بمعنی (الذی) اور واحد مؤنث کا ہے تو بمعنی (التی) ہوگا اور تثنیہ مذکر میں بمعنی (اَلَّذَانِ) یا (اَلَّذَیْنِ اور مؤنث میں بمعنی (اَللَّتَانِ) یا (اَللَّتَیْنِ) اور جمع مذکر میں بمعنی (اَلَّذِیْنَ) اور جمع مؤنث میں بمعنی (اَللَّاتِی) اور اس صورت میں اسم فاعل اور اسم مفعول بمعنی فعل ماضی یا حال یا استقبال ہوتے ہیں اور (ذو) بمعنی (الذی) یعنی بمعنی اسم موصول قبیلۂ بنی طے کے لغت میں آیا ہے جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ -

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (ذو) اسم موصول مبنی بر سکون (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (ضرب) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ - اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل - مرفوع محلاً (جاء) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا - ترجمہ - میرے پاس وہ آیا جس نے تجھ کو مارا -

قبیلۂ بنی طی کے اکثر و بیشتر استعمال میں یہ (ذو) واحد - تثنیہ - جمع - مذکر و مؤنث

Marfat.com

سب کے لئے آتا ہے جیسے جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبَاکَ اور جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبُوْکَ ۔ اور جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبْتُکَ جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبْتَاکَ جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبْنَکَ اور تینوں حالت رفع۔ نصب۔ جر میں (ذو) ہی رہتا ہے کہ مبنی ہے اور کبھی (ذو) کو صرف واحد۔ مثنی۔ مجموع مذکر کے لئے استعمال کرتے ہیں اور واحد۔ تثنیہ۔ جمع مؤنث کیلئے لفظ (ذَات) مضموم۔ اور کبھی اس (ذو) کو اُس (ذو) کی طرح معرب استعمال کرتے ہیں جو اسمائے ستہ مکبرہ میں آنے والا ہے جس کے معنی ہیں (صاحب) جیسے۔ ذُوْمَالٍ بمعنی صَاحِبُ مَالٍ یعنی واحد مذکر کے لئے (ذو) اور تثنیہ کے لئے (ذَوَانِ) اور جمع کے لئے (ذَوُوْن) اور (اُذْوَاء) اور واحد مؤنث کے لئے (ذات) اور تثنیہ مؤنث کے لئے (ذَوَاتَانِ) اور جمع کے لئے (ذَوَات) اور حالت رفع میں (ذو) اور بحالت نصب (ذا) اور بحالت جر (ذی)۔

تنبیہ ۳۲ تا ۳۵

(المصباح المنیر) اور (مہر منیر) دونوں میں ہے کہ (الضارب)۔ الذی ھو ضارب یا الذی ضَرَبَ کے معنی میں ہے اور المضروب الذی ھو مضروب یا الذی ضرب کے معنی میں ہے) **اقول** دونوں میں اول تقدیر غلط ہے کہ (الضارب) میں الف لام بمعنی (الذی) ہے اور (ضارب) بمعنی فعل ماضی یا حال یا استقبال کما مر اسی طرح (المضروب) میں پھر یہ (ھو) کہاں سے ٹھونس دیا۔ یہ اپنی طرف سے ٹھونس ٹھانس مسائل سے ناواقف ہونے پر مبنی ہے۔ نیز المصباح المنیر میں ہے کہ (ای وایۃ تنہا اسم موصول نہیں بنتے بلکہ ان کا مضاف الیہ ضمیر جمع مذکر غائب ہوا کرتا ہے) یہ بھی غلط بیانی ہے کہ مضاف الیہ دونوں کا ضمیر جمع مذکر غائب نہیں ہوتا۔ صرف (ای) کا ہوتا ہے اور (ایۃ) کا ضمیر جمع مؤنث غائب (ھُنَّ) نیز اُسی میں ہے کہ (ایّ ندا اور جواب ندا کے درمیان برائے فصل آتا ہے جیسے یا ایھا الرجل) یہ بھی غلط بلکہ اغلط ہے جواب ندا کے معنی سمجھے نہیں اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔ اس میں (ای) حرف ندا (یا)

Marfat.com

سب کے لئے آتا ہے جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَاكَ اور جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبُوْكَ ۔ اور جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبْتَكَ جَاءَنِیْ ذُوْضَرَبْتَاكَ جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبْنَكَ اور تینوں حالت رفع۔ نصب۔ جر میں (ذو) ہی رہتا ہے کہ مبنی ہے اور کبھی[۲] (ذو) کو حرف واحد۔ مثنٰی۔ مجموع مذکر کے لئے استعمال کرتے ہیں اور واحد۔ تثنیہ۔ جمع مؤنث کیلئے لفظ (ذَات) مضموم۔ اور کبھی[۳] اس (ذو) کو اُس (ذو) کی طرح معرب استعمال کرتے ہیں جو اسمائے ستہ مکبرہ میں آنے والا ہے جس کے معنی ہیں (صاحب) جیسے۔ ذُوْ مَالٍ بمعنی صَاحِبُ مَالٍ یعنی واحد مذکر کے لئے (ذو) اور تثنیہ کے لئے (ذَوَانِ) اور جمع کے لئے (ذُوُوْن) اور (أَذْوَاء) اور واحد مؤنث کے لئے (ذات) اور تثنیہ مؤنث کے لئے (ذَوَاتَانِ) اور جمع کے لئے (ذَوَات) اور حالت رفع میں (ذو) اور بحالت نصب (ذا) اور بحالت جر (ذی)۔

تنبیہ [۳۲ تا ۳۵]

المصباح المنیر[صـ۲۸] اور (مہر منیر[صـ۲۳]) دونوں میں ہے کہ (الضارب)۔ الذی ھو ضارب یا الذی ضَرَبَ کے معنی میں ہے اور المضروب الذی ھو مضروب یا الذی ضرب کے معنی میں ہے) **اقول** دونوں میں اول تقدیر غلط ہے کہ (الضارب) میں الف لام بمعنی (الذی) ہے اور (ضارب) بمعنی فعل ماضی یا حال یا استقبال کما مر اسی طرح (المضروب) میں پھر یہ (ھو) کہاں سے ٹھونس دیا۔ یہ اپنی طرف سے ٹھونس ٹھانس مسائل سے ناواقف ہونے پر مبنی ہے۔ نیز المصباح المنیر میں ہے کہ (ای وایۃ تنہا اسم موصول نہیں بنتے بلکہ ان کا مضاف الیہ ضمیر جمع مذکر غائب ہوا کرتا ہے) یہ بھی غلط بیانی ہے کہ مضاف الیہ دونوں کا ضمیر جمع مذکر غائب نہیں ہوتا۔ صرف (ای) کا ہوتا ہے اور (ایۃ) کا ضمیر جمع مؤنث غائب (ھُنَّ) نیز اُسی میں ہے کہ (اَیٌّ ندا اور جواب ندا کے درمیان برائے فصل آتا ہے جیسے یا ایھا الرجل) یہ بھی غلط بلکہ اغلط ہے جواب ندا کے معنی سمجھے نہیں اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔ اس میں (ای) حرف ندا (یا)

Marfat.com

اور (الرجل) کے درمیان فاصل ہے اور (رجل) جواب ندا نہیں۔ بلکہ منادی معرف باللام ہے جواب ندا تو جملہ ہوتا ہے اور (الرجل) جملہ نہیں کسی نے سچ کہا ہے کہ

گہ ہمی مکتب و ہمی ملا ۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم اسمائے افعال وآں بر دو قسم است اول بمعنی امر حاضر چوں

چوتھی قسم اسمائے افعال اور یہ دو قسم پر ہیں اول بمعنی امر حاضر معروف جیسے

رُوَیْدَ و بَلْهَ و حَیَّهَلَ و هَلُمَّ دوم بمعنی فعل ماضی چوں هَیْهَاتَ

رُوَیْدَ اور بَلْهَ اور حَیَّهَلَ اور هَلُمَّ دوم بمعنی فعل ماضی جیسے هیهات

و شَتَّانَ۔

اور شتّان

(رُوَیْدَ) بمعنی (اَمْهِلْ) امر حاضر معروف متعدی ہے جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا زید کو ضرور مہلت دو۔

ترکیب

(رُوَیْدَ) اسم فعل مبنی بر فتح۔ مبتدا مرفوع محلاً اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون تا علامت خطاب مبنی بر فتح۔ (زَیْدًا) مفعول بہ (رُوَیْدَ) اسم فعل مبتدا اپنے مفعول بہ اور قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا اور (بَلْهَ) بمعنی (دَعْ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے بَلْهَ زَیْدًا۔ زید کو ضرور چھوڑ دو اس کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی (حَیَّهَلَ) بمعنی (اِئْتِ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے حَیَّهَلَ الصَّلٰوۃَ نماز کے لئے آؤ جس کی ترکیب بھی حسب سابق (هَلُمَّ) بمعنی (اَحْضِرْ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے هَلُمَّ شُهَدَاءَ کُمْ۔ اپنے گواہوں کو حاضر کرو۔ واحد۔ تثنیہ۔ جمع مذکر۔ مؤنث سب کے لئے بر استعمال افصح (هَلُمَّ) ہی آتا ہے اسی طرح مذکورہ اسمائے افعال۔ یہاں پر بقرینہ (شهداءکم (جمع

Marfat.com

اور (الرجل) کے درمیان فاصل ہے اور (الرجل) جواب ندا نہیں۔ بلکہ منادیٰ معرف باللام ہے جواب ندا تو جملہ ہوتا ہے اور (الرجل) جملہ نہیں کسی نے سچ کہا ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حالِ طفلاں زبوں شدہ است

چہارم اسمائے افعال وآں بر دو قسم است اول بمعنی امر حاضر چوں

چوتھی قسم اسمائے افعال اور یہ دو قسم پر ہیں اول بمعنی امر حاضر معروف جیسے

رُوَيْدَ و بَلْهَ و حَيَّهَلَ و هَلُمَّ دوم بمعنی فعل ماضی چوں هَيْهَاتَ

رُوید اور بله اور حیهل اور هلم دوم بمعنی فعل ماضی جیسے هیهات

و شَتَّانَ۔

اور شتّان

(رُوَيْدَ) بمعنی (اَمْهِلْ) امر حاضر معروف متعدی ہے جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا زید کو ضرور مہلت دو۔

ترکیب

(رُوَيْدَ) اسم فعل مبنی بر فتح۔ مبتدا مرفوع محلاً اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون تا علامت خطاب مبنی بر فتح۔ (زَيْدًا) مفعول بہ (رُوَيْدَ) اسم فعل مبتدا اپنے مفعول بہ اور قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا اور (بَلْهَ) بمعنی (دَعْ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے بَلْهَ زَيْدًا۔ زید کو ضرور چھوڑ دو اس کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی (حَيَّهَلَ) بمعنی (اِيْتِ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے حَيَّهَلَ الصَّلٰوةَ نماز کے لئے آؤ جس کی ترکیب بھی حسب سابق (هَلُمَّ) بمعنی (اَحْضِرْ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ۔ اپنے گواہوں کو حاضر کرو۔ واحد۔ تثنیہ۔ جمع مذکر۔ مؤنث سب کے لئے بر استعمال افصح (هَلُمَّ) ہی آتا ہے اسی طرح مذکورہ اسمائے افعال۔ یہاں پر بقرینہ (شہداءکم (جمع

Marfat.com

مذکر کے لئے ہے نظر بر آں (ھَلُمَّ) ہیں (اَنتم) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون قائم مقام خبر (تا) علامت خطاب مبنی برضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون ۔ اور (ھَیْھَاتَ) بمعنی (بَعُدَ) فعل ماضی معروف لازم ہے جیسے ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ ۔ بلاشک دور ہوگیا عید کا دن (ھَیْھَاتَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح (یوم) مضاف (العید) مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر (ھَیْھَاتَ) اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (شَتَّانَ) بمعنی (اِفْتَرَقَ) فعل ماضی معروف لازم ہے اور کم از کم دو فاعل کا مقتضی کہ افتراق دو سے کم میں متحقق نہیں ہوتا ۔ جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو بیشک زید و عمرو جدا ہوگئے ۔ ترکیب حسب سابق ۔ اور کبھی (شَتَّانَ) بمعنی (بَعُدَ) آتا ہے جیسے شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا ۔ اس میں (ما) سے مراد (بون) بمعنی (دوری) نظر بر آں معنی یہ ہوئے کہ بیشک ان دونوں میں دوری ہوگئی ۔

مخفی نہ رہے کہ تمام اسمائے افعال بمعنی امر ہوں یا بمعنی ماضی معنی تاکید پر مشتمل ہوتے ہیں اسی واسطے ہم نے ہر ایک کے ترجمے میں تاکید کا لحاظ رکھا ہے ۔

تنبیہ [۳۶]

(المصباح المنیر) [ص۵۴۴] اور (مہر منیر) میں قدرے اختلاف لفظی کے ساتھ ہے (اور بھی بہت سے اسمائے افعال ہیں جو امر حاضر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً تَعَالَ کہ اِیْتِ (تو آ کے معنی میں ہے) **اقول** یہ غلط ہے کہ (تَعَالَ) اسم فعل نہیں بلکہ یہ باب تفاعل سے امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر ہے ۔ جس کو بمعنی (اِیْتِ) استعمال کرتے ہیں یہ اصل میں (تَعَالَیُ) تھا بروزن (تَقَابَلُ) بوجہ وقف اس کا ضمہ گر کر لام ساکن ہوگیا اور اس کی (یا) گری تو (تَعَالَ) رہ گیا ۔ حالت وقف میں (تَعَالْ) بسکون لام کہتے ہیں ۔ غلط بیانی دیوبندی صاحبان کے یہاں کا بڑا عن کابر چلی آرہی ہے ۔ عقائد کے بیان میں غلط بیانی کرتے رہے ۔ اب لغت عرب وغیرہ میں غلط بیانی شروع کردی ۔

Marfat.com

مذکر کے لئے ہے نظر برآں (ھَلُمَّ) ہیں (اَنتم) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون قائم مقام خبر (تا) علامت خطاب مبنی برضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون ۔ اور (ھَیْھَاتَ) بمعنی (بَعُدَ) فعل ماضی معروف لازم ہے جیسے ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ۔ بلاشک دور ہوگیا عید کا دن (ھَیْھَاتَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح (یوم) مضاف (العید) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر (ھَیْھَاتَ) اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (شَتَّانَ) بمعنی (اِفْتَرَقَ) فعل ماضی معروف لازم ہے اور کم از کم دو فاعل کا مقتضی کہ افتراق دو سے کم میں متحقق نہیں ہوتا۔ جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو بیشک زید و عمرو جدا ہوگئے۔ ترکیب حسب سابق۔ اور کبھی (شَتَّانَ) بمعنی (بَعُدَ) آتا ہے جیسے شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا۔ اس میں (ما) سے مراد (بون) بمعنی (دوری) نظر برآں معنی یہ ہوئے کہ بیشک اُن دونوں میں دوری ہوگئی۔

مخفی نہ رہے کہ تمام اسمائے افعال بمعنی امر ہوں یا بمعنی ماضی معنی تاکید پر مشتمل ہوتے ہیں اسی واسطے ہم نے ہر ایک کے ترجمے میں تاکید کا لحاظ رکھا ہے۔

تنبیہ [۳۶]

(المصباح المنیر [ص۲۷]) اور (مہر منیر [ص۴۳]) میں قدرے اختلاف لفظی کے ساتھ ہے (اور بھی بہت سے اسمائے افعال ہیں جو امر حاضر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً تَعَالَ کہ اِیْتِ (تو آ کے معنی میں ہے) **اقول** یہ غلط ہے کہ (تَعَالَ) اسم فعل نہیں بلکہ یہ باب تفاعل سے امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ جس کو بمعنی (اِیْتِ) استعمال کرتے ہیں یہ اصل میں (تَعَالَیْ) تھا بروزن (تَقَابَلْ) بوجہ وقف اس کا ضمہ گر کر لام ساکن ہوگیا اور اس کی (یا) گری تو (تَعَالَ) رہ گیا۔ حالت وقف میں (تَعَالْ) بسکون لام کہتے ہیں۔ غلط بیانی دیوبندی صاحبان کے یہاں کا بڑا عن کابرٍ چلی آرہی ہے۔ عقائد کے بیان میں غلط بیانی کرتے رہے۔ اب لغت عرب وغیرہ میں غلط بیانی شروع کر دی۔

Marfat.com

ادب

دونوں صاحبوں کی اُردو ئے معلّیٰ ملاحظہ ہو کہ فرماتے ہیں (امر حاضر کے معنوں میں) ایسی زبان پر دعویٰ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء دیوبند سے اُردو سیکھی۔ لکھنؤ کی ٹکسالی زبان چھوڑ کر سیکھنے کے لئے دیوبند کی اُردو رہ گئی تھی جہاں روٹی کو (رُاٹی) اور گاڑی کو (گڈّی) بولتے ہیں۔

تف بریں مذہب ناپاک و بریں گندہ خیال

ارے بے ادبو۔ وہ تو اس سیکھنے سے پاک تھے۔ اُن کو تو سب کچھ اللہ عزّوجل نے ہی سکھایا۔

تعلیم جبرئیل امیں تھی برائے نام
حضرت وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

ان دیوبندی شروح کو دیکھ کر طلبہ کے علم میں ترقی ہوگی یا جہل میں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم اسمائے اصوات چوں اُحْ اُحْ و اُف و بَخْ و نَخْ و غاقِ

پانچویں قسم اسمائے اصوات جیسے اُحْ اُحْ اور اُف اور بَخْ اور نَخْ اور غاقِ

اسم صوت وہ لفظ ہے جو کسی امر عارض کے وقت انسان کی زبان سے طبعی طور پر صادر ہو جیسے بر وقت شدید کھانسی (اُحْ اُحْ) اور بر وقت تکلیف و کراہت (اُف) اور بر وقت خوشی (بَخْ) اور (بَخْ بَخْ) اور (بَخٍّ بَخٍّ) بھی بر وقت مبالغہ بولتے ہیں یا وہ لفظ جس سے کسی حیوان کو آواز دی جائے جیسے اونٹ کو بٹھانے کے لئے (نَخْ) یا (نَخٍّ) یا (نَخِّ) یا وہ لفظ جو کسی آواز کی حکایت ہو جیسے (غاقِ) یہ آواز زاغ کی حکایت ہے۔ **مخفی نہ رہے** کہ (اُفٌّ) اسم فعل بھی ہے۔ اس تقدیر پر بمعنی (اَتَضَجَّرُ) یا (اَتَکَرَّهُ) ہوتا ہے جو بمعنی (تَضَجَّرْتُ) اور (تَکَرَّهْتُ) ہیں تاکہ اسم فعل امر حاضر معروف اور ماضی معروف میں منحصر رہے۔ آیت کریمہ (فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ) میں دونوں ہو سکتا ہے اسی واسطے

Marfat.com

اُردو

دونوں صاحبوں کی اُردو دیکھئے معنٰی ملاحظہ ہو کہ فرماتے ہیں (امر حاضر کے معنوں میں) ایسی زبان پر دعویٰ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء دیوبند سے اُردو سیکھی۔ لکھنؤ کی ٹکسالی زبان چھوڑ کر سیکھنے کے لئے دیوبند کی اُردو رہ گئی تھی جہاں روٹی کو (رُٹی) اور گاڑی کو (گڈّی) بولتے ہیں۔

تف بریں مذہب ناپاک و بریں گندہ خیال

ارے بے ادبو۔ وہ تو اس سیکھنے سے پاک تھے۔ اُن کو تو سب کچھ اللہ عزّ وجل نے ہی سکھایا۔

تعلیم جبرئیل امیں تھی برائے نام
حضرت وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

ان دیوبندی شروح کو دیکھ کر طلبہ کے علم میں ترقی ہوگی یا جہل میں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم اسمائے اصوات چوں اُحْ اُحْ و اُف و بَخٍ و نَخٍ و غاقِ

پانچویں قسم اسمائے اصوات جیسے اُحْ اُحْ اور اُف اور بَخٍ اور نَخٍ اور غاقِ

اسم صوت وہ لفظ ہے جو کسی امر عارض کے وقت انسان کی زبان سے طبعی طور پر صادر ہو جیسے بر وقت شدید کھانسی (اُحْ اُحْ) اور بر وقت تکلیف و کراہت (اُف) اور بر وقت خوشی (بَخٍ) اور (بَخٍ بَخٍ) اور (بَخٍّ بَخٍّ) بھی بر وقت مبالغہ بولتے ہیں یا وہ لفظ جس سے کسی حیوان کو آواز دی جائے جیسے اونٹ کو بٹھانے کے لئے (نَخْ) یا (نَخٍ) یا (نَخٍّ) یا وہ لفظ جو کسی آواز کی حکایت ہو جیسے (غاقِ) یہ آواز زاغ کی حکایت ہے۔ مخفی نہ رہے

کہ (اُفٍّ) اسم فعل بھی ہے۔ اس تقدیر پر بمعنی (اَتَضَجَّرُ) یا (اَتَكَرَّهُ) ہوتا ہے جو بمعنی (تَضَجَّرْتُ) اور (تَكَرَّهْتُ) ہیں تاکہ اسم فعل امر حاضر معروف اور ماضی معروف میں منحصر رہے۔ آیت کریمہ (فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ) میں دونوں ہو سکتا ہے اسی واسطے

Marfat.com

مفسرین دونوں کے ساتھ تفسیر فرماتے ہیں اور بہر دو تقدیر حاصل معنی یہ کہ ماں باپ کے ساتھ انتہائی ادب ضروری ہے حتیٰ کہ ایسا کلمہ بھی زبان پر نہ لایا جائے جس سے معلوم ہو کہ اُن کی جانب سے تمہارے دل میں گرانی ہے۔

تنبیہ [۳۷]

(المصباح المنیر[۴۴]) اور (مہر منیر[۴۵]) میں اسمائے اصوات کی تعریف بایں الفاظ بیان فرمائی ہے کہ (اصطلاح میں ان اسموں کو اصوات کہتے ہیں جو کسی کی آواز نقل کرنے کے لئے یا کسی جانور وغیرہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جائیں) اقول یہ تعریف ناقص ہے کہ (اُح اُح) اور (اُف) اور (بَخ) پر صادق نہیں۔ کیونکہ یہ تینوں نہ تو کسی آواز کی نقل ہیں نہ کسی جانور وغیرہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ نیز (جانور وغیرہ) میں (وغیرہ) کیا چیز ہے اور اس (وغیرہ) کو پکارنے کے لئے کون سا اسم استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دیوبندی اضافہ ہے جس کا لغت عرب میں پتہ نہ کتب نحو میں نشان۔ اسی واسطے یہ ظاہر البطلان۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم اسمائے ظروف۔ ظروف زمان چوں اِذْ و اِذَا و مَتٰی
چھٹی قسم اسمائے ظروف۔ ظروف زمان جیسے اِذْ اور اِذَا اور مَتٰی
و کَیْفَ و اَیَّانَ و اَمْسِ و مُذْ و مُنْذُ و قَطُّ و عَوْضُ و قَبْلُ
اور کَیْفَ اور اَیَّانَ اور اَمْسِ اور مُذْ اور مُنْذُ اور قَطُّ اور عَوْضُ اور قَبْلُ
و بَعْدُ وقتیکہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد۔ و ظروف
اور بَعْدُ جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو اور ظروف
مکان چوں حَیْثُ و قُدَّامُ و تَحْتُ و فَوْقُ وقتیکہ مضاف باشند و مضاف الیہ
مکان جیسے حَیْثُ اور قُدَّامُ اور تَحْتُ اور فَوْقُ جس وقت مضاف ہوں اور مضاف الیہ
محذوف منوی باشد۔
محذوف منوی ہو۔

Marfat.com

مفسرین دونوں کے ساتھ تفسیر فرماتے ہیں اور بہر دو تقدیر حاصل معنی یہ کہ ماں باپ کے ساتھ انتہائی ادب ضروری ہے حتیٰ کہ ایسا کلمہ بھی زبان پر نہ لایا جائے جس سے معلوم ہو کہ اُن کی جانب سے تمہارے دل میں گرانی ہے۔

تنبیہ[۴۷]

(المصباح المنیر[۴۸]) اور (مہر منیر[۴۵]) میں اسمائے اصوات کی تعریف بایں الفاظ بیان فرمائی ہے کہ (اصطلاح میں ان اسموں کو اصوات کہتے ہیں جو کسی کی آواز نقل کرنے کے لئے یا کسی جانور وغیرہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جائیں) **اقول** یہ تعریف ناقص ہے کہ (اُخ اُح) اور (اُف) اور (بَخ) پر صادق نہیں۔ کیونکہ یہ تینوں نہ تو کسی آواز کی نقل ہیں نہ کسی جانور وغیرہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ نیز (جانور وغیرہ) میں (وغیرہ) کیا چیز ہے اور اس (وغیرہ) کو پکارنے کے لئے کون سا اسم استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دیوبندی اضافہ ہے جس کا لغت عرب میں پتہ نہ کتب نحو میں نشان۔ اسی واسطے ہے ظاہر البطلان۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم اسمائے ظروف۔ ظروف زمان چوں اِذْ و اِذَا و مَتٰی
چھٹی قسم اسمائے ظروف ۔ ظروف زمان جیسے اِذْ اور اِذَا اور مَتٰی

و کَیْفَ و اَیَّانَ و اَمْسِ و مُذْ و مُنْذُ و قَطُّ و عَوْضُ و قَبْلُ
اور کَیْفَ اور اَیَّانَ اور اَمْسِ اور مُذْ اور مُنْذُ اور قَطُّ اور عَوْضُ اور قَبْلُ

و بَعْدُ وقتیکہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد۔ و ظروف
اور بَعْدُ جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو اور ظروف

مکان چوں حَیْثُ و قُدَّامُ و تَحْتُ و فَوْقُ وقتیکہ مضاف باشند و مضاف الیہ
مکان جیسے حَیْثُ اور قُدَّامُ اور تَحْتُ اور فَوْقُ جس وقت مضاف ہوں اور مضاف الیہ

محذوف منوی باشد۔
محذوف منوی ہو۔

Marfat.com

اسم ظرف دو قسم پر ہے **اول** وہ جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت کرے یہ (مَفْعَلٌ) یا (مَفْعِلٌ) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِبٌ اس کے معنی ہیں مارنے کا وقت یا مارنے کی جگہ۔ یہ مبنی نہیں **دوم** وہ جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت نہ کرے بلکہ ان کی دلالت مطلقًا زمانہ یا مکان پر ہوتی ہے یہاں پر ایسے ہی اسمائے ظروف کا بیان مقصود ہے جو مبنی ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم پر ہیں۔ **اول** ظروف زمان جیسے (اِذْ) اسم زمان مبنی بر سکون برائے زمانۂ ماضی جیسے قَدِمَ زَیْدٌ اِذْ عَمْرٌو نَائِمٌ زید سفر سے واپس آیا جب کہ عمرو سو رہا تھا اور (اِذَا) اسم زمان مبنی بر سکون برائے زمانۂ مستقبل جیسے اٰتِیْكَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ میں تمہارے پاس آؤں گا جب کہ آفتاب طلوع ہوگا اور (مَتٰی) اسم زمان مبنی بر سکون برائے استفہام جیسے مَتٰی صَلَّیْتَ۔ تم نے کب نماز پڑھی۔ اور (مَتٰی تُصَلِّیْ) تم کب نماز پڑھو گے۔ اور (کَیْفَ) اسم ظرف (مجازًا) مبنی بر فتح حالت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے کَیْفَ یَقُوْمُ زَیْدٌ۔ کیسے کھڑا ہوتا ہے زید یعنی سہارے سے یا بغیر سہارے۔ اس ترکیب میں بنا بر حال منصوب محلاً ہوتا ہے اور کَیْفَ زَیْدٌ زید کیسے ہے یعنی تندرست ہے یا بیمار۔ اس ترکیب میں بنا بر خبریت مرفوع محلاً ہوتا ہے اور (اَیَّانَ) اسم ظرف برائے زمانۂ مستقبل مبنی بر فتح جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ۔ جزا کا دن کب ہوگا اور (اَمْسِ) اسم ظرف بمعنی کل گذشتہ مبنی بر کسر۔ اور (مُذْ) اور (مُنْذُ) دونوں اسم ظرف ہیں۔ اول مبنی بر سکون۔ دوم مبنی بر ضم۔ دونوں کبھی فعل متقدم کی اول مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے مَا رَاَیْتُهٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ میں نے اُس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا یعنی اُس کو نہ دیکھنے کی اول مدت یوم جمعہ ہے اور کبھی جمیع مُدّت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے مَا رَاَیْتُهٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمَانِ میں نے اُس کو دو دن نہیں دیکھا۔ یعنی نہ دیکھنے کی کُل مُدّت دو دن ہے اور (قَطُّ) اسم ظرف مبنی بر ضم۔ فعل ماضی منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل ماضی گذشتہ تمام زمانوں میں منفی ہے جیسے مَا رَاَیْتُهٗ قَطُّ

Marfat.com

اسم ظرف دو قسم پر ہے **اول** وہ جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت کرے یہ (مَفْعَلٌ) یا (مَفْعِلٌ) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِبٌ اس کے معنی ہیں مارنے کا وقت یا مارنے کی جگہ۔ یہ مبنی نہیں **دوم** وہ جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت نہ کرے بلکہ ان کی دلالت مطلقاً زمانہ یا مکان پر ہوتی ہے یہاں پر ایسے ہی اسمائے ظروف کا بیان مقصود ہے جو مبنی ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم پر ہیں۔ **اول** ظروف زمان جیسے (اِذْ) اسم زمان مبنی بر سکون برائے زمانۂ ماضی جیسے قَدِمَ زَیْدٌ اِذْ عَمْرٌو نَائِمٌ زید سفر سے واپس آیا جب کہ عمرو سو رہا تھا اور (اِذَا) اسم زمان مبنی بر سکون برائے زمانۂ مستقبل جیسے اٰتِیْکَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَۃٌ میں تمہارے پاس آؤں گا جب کہ آفتاب طلوع ہوگا اور (مَتٰی) اسم زمان مبنی بر سکون برائے استفہام جیسے مَتٰی صَلَّیْتَ۔ تم نے کب نماز پڑھی۔ اور مَتٰی تُصَلِّیْ تم کب نماز پڑھو گے۔ اور (کَیْفَ) اسم ظرف (مجازاً) مبنی بر فتح حالت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے کَیْفَ یَقُوْمُ زَیْدٌ۔ کیسے کھڑا ہوتا ہے زید یعنی سہارے سے یا بغیر سہارے۔ اس ترکیب میں بنا بر حال منصوب محلاً ہوتا ہے اور کَیْفَ زَیْدٌ زید کیسے ہے یعنی تندرست ہے یا بیمار۔ اس ترکیب میں بنا بر خبریت مرفوع محلاً ہوتا ہے اور (اَیَّانَ) اسم ظرف برائے زمانۂ مستقبل مبنی بر فتح جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ۔ جزا کا دن کب ہوگا اور (اَمْسِ) اسم ظرف بمعنی کل گذشتہ مبنی بر کسر۔ اور (مُذْ) اور (مُنْذُ) دونوں اسم ظرف ہیں۔ اول مبنی بر سکون۔ دوم مبنی بر ضم۔ دونوں کبھی فعل متقدم کی اول مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ میں نے اُس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا یعنی اُس کو نہ دیکھنے کی اول مدت یوم جمعہ ہے اور کبھی جمیع مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمَانِ میں نے اُس کو دو دن نہیں دیکھا۔ یعنی نہ دیکھنے کی کُل مُدت دو دن ہے اور (قَطُّ) اسم ظرف مبنی بر ضم۔ فعل ماضی منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل ماضی گذشتہ تمام زمانوں میں منفی ہے جیسے مَا رَأَیْتُہٗ قَطُّ

Marfat.com

میں نے اُس کو کبھی نہیں دیکھا اور (عَوْضُ) اسم ظرف ہے۔ فعل مستقبل منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل تمام آنے والے ازمنہ میں منفی ہے جیسے لَا أَرَاهُ عَوْضُ میں اُس کو کبھی نہ دیکھوں گا اور (قَبل) اور (بَعد) اسم ظرف ہیں یہ دونوں اور (عَوْضُ) اُس وقت مبنی بر ضم ہوتے ہیں جب کہ ان کا مضاف الیہ عبارت سے حذف کر دیا جائے اور اس کے معنی مراد ہوں۔ دوم ظروف مکان جیسے (حَيْثُ) اسم ظرف برائے مکان مبنی بر ضم جیسے أُصَلِّي حَيْثُ صَلَّيْتَ میں نماز پڑھتا ہوں جہاں تم نے نماز پڑھی تھی۔ اور (قُدَّام) اسم ظرف برائے مکان بمعنی (پیش) اور (تَحْتَ) اسم ظرف برائے مکان بمعنی (زیر) اور (فَوق) اسم ظرف برائے مکان بمعنی (بالا) یہ چاروں اُس وقت مبنی بر ضم ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے اور اُس کے معنی مراد ہوں جیسے بر وقت قرینہ هٰذَا قُدَّامُ یعنی (قُدَّامَكَ) یہ تمہارے سامنے ہے اور هٰذَا تَحْتُ یعنی (تَحْتَكَ) یہ تمہارے نیچے ہے اور هٰذَا فَوْقُ یعنی (فَوْقَكَ) یہ تمہارے اوپر ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (حَيْثُ) مثال مذکور میں مبنی بر ضم ہے اور اُس کا مضاف الیہ حقیقۃً عبارت میں مذکور نہیں کہ وہ مصدر ہے جس کو جملہ مابعد متضمن ہوتا ہے اور وہ عبارت میں مذکور نہیں لیکن اُس کے معنی مراد ہیں۔

تنبیہ ۳۸ تا ۴۶

(المصباح المنیر[۴۰]) میں ہے کہ ظرف زمان کی دو قسم ہیں (اول ظرف زمان جو معین زمانہ پر دلالت کرتے ہیں جیسے یوم الجمعۃ وقت الظہیرۃ الساعۃ الیوم وغیرہ یہ بے شمار ہیں اور یہ سب کے سب معرب ہیں۔ ان کو نحو میر میں بیان نہیں کیا گیا) **اقول** یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ کیونکہ (أَمْسِ) معین

Marfat.com

میں نے اُس کو کبھی نہیں دیکھا اور (عَوْضُ) اسم ظرف ہے۔ فعل مستقبل منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل تمام آنے والے ازمنہ میں منفی ہے جیسے لَا أَرَاهُ عَوْضُ میں اُس کو کبھی نہ دیکھوں گا اور (قَبل) اور (بَعد) اسم ظرف ہیں یہ دونوں اور (عَوْضُ) اُس وقت مبنی برضم ہوتے ہیں جب کہ ان کا مضاف الیہ عبارت سے حذف کر دیا جائے اور اس کے معنی مراد ہوں۔ **دوم** ظروف مکان جیسے (حَیْثُ) اسم ظرف برائے مکان مبنی برضم جیسے اُصَلِّیْ حَیْثُ صَلَّیْتَ میں نماز پڑھتا ہوں جہاں تم نے نماز پڑھی تھی۔ اور (قُدَّام) اسم ظرف برائے مکان بمعنی (پیش) اور (تَحْتُ) اسم ظرف برائے مکان بمعنی (زیر) اور (فَوق) اسم ظرف برائے مکان بمعنی (بالا) یہ چاروں اُس وقت مبنی برضم ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے اور اُس کے معنی مراد ہوں جیسے بروقت قرینہ هٰذَا قُدَّامُ یعنی (قُدَّامَكَ) یہ تمہارے سامنے ہے اور هٰذَا تَحْتُ یعنی (تَحْتَكَ) یہ تمہارے نیچے ہے اور هٰذَا فَوْقُ یعنی (فَوْقَكَ) یہ تمہارے اوپر ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (حَیْثُ) مثال مذکور میں مبنی برضم ہے اور اُس کا مضاف الیہ حقیقۃً عبارت میں مذکور نہیں کہ وہ مصدر ہے جس کو جملہ مابعد متضمن ہوتا ہے اور وہ عبارت میں مذکور نہیں لیکن اُس کے معنی مراد ہیں۔

تنبیہ ۳۸ تا ۴۶

(المصباح المنیر[۴۸]) میں ہے کہ ظرف زمان کی دو قسم ہیں (اول ظرف زمان جو معین زمانہ پر دلالت کرتے ہیں جیسے یوم الجمعۃ وقت الظہیرۃ الساعۃ الیوم وغیرہ یہ بے شمار ہیں اور یہ سب کے سب معرب ہیں۔ ان کو نحو میر میں بیان نہیں کیا گیا) **اقول** یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ کیونکہ (اَمْسِ) معین

Marfat.com

زمانہ پر دلالت کرتا ہے اور معرب نہیں بلکہ مبنی ہے اور نحو میر میں مذکور بھی ہے پھر فرمایا (دوم وہ ظرف زمان ہیں جو مبہم زمانے کو بتاتے ہیں ان میں کوئی تعین نہیں ہے اور یہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں) یہ بھی غلط ہے۔ وقت زمان۔ حین۔ یہ سب کے سب مبہم زمانے پر دلالت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کوئی بھی مبنی نہیں۔ پھر فرمایا (اسی طرح مساء بمعنی شام بھی اسم ظرف مبنی ہے) یہ بھی غلط ہے کہ (مَسَاء) مبنی نہیں بلکہ معرب ہے کما فی الرضی جلد دوم ص۱۱۱ پھر المصباح المنیر) میں فرمایا کہ (عوض اسم ظرف بمعنی (ہرگز) یہ فعل مضارع کے بعد استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ زمانۂ مستقبل میں نفی استغراق کا فائدہ دیتا ہے) اور (مہر منیر) میں ہے کہ (عوض عین کے فتح اور ضاد معجمہ کے ضمہ کے ساتھ بمعنی (کبھی) ہرگز) دونوں صاحبان کا (عوض) کو بمعنی (ہرگز) قرار دینا غلط ہے کیونکہ لفظ (ہرگز) تاکید نفی کے لئے آتا ہے اور (عوض) میں تاکید نہیں۔ پھر اول صاحب کا یہ فرمانا بھی غلط ہے کہ (نفی استغراق کا فائدہ دیتا ہے) بلکہ یوں کہنا تھا کہ (استغراق نفی کا فائدہ دیتا ہے) پھر اوّل صاحب نے فرمایا کہ (دوسرے وہ ظروف مکان جو ابہام کے ساتھ مکان پر دلالت کرتے ہیں وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں) یہ حکم فی نفسہ بھی غلط ہے کہ لفظ مکان بھی ظرف مکان ہے اور ابہام کے ساتھ مکان پر دال۔ پھر بھی مبنی نہیں۔ قرآن کریم میں ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور یہ حکم علی الاطلاق بھی غلط کہ (فوق) اور (تحت) اور (قدام) کا مضاف الیہ اگر مذکور ہو تو مبنی نہیں ہوتے بلکہ معرب ہوتے ہیں۔ یہ بات تو اسی نحو میر کے ارشاد (وقتیکہ الخ) سے مستفاد ہوتی ہے جس کی شرح فرما رہے ہیں لیکن استفادہ کے لئے جوہر لطیف درکار۔ اور اُس کا یہاں پر فقدان بسیار۔ نیز (مہر منیر) ص۴۶ میں (کیف) کے متعلق فرمایا کہ شیخ رضی نے لکھا ہے کہ اخفش کے مذہب پر کیف ظرف ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ استفہام کے ساتھ (علی) کے معنی کو متضمن ہے) اگر یہ نشان دادہ عبارت شیخ رضی کے مقولہ میں داخل ہے تو یہ شیخ رضی پر افترا ہوا کہ

Marfat.com

زمانہ پر دلالت کرتا ہے اور معرب نہیں بلکہ مبنی ہے اور نحومیر میں مذکور بھی ہے پھر فرمایا (دوم وہ ظرف زمان ہیں جو مبہم زمانے کو بتاتے ہیں ان میں کوئی تعین نہیں ہے اور یہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں) یہ بھی غلط ہے۔ وقت زمان۔ حین۔ یہ سب کے سب مبہم زمانے پر دلالت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کوئی بھی مبنی نہیں۔ پھر فرمایا (اسی طرح مساء بمعنی شام بھی اسم ظرف مبنی ہے) یہ بھی غلط ہے کہ (مَسَاء) مبنی نہیں بلکہ معرب ہے کما فی الرضی جلد دوم ص۱۱۱ پھر المصباح المنیر ص۵) میں فرمایا کہ (عوض اسم ظرف بمعنی (ہرگز) یہ فعل مضارع کے بعد استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ زمانہ مستقبل میں نفی استغراق کا فائدہ دیتا ہے) اور (مہر منیر ص۴) میں ہے کہ (عوض عین کے فتح اور ضاد معجمہ کے ضمہ کے ساتھ بمعنی کبھی) ہرگز) دونوں صاحبان کا (عوض) کو بمعنی (ہرگز) قرار دینا غلط ہے کیونکہ لفظ (ہرگز) تاکید نفی کے لئے آتا ہے اور (عوض) میں تاکید نہیں۔ پھر اول صاحب کا یہ فرمانا بھی غلط ہے کہ (نفی استغراق کا فائدہ دیتا ہے) بلکہ یوں کہنا تھا کہ (استغراق نفی کا فائدہ دیتا ہے) پھر اوّل صاحب نے فرمایا کہ (دوسرے وہ ظروف مکان جو ابہام کے ساتھ مکان پر دلالت کرتے ہیں وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں) یہ حکم فی نفسہ بھی غلط ہے کہ لفظ مکان بھی ظرف مکان ہے اور ابہام کے ساتھ مکان پر دال۔ پھر بھی مبنی نہیں۔ قرآن کریم میں ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور یہ حکم علی الاطلاق بھی غلط کہ (فوق) اور (تحت) اور (قدام) کا مضاف الیہ اگر مذکور ہو تو مبنی نہیں ہوتے بلکہ معرب ہوتے ہیں۔ یہ بات تو اسی نحومیر کے ارشاد (وقتیکہ الخ) سے مستفاد ہوتی ہے جس کی شرح فرمارہے ہیں لیکن استفادہ کے لئے جوہر لطیف درکار۔ اور اُس کا یہاں پر فقدان بسیار۔ نیز (مہر منیر ص۴) میں (کیف) کے متعلق فرمایا کہ شیخ رضی نے لکھا ہے کہ اخفش کے مذہب پر کیف ظرف ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ استفہام کے ساتھ (علی) کے معنی کو متضمن ہے) اگر یہ نشان دادہ عبارت شیخ رضی کے مقولہ میں داخل ہے تو یہ شیخ رضی پر افترا ہوا کہ

Marfat.com

انھوں نے یہ نہیں لکھا ہے۔ انھوں نے تو جلد دوم ص۱۹ پر یہ لکھا ہے کہ (کیف) بمعنی (علیٰ ایّ حال) ہے اور اگر یہ عبارت شیخ رضی کے مقولہ میں داخل نہیں تو یہ امام اخفش پر افترا ہے جو دیوبندی صاحبان عادۃً کیا کرتے ہیں سچ ہے کہ
یہ ہی مکتب و ہی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

ھفتم اسمائے کنایات چوں کَمْ و کَذَا کنایت از عدد و
ساتویں قسم اسمائے کنایات۔ جیسے کَمْ اور کَذَا کنایہ عدد سے اور

کَیْتَ و ذَیْتَ کنایت از حدیث۔
کَیْتَ اور ذَیْتَ کنایہ بات سے۔

ساتویں قسم اسمائے کنایات ہیں۔ یہ (کنایہ) کی جمع ہے۔ لغت اور اصطلاح دونوں میں اس کے معنی ہیں معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جو اس پر صراحۃً دلالت نہ کرتا ہو۔ یہاں پر مراد یہ معنی مصدری نہیں بلکہ وہ اسم مراد ہے جو معین چیز پر صراحۃً دلالت نہ کرے۔ اور اس سے بھی ہر ایسا اسم مراد نہیں بلکہ مخصوص اسمار جن کا بیان آیندہ آرہا ہے۔ اور وہ از قبیل مبنیات ہیں جیسے (کَمْ) اور (کَذَا) یہ عدد مبہم پر دلالت کرتے ہیں۔ دونوں مبنی بر سکون (کم) دو قسم پر ہے اول استفہامیہ جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ تمھارے پاس کتنے مرد ہیں؛ دوم خبریہ جیسے کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ۔ کتنے گھر بنا ڈالے میں نے۔ اور عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا۔ میرے پاس اتنے درہم ہیں۔ (کَمْ) استفہامیہ اور (کَذَا) کا مابعد بنا بر تمیز منصوب ہوتا ہے۔ یہ دونوں مضاف نہیں ہوتے۔ اور (کَمْ) خبریہ کا مابعد مضاف الیہ ہونے کی بناء پر مجرور اور (کم) خبریہ مضاف ہوتا ہے۔ اور (کَیْتَ) اور (ذَیْتَ) مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں اور مبنی بر فتح اور دونوں واو عطف کے ساتھ مکرر مستعمل ہوتے ہیں جیسے قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ یا قُلْتُ ذَیْتَ و ذَیْتَ۔ دونوں کے معنی میں نے ایسا ایسا کہا (کم) وغیرہ کی طرح ان کی تمیز نہیں آتی۔

Marfat.com

انھوں نے یہ نہیں لکھا ہے۔ انھوں نے تو جلد دوم ص۱۰۹ پر یہ لکھا ہے کہ (کیف) بمعنی (علیٰ اَیِّ حَالٍ) ہے اور اگر یہ عبارت شیخ رضی کے مقولہ میں داخل نہیں تو یہ امام اخفش پر افترا ہے جو دیوبندی صاحبان عادۃً کیا کرتے ہیں سچ ہے کہ

حال طفلاں زبوں شدہ است — یہ ہی مکتب وہی مُلّا

ھفتم اسمائے کنایات چوں کَمْ و کَذَا کنایت از عدد و

ساتویں قسم اسمائے کنایات۔ جیسے کَمْ اور کَذَا کنایہ عدد سے اور

کَیْتَ و ذَیْتَ کنایت از حدیث۔

کَیْتَ اور ذَیْتَ کنایہ بات سے۔

ساتویں قسم اسمائے کنایات ہیں۔ یہ (کنایہ) کی جمع ہے۔ لغت اور اصطلاح دونوں میں اس کے معنی ہیں معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جو اس پر صراحۃً دلالت نہ کرتا ہو۔ یہاں پر مراد یہ معنی مصدری نہیں بلکہ وہ اسم مراد ہے جو معین چیز پر صراحۃً دلالت نہ کرے۔ اور اس سے بھی ہر ایسا اسم مراد نہیں بلکہ مخصوص اسماء جن کا بیان آئندہ آرہا ہے۔ اور وہ از قبیل مبنیات ہیں جیسے (کَمْ) اور (کَذَا) یہ عدد مبہم پر دلالت کرتے ہیں۔ دونوں مبنی بر سکون (کَمْ) دو قسم پر ہے اول استفہامیہ جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ تمھارے پاس کتنے مرد ہیں؟ دوم خبریہ جیسے کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ۔ کتنے گھر بنا ڈالے ہیں نے۔ اور عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا۔ میرے پاس اتنے درہم ہیں۔ (کَمْ استفہامیہ اور (کَذَا) کا مابعد بنا بر تمیز منصوب ہوتا ہے۔ یہ دونوں مضاف نہیں ہوتے۔ اور (کَمْ) خبریہ کا مابعد مضاف الیہ ہونے کی بناء پر مجرور اور (کم) خبریہ مضاف ہوتا ہے۔ اور (کَیْتَ) اور (ذَیْتَ) مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں اور مبنی بر فتح اور دونوں واو عطف کے ساتھ مکرر مستعمل ہوتے ہیں جیسے قُلْتُ کَیْتَ وَکَیْتَ یا قُلْتُ ذَیْتَ وَذَیْتَ۔ دونوں کے معنی ہیں نے ایسا ایسا کہا (کہ) وغیرہ کی طرح ان کی تمیز نہیں آتی۔

Marfat.com

تنبیہ ۴۷ تا ۴۹

(المصباح المنیرا ص۵۲ میں ہے کہ (کم وکذا دونوں مضاف واقع ہوا کرتے ہیں اور ان کا مابعد مضاف الیہ واقع ہوتا ہے جیسے کَذَا دِرْھَمًا عِنْدِی ۔(اتنے اتنے درہم ہیں میرے پاس) کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکَ کتنے درہم ہیں تیرے پاس) اقول۔ یہ غلط ہے کہ (کذا) اور (کم) استفہامیہ مضاف نہیں ہوتے اور نہ ان کا مابعد مضاف الیہ۔ بصیرت کا فقدان تو ہے ہی۔ بصارت بھی کمزور پڑگئی دونوں مثالوں میں مابعد کو یعنی (دِرْھَمًا) کو منصوب ذکر کیا ہے۔ اور فرمایہ چکے کہ (مابعد مضاف الیہ واقع ہوتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ تم بھی کوئی انساں ہو

تحریر شرح اور تم لاحول ولا قوۃ

پھر مثال اوّل کے ترجمے میں فرماتے ہیں (اتنے اتنے درہم ہیں میرے پاس) یہ (اتنے) کی تکرار کہاں سے آگئی۔ مثال میں تو (کذا) مکرر نہیں۔ ترجمہ بھی صحیح نہیں آتا اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔ سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

هشتم مرکب بنائی چوں اَحَدَ عَشَرَ

آٹھویں قسم مرکب بنائی جیسے احد عشر

اس مرکب کو (بنائی) کہتے ہیں بایں وجہ کہ (بنائی) اسم منسوب ہے جس کے معنی معنی ہیں بنا والا اور یہ (بنا) والا بایں معنی ہیں کہ دونوں جز مبنی ہوتے ہیں۔ مرکب بنائی کی تعریف یہ ہے کہ وہ مرکب جس کا جزو ثانی حرف عطف کے معنی کو خود متضمن ہو یا اُس کی اصل یا کسی اور حرف کے معنی کو متضمن ہو۔ حرف عطف کے معنی کو خود متضمن ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں (اَحَدٌ وَ عَشَرٌ) تھا یا اُس کی اصل متضمن ہو جیسے حَادِیَ عَشَرَ کہ اس کا جزو ثانی خود تو متضمن نہیں بلکہ اس کی

Marfat.com

تنبیہ ۴۷ تا ۴۹

(المصباح المنیر ۵۲ میں ہے کہ (کم وکذا دونوں مضاف واقع ہوا کرتے ہیں اور ان کا مابعد مضاف الیہ واقع ہوتا ہے جیسے كَذَا دِرْهَمًا عِنْدِی۔ (اتنے اتنے درہم ہیں میرے پاس) كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ کتنے درہم ہیں تیرے پاس) اقول۔ یہ غلط ہے کہ (کذا) اور (کم) استفہامیہ مضاف نہیں ہوتے اور نہ ان کا مابعد مضاف الیہ۔ بصیرت کا فقدان تو ہے ہی۔ بصارت بھی کمزور پڑ گئی دونوں مثالوں میں مابعد کو یعنی (دِرْهَمًا) کو منصوب ذکر کیا ہے۔ اور فرما یہ چکے کہ (مابعد مضاف الیہ واقع ہوتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ تم بھی کوئی انساں ہو
تحریر شرح اور تم لاحول ولا قوۃ

پھر مثال اول کے ترجمے میں فرماتے ہیں (اتنے اتنے درہم ہیں میرے پاس) یہ (اتنے) کی تکرار کہاں سے آگئی۔ مثال میں تو (کذا) مکرر نہیں۔ ترجمہ بھی صحیح نہیں آتا اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

هشتم مرکب بنائی چوں اَحَدَ عَشَرَ

آٹھویں قسم مرکب بنائی جیسے احد عشر

اس مرکب کو (بنائی) کہتے ہیں بایں وجہ کہ (بنائی) اسم منسوب ہے جس کے معنی معنی ہیں بنا والا اور یہ (بنا) والا بایں معنی ہیں کہ دونوں جزء مبنی ہوتے ہیں۔ مرکب بنائی کی تعریف یہ ہے کہ وہ مرکب جس کا جزء ثانی حرف عطف کے معنی کو خود متضمن ہو یا اُس کی اصل یا کسی اور حرف کے معنی کو متضمن ہو۔ حرف عطف کے معنی کو خود متضمن ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں (اَحَدٌ وَ عَشَرٌ) تھا یا اُس کی اصل متضمن ہو جیسے حَادِیَ عَشَرَ۔ کہ اس کا جزء ثانی خود تو متضمن نہیں بلکہ اس کی

Marfat.com

اصل یعنی (اَحَدَ عَشَرَ) متضمن ہے کیونکہ (حَادِیَ عَشَرَ) بنا ہے (اَحَدَ عَشَرَ) سے اسی طرح (ثانی عشر) بنا ہے (اثنا عشر) سے اور (ثالث عَشَرَ) بنا ہے (ثلثۃ عشر) سے۔ (سابع عشر) بنا (اربعۃ عشر) سے اسی طرح (تاسع عشر) تک اور کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو جیسے بَیْتَ بَیْتَ۔ کہ اصل میں (بَیْتَ لِبَیْتٍ) تھا اور یہ اصل میں (بَیْتِیْ مُلَاصِقٌ لِبَیْتِكَ) ہے تو (بَیْتَ) ثانی لام حرف جار کے معنی کو متضمن ہے۔ جس مرکب بنائی کا جزو ثانی حرف عطف کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اُس کو مرکب عددی کہتے ہیں۔ اور یہ باختلاف صیغہائے مذکر و مؤنث (اَحَدَ عَشَرَ) سے (تِسْعَةَ عَشَرَ) تک اور (حَادِیَ عَشَرَ) سے (تَاسِعَ عَشَرَ) تک ہے۔ یعنی کل اٹھارہ صیغے ہیں۔ ان کے دونوں جزو مبنی برفتح ہوتے ہیں بجز (اِثْنَا عَشَرَ) کہ اُس کا جزو اول معرب ہے۔ بحالت رفع (اِثْنَا عَشَرَ) اور بحالت نصب و جر (اِثْنَیْ عَشَرَ) اور جزو ثانی مبنی برفتح الحاصل مرکب بنائی دو قسم پر ہے اوّل وہ جو خود یا باعتبار اصل حرف عطف کے معنی پر مشتمل ہو اور یہ اٹھارہ صیغے ہیں۔ دوم وہ جو کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو۔

تنبیہ ۵۰ تا ۵۲

(المصباح المنیر)[۵۲] میں ہے کہ (مرکب بنائی کا تعلق صرف اُن اعداد سے ہے جن میں حرف عطف واو پوشیدہ ہوتا ہے اور اس حرف کے معنی کی وجہ سے اس مرکب کا نام مرکب بنائی ہے۔ اعداد میں احد عشر سے لے کر تسعۃ عشر تک مرکب بنائی کہلاتا ہے) اقول یہ نشان دادہ چاروں باتیں غلط ہیں۔ اول اس لئے کہ مرکب بنائی غیر اعداد میں بھی ہوتا ہے جیسے بَیْتَ بَیْتَ کما مر۔ دوم اس لئے کہ جن اعداد میں (واو) حرفِ عطف پوشیدہ نہیں ہوتا وہ بھی مرکب بنائی ہیں جیسے حَادِیَ عَشَرَ وغیرہ۔ سوم اس لئے کہ مرکب بنائی کی وجہ تسمیہ اُس حرف عطف کے معنی نہیں بلکہ اُس کے اجزاء کا مبنی ہونا کما مر۔ چہارم اس لئے کہ احد عشر سے تسعۃ عشر تک میں مرکب

Marfat.com

اصل یعنی (اَحَدَ عَشَرَ) متضمن ہے کیونکہ (حَادِیْ عَشَرَ) بنا ہے (اَحَدَ عَشَرَ) سے اسی طرح (ثانی عشر) بنا ہے (اثنا عشر) سے اور (ثالث عَشَرَ) بنا ہے (ثلثۃ عشر) سے۔ (رابع عشر) بنا (اربعۃ عشر) سے اسی طرح (تاسع عشر) تک اور کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو جیسے بَیْتَ بَیْتَ۔ کہ اصل میں (بَیْتَ لِبَیْتٍ) تھا۔ اور یہ اصل میں (بَیْتِیْ مُلَاصِقٌ لِبَیْتِكَ) ہے تو (بَیْتَ) ثانی لام حرف جار کے معنی کو متضمن ہے۔ جس مرکب بنائی کا جزو ثانی حرف عطف کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اُس کو مرکب عددی کہتے ہیں۔ اور یہ باختلاف صیغہائے مذکر و مؤنث (اَحَدَ عَشَرَ) سے (تِسْعَۃَ عَشَرَ) تک اور (حَادِیْ عَشَرَ) سے (تَاسِعَ عَشَرَ) تک ہے۔ یعنی کل اٹھارہ صیغے ہیں۔ ان کے دونوں جزو مبنی بر فتح ہوتے ہیں۔ بجز (اِثْنَا عَشَرَ) کہ اُس کا جزو اول معرب ہے۔ بحالت رفع (اِثْنَا عَشَرَ) اور بحالت نصب و جر (اِثْنَیْ عَشَرَ) اور جزو ثانی مبنی بر فتح الحاصل مرکب بنائی دو قسم پر ہے اوّل وہ جو خود یا باعتبار اصل حرف عطف کے معنی پر مشتمل ہو اور یہ اٹھارہ صیغے ہیں۔ دوم وہ جو کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو۔

تنبیہ ۵۰ تا ۵۳

(المصباح المنیر) ص۵۲ میں ہے کہ (مرکب بنائی کا تعلق صرف اُن اعداد سے ہے جن میں حرف عطف واو پوشیدہ ہوتا ہے اور اس حرف کے معنی کی وجہ سے اس مرکب کا نام مرکب بنائی ہے۔ اعداد میں احد عشر سے لے کر تسعۃ عشر تک مرکب بنائی کہلاتا ہے) اقول یہ نشان دادہ چاروں باتیں غلط ہیں۔ اول اس لئے کہ مرکب بنائی غیر اعداد میں بھی ہوتا ہے جیسے بَیْتَ بَیْتَ کما مر۔ دوم اس لئے کہ جن اعداد میں (واو) حرف عطف پوشیدہ نہیں ہوتا وہ بھی مرکب بنائی ہیں جیسے حَادِیْ عَشَرَ وغیرہ۔ سوم اس لئے کہ مرکب بنائی کی وجہ تسمیہ اُس حرف عطف کے معنی نہیں بلکہ اُس کے اجزاء کا مبنی ہونا کما مر۔ چہارم اس لئے کہ احد عشر سے تسعۃ عشر تک میں مرکب

Marfat.com

بنائی منحصر نہیں بلکہ (حَادِیَ عَشَرَ) سے (تَاسِعَ عَشَرَ) تک بھی مرکب بنائی ہے۔
یہ ہے ان فاضل دیوبند کی نحو دانی۔ جو خزعبلات سے ہے مرکب لا ثانی۔
سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی مُلّا — حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ اسم بر دو ضرب است معرفہ ونکرہ۔ معرفہ
جان تو کہ اسم دو قسم پر ہے معرفہ اور نکرہ معرفہ
آں است کہ موضوع باشد برائے چیزے معیّن۔ وآں بر ہفت نوع
وہ اسم ہے جو خاص کیا گیا ہو معین چیز کے ساتھ اور وہ سات قسم پر
ست اول مضمرات۔ دوم اعلام چوں زَید وعَمرو۔ سوم اسمائے
ہے پہلی قسم مضمرات دوسری قسم اعلام جیسے زید اور عمرو تیسری قسم اسمائے
اشارات۔ چہارم اسمائے موصولہ۔ وایں دو قسم را مبہمات گویند
اشارات ۔ چوتھی قسم اسمائے موصولہ ۔ اور ان دونوں قسموں کو مبہمات کہتے ہیں
پنجم معرفہ بہ ندا چوں یَا رَجُلُ۔ ششم معرفہ بالف ولام چوں اَلرَّجُلُ
پانچویں قسم معرفہ بہ ندا جیسے یا رجل چھٹی قسم معرفہ بالف و لام جیسے الرجل
ہفتم مضاف بہ یکے ازینہا چوں غُلَامُہٗ وغُلَامُ زَیدٍ وغُلَامُ ھٰذَا و
ساتویں قسم مضاف ان میں سے کسی ایک کی طرف جیسے غلامہٗ اور غلام زید اور غلام ھذا اور
غُلَامُ الَّذِیْ عِندِیْ وغُلَامُ الرَّجُلِ ونکرہ آں است کہ موضوع باشد
غلام الذی عندی اور غلام الرجل اور نکرہ وہ اسم ہے جو خاص ہو
برائے چیزے غیر معیّن۔ چوں رَجُلٌ وفَرَسٌ۔
غیر معین چیز کے ساتھ جیسے رجل اور فرس۔

(مبہمات) یہ جمع ہے (مُبْھَمَۃٌ) کی نہ (مُبْھَمٌ) کی۔ کیونکہ موصوف (اسم) ہے
کہتے ہیں (اِسْمٌ مُبْھَمٌ) نہ (اِسْمٌ مُبْھَمَۃٌ) اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ
کو (مبھمات) اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے معنی میں (ابہام) یعنی (خفا) ہوتا ہے جو

Marfat.com

بنائی منحصر نہیں بلکہ (حَادِیَ عَشَرَ) سے (تَاسِعَ عَشَرَ) تک بھی مرکب بنائی ہے۔
یہ ہے ان فاضلِ دیوبند کی نحو دانی۔ جو جز غبلیات سے ہے مرکب لا ثانی۔
سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ اسم بر دو ضرب است معرفہ و نکرہ۔ معرفہ
جان لو کہ اسم دو قسم پر ہے معرفہ اور نکرہ معرفہ
آں است کہ موضوع باشد برائے چیزے معیّن۔ وآں بر ہفت نوع
وہ اسم ہے جو خاص کیا گیا ہو معین چیز کے ساتھ اور وہ سات قسم پر
ست اول مضمرات۔ دوم اعلام چوں زَیْد و عَمْرو۔ سوم اسمائے
ہے پہلی قسم مضمرات دوسری قسم اعلام جیسے زید اور عمرو تیسری قسم اسمائے
اشارات۔ چہارم اسمائے موصولہ۔ و ایں دو قسم را مبہمات گویند۔
اشارات۔ چوتھی قسم اسمائے موصولہ۔ اور ان دونوں قسموں کو مبہمات کہتے ہیں
پنجم معرفہ بہ ندا چوں یَا رَجُلُ۔ ششم معرفہ بالف و لام چوں اَلرَّجُلُ
پانچویں قسم معرفہ بہ ندا جیسے یا رجل چھٹی قسم معرفہ بالف و لام جیسے الرجل
ہفتم مضاف بہ یکے ازینہا چوں غُلَامُہٗ و غُلَامُ زَیْدٍ و غُلَامُ ھٰذَا و
ساتویں قسم مضاف ان میں سے کسی ایک کی طرف جیسے غلامہٗ اور غلام زید اور غلام ھذا اور
غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ و غُلَامُ الرَّجُلِ و نکرہ آں است کہ موضوع باشد
غلام الذی عندی اور غلام الرجل اور نکرہ وہ اسم ہے جو خاص ہو
برائے چیزے غیر معیّن۔ چوں رَجُلٌ و فَرَسٌ۔
غیر معین چیز کے ساتھ جیسے رجل اور فرس۔

(مبہمات) یہ جمع ہے (مُبْهَم) کی نہ (مُبْهَمَةٌ) کی۔ کیونکہ موصوف (اسم) ہے کہتے ہیں (اِسْمٌ مُبْهَمٌ) نہ (اِسْمٌ مُبْهَمَۃ) اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کو (مبہمات) اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے معنی ہیں (ابہام) یعنی (خفا) ہوتا ہے جو

Marfat.com

اسم اشارہ میں بذریعہ صفت یا اشارہ حسیہ زائل کیا جاتا ہے اور اسم موصول میں بذریعہ صلہ۔ اوّل جیسے کسی متکلم نے کہا۔ هٰذَا تَاجِرٌ۔ یہاں پر (هٰذَا) کے معنی میں (خفا) یعنی پوشیدگی بایں معنی ہے کہ (هٰذَا) کے معنی ہیں۔ مفرد مذکر جس کی طرف کسی عضو سے اشارہ کیا جائے۔ یہ زید۔ عمرو۔ خالد وغیرہ سے ہر ایک ہو سکتا ہے کسی ایک کو معین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ (هٰذَا) کہنے کے ساتھ ساتھ متکلم مثلاً ہاتھ سے بھی اشارہ کرے۔ اب اگر ہاتھ سے اشارہ زید کی طرف کیا تو وہ مشارٌ الیہ قرار پایا اور مذکورہ بالا (خفا) دور ہو گیا اور اگر عمرو کی جانب تو وہ۔ هکذا اور اگر یوں کہا (هٰذَا الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ تَاجِرٌ) تو (هٰذَا) کے معنی کا مذکورہ (خفا) زائل ہوا (اَلَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ) سے جو (هٰذَا) کی صفت ہے۔ **دوم** جیسے (اَلَّذِیْ جَاءَنِی الْاٰنَ تَاجِرٌ) جو میرے پاس ابھی آیا تھا تاجر ہے (اَلَّذِیْ) کے معنی ہیں بھی ابہام ہے کہ اس کے معنی ہیں مفرد مذکر جو زید۔ عمرو۔ بکر۔ خالد۔ میں سے ہر ایک پر صادق آتا ہے (جاءنی الآن) کہنے سے وہ (خفا) دور ہوا اور متعین ہو گیا کہ (اَلَّذِیْ) کا مصداق (متکلم کے پاس ابھی آنے والا) ہے۔ غرضکہ اسمائے اشارہ اپنے معنی یعنی مشارٌ الیہ کے ابہام کو دور کرنے میں صفت کے محتاج ہیں یا اشارہ حسیہ کے اور اسمائے موصولہ اپنے صلہ کے (غلامہ) یہ مضاف بسوئے ضمیر کی مثال ہے (غلام زید) یہ مضاف بسوئے علم کی مثال ہے (غلام هذا) یہ مضاف بسوئے اسم اشارہ کی مثال ہے (غلام الذی عندی) یہ مضاف بسوئے اسم موصول کی مثال ہے۔ اس میں (عندی) مضاف مضاف الیہ سے مل کر (ثَبَتَ) فعل مقدر کا مفعول فیہ ہے (غلام الرجل) یہ مضاف بسوئے معرفہ بالف ولام کی مثال ہے اور (مضاف بہ یکے از ینہا سے مراد وہ جو معرفہ بہ ندا کے ماسوا کی طرف مضاف ہو کیونکہ معرفہ بہ ندا کی طرف کوئی اسم مضاف نہیں ہوتا اس لئے کہ معرفہ بہ ندا منادی ہوتا ہے۔ جب کوئی اسم اُس کی طرف مضاف ہوگا تو معرفہ بہ ندا منادی نہ رہے گا وہ اسم منادیٰ ہو جائے گا۔

Marfat.com

اسم اشارہ میں بذریعہ صفت یا اشارہ حسیہ زائل کیا جاتا ہے اور اسم موصول میں بذریعہ صلہ۔ اوّل جیسے کسی متکلم نے کہا۔ ھٰذَا تَاجِرٌ۔ یہاں پر (ھٰذَا) کے معنی ہیں (خفا) یعنی پوشیدگی بایں معنی ہے کہ (ھٰذَا) کے معنی ہیں۔ مفرد مذکر حس کی طرف کسی عضو سے اشارہ کیا جائے۔ یہ زید۔ عمرو۔ خالد وغیرہ سے ہر ایک ہو سکتا ہے کسی ایک کو معین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ (ھٰذَا) کہنے کے ساتھ ساتھ متکلم مثلاً ہاتھ سے بھی اشارہ کرے۔ اب اگر ہاتھ سے اشارہ زید کی طرف کیا تو وہ مشارٌ الیہ قرار پایا اور مذکورہ بالا (خفا) دور ہوگیا اور اگر عمرو کی جانب تو وہ۔ ھکذا اور اگر یوں کہا (ھٰذَا الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ تَاجِرٌ) تو (ھٰذَا) کے معنی کا مذکورہ (خفا) زائل ہوا (اَلَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ) سے جو (ھٰذَا) کی صفت ہے۔ دوم جیسے (اَلَّذِیْ جَاءَنِی الْاٰنَ تَاجِرٌ) جو میرے پاس ابھی آیا تھا تاجر ہے (اَلَّذِیْ) کے معنی میں بھی ابہام ہے کہ اس کے معنی ہیں مفرد مذکر جو زید۔ عمرو۔ بکر۔ خالد۔ میں سے ہر ایک پر صادق آتا ہے (جاءنی الآن) کہنے سے وہ (خفا) دور ہوا اور متعین ہوگیا کہ (اَلَّذِیْ) کا مصداق (متکلم کے پاس ابھی آنے والا) ہے۔ غرضکہ اسمائے اشارہ اپنے معنی یعنی مشارٌ الیہ کے ابہام کو دور کرنے میں صفت کے محتاج ہیں یا اشارہ حسیہ کے اور اسمائے موصولہ اپنے صلہ کے (غلامہ) مضاف بسوئے ضمیر کی مثال ہے (غلام زید) یہ مضاف بسوئے علم کی مثال ہے (غلام ھذا) یہ مضاف بسوئے اسم اشارہ کی مثال ہے (غلام الذی عندی) یہ مضاف بسوئے اسم موصول کی مثال ہے۔ اس میں (عندی) مضاف مضاف الیہ سے مل کر (اثبت) فعل مقدر کا مفعول فیہ ہے (غلام الرجل) یہ مضاف بسوئے معرفہ بالف ولام کی مثال ہے اور (مضاف بہ یکے ازینہا سے مراد وہ جو معرفہ بہ ندا کے ماسوا کی طرف مضاف ہو کیونکہ معرفہ بہ ندا کی طرف کوئی اسم مضاف نہیں ہوتا اس لئے کہ معرفہ بہ ندا منادی ہوتا ہے۔ جب کوئی اسم اُس کی طرف مضاف ہوگا تو معرفہ بہ ندا منادی نہ رہے گا وہ اسم منادی ہو جائے گا۔

Marfat.com

تنبیہ ۵۱ تا ۵۴

(المصباح المنیر) اور (مہر منیر) دونوں میں بالفاظ مختلفہ ہے کہ (اسمائے اشارات بغیر مشارٌ الیہ کے اور اسمائے موصولہ بدون صلہ کے سُننے والے کی نظر میں مبہم ہوتے ہیں۔ اور اوّل میں اتنا اور ہے کہ (مشارٌ الیہ سے اسمائے اشارہ کی وضاحت ہوتی ہے)
اقول یہ غلط ہے دونوں صاحبان (مشارٌ الیہ) کو نہیں سمجھے۔ سنو اور یاد رکھو۔ اسم اشارہ کے معنی کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ کافیہ میں ہے (اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃِ مَا وُضِعَ لِمُشَارٍ اِلَیْہِ) نظر برآں آپ کی اوّل عبارت کے معنی یہ ہوئے کہ (اسمائے اشارات بغیر مشارٌ الیہ کے یعنی بغیر اپنے معنی کے سُننے والے کی نظر میں مبہم ہوتے ہیں) اور دوم کے یہ کہ اسمائے اشارہ کی مشارٌ الیہ سے یعنی اپنے معنی سے وضاحت ہوتی ہے) یہ دونوں باتیں لغو ہیں۔ کسی ذی عقل سلیم سے ان کا صدور ممکن نہیں۔ یہ دونوں فاضلِ دیوبند اسم اشارہ کی صفت کو مشارٌ الیہ سمجھ بیٹھے ہیں جو مشارٌ الیہ میں واقع (خفا) کو دور کرتی ہے جیسے ہماری پیش کردہ مثال میں (اَلَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ) پھر دونوں نے فرمایا کہ (مبھمات) جمع ہے (مُبھمہ) کی۔ یہ غلط ہے کیونکہ یہ (مبھمات) سما کی صفات سے ہے تو (مبھم) کی جمع ہوئی جیسے مرفوعات جمع (مرفوع) ہے نہ (مرفوعۃ) اور (منصوبات) جمع (منصوب) ہے نہ (منصوبۃ) اور مجرورات) جمع (مجرور) ہے نہ (مجرورۃ) پھر دوسرے صاحب نے (غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ) کی ترکیب میں فرمایا کہ (عند مضاف ی ضمیر متکلم مضاف الیہ مضاف سے مل کر ثابت مقدر کے متعلق ہو کر صلہ) یہ غلط ہے کیونکہ ظرف جب مقام صلہ میں واقع ہو تو تقدیر فعل واجب ہے تاکہ صلہ جملہ ہو اور (ثابت) جملہ نہیں بلکہ شبہ جملہ ہے۔ کما فی الاشمونی شرح الالفیہ جلد اول ص۱۶۶۔ پھر اول صاحب نے فرمایا کہ (کبھی قرینہ کی وجہ سے نکرہ شیٔ معین پر بھی دلالت کیا کرتا ہے جیسے عندی رجل۔ یہاں پر ظاہر ہے کہ خاص مرد ہی مراد ہے تو ایسے نکرہ کو نحوی نکرۂ مخصصہ کہتے ہیں) یہ بھی غلط ہے اور نحویوں پر افترائے خالص

Marfat.com

تنبیہ [۵۴ تا ۵۷]

(المصباح المنیر)[ص ۵۲] اور (مہر منیر)[ص ۴۹] دونوں میں بالفاظ مختلفہ ہے کہ (اسمائے اشارات بغیر مشارٌ الیہ کے اور اسمائے موصولہ بدون صلہ کے سُننے والے کی نظر میں مبہم ہوتے ہیں۔ اور اوّل میں اتنا اور ہے کہ (مشارٌ الیہ سے اسمائے اشارہ کی وضاحت ہوتی ہے)

اقول یہ غلط ہے دونوں صاحبان (مشارٌ الیہ) کو نہیں سمجھے۔ سنو اور یاد رکھو۔ اسم اشارہ کے معنی کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ کافیہ میں ہے (اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃِ مَا وُضِعَ لِمُشَارٍ اِلَیہِ) نظر برآں آپ کی اوّل عبارت کے معنی یہ ہوئے کہ (اسمائے اشارات بغیر مشارٌ الیہ کے یعنی بغیر اپنے معنی کے سُننے والے کی نظر میں مبہم ہوتے ہیں) اور دوم کے یہ کہ اسمائے اشارہ کی مشارٌ الیہ سے یعنی اپنے معنی سے وضاحت ہوتی ہے) یہ دونوں باتیں لغو ہیں۔ کسی ذی عقل سلیم سے ان کا صدور ممکن نہیں۔ یہ دونوں فاضلِ دیوبند اسم اشارہ کی صفت کو مشارٌ الیہ سمجھ بیٹھے ہیں جو مشارٌ الیہ میں واقع (خفا) کو دور کرتی ہے جیسے ہماری پیش کردہ مثال میں (اَلَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ) پھر دونوں نے فرمایا کہ (مبھمات) جمع ہے (مُنْبھمہ) کی۔ یہ غلط ہے کیونکہ یہ (مبھمات) اسماء کی صفات سے ہے تو (مبھم) کی جمع ہوئی جیسے مرفوعات جمع (مرفوع) ہے نہ (مرفوعۃ) اور (منصوبات) جمع (منصوب) ہے نہ (منصوبۃ) اور مجرورات) جمع (مجرور) ہے نہ (مجرورۃ) پھر دوسرے صاحب نے (غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ) کی ترکیب میں فرمایا کہ (عند مضاف ی ضمیر متکلم مضاف الیہ مضاف سے مل کر ثابت مقدّر کے متعلق ہو کر صلہ) یہ غلط ہے کیونکہ ظرف جب مقام صلہ میں واقع ہو تو تقدیر فعل واجب ہے تاکہ صلہ جملہ ہو اور (ثابت) جملہ نہیں بلکہ شبہ جملہ ہے۔ کما فی الاشمونی شرح الالفیہ جلد اول صـ۱۶۶۔ پھر اول صاحب نے فرمایا کہ (کبھی قرینہ کی وجہ سے نکرہ شیٔ معین پر بھی دلالت کیا کرتا ہے جیسے عندی رجل۔ یہاں پر ظاہر ہے کہ خاص مرد ہی مراد ہے تو ایسے نکرہ کو نحوی نکرۂ مخصصہ کہتے ہیں) یہ بھی غلط ہے اور نحویوں پر افترائے خالص

Marfat.com

کسی نحوی نے شئ معین پر دلالت کرنے والے کو نکرۂ مخصصہ نہیں کہا۔کہ یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔ شئ معین پر دال اور پھر بھی نکرۂ مخصصہ۔دونوں کا اجتماع محال ذاتی جیسے اجتماع سُنّی و دیوبندی۔یہاں پر تخصیص کے معنی تقلیل اشتراک جس کو بقائے اشتراک لازم۔اور تعیین کے معنی نفی اشتراک جو عدم بقا کو مستلزم۔مثال مذکور میں (رجل) نکرۂ مخصصہ بایں معنی نہیں کہ وہ شئے معین پر دلالت کرتا ہے اور اگر بایں معنی ہو تو نکرہ نہ رہے گا معرفہ ہوجائے گا بلکہ اس کے مخصصہ ہونے کے معنی یہ ہیں کمافی الجامی کہ جب (عندی) کہا تو معلوم ہوا کہ اُس کے بعد وہ چیز مذکور ہوگی جو (صحۃ الاستقرار عند المتکلم) کے ساتھ موصوف ہو نظر برآں (عندی رَجُلٌ) میں واقع (رجل) قوت میں (رَجُلٌ مَوْصُوْفٌ بِصِحَّۃِ الْاِسْتِقْرَارِ عِنْدَ المتکلم) ہوا۔یہ نکرۂ مخصصہ معین پر دال نہیں کہ اس میں احتمالات کثیرہ ہیں۔ہوسکتا ہے کہ وہ زید ہو یا عمرو یا خالد وھلم جرًّا ان فاضلان دیوبند کی یہ شروح ہیں یا اباطیل وافترآت کا ذخیرہ۔سچ ہے کہ

بے ہمی مکتب و ہمی مُلّا   حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ اسم بر دو صنف است مذکر و مؤنث مُذَکَّر آں است کہ

جان لو کہ اسم (متمکن) دو قسم پر ہے مذکر اور مؤنث مذکر وہ اسم (متمکن) ہے

درو علامت تانیث نباشد چوں رَجُلٌ۔ و مُؤَنَّث آں است کہ درو علامت

جس میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے رجل اور مؤنث وہ اسم (متمکن) ہے جس میں تانیث

تانیث باشد چوں اِمْرَاَۃٌ وعلامت تانیث چار است (تا) چوں طَلْحَۃ والف

کی علامت ہو جیسے امراۃ اور تانیث کی علامت چار ہیں (تا) جیسے طلحۃ (میں) اور الف

مقصورہ چوں حُبْلیٰ والف ممدودہ چوں حَمْرَاء وتائے مُقَدَّرَہ چوں اَرْض

مقصورہ جیسے حبلیٰ (میں) اور الف ممدودہ جیسے حمراء (میں) اور تائے مقدرہ جیسے ارض (میں)

کہ دراصل اَرْضَۃ بودہ است بدلیل اُرَیْضَۃ زیراکہ تصغیر اسمارا باصل خود

جو اصل میں ارضۃ تھا بدلیل اُریضۃ اس لئے کہ تصغیر اسموں کو ان کی اصل کی

Marfat.com

کسی نحوی نے شئ معین پر دلالت کرنے والے کو نکرۂ مخصصہ نہیں کہا۔ کہ یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔ شئ معین پر دال اور پھر بھی نکرۂ مخصصہ۔ دونوں کا اجتماع محال ذاتی جیسے اجتماع سُنی و دیوبندی۔ یہاں پر تخصیص کے معنی تقلیل اشتراک جس کو بقائے اشتراک لازم۔ اور تعیین کے معنی نفی اشتراک جو عدم بقا کو مستلزم۔ مثال مذکور میں (رجل) نکرۂ مخصصہ بایں معنی نہیں کہ وہ شئے معین پر دلالت کرتا ہے اور اگر بایں معنی ہو تو نکرہ نہ رہے گا معرفہ ہو جائے گا بلکہ اس کے مخصصہ ہونے کے معنی یہ ہیں کمافی الجامی کہ جب (عندی) کہا تو معلوم ہوا کہ اُس کے بعد وہ چیز مذکور ہوگی جو (صحۃ الاستقرار عند المتکلم) کے ساتھ موصوف ہو نظر برآں (عندی رَجُلٌ) میں واقع (رجل) قوت میں (رَجُلٌ مَوْصُوْفٌ بِصِحَّۃِ الْاِسْتِقْرَارِ عِنْدَ الْمُتَکَلِّمِ ہوا۔ یہ نکرۂ مخصصہ معین پر دال نہیں کہ اس میں احتمالات کثیرہ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ زید ہو یا عمرو یا خالد وھَلُمَّ جَرًّا ان فاضلان دیوبند کی یہ شروح ہیں یا اباطیل وافترآت کا ذخیرہ۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلاّ حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ اسم بر دو صنف است مذکر و مؤنث **مُذَکَّر** آں است کہ
جان لو کہ اسم (متمکن) دو قسم پر ہے مذکر اور مؤنث مذکر وہ اسم (متمکن) ہے
درو علامت تانیث نباشد چوں رَجُلٌ۔ و **مُؤَنَّثْ** آں است کہ درو علامت
جس میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے رجل اور مؤنث وہ اسم (متمکن) ہے جس میں تانیث
تانیث باشد چوں اِمْرَاَۃٌ و علامت تانیث چار است (تا) چوں طَلْحَۃ والف
کی علامت ہو جیسے امراۃ اور تانیث کی علامت چار ہیں (تا) جیسے طلحۃ (میں) اور الف
مقصورہ چوں حُبْلٰی والف ممدودہ چوں حَمْرَاء و تائے مُقَدَّرَہ چوں اَرْض
مقصورہ جیسے حبلی (میں) اور الف ممدودہ جیسے حمراء (میں) اور تائے مقدرہ جیسے ارض (میں)
کہ دراصل اَرْضَۃ بودہ است بدیل اُرَیْضَۃ زیرا کہ تصغیر اسما را باصل خود
جو اصل میں ارضۃ تھا بدلیل اُریضۃ اس لئے کہ تصغیر اسموں کو ان کی اصل کی

Marfat.com

بر دو آں را مؤنث سماعی گویند۔

طرف پھیر دیتی ہے اور اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

سوال۔ مؤنث کی تعریف مذکور جامع نہیں کہ یہ (ھی) اور (ھذہ) اور (التی) وغیرہ پر صادق نہیں آتی کیونکہ ان کے آخر میں مصنف علیہ الرحمۃ کی بیان کردہ تینوں علامات تانیث میں سے کوئی بھی نہیں اور نہ ان میں (تا) مقدر ہوتی ہے۔ جواب۔ مذکر و مؤنث اسم متمکن کی قسمیں ہیں جس کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا اور یہ تینوں اسم متمکن نہیں بلکہ اسم غیر متمکن ہیں تو ان پر تعریف کا نہ صادق آنا ضروری ہے۔ جس اسم میں (تا) مقدر ہوتی ہے مؤنث سماعی کی طرح اس کو مؤنث معنوی بھی کہا جاتا ہے (تا) کا مقدر ہونا یوں معلوم ہوتا ہے کہ عربی کلام میں اُس اسم کی جانب ضمیر مؤنث راجع کریں جیسے اَلنَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ اس میں (ھا) ضمیر مؤنث (النار) کی طرف راجع کی گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ (نار) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے۔ (حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا) اس میں (ھا) ضمیر مؤنث (حرب) کی جانب راجع کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ (حرب) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے (وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا) اس میں (سَلْم) کی طرف (ھا) ضمیر مؤنث راجع کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ (سَلْم) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے یا اُس کی جانب فعل مؤنث کی اسناد ہو جیسے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ اس میں (عیر) کی جانب (فَصَلَتْ) فعل مؤنث مسند ہے جس سے معلوم ہوا کہ (عیر) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے یا اُس کے لئے اسم اشارہ مؤنث استعمال کیا جائے جیسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ۔ اس سے معلوم ہوا کہ (جَهَنَّمُ) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے۔ یا تصغیر میں (تا) ظاہر ہو کہ تصغیر اسم کو اصل کی جانب پھیر دیتی ہے جیسے (ھِنْد) کی تصغیر (هُنَيْدَةٌ) اس سے معلوم ہوا کہ (ھند) میں (تا) مقدر ہے اور اسی واسطے وہ مؤنث۔ یا اس کی صفت یا خبر مؤنث لائی جائے جیسے اَلْكَتِفُ الْمَشْوِيَّةُ لَذِيْذَةٌ۔ اس سے معلوم ہوا کہ (کَتِف) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے وغیرہ علامات جو مطولات میں مذکور رہیں۔

Marfat.com

برد و ایں را مؤنث سماعی گویند۔
طرف پھیر دیتی ہے اور اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

سوال۔ مؤنث کی تعریف مذکور جامع نہیں کہ یہ (ھی) اور (ھذہ) اور (التی) وغیرہ پر صادق نہیں آتی کیونکہ ان کے آخر میں مصنف علیہ الرحمۃ کی بیان کردہ تینوں علامات تانیث میں سے کوئی بھی نہیں اور نہ ان میں (تا) مقدر ہوتی ہے۔ **جواب**۔ مذکر و مؤنث اسم متمکن کی قسمیں ہیں جس کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا اور یہ تینوں اسم متمکن نہیں بلکہ اسم غیر متمکن ہیں تو ان پر تعریف کا نہ صادق آنا ضروری ہے۔ جس اسم میں (تا) مقدر ہوتی ہے مؤنث سماعی کی طرح اس کو مؤنث معنوی بھی کہا جاتا ہے (تا) کا مقدر ہونا یوں معلوم ہوتا ہے کہ عربی کلام میں اس اسم کی جانب ضمیر مؤنث راجع کریں جیسے اَلنَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ اس میں (ھا) ضمیر مؤنث (النار) کی طرف راجع کی گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ (نار) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے۔ (حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا) اس میں (ھا) ضمیر مؤنث (حرب) کی جانب راجع کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ (حرب) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے (وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا) اس میں (سَلْم) کی طرف (ھا) ضمیر مؤنث راجع کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ (سَلْم) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے یا اُس کی جانب فعل مؤنث کی اسناد ہو جیسے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ اس میں (عیر) کی جانب (فَصَلَتْ) فعل مؤنث مسند ہے جس سے معلوم ہوا کہ (عِیْر) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے یا اُس کے لئے اسم اشارہ مؤنث استعمال کیا جائے جیسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ۔ اس سے معلوم ہوا کہ (جَهَنَّمُ) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے۔ یا تصغیر میں (تا) ظاہر ہو کہ تصغیر اسم کو اصل کی جانب پھیر دیتی ہے جیسے (هِنْد) کی تصغیر (هُنَیْدَةٌ) اس سے معلوم ہوا کہ (هند) میں (تا) مقدر ہے اور اسی واسطے وہ مؤنث۔ یا اس کی صفت یا خبر مؤنث لائی جائے جیسے اَلْكَتِفُ الْمَشْوِیَّةُ لَذِیْذَةٌ۔ اس سے معلوم ہوا کہ (كَتِف) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے وغیرہ علامات جو مطولات میں مذکور ہیں۔

Marfat.com

مؤنث معنوی اسمار دو قسم پر ہیں اول وہ جن کو اہل عرب تقدیر (تا) کا التزام کرنے کی بنا پر ہمیشہ مؤنث استعمال کرتے ہیں جیسے مذکورہ بالا اور مندرجہ ذیل (اُذُن) بمعنی (گوش) اور (اِصْبَع) بمعنی (انگشت) اور (دار) بمعنی (خانہ) اور (ساق) بمعنی (پنڈلی) اور (نعل) بمعنی (پاپوش) اور (یَدٌ) بمعنی (دست) اور (قدم) بمعنی (پاؤں) اور (کاس) بمعنی (پیالہ) اور (رجل) بمعنی (پیر) اور (ریح) بمعنی ہوا اور (فخذ) بمعنی (ران) اور (ذراع) بمعنی کلائی وغیرہ جن کی تفصیل لغت کی کتب منتھی الارب وغیرہ میں موجود ہے۔ دوم وہ جن کو مؤنث مذکر دونوں طرح استعمال کرتے ہیں۔ باعتبار تقدیر (تا) مؤنث اور باعتبار عدم تقدیر (تا) مذکر جیسے (حال) بمعنی (حالت) اور (طریق) بمعنی (راستہ) اور اسی طرح (سبیل) اور (سوق) بمعنی (بازار) اور (قمیص) بمعنی (پیراہن) اور (قدر) بمعنی (ہانڈی) اور (سماء) بمعنی (آسمان) اور (سکین) بمعنی (چھری) اور (عنق) بمعنی گردن وغیرہ

تنبیہ ۵۸ تا ۵۹

(مہر منیر ص۵۳ میں ہے کہ (ثدی) بمعنی (پستان) اور (ذھب) اور (تبر) بمعنی (زر) اور (ینبوع) بمعنی (چشمہ آب) کو مؤنث پڑھنا واجب ہے۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ ان میں آخری تین مذکر ہیں اور اول کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز۔ کما فی المنجد اور (المصباح المنیر ص۵۵ میں ہے کہ (ہر جاندار کی مادہ کو انثی اور مؤنث کہتے ہیں جمع اناث۔ مؤنثون) یہ بھی غلط کہ مؤنث بمعنی مادہ کی جمع (مؤنثون) نہیں آتی کیونکہ واو اور نون کے ساتھ جمع مذکر عاقل کے علم یا اُس کی صفت کی آتی ہے مؤنث کی نہیں آتی اسی واسطے اُس کو جمع مذکر کہتے ہیں۔ یہ دونوں دیوبندی صاحبان طلبہ کو گمراہ کرنے کی قسم کھا چکے ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

مؤنث معنوی اسماء دو قسم پر ہیں اوّل وہ جن کو اہل عرب تقدیر (تا) کا التزام کرنے کی بنا پر ہمیشہ مؤنث استعمال کرتے ہیں جیسے مذکورۂ بالا اور مندرجہ ذیل (اُذُن) بمعنی (گوش) اور (اِصْبَع) بمعنی (انگشت) اور (دار) بمعنی (خانہ) اور (ساق) بمعنی (پنڈلی) اور (نَعل) بمعنی (پاپوش) اور (یَدُ) بمعنی (دست) اور (قدم) بمعنی (پاؤں) اور (کاس) بمعنی (پیالہ) اور (رجل) بمعنی (پیر) اور (ریح) بمعنی ہوا اور (فَخِذ) بمعنی (ران) اور (ذِراع) بمعنی کلائی وغیرہ جن کی تفصیل لغت کی کتب منتھی الارب وغیرہ میں موجود ہے۔ دوم وہ جن کو مؤنث مذکر دونوں طرح استعمال کرتے ہیں۔ باعتبار تقدیر (تا) مؤنث اور باعتبار عدم تقدیر (تا) مذکر جیسے (حال) بمعنی (حالت) اور (طریق) بمعنی (راستہ) اور اسی طرح (سبیل) اور (سوق) بمعنی (بازار) اور (قمیص) بمعنی (پیراہن) اور (قِدر) بمعنی (ہانڈی) اور (سماء) بمعنی (آسمان) اور (سکّین) بمعنی (چھُری) اور (عنق) بمعنی گردن وغیرہ

تنبیہ ۵۸ تا ۵۹

(مہر منیر) ص۵۳ میں ہے کہ (ثَدی) بمعنی (پستان) اور (ذھب) اور (تبر) بمعنی (زر) اور (ینبوع) بمعنی (چشمۂ آب) کو مؤنث پڑھنا واجب ہے۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ ان میں آخری تین مذکر ہیں اور اول کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز۔ کما فی المنجد اور (المصباح المنیر) ص۵۵ میں ہے کہ (ہر جاندار کی مادہ کو انثی اور مؤنث کہتے ہیں جمع اناث۔ مؤنثون) یہ بھی غلط کہ مؤنث بمعنی مادہ کی جمع (مؤنثون) نہیں آتی کیونکہ واو اور نون کے ساتھ جمع مذکر عاقل کے علم یا اُس کی صفت کی آتی ہے مؤنث کی نہیں آتی اسی واسطے اُس کو جمع مذکر کہتے ہیں۔ یہ دونوں دیوبندی صاحبان طلبہ کو گمراہ کرنے کی قسم کھا چکے ہیں۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

بدانکہ مؤنث بر دو قسم است حقیقی و لفظی۔ حقیقی آں است کہ
جان تو کہ مؤنث دو قسم پر ہے حقیقی اور لفظی۔ حقیقی وہ مؤنث ہے کہ
بازائے او حیوانِ مذکر باشد چوں اِمْرَأَۃٌ کہ بازائے او رَجُل است
اُس کے مقابل حیوانِ مذکر ہو جیسے امراۃ کہ اُس کے مقابل رجل ہے
و نَاقَۃٌ کہ بازائے او جَمَلٌ است و لفظی آں است کہ بازائے او حیوانِ
اور ناقہ کہ اُس کے مقابل جمل ہے اور لفظی وہ مؤنث ہے کہ اُس کے مقابل حیوان
مذکر نباشد چوں ظُلْمَۃٌ و قُوَّۃٌ۔
مذکر نہ ہو جیسے ظلمۃ اور قوۃ

سوال۔ (امراۃ) کو مؤنث حقیقی بتایا اور اس کے مقابل حیوان مذکر کی مثال میں (رجل) پیش کیا اسی طرح (ناقہ) کے مقابل حیوان مذکر کی مثال میں (جمل) بیان کیا یہ صحیح نہیں کیونکہ (رجل) اور (جمل) اسم ہیں جو از قبیل لفظ ہے۔ حیوان نہیں۔ **جواب**۔ مراد یہ ہے کہ مؤنث حقیقی وہ اسم ہے جس کے مدلول کے مقابل حیوان مذکر ہو جیسے (رجل) کا مدلول مقابل ہے (امراۃ) کے مدلول کے اور (جمل) کا مدلول (ناقہ) کے مدلول کے۔ اور شک نہیں کہ (رجل) اور (جمل) کا مدلول حیوان مذکر ہے۔ خود (رجل) اور (جمل) مقابل نہیں۔ بلکہ ان کے مدلول کا مقابل ہونا مُراد ہے۔ سوال۔ اس سے لازم آتا ہے کہ (نخلۃ) بھی مؤنث حقیقی ہو کہ اس کے مدلول کے مقابل (نخل) کا مدلول مذکر ہے۔ کیونکہ کھجور میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں۔ **جواب**۔ مقابلے میں فقط مذکر ہونا معتبر نہیں بلکہ حیوان مذکر اور (نخل) کا مدلول مذکر ہے۔ حیوان مذکر نہیں لہٰذا (نخلۃ) مؤنث حقیقی نہیں بلکہ مؤنث لفظی ہے اور (امراۃ) اور (ناقہ) مؤنث حقیقی بھی ہیں اور مؤنث لفظی بھی کہ ان کے آخر میں علامت تانیث (تا) لفظاً ہے۔ سوال۔ ان دونوں کو مؤنث لفظی کہنا درست نہیں کیونکہ مؤنث لفظی کی تعریف میں یہ معتبر ہے کہ اُس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو۔ اور ان کے مقابل حیوان مذکر ہے۔ جواب۔ مؤنث

Marfat.com

بدانکہ مؤنث بر دو قسم است حقیقی و لفظی۔ حقیقی آں است کہ
جان لو کہ مؤنث دو قسم پر ہے حقیقی اور لفظی۔ حقیقی وہ مؤنث ہے کہ
بازائے او حیوانِ مذکر باشد چوں اِمْرَأَۃٌ کہ بازائے او رَجُل است
اُس کے مقابل حیوانِ مذکر ہو جیسے امراۃ کہ اُس کے مقابل رجل ہے
و نَاقَۃٌ کہ بازائے او جَمَلٌ است و لفظی آں است کہ بازائے او حیوانِ
اور ناقۃ کہ اُس کے مقابل جمل ہے اور لفظی وہ مؤنث ہے کہ اُس کے مقابل حیوان
مذکر نباشد چوں ظُلْمَۃٌ و قُوَّۃٌ۔
مذکر نہ ہو جیسے ظلمۃ اور قوۃ

سوال۔ (امراۃ) کو مؤنث حقیقی بتایا اور اس کے مقابل حیوان مذکر کی مثال میں (رجل) پیش کیا اسی طرح (ناقۃ) کے مقابل حیوان مذکر کی مثال میں (جمل) بیان کیا یہ صحیح نہیں کیونکہ (رجل) اور (جمل) اسم ہیں جو از قبیل لفظ ہے۔ حیوان نہیں۔
جواب۔ مراد یہ ہے کہ مؤنث حقیقی وہ اسم ہے جس کے مدلول کے مقابل حیوان مذکر ہو جیسے (رجل) کا مدلول مقابل ہے (امراۃ) کے مدلول کے اور (جمل) کا مدلول (ناقۃ) کے مدلول کے۔ اور شک نہیں کہ (رجل) اور (جمل) کا مدلول حیوان مذکر ہے۔ خود (رجل) اور (جمل) مقابل نہیں۔ بلکہ ان کے مدلول کا مقابل ہونا مُراد ہے۔ **سوال**۔ اس سے لازم آتا ہے کہ (نخلۃ) بھی مؤنث حقیقی ہو کہ اس کے مدلول کے مقابل (نخل) کا مدلول مذکر ہے۔ کیونکہ کھجور میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں۔ **جواب**۔ مقابلے میں فقط مذکر ہونا معتبر نہیں بلکہ حیوان مذکر اور (نخل) کا مدلول مذکر ہے۔ حیوان مذکر نہیں لہٰذا (نخلۃ) مؤنث حقیقی نہیں بلکہ مؤنث لفظی ہے اور (امراۃ) اور (ناقۃ) مؤنث حقیقی بھی ہیں اور مؤنث لفظی بھی کہ ان کے آخر میں علامت تانیث (تا) لفظاً ہے۔ **سوال**۔ ان دونوں کو مؤنث لفظی کہنا درست نہیں کیونکہ مؤنث لفظی کی تعریف میں یہ معتبر ہے کہ اُس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو۔ اور ان کے مقابل حیوان مذکر ہے۔ **جواب**۔ مؤنث

Marfat.com

لفظی کے دو معنی ہیں اوّل وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظاً ہو خواہ اُس کے مقابل حیوان مذکر ہو جیسے یہی دونوں۔ یا نہ ہو جیسے ظلمۃ اور قوۃ یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظی ہیں۔ دوم وہ اسم جس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو۔ یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظی نہیں کیونکہ ان کے مقابل حیوان مذکر ہے۔

فائدہ۔ (امرأۃ) اور (رجل) اور (ناقہ) اور (جمل) پر رفع۔ نصب۔ جر۔ نہ پڑھائیے کیونکہ ترکیب میں واقع نہیں۔ از قبیل معدودات ہیں۔ اسی طرح گزشتہ اور آیندہ مثالوں میں۔

بدانکہ اسم بر سہ صنف است۔ واحد و مثنٰی و مجموع۔ واحد آں است

جان لو کہ اسم (متمکن) تین قسم پر ہے واحد اور مثنٰی اور مجموع۔ واحد وہ اسم ہے

کہ دلالت کند بر یکے چوں رَجُلٌ و مثنٰی آں است کہ دلالت کند بر دو

کہ دلالت کرے ایک پر جیسے رجل اور مثنٰی وہ اسم ہے جو دلالت کرے دو پر

بسبب آنکہ الف یا یائے ماقبل مفتوح و نون مکسورہ بآخرش پیوندد

جس سبب کہ الف یا یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور اُس کے آخر میں لگے

چوں رَجُلَانِ و رَجُلَیْنِ و مجموع آنست کہ دلالت کند بر بیش از

جیسے رجلان اور رجلین اور مجموع وہ اسم ہے جو دلالت کرے دو سے زیادہ

دو بسبب آنکہ تغیرے در واحد کردہ باشند لفظاً چوں رِجَال یا تقدیراً

پر بایں سبب کہ کوئی تغیر واحد میں کی ہے لفظاً جیسے رجال یا تقدیراً

چوں فُلْکٌ کہ واحدش نیز فُلْکٌ بر وزن قُفْل و جمعش ہم فُلْکٌ

جیسے فلک کہ اُس کا واحد بھی فلک جو بر وزن قفل اور جمع بھی فُلک

بر وزن اُسد۔

جو بر وزن اُسد۔

سوال۔ (ھما) اور (انتما) مثنٰی ہیں حالانکہ تعریف مذکور ان پر صادق نہیں آتی کیونکہ ان کے آخر نہ الف اور نون مکسورہ ہے نہ یائے ماقبل مفتوح

لفظی کے دو معنی ہیں **اوّل** وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظاً ہو خواہ اُس کے مقابل حیوان مذکر ہو جیسے یہی دونوں۔ یا نہ ہو جیسے ظلمۃ اور قوۃ یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظی ہیں۔ **دوم** وہ اسم جس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو۔ یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظی نہیں کیونکہ ان کے مقابل حیوان مذکر ہے۔

فائدہ۔ (امرأۃ) اور (رَجُل) اور (ناقہ) اور (جَمَل) پر رفع۔ نصب۔ جر۔ نہ پڑھائیے کیونکہ ترکیب میں واقع نہیں۔ از قبیل معدودات ہیں۔ اسی طرح گذشتہ اور آیندہ مثالوں میں۔

بدانکہ اسم بر سہ صنف است۔ واحد و مثنّیٰ و مجموع۔ واحد آں است
جان لو کہ اسم (متمکن) تین قسم پر ہے واحد اور مثنّیٰ اور مجموع۔ واحد وہ اسم ہے

کہ دلالت کند بر یکے چوں رَجُلٌ و مثنّیٰ آں است کہ دلالت کند بر دو
کہ دلالت کرے ایک پر جیسے رَجل اور مثنّیٰ وہ اسم ہے جو دلالت کرے دو پر

بسبب آنکہ الف یا یائے ماقبل مفتوح و نون مکسورہ بآخرش پیوندد
بدیں سبب کہ الف یا یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور اُس کے آخر میں لگے

چوں رَجُلَانِ و رَجُلَيْنِ و مجموع آنست کہ دلالت کند بر بیش از
جیسے رجلان اور رَجُلین اور مجموع وہ اسم ہے جو دلالت کرے دو سے زیادہ

دو بسبب آنکہ تغیرے در واحد کردہ باشند لفظاً چوں رِجال یا تقدیراً
پر بایں سبب کہ کوئی تغیر واحد میں کی ہے لفظاً جیسے رجال یا تقدیراً

چوں فُلْک کہ واحدش نیز فُلْک بروزن قُفْل و جمعش ہم فُلُک
جیسے فلک کہ اُس کا واحد بھی فلک جو بروزن قفل اور جمع بھی فُلُک

بروزن اُسد۔
جو بروزن اُسد۔

سوال۔ (ھما) اور (انتما) مثنّیٰ ہیں حالانکہ تعریف مذکورہ ان پر صادق نہیں آتی کیونکہ ان کے آخر نہ الف اور نون مکسورہ ہے نہ یائے ماقبل مفتوح

Marfat.com

اور نون مکسور۔ جواب۔ یہ اسم غیر متمکن ہیں اور تعریف مذکور اُس مثنیٰ کی ہے جو اسم متمکن ہو۔ اسی واسطے ہم نے ترجمہ میں (متمکن) ظاہر کر دیا ہے۔ سوال۔ مثنی کی تعریف مذکور سے ظاہر ہے کہ الف نون اور (یا) نون مثنی کے آخر لگتا ہے۔ تو جس کے آخر لگیں وہ مثنی ہوا اور یہ (رجل) کے آخر لگے ہیں تو مثنی (رجل) ہوا نہ (رجلان) یا (رجلین) جواب۔ (بآخرش) سے مراد ہے (بآخر مفروش) اب تعریف یہ ہوئی کہ مثنی وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے بایں وجہ کہ اُس کے مفرد کے آخر میں الف نون یا (یا) نون لاحق ہوتے ہیں۔ سوال۔ مثنیٰ کے نون کو کسرہ کیوں دیا گیا۔ جواب۔ مثنی متوسط ہے واحد اور جمع ہیں۔ اور کسرہ متوسط ہے فتحہ اور ضمہ میں اس لئے متوسط کو متوسط دے دیا گیا۔

تنبیہ[۶۰]

(المصباح المنیر) صـ۵۵ اور (مہر منیر) صـ۵۴ میں بالفاظ مختلف ہے کہ (تثنیہ کا نون مکسور اس لئے ہوتا ہے کہ جمع مذکر سالم سے التباس واقع نہ ہو) **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اگر نون مفتوح ہوتے بھی التباس نہ ہوگا کہ تثنیہ میں (یا) کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم میں مکسور۔ سچ ہے کہ

به بمی مکتب و ہمی مُلّا　　حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ جمع باعتبار لفظ بر دو قسم است۔ جمع تکسیر و جمع تصحیح۔ **جمع تکسیر**
جان تو کہ جمع لفظ کے اعتبار سے دو قسم پر ہے جمع تکسیر اور جمع تصحیح۔ جمع تکسیر وہ
آں است کہ بنائے واحد درو سلامت نہ باشد چوں رِجَالٌ و مَسَاجِدُ
جمع ہے کہ واحد کا وزن اُس میں سلامت نہ ہو جیسے رجال اور مساجد
وابنیۂ جمع تکسیر در ثلاثی بسماع تعلق دارد وقیاس را درو مجالے نیست
اور اوزان جمع تکسیر کے ثلاثی میں اہل عرب سے سُننے کے ساتھ تعلق ہیں اور قیاس کو اُس میں کوئی دخل نہیں
اما در رُباعی و خماسی بر وزن فَعَالِلُ آید چوں جَعْفَرٌ و جَعَافِرُ و جَحْمَرِشٌ
البتہ رُباعی اور خماسی میں فعالل کے وزن پر آتی ہے جیسے جعفر اور جعافر اور جحمرش

Marfat.com

اور نون مکسور۔ **جواب** ۔ یہ اسم غیر متمکن ہیں اور تعریف مذکور اُس مثنیٰ کی ہے جو اسم متمکن ہو۔ اسی واسطے ہم نے ترجمہ میں (متمکن) ظاہر کر دیا ہے ۔ **سوال**۔ مثنیٰ کی تعریف مذکور سے ظاہر ہے کہ الف نون اور (یا) نون مثنیٰ کے آخر لگتا ہے۔ تو جس کے آخر لگیں وہ مثنیٰ ہوا اور یہ (رجل) کے آخر لگے ہیں تو مثنیٰ (رجل) ہوا نہ (رَجُلان) یا (رَجُلَیْن) **جواب** ۔(بآخرش) سے مراد ہے (بآخر مفروش) اب تعریف یہ ہوئی کہ مثنیٰ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے بایں وجہ کہ اُس کے مفرد کے آخر میں الف نون یا (یا) نون لاحق ہوتے ہیں ۔ **سوال**۔ مثنیٰ کے نون کو کسرہ کیوں دیا گیا۔ **جواب**۔ مثنیٰ متوسط ہے واحد اور جمع میں۔ اور کسرہ متوسط ہے فتحہ اور ضمہ میں اس لئے متوسط کو متوسط دے دیا گیا۔

تنبیہ[۶۰]

(المصباح المنیر) ص۵۵ اور (مہر منیر) ص۴۵ میں بالفاظ مختلف ہے کہ (تثنیہ کا نون مکسور اس لئے ہوتا ہے کہ جمع مذکر سالم سے التباس واقع نہ ہو) **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اگر نون مفتوح ہو تب بھی التباس نہ ہوگا کہ تثنیہ میں (یا) کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم میں مکسور۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ جمع باعتبار لفظ بر دو قسم است۔ جمع تکسیر و جمع تصحیح۔ جمع تکسیر
جان لو کہ جمع لفظ کے اعتبار سے دو قسم پر ہے جمع تکسیر اور جمع تصحیح۔ جمع تکسیر وہ
آں است کہ بنائے واحد درو سلامت نہ باشد چوں رِجَالٌ و مَسَاجِدُ
جمع ہے کہ واحد کا وزن اُس میں سلامت نہ ہو جیسے رجال اور مساجد
وابنیۂ جمع تکسیر در ثلاثی بسماع تعلق دارد وقیاس را درو مجالے نیست
اور اوزان جمع تکسیر کے ثلاثی میں اہل عرب سے سُننے کے ساتھ متعلق ہیں اور قیاس کو اُس میں کوئی دخل نہیں
اما در رُباعی و خماسی بر وزن فَعَالِلُ آید چوں جَعْفَرٌ و جَعَافِرُ و جَحْمَرِشٌ
البتہ رُباعی اور خماسی میں فعالل کے وزن پر آتی ہے جیسے جعفر اور جعافر اور جحمرش

Marfat.com

و جحامرٌ بحذفِ حرفِ خامس و جمع تصحیح آں است کہ بنائے واحد درو

اور جحامر حرف خامس کو حذف کرکے اور جمع تصحیح وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن

سلامت ماند و آں بر دو قسم است جمع مذکر و جمع مؤنث۔ جمع مذکر

سلامت رہے اور وہ دو قسم پر ہے جمع مذکر اور جمع مؤنث ۔ جمع مذکر

آں است کہ واوے ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور و نون مفتوح در

وہ جمع تصحیح ہے کہ واو ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح اس کے

آخرش پیوندد چوں مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمِیْنَ و جمع مؤنث آں است کہ

آخر میں لگا ہو جیسے مسلمون اور مسلمین اور جمع مؤنث وہ جمع تصحیح ہے جس کے

الف با تا بآخرش پیوندد چوں مُسْلِمَات۔ بدانکہ جمع باعتبار معنی بر دو

آخر میں الف مع تا لگا ہو جیسے مُسْلِمَات ۔ جان لو کہ جمع معنی کے اعتبار سے دو

نوع است جمع قلت و جمع کثرت۔ جمع قلت آں است کہ بر کم از دہ

قسم پر ہے جمع قلت اور جمع کثرت۔ جمع قلت وہ جمع ہے جس کو دس سے کم پر

اطلاق کنند و آں را چہار بنا است اَفْعُلٌ مثل اَکْلُبٌ و اَفْعَالٌ چوں اَقْوَالٌ و

بولیں اور اس کے چار وزن ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ اور اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ اور

اَفْعِلَۃٌ مثل اَعْوِنَۃٌ و فِعْلَۃٌ چوں غِلْمَۃٌ و دو جمع تصحیح بے الف و لام یعنی

اَفْعِلَۃ جیسے اَعْوِنَۃ اور فِعْلَۃ جیسے غِلْمَۃ اور دو جمع تصحیح بغیر الف و لام یعنی

مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمَاتٌ و جمع کثرت آں است کہ بر دہ و بیشتر از دہ اطلاق

مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَات اور جمع کثرت وہ جمع ہے کہ دس پر اور دس سے زیادہ پر

کنند و ابنیۂ آں ہر چہ غیر ازیں شش بنا است۔

بولیں اور اس کے اوزان ان چھ وزن کے ماسوا ہیں۔

(رِجَال) جمع (رَجُل) بمعنی (مرد) اور (مَسَاجِد) جمع (مَسْجِد) جس کے معنی ہیں (نماز کا مقام معروف) اور (جَعَافِر) جمع (جَعْفَر) بمعنی (نہر) اور یہ اہل بیت کرام میں سے ایک امام کا اسم گرامی ہے جن کو امام جعفر صادق کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

و جماہرُ بحذف حرف خامس و جمع تصحیح آں است کہ بنائے واحد درو
اور جماہر حرف خامس کو حذف کرکے اور جمع تصحیح وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن
سلامت ماند و آں بر دو قسم است جمع مذکر و جمع مؤنث۔ جمع مذکر
سلامت رہے اور وہ دو قسم پر ہے جمع مذکر اور جمع مؤنث۔ جمع مذکر
آں است کہ واوے ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور و نون مفتوح در
وہ جمع تصحیح ہے کہ واو ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح اُس کے
آخرش پیوندد چوں مُسلِمُونَ و مُسلِمِینَ و جمع مؤنث آں است کہ
آخر میں لگا ہو جیسے مسلمون اور مسلمین اور جمع مؤنث وہ جمع تصحیح ہے جس کے
الف با تا بآخرش پیوندد چوں مُسلِمات۔ بدانکہ جمع باعتبار معنی بر دو
آخر میں الف مع تا لگا ہو جیسے مُسلِمات۔ جان لو کہ جمع معنی کے اعتبار سے دو
نوع است جمع قلت و جمع کثرت۔ جمع قلت آں است کہ بر کم از دہ
قسم پر ہے جمع قلت اور جمع کثرت۔ جمع قلت وہ جمع ہے جس کو دس سے کم پر
اطلاق کنند و آں را چہار بنا است اَفعُل مثل اَکلُب و اَفعال چوں اَقوال و
بولیں اور اُس کے چار وزن ہیں اَفعُل جیسے اَکلُب اور افعال جیسے اَقوال اور
اَفعِلَۃ مثل اَعوِنَۃ و فِعلَۃ چوں غِلمَۃ و دو جمع تصحیح بے الف و لام یعنی
اَفعِلَہ جیسے اَعوِنَہ اور فِعلَہ جیسے غِلمَہ اور دو جمع تصحیح بغیر الف و لام یعنی
مُسلِمُونَ و مُسلِمَاتٌ و جمع کثرت آں است کہ بر دہ و بیشتر از دہ اطلاق
مُسلِمُون اور مُسلِمات اور جمع کثرت وہ جمع ہے کہ دس پر اور دس سے زیادہ پر
کنند و ابنیۂ آں ہر چہ غیر ازیں شش بنا است۔
بولیں اور اُس کے اوزان ان چھ وزن کے ماسوا ہیں۔

(رِجَال) جمع (رَجُل، بمعنی (مرد) اور (مَسَاجِد) جمع (مَسجِد) جس کے معنی ہیں (نماز کا مقام معروف) اور (جعافر) جمع (جُعفَر) بمعنی (نہر) اور یہ اہل بیت کرام میں سے ایک امام کا اسم گرامی ہے جن کو امام جعفر صادق کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

۲۲ ماہ رجب کو انھیں کی فاتحہ ہوتی ہے جس کو ہندوستان میں (کونڈے) کہتے ہیں اس فاتحہ سے دینی اور دُنیوی برکتوں کا حصول ہوتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ مدینہ منورہ میں ہوئی اور وصال ۱۵ رجب ۱۴۸ھ بروز دوشنبہ مدینہ منورہ میں ہوا۔ جنۃ البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ یہ دُعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّنِیْ بِطَاعَتِكَ وَ لَا تُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مُوَاسَاۃَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ مجھے عزت عطا فرما اپنی فرمانبرداری کے ساتھ اور مجھے رُسوا نہ کر معصیت کے ساتھ۔ اے اللہ جس پر تو نے رزق تنگ فرما دیا ہے مجھے اس کی غمخواری کی توفیق عطا فرما اپنے اُس فضل کے ساتھ جو تو نے مجھ پر وسیع فرمایا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس دُعا کو اپنے معمولات میں داخل کریں۔

اور آپ کے اقوال زریں سے ایک قول قابل عمل اور واجب الحفظ یہ ہے۔ لَا زَادَ اَفْضَلُ مِنَ التَّقْوٰی وَ لَا شَیْءَ اَحْسَنُ مِنَ الصَّمْتِ وَ لَا عَدُوَّ اَضَرُّ مِنَ الْجَھْلِ وَ لَا دَاءَ اَدْوٰی مِنَ الْکِذْبِ۔ یعنی کوئی توشہ پرہیزگاری سے افضل نہیں اور کوئی چیز خاموشی سے احسن نہیں اور کوئی دُشمن جہل سے زیادہ مُضر نہیں اور جھوٹ سے زیادہ تخریب کرنے والی کوئی بیماری نہیں۔

اور (جحامر) جمع (جَحْمَرِش) بمعنی (زیادہ عمر والی بوڑھی عورت) اس کی جمع میں پانچواں حرف ساقط کر دیا کیونکہ خماسی کی جمع میں پانچواں حرف ساقط کر دیتے ہیں۔ اور (اَکْلُبٌ) جمع (کَلْب) بمعنی (سگ) اور (اقوال) جمع (قول) بمعنی (گفتہ) خواہ مرکب ہو یا مفرد یا بمعنی (گفتن) اور (اَعْوِنَۃ) جمع (عوان) بمعنی (میانہ سال) یعنی نہ بوڑھا نہ جوان۔ دونوں کے بیچ میں اور گذشتہ اور آیندہ لفظ (ابنیہ) بھی اسی وزن پر ہے (بِنا) بمعنی (وزن) کی جمع ہے اور (غِلْمَہ) جمع (غلام) بمعنی (عبد) یعنی بندہ اور اس لڑکے کو بھی کہتے ہیں جس کی مونچھیں نکلنا شروع ہو گئی ہوں۔ یاد رہے کہ عند التحقیق باعتبار وضع ہر جمع کا ادنیٰ مرتبہ تین ہے اور کبھی

Marfat.com

۲۲ ماہ رجب کو انھیں کی فاتحہ ہوتی ہے جس کو ہندوستان میں (کونڈے) کہتے ہیں اس فاتحہ سے دینی اور دُنیوی برکتوں کا حصول ہوتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ مدینہ منورہ میں ہوئی اور وصال ۱۵ رجب ۱۴۸ھ بروز دوشنبہ مدینہ منورہ میں ہوا۔ جنۃ البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ یہ دُعا کیا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّنِیْ بِطَاعَتِكَ وَ لَا تُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مُوَاسَاۃَ مَنْ قَتَرْتَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ مجھے عزت عطا فرما اپنی فرمانبرداری کے ساتھ اور مجھے رُسوا نہ کر معصیت کے ساتھ۔ اے اللہ جس پر تو نے رزق تنگ فرمادیا ہے مجھے اس کی غمخواری کی توفیق عطا فرما اپنے اُس فضل کے ساتھ جو تو نے مجھ پر وسیع فرمایا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس دُعا کو اپنے معمولات میں داخل کریں۔

اور آپ کے اقوال زریں سے ایک قول قابل عمل اور واجب الحفظ یہ ہے۔ لَا زَادَ اَفْضَلُ مِنَ التَّقْوٰی وَ لَا شَیْءَ اَحْسَنُ مِنَ الصَّمْتِ وَ لَا عَدُوَّ اَضَرُّ مِنَ الْجَھْلِ وَ لَا دَاءَ اَدْوٰی مِنَ الْکِذْبِ۔ یعنی کوئی توشہ پرہیزگاری سے افضل نہیں اور کوئی چیز خاموشی سے احسن نہیں اور کوئی دُشمن جہل سے زیادہ مُضر نہیں اور جھوٹ سے زیادہ تخریب کرنے والی کوئی بیماری نہیں۔

اور (جحامر) جمع (جَحْمَرِش) بمعنی (زیادہ عمر والی بوڑھی عورت) اس کی جمع میں پانچواں حرف ساقط کردیا کیونکہ خماسی کی جمع میں پانچواں حرف ساقط کردیتے ہیں۔ اور (اَکْلُب) جمع (کَلْب بمعنی سگ) اور (اقوال) جمع (قول) بمعنی (گفتہ) خواہ مرکب ہو یا مفرد یا بمعنی (گفتن) اور (اَعْوِنَۃ) جمع (عوان) بمعنی (میانہ سال) یعنی نہ بوڑھا نہ جوان۔ دونوں کے بیچ میں اور گذشتہ اور آیندہ لفظ (ابنیہ) بھی اسی وزن پر ہے (بنا بمعنی (وزن) کی جمع ہے اور (غِلْمَہ) جمع (غلام) بمعنی (عبد) یعنی بندہ اور اس لڑکے کو بھی کہتے ہیں جس کی مونچھیں نکلنا شروع ہوگئی ہوں۔ یاد رہے کہ عندالتحقیق باعتبار وضع ہر جمع کا ادنیٰ مرتبہ تین ہے اور کبھی

Marfat.com

مجازاً مافوق الواحد پر اطلاق کرتے ہیں جیسے اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ۔ میں (اَشْھُر) جمع قلت ہے (شَھْر) کی جس کے معنی ہیں (مہینہ) یہاں پر اس سے مراد دو مہینے دس دن ہیں یعنی شوال ۔ ذی قعدہ ۔ اور ذی الحجہ کے دس دن اور بعض شرعی امور میں دو پر اطلاق حقیقی ہے جیسے جماعتِ نماز میں کہ امام کے ساتھ اگر ایک مقتدی ہو تو ان دونوں پر جماعت کا اطلاق حقیقی ہے اسی طرح احکام میراث میں دو کو جمع قرار دیا گیا ہے کہ جو سہام تین یا اُس سے زائد کے ہوتے ہیں وہی دو کے ۔

فصل بدانکہ اعراب اسم سہ است رفع و نصب و جر ۔ اسم متمکن

جان لو کہ اسم کے اعراب تین ہیں رفع اور نصب اور جر ۔ اسم متمکن

باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم است **اول** مفرد منصرف صحیح چوں زَیْدٌ

اقسام اعراب کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے اول قسم مفرد منصرف صحیح جیسے زَیْدٌ

دوم مفرد منصرف جاری مجرای صحیح چوں دَلْوٌ ۔ **سوم** جمع کسر منصرف چوں

دوسری قسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح جیسے دَلْو ۔ تیسری قسم جمع کسر منصرف جیسے

رِجَالٌ رفع شان بضمہ باشد و نصب بفتحہ و جر بکسرہ چوں جَاءَنِیْ زَیْدٌ

رجال ان کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ

و دَلْوٌ و رِجَالٌ و رَأَیْتُ زَیْدًا و دَلْوًا و رِجَالًا و مَرَرْتُ

اور (جاءنی) دَلْوٌ اور (جاءنی) رِجَالٌ اور رَأَیْتُ زَیْدًا اور (رأیت) دَلْوًا اور (رأیت) رِجَالًا اور مَرَرْتُ

بِزَیْدٍ و دَلْوٍ و رِجَالٍ ۔

بِزَیْدٍ اور (مررت) بِدَلْوٍ اور (مررت) بِرِجَالٍ ۔

(مفرد) کے معنی یہاں پر وہ اسم جو تثنیہ اور جمع نہ ہو (منصرف) کے معنی وہ اسم جو غیر منصرف نہ ہو اور اسم (صحیح) وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو ۔ (جاری مجرائے صحیح) وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت (واو) ہو یا (یا) جن کا ماقبل ساکن ۔ اور (جمع کسر منصرف) وہ جمع جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے اور

Marfat.com

مجازاً مافوق الواحد پر اطلاق کرتے ہیں جیسے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ط میں (اَشْهُر) جمع قلت ہے (شہر) کی جس کے معنی ہیں (مہینہ) یہاں پر اس سے مراد دو مہینے دس دن ہیں یعنی شوال۔ ذی قعدہ۔ اور ذی الحجہ کے دس دن اور بعض شرعی امور میں دو پر اطلاق حقیقی ہے جیسے جماعتِ نماز میں کہ امام کے ساتھ اگر ایک مقتدی ہو تو ان دونوں پر جماعت کا اطلاق حقیقی ہے اسی طرح احکام میراث میں دو کو جمع قرار دیا گیا ہے کہ جو سہام تین یا اُس سے زائد کے ہوتے ہیں وہی دو کے۔

فصل بدانکہ اعراب اسم سہ است رفع و نصب و جر۔ اسم متمکن

جان لو کہ اسم کے اعراب تین ہیں رفع اور نصب اور جر۔ اسم متمکن

باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم است **اول** مفرد منصرف صحیح چوں زَيْدٌ

اقسام اعراب کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے اول قسم مفرد منصرف صحیح جیسے زَيْدٌ

دوم مفرد منصرف جاری مجرای صحیح چوں دَلْو۔ **سوم** جمع مکسر منصرف چوں

دوسری قسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح جیسے دَلْو۔ تیسری قسم جمع مکسر منصرف جیسے

رِجَالٌ رفع شان بضمہ باشد و نصب بفتحہ و جر بکسرہ چوں جَاءَنِیْ زَيْدٌ

رِجَال ان کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَيْدٌ

و دَلْوٌ و رِجَالٌ و رَأَيْتُ زَيْدًا و دَلْوًا و رِجَالًا و مَرَرْتُ

اور (جاءنی) دَلْوٌ اور (جاءنی) رِجَالٌ اور رَأَيْتُ زَيْدًا اور (رأيت) دَلْوًا اور (رأيت) رِجَالًا اور مَرَرْتُ

بِزَيْدٍ و دَلْوٍ و رِجَالٍ۔

بِزَيْدٍ اور (مَرَرْتُ) بِدَلْوٍ اور (مَرَرْتُ) بِرِجَالٍ۔

(مفرد) کے معنی یہاں پر وہ اسم جو تثنیہ اور جمع نہ ہو (منصرف) کے معنی وہ اسم جو غیر منصرف نہ ہو اور اسم (صحیح) وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ (جاری مجرائے صحیح) وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت (واو) ہو یا (یا) جن کا ماقبل ساکن۔ اور (جمع مکسر منصرف) وہ جمع جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے اور

Marfat.com

غیر منصرف نہ ہو۔ ان تینوں کا اعراب بحالت رفع (ضمہ) ہوتا ہے اور بحالت نصب (فتحہ) اور بحالت جر (کسرہ) جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ یہ بحالت رفع مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔

ترکیب

(جاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر۔ (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ منصوب محلاً۔ مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید آیا (و دلو) یعنی (و جَاءَنِیْ دَلْوٌ) یہ بحالت رفع جاری بجرائے صحیح کی مثال ہوئی۔ اس میں (جاءنی) بترکیب سابق (دَلْوٌ) مفرد منصرف جاری بجرائے صحیح۔ مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ڈول آیا۔ (و رجال) یعنی (و جَاءَنِیْ رِجَالٌ) یہ بحالت رفع جمع مکسر منصرف کی مثال ہے اس میں بھی (جاءَنِیْ) بترکیب سابق (رِجَالٌ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کچھ مرد آئے (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ بحالت نصب مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو دیکھا۔ (و دَلْوًا) یعنی (و رَأَیْتُ دَلْوًا) یہ بحالت نصب جاری مجرائے صحیح کی مثال ہے۔ اس میں (رَأَیْتُ) بترکیب سابق (دَلْوًا) مفرد منصرف جاری بجرائے صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے ڈول دیکھا (و رِجَالاً) یعنی (و رَأَیْتُ رِجَالاً) یہ بحالت نصب جمع مکسر منصرف کی مثال ہے۔ اس میں بھی۔

Marfat.com

غیر منصرف نہ ہو۔ ان تینوں کا اعراب بحالت رفع (ضمہ) ہوتا ہے اور بحالت نصب (فتحہ) اور بحالت جر (کسرہ) جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ یہ بحالت رفع مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔

ترکیب

(جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر۔ (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ منصوب محلاً مبنی برسکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید آیا (و دلو) یعنی (وجَاءَنِیْ دَلْوٌ) یہ بحالت رفع جاری مجرائے صحیح کی مثال ہوئی۔ اس میں (جاءنی) بترکیب سابق (دَلْوٌ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح۔ مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ڈول آیا۔ (و رجال) یعنی (وجَاءَنِیْ رِجَالٌ) یہ بحالت رفع جمع مکسر منصرف کی مثال ہے اس میں بھی (جَاءَنِیْ) بترکیب سابق (رِجَالٌ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کچھ مرد آئے (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی برضم (زیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ بحالت نصب مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو دیکھا۔ (و دَلْوًا) یعنی (ورَأَیْتُ دَلْوًا) یہ بحالت نصب جاری مجرائے صحیح کی مثال ہے۔ اس میں (رَأَیْتُ) بترکیب سابق (دَلْوًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے ڈول دیکھا (و رِجَالاً) یعنی (ورَأَیْتُ رِجَالاً) یہ بحالت نصب جمع مکسر منصرف کی مثال ہے۔ اس میں بھی۔

Marfat.com

(رأیت) بترکیب معلوم (رجالاً) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے کچھ مرد دیکھے۔ (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف۔ مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار۔ مبنی بر کسر (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ بحالت جر مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ میں زید کے پاس سے گذرا۔ مخفی نہ رہے کہ جس جار مجرور کا متعلق عبارت میں مذکور ہو اُس کو ظرف لغو کہتے ہیں۔ اور جس کا متعلق مذکور نہ ہو اُس کو ظرف مستقر (و دَلْوٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِدَلْوٍ) یہ بحالت جر جاری مجرائے صحیح کی مثال ہے اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب سابق (با) حرف جار مبنی برکسر (دَلْوٍ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ڈول کے پاس سے گذرا (و رجالٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِرِجَالٍ) یہ بحالت جر جمع مکسر منصرف کی مثال ہے اس میں بھی (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (رجالٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں کچھ مردوں کے پاس سے گذرا۔ یاد رہے کہ ان تینوں مثالوں میں (جاری مجرائے صحیح) اور (جمع مکسر منصرف) سے پیشتر (جاءَنی) اور (رَأَیْتُ) اور (مَرَرْتُ) بنظر اختصار محذوف ہیں۔

تنبیہ

(المصباح المنیر ص۱۳) اور (مہر منیر ص۵۵) میں ہے کہ نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جو معتل باللام نہ ہو۔ اقول اگر قطع نظر از لفظ اسم مطلقاً صحیح کی تعریف قرار دی جائے تو یہ تعریف غلط ہے کہ فعل مضارع کو شامل نہیں حالانکہ وہ بھی صحیح ہوتا ہے

Marfat.com

(رأیت) بترکیب معلوم (رجالاً) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے کچھ مرد دیکھے۔ (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف۔ مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار۔ مبنی بر کسر (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ بحالت جر مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ میں زید کے پاس سے گذرا۔ **مخفی** نہ رہے کہ جس جار مجرور کا متعلق عبارت میں مذکور ہو اس کو ظرف لغو کہتے ہیں۔ اور جس کا متعلق مذکور نہ ہو اس کو ظرف مستقر (و دلوٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِدَلْوٍ) یہ بحالت جر جاری مجرائے صحیح کی مثال ہے اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب سابق (با) حرف جار مبنی برکسر (دَلْوٍ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ڈول کے پاس سے گذرا (و رجالٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِرِجَالٍ) یہ بحالت جر جمع مکسر منصرف کی مثال ہے اس میں بھی (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (رجالٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں کچھ مردوں کے پاس سے گذرا۔ **یاد رہے** کہ ان تینوں مثالوں میں (جاری مجرائے صحیح) اور (جمع مکسر منصرف) سے پیشتر (جاءنی) اور (رأیتُ) اور (مَرَرْتُ) بنظر اختصار محذوف ہیں۔

تنبیہ

(المصباح المنیر ص۳۳) اور (مہر منیر ص۹) میں ہے کہ نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جو معتل باللام نہ ہوں) **اقول** اگر قطع نظر از لفظ اسم مطلقاً صحیح کی تعریف قرار دی جائے تو یہ تعریف غلط ہے کہ فعل مضارع کو شامل نہیں حالانکہ وہ بھی صحیح ہوتا ہے

Marfat.com

اسی نحو میر میں آرہا ہے کہ فعل مضارع معرب کی پہلی قسم (صحیح مجرد از ضمائر بارزہ) ہے اور اگر اسم صحیح کی تعریف قرار دیں جیسے کہ لفظ (اسم) سے ظاہر۔ تب بھی غلط ہے اور نحویوں پر افترا۔ غلط اس لئے کہ (حُبلیٰ) پر صادق ہے کہ اس کا لام کلمہ حرف علت نہیں بلکہ لام کلمہ لام ہے حالانکہ یہ اسم صحیح نہیں۔ اور افترا اس لئے کہ انھوں نے تعریف یوں کی ہے کہ وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ اس تعریف پر (حُبلیٰ) سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔ اور یہ (معتل باللام) دیوبندی بولی ہے۔ نحویوں کی بولی نہیں وہ تو معتل اللام کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کے صفحۂ مذکورہ میں ہے کہ (جاری مجرائے صحیح نحویوں کی اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جو معتل باللام تو ہو یعنی اُس کے لام کلمہ میں حرف علت تو ہو مگر اُس سے پہلا حرف ساکن ہو) یہ بھی غلط ہے اور نحویوں پر افترا۔ غلط اس لئے کہ (ھِنْدِیٌّ) پر یہ تعریف صادق نہیں کہ اُس کے لام کی جگہ حرف علت نہیں ہے بلکہ (دال) ہے تو یہ آپ کی بیان کردہ تعریف سے خارج ہوگیا حالانکہ یہ جاری مجرائے صحیح ہے اور افترا اس لئے کہ انھوں نے یہ تعریف نہیں کی بلکہ یوں کی ہے کہ جس اسم کے آخر میں حرف علت ہو اور ماقبل ساکن۔ اس سے (ھندی) خارج نہیں ہوتا ہے اور نحویوں کی تعریف اس پر صادق ہے پھر اول نے صـ۶۴ پر اور دوم نے صـ۶۳ پر وزن (فَعَالِلُ) اور (فَعَالِیل) کی مثال میں (مَسَاجد) اور (مَصَابیح) کو پیش کیا ہے یہ بھی غلط کہ ان دونوں کا یہ وزن نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ (مَسَاجِدُ) اور (مصابیح) کی میم (فا) کلمہ کے مقابل ہونے کی بنا پر اصلی ہو۔ حالانکہ زائد ہے۔ ان کا وزن (مَفَاعِلُ) اور (مَفَاعِیل) ہے اور اول کے صفحہ ۶۵ اور دوم کے صفحہ ۶۰ پر بالفاظ مختلف ہے (یاد رکھو کہ مبنی کی حرکات کے نام یہ ہیں۔ ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ۔ ضم۔ فتح۔ کسر۔ الخ) یہ بھی غلط ہے کہ ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ مبنی کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ یہ دونوں میں مشترک ہیں کما فی جامع الغموض لہذا ان کا استعمال معرب کی حرکات میں مجاز نہیں۔ البتہ ضم۔ فتح۔ کسر مبنی کی حرکات کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے رفع۔ نصب۔ جر معرب کے ساتھ

Marfat.com

اسی نحو میر میں آرہا ہے کہ فعل مضارع معرب کی پہلی قسم (صحیح مجرد از ضمائر بارزہ) ہے اور اگر اسم صحیح کی تعریف قرار دیں جیسے کہ لفظ (اسم) سے ظاہر۔ تب بھی غلط ہے اور نحویوں پر افترا۔ غلط اس لئے کہ (حُبلیٰ) پر صادق ہے کہ اس کا لام کلمہ حرف علت نہیں بلکہ لام کلمہ لام ہے حالانکہ یہ اسم صحیح نہیں۔ اور افترا اس لئے کہ انھوں نے تعریف یوں کی ہے کہ وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ اس تعریف پر (حُبلیٰ) سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔ اور یہ (معتل باللام) دیوبندی بولی ہے۔ نحویوں کی بولی نہیں وہ تو معتل اللام کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کے صفحۂ مذکورہ میں ہے کہ (جاری مجرائے صحیح نحویوں کی اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جو معتل باللام تو ہو یعنی اُس کے لام کلمہ میں حرف علت تو ہو مگر اُس سے پہلا حرف ساکن ہو) یہ بھی غلط ہے اور نحویوں پر افترا۔ غلط اس لئے کہ (ھِندِیٌّ) پر یہ تعریف صادق نہیں کہ اُس کے لام کی جگہ حرف علت نہیں ہے بلکہ (دال) ہے تو یہ آپ کی بیان کردہ تعریف سے خارج ہوگیا حالانکہ یہ جاری مجرائے صحیح ہے اور افترا اس لئے کہ انھوں نے یہ تعریف نہیں کی بلکہ یوں کی ہے کہ جس اسم کے آخر میں حرف علت ہو اور ماقبل ساکن۔ اس سے (ھندی) خارج نہیں ہوتا ہے اور نحویوں کی تعریف اس پر صادق ہے پھر اول نے ص۶۴ پر اور دوم نے ص۶۳ پر وزن (فَعَالِلُ) اور (فَعَالِیۡلُ) کی مثال میں (مَسَاجِد) اور (مَصَابِیح) کو پیش کیا ہے یہ بھی غلط کہ ان دونوں کا یہ وزن نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ (مَسَاجِدُ) اور (مصابیح) کی میم (فا) کلمہ کے مقابل ہونے کی بنا پر اصلی ہو۔ حالانکہ زائد ہے۔ ان کا وزن (مَفَاعِلُ) اور (مَفَاعِیۡلُ) ہے اور اول کے صفحہ ۶۵ اور دوم کے صفحہ ۶۰ پر بالفاظ مختلف ہے (یاد رکھو کہ مبنی کی حرکات کے نام یہ ہیں۔ ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ۔ ضم۔ فتح۔ کسر۔ الخ) یہ بھی غلط ہے کہ ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ مبنی کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ یہ دونوں میں مشترک ہیں کما فی جامع الغموض لہذا ان کا استعمال معرب کی حرکات میں مجاز نہیں۔ البتہ ضم۔ فتح۔ کسر مبنی کی حرکات کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے رفع۔ نصب۔ جر معرب کے ساتھ

Marfat.com

اور ان دونوں صاحبان نے (جاءنی زید و دلو و رجال) وغیرہ تینوں مثالوں میں (دلو) اور (رجال) کو معطوف قرار دیا ہے۔ فعل اور حرف جار اختصاراً محذوف نہیں مانتے۔ ایسی قسم مثالوں میں ایسی ترکیب کہنے والوں کو الفوائد الشافیہ میں یہ خطاب دیا کہ وہ فن نحو سے عاطل ہیں یعنی (کورے) اور قول بالعطف کو غلط ظاہر اور باطل فرمایا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم جمع مؤنث سالم رفعش بضمہ باشد و نصب و جر بکسرہ چوں هُنَّ

چوتھی قسم جمع مؤنث سالم اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر کسرہ کے ساتھ جیسے هُنَّ

مُسْلِمَاتٌ و رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

مُسْلِمَاتٌ و رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

(جمع مؤنث سالم) وہی ہے جس کو مصنف علیہ الرحمہ نے جمع تصحیح کی دوسری قسم قرار دیا تھا اور اس کی تعریف بایں طور فرمائی تھی کہ وہ جمع تصحیح جس کے آخر میں الف مع (تا) لگا ہو۔

ترکیب

(هُنَّ) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زَيْنَبُ و سَلْمٰى و خَالِدَةٌ نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (مُسْلِمَاتٌ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ مسلمان عورتیں ہیں (رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ) میں (رَأَيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (مسلماتٍ) جمع مؤنث سالم منصوب لفظاً بکسرہ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے مسلمان عورتوں کو دیکھا (مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ) میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار مبنی بر کسر (مسلمات) جمع مؤنث سالم مجرور

Marfat.com

اور ان دونوں صاحبان نے (جاءنی زید و دلو و رجال) وغیرہ تینوں مثالوں میں (دلو) اور (رجال) کو معطوف قرار دیا ہے۔ فعل اور حرف جار اختصاراً محذوف نہیں مانتے۔ ہیچ قسم مثالوں میں ایسی ترکیب کہنے والوں کو الفوائد الشافیہ میں یہ خطاب دیا کہ وہ فن نحو سے عاطل ہیں یعنی (کورے) اور قول بالعطف کو غلط ظاہر اور باطل فرمایا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم جمع مؤنث سالم رفعش بضمہ باشد و نصب و جر بکسرہ چوں هُنَّ
چوتھی قسم جمع مؤنث سالم اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب وجر کسرہ کے ساتھ جیسے هُنَّ

مُسْلِمَاتٌ و رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

مُسْلِمَاتٌ و رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

(جمع مؤنث سالم) وہی ہے جس کو مصنف علیہ الرحمہ نے جمع تصحیح کی دوسری قسم قرار دیا تھا اور اس کی تعریف بایں طور فرمائی تھی کہ وہ جمع تصحیح جس کے آخر میں الف مع (تا) لگا ہو۔

ترکیب

(هُنَّ) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے غائب مثلاً زَيْنَبُ وسَلْمٰى وخَالِدَه نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (مُسْلِمَاتٌ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ مسلمان عورتیں ہیں (رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ) میں (رَأَيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم (مسلماتٍ) جمع مؤنث سالم منصوب لفظاً بکسرہ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے مسلمان عورتوں کو دیکھا (مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ) میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم (با) حرف جار مبنی بر کسر (مسلمات) جمع مؤنث سالم مجرور

Marfat.com

لفظاً بکسرہ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں مسلمان عورتوں کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ ۶۶،۶۵

(المصباح المنیر ص ۶۵) میں ہے (قولہ چہارم جمع مؤنث سالم۔ اسم متمکن کی چوتھی قسم کا بیان ہے کہ جو اسم مفرد مؤنث کی جمع سالم الف اور ت کے ساتھ بنائی جائے اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی میں کسرۂ ت کے ساتھ ہوگا اور اسی طرح حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوگا) **اقول** یہ غلط ہے اور افترا بھی۔ غلط اس لئے کہ بیان مذکورہ سے اعراب مذکور اس جمع مؤنث سالم میں منحصر ہوگیا جو (اسم مفرد مؤنث) کی بنائی جائے اور جو جمع مؤنث سالم اسم مفرد کی نہ ہو جیسے بیوتات۔ جمع مؤنث سالم ہے (بُیُوت) کی اور (بُیُوت) جمع مکسر منصرف ہے (بَیت) کی۔ یا (اسم مفرد مؤنث) کی نہ ہو جیسے مرفوعات اسم مفرد مذکر (مرفوع) کی جمع ہے۔ ان دونوں کے لئے اعراب مذکور نہ ہوا حالانکہ ان دونوں کا اعراب بھی وہی ہے۔ اور (افترا) اس لئے کہ اپنے بیان باطل کو متن کی مُراد قرار دے دیا۔ نیز اسی صفحہ میں ہے کہ (یہ مؤنث سالم صیغہ اسم فاعل اور صیغہ اسم مفعول کی بنائی جاتی ہے) یہ بھی غلط ہے کہ غیر اسم فاعل اور غیر اسم مفعول سے بھی بنائی جاتی ہے جیسے بُیُوتات (بُیُوت) سے اور (بُیُوت) نہ اسم فاعل ہے نہ اسم مفعول۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا ۔۔۔ حال طفلاں نزاوں شدہ است

پنجم غیر منصرف و آں اسمیست کہ دو سبب از اسباب منع صرف درو
پانچویں قسم غیر منصرف اور وہ ایسا اسم ہے جس میں دو سبب اسباب منع صرف سے
باشد و اسباب منع صرف نہ است عدل[۱] و وصف[۲] و تانیث[۳] و معرفہ[۴] و عجمہ[۵]
ہوں اور اسباب منع صرف نو ہیں عدل اور وصف اور تانیث اور معرفہ اور عجمہ
جمع[۶] و ترکیب[۷] و وزن فعل[۸] و الف و نون[۹] زائدتان چوں عُمَرُ و اَحْمَرُ و طَلْحَۃُ
اور جمع اور ترکیب اور وزن فعل اور الف و نون زائدتان جیسے عُمَر اور احمر اور طلحۃ

Marfat.com

لفظاً بکسرہ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں مسلمان عورتوں کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ ۶۵تا۶۶

(المصباح المنیر ص۶۵) میں ہے (قولہ چہارم جمع مؤنث سالم۔ اسم متمکن کی چوتھی قسم کا بیان ہے کہ جو اسم مفرد مؤنث کی جمع سالم الف اور ت کے ساتھ بنائی جائے اُس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی میں کسرۂ ت کے ساتھ ہوگا اور اسی طرح حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوگا) **اقول** یہ غلط ہے اور افترا بھی۔ غلط اس لئے کہ بیان مذکورہ سے اعراب مذکور اُس جمع مؤنث سالم میں منحصر ہوگیا جو (اسم مفرد مؤنث) کی بنائی جائے اور جو جمع مؤنث سالم اسم مفرد کی نہ ہو جیسے بیوتات۔ جمع مؤنث سالم ہے (بُیُوت) کی اور (بُیُوت) جمع مکسر منصرف ہے (بَیْت) کی۔ یا (اسم مفرد مؤنث) کی نہ ہو جیسے مرفوعات اسم مفرد مذکر (مرفوع) کی جمع ہے۔ ان دونوں کے لئے اعراب مذکور نہ ہوا حالانکہ ان دونوں کا اعراب بھی وہی ہے۔ اور (افترا) اس لئے کہ اپنے بیان باطل کو متن کی مُراد قرار دے دیا۔ نیز اسی صفحہ میں ہے کہ (یہ مؤنث سالم صیغہ اسم فاعل اور صیغہ اسم مفعول کی بنائی جاتی ہے) یہ بھی غلط ہے کہ غیر اسم فاعل اور غیر اسم مفعول سے بھی بنائی جاتی ہے جیسے بُیُوتات (بُیُوت) سے اور (بُیُوت) نہ اسم فاعل ہے نہ اسم مفعول۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم غیر منصرف و آں اسمیست کہ دو سبب از اسباب منع صرف درو

پانچویں قسم غیر منصرف اور وہ ایسا اسم ہے جس میں دو سبب اسباب منع صرف سے

باشد و اسباب منع صرف نہ است عدلؔ و وصفؔ و تانیثؔ و معرفہؔ و عجمہؔ

ہوں اور اسباب منع صرف نو ہیں عدل اور وصف اور تانیث اور معرفہ اور عجمہ

جمعؔ و ترکیبؔ و وزن فعلؔ و الف و نونؔ زائدتان چوں عُمَرُ و اَحْمَرُ و طَلْحَۃُ

اور جمع اور ترکیب اور وزن فعل اور الف و نون زائدتان جیسے عُمَر اور احمر اور طلحۃ

Marfat.com

و زَینَب و اِبْرَاھِیم و مَسَاجِد و مَعْدِی کَرَب و اَحْمَد و عِمْرَان رفعش

اور زینب اور ابراھیم اور مساجد اور معدی کرب اور احمد اور عمران اُس کا رفع

بضمہ باشد و نصب و جر بفتحہ چوں جَاءَ عُمَرُ و رَأَیْتُ عُمَرَ و مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر فتحہ کے ساتھ جیسے جاء عمر اور رأیت عمر اور مررت بعمر۔

(غیر منصرف) کی تعریف مصنف علیہ الرحمہ نے بایں طور فرمائی کہ وہ ایسا اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں اس میں (دو سبب) عام ہیں کہ وہ دونو حقیقۃً ہوں جیسے (عمر) میں۔ایک عدل اور دوسرا علمیت۔ یا ایک حقیقۃً دوسرا حکمًا جیسے (حبلیٰ) میں ایک سبب الف مقصورہ برائے تانیث جو حقیقۃً سبب ہے اور دوسرا اُس کا کلمہ کو وضعًا لازم ہونا جو بمنزلۂ تانیث دیگر ہے۔ یہ لزوم سبب حکمًا ہے اس کو دوسرے حضرات نے یوں بیان فرمایا ہے کہ غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔ نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ کی تعریف دونوں قسم کے سبب کو شامل ہے اسباب منع صرف کی تعریف اور شرائط وغیرہ اگلی کتابوں میں بالتفصیل آئیں گے۔ یہاں پر اجمالی بیان کافی ہے اور وہ یہ کہ (عدل) کے معنی ہیں۔ اسم کے مادہ کا صورت اصلی سے نکالا جانا بایں طور کہ کسی قاعدۂ صرفی پر مبنی نہ ہو جیسے (عمر) کے مادّہ۔عین۔میم۔را کا اپنی صورت اصلی (عَامِر) سے بدوں قاعدۂ صرفی (عمر) کی طرف نکالا جانا اور (وصف) کے معنی ہیں اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنا جو کسی صفت کے ساتھ متصف ہو جیسے (اَحْمَر) کا اُس ذات پر دلالت کرنا جو صفت (حُمْرَۃ) یعنی سُرخی کے ساتھ موصوف ہو اور (تانیث) کے معنی ہیں (اسم کا مؤنث ہونا) خواہ بایں طور کہ اُس کے آخر (تا) لگے جو بحالت وقف (ھا) ہو جاتی ہے یا بایں طور کہ وہ کسی مادہ کا علم ہو جیسے (طَلْحَۃ) کا بالحاق (تا) مؤنث ہونا اس کو تانیث لفظی کہتے ہیں۔ اور (زَیْنَب) کا عورت کے لئے عَلَم ہونا اس کو تانیث معنوی کہتے ہیں۔ اور (معرفہ) کے معنی مراد ہیں (اسم کا علم ہونا) جیسے ان دونوں کا علم ہونا کہ اول ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ہے

Marfat.com

و زَیْنَب و اِبْرَاهِیْم و مَسَاجِد و مَعْدِیْ کَرِب و اَحْمَد و عِمْرَان رفعش
اور زینب اور ابراھیم اور مساجد اور معدی کرب اور احمد اور عمران اُس کا رفع
بضمہ باشد و نصب و جر بفتحہ چوں جَاءَ عُمَرُ و رَأَیْتُ عُمَرَ و مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔
ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر فتحہ کے ساتھ جیسے جاء عمر اور رأیت عمر اور مررت بعمر۔

(غیر منصرف) کی تعریف مصنف علیہ الرحمہ نے بایں طور فرمائی کہ وہ ایسا اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں اس میں (دو سبب) عام ہیں کہ وہ دونوں حقیقۃً ہوں جیسے (عُمَر) ہیں۔ایک عدل اور دوسرا علمیت۔ یا ایک حقیقۃً دوسرا حکمًا جیسے (حُبْلٰی) ہیں ایک سبب الف مقصورہ برائے تانیث جو حقیقۃً سبب ہے اور دوسرا اُس کا کلمہ کو وضعًا لازم ہونا جو بمنزلہ تانیث دیگر ہے۔ یہ لزوم سبب حکمًا ہے اس کو دوسرے حضرات نے یوں بیان فرمایا ہے کہ غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ کی تعریف دونوں قسم کے سبب کو شامل ہے اسباب منع صرف کی تعریف اور شرائط وغیرہ اگلی کتابوں میں بالتفصیل آئیں گے۔یہاں پر اجمالی بیان کافی ہے اور وہ یہ کہ (عدل) کے معنی ہیں۔اسم کے مادہ کا صورت اصلی سے نکالا جانا بایں طور کہ کسی قاعدۂ صرفی پر مبنی نہ ہو جیسے (عمر) کے مادہ۔عین۔میم۔را۔ کا اپنی صورت اصلی (عَامِر) سے بدوں قاعدۂ صرفی (عمر) کی طرف نکالا جانا اور (وصف) کے معنی ہیں (اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنا جو کسی صفت کے ساتھ متصف ہو جیسے (اَحْمَر) کا اُس ذات پر دلالت کرنا جو صفت (حُمْرَۃ) یعنی سُرخی کے ساتھ موصوف ہو اور (تانیث) کے معنی ہیں (اسم کا مؤنث ہونا) خواہ بایں طور کہ اُس کے آخر (تا) لگے جو بحالت وقف (ھا) ہوجاتی ہے یا بایں طور کہ وہ کسی مادہ کا علم ہو جیسے (طَلْحَۃ) کا بالحاق (تا) مؤنث ہونا اس کو تانیث لفظی کہتے ہیں۔اور (زَیْنَب) کا عورت کے لئے عَلَم ہونا اس کو تانیث معنوی کہتے ہیں۔اور (معرفہ) کے معنیٰ مراد ہیں (اسم کا علم ہونا) جیسے ان دونوں کا علم ہونا کہ اول ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ہے

Marfat.com

جو عشرۂ مبشرہ سے ہیں۔ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۳۶ھ بعمر ۶۴ سال جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ مزار مبارک بصرہ میں ہے۔ اور دوم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ جن کا نکاح خود اللہ عزوجل نے آسمان پہ پڑھایا تھا۔ بعہد فاروقی ۲۰ھ میں وصال فرمایا۔ جنازہ کی چارپائی سب سے پہلے ان کے لئے بنائی گئی۔ اور (عجمہ) کے معنی ہیں (لغت غیر عرب میں اسم کا کسی معنی کے لئے موضوع ہونا) جیسے اسم (ابراہیم) کا سریانی زبان میں ایک پیغمبر کے لئے موضوع ہونا جو سید انبیا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد ہیں۔ دو سو یا ایک سو پچھتر سال کی عمر میں وصال فرمایا اور (جمع) سے مراد (اسم کا جمعیت کے ساتھ متصف ہونا) جیسے (مساجد) کا جمعیت کے ساتھ متصف ہونا کہ یہ (مسجد) کی جمع ہے۔ اور (ترکیب) کے معنی ہیں کہ (دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہوجانا بایں طور کہ کوئی جزو حرف نہ ہو) جیسے (مَعْدِی کَرِب) کا (مَعْدِی) اور (کَرِب) دو کلموں سے ایک ہوجانا بایں طور کہ اس کا کوئی جزو حرف نہیں۔ دونوں جزو اسم ہیں۔ اول بکسر دال خلاف قیاس ہے مقتضائے قیاس فتح ہے کما فی ھمع الھوامع۔ کیونکہ یہ مصدر میمی ہے بمعنی تجاوز یا اسم ظرف اور دونوں کا وزن ہے (مَفْعَل) یا (مَعْدِیّ) اسم مفعول ہے کما فی حاشیۃ الصبان جو خلاف قیاس مخفف ہے۔ تو کسرۂ دال خلاف قیاس نہیں۔ بریں تقدیر اس کے معنی ہیں (عَدَاہُ الکَرَبُ ای تجاوزہ) یعنی جس سے غم دور ہوگیا کما فی ثلث الحاشیۃ منتہی الارب وغیرہ لغات ہیں (مَعْدِی کَرِب) بکسر (را) ہے لیکن (کَرِب) بکسر (را) موجودہ لغات میں دستیاب نہیں ہوا۔ مذکورہ معنی سے مستفاد ہوتا ہے کہ بسکون (را) ہے جس کے معنی ہیں (غم) یا بکسر (را) بمعنی بسکون (را) کے ہے۔ اور مذکورہ معنی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصدر میمی اور اسم ظرف ہونے کی تقدیر پہ بمعنی اسم مفعول ہے جیسے لفظ (معنی) واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال یہ جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ہے جو (ھمدانی) تھے اور اس حدیث کے راوی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی کہ جب اپنے مکان میں داخل ہوتا ہوں تو وحشت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر پال لو۔ انھوں نے

Marfat.com

جو عشرۂ مبشرہ سے ہیں۔ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۳۶ھ بعمر ۶۴ سال جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ مزار مبارک بصرہ میں ہے۔ اور دوم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ام المومنین کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ جن کا نکاح خود اللہ عزوجل نے آسمان پر پڑھایا تھا بعہد فاروقی ۲۰ھ میں وصال فرمایا۔ جنازہ کی چارپائی سب سے پہلے ان کے لئے بنائی گئی۔ اور (عجمہ) کے معنی ہیں (لغت غیر عرب میں اسم کا کسی معنی کے لئے موضوع ہونا) جیسے اسم (ابراہیم) کا سریانی زبان میں ایک پیغمبر کے لئے موضوع ہونا جو سید انبیا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد ہیں۔ دو سو یا ایک سو پچھتّر سال کی عمر میں وصال فرمایا اور (جمع) سے مراد (اسم کا جمعیت کے ساتھ متصف ہونا) جیسے (مساجد) کا جمعیت کے ساتھ متصف ہونا کہ یہ (مسجد) کی جمع ہے۔ اور (ترکیب) کے معنی ہیں کہ (دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہو جانا بایں طور کہ کوئی جزو حرف نہ ہو) جیسے (مَعْدِی کَرِب) کا (مَعْدِی) اور (کَرِب) دو کلموں سے ایک ہو جانا بایں طور کہ اس کا کوئی جزو حرف نہیں۔ دونوں جزو اسم ہیں۔ اول بکسر دال خلاف قیاس ہے مقتضائے قیاس فتح ہے کما فی ھمع الھوامع۔ کیونکہ یہ مصدر میمی ہے بمعنی تجاوز یا اسم ظرف اور دونوں کا وزن ہے (مَفْعَل) یا (مَعْدِیٌّ) اسم مفعول ہے کما فی حاشیۃ الصبان جو خلاف قیاس مخفف ہے۔ تو کسرۂ دال خلاف قیاس نہیں۔ بریں تقدیر اس کے معنی ہیں (عَدَاہ الکَرَبُ ای تجَاوَزَہ) یعنی جس سے غم دور ہو گیا کما فی تلك الحاشیۃ منتہی الارب وغیرہ لغات میں (مَعْدِی کَرِب) بکسر (را) ہے لیکن (کَرِب) بکسر (را) موجودہ لغات میں دستیاب نہیں ہوا۔ مذکورہ معنی سے مستفاد ہوتا ہے کہ بسکون (را) ہے جس کے معنی ہیں (غم) یا بکسر (را)، بمعنی بسکون (را) کے ہے۔ اور مذکورہ معنی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصدر میمی اور اسم ظرف ہونے کی تقدیر پر بمعنی اسم مفعول ہے جیسے لفظ (معنی) واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال یہ جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ہے جو (ھمدانی) تھے اور اس حدیث کے راوی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی کہ جب اپنے مکان میں داخل ہوتا ہوں تو وحشت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر پال لو۔ انھوں نے

Marfat.com

ارشاد والا کی تعمیل کی وحشت جاتی رہی (اصابہ) اور (وزن فعل) کے معنی ہیں کہ اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو اوزان فعل سے شمار کیا جاتا ہو جیسے (اَحْمَدْ) کا (اَفْعَلْ) کے وزن پر ہونا۔ اور (الف نون زائدتان) سے مراد (الف نون) کا اسم کے آخر میں زائد ہونا جیسے (عِمران) کے آخر میں زائد ہیں۔ پس (عمر) میں دو سبب عدل اور علمیت ہیں اور (احمر) میں وصف اور وزن فعل۔ اور (طلحۃ) میں تانیث لفظی اور علمیت اور اور (زینب) میں تانیث معنوی اور علمیت اور (ابراہیم) میں عجمہ اور علمیت۔ اور (مساجد) میں جمع سبب حقیقۃً اور تکرار جمع سبب حکماً تکرار جمع کبھی حقیقۃً ہوتی ہے جیسے (اَساوِرَۃ) جمع ہے (اَسْوِرَۃ) کی اور (اَسْوِرَۃ) جمع ہے (سوار بمعنی کنگن) کی تو (اَساوِرۃ) جمع الجمع ہوئی اور کبھی حکماً جیسے (مَسَاجِد) کہ خود جمع الجمع نہیں بلکہ جمع الجمع (اَسَاوِر) کے وزن پر ہے۔ بہرکیف (تکرار) حقیقۃً ہو یا حکماً سبب حکمی ہے اور (معدی کرب) میں ترکیب اور علمیت اور (اَحْمَد) میں وزن فعل اور علمیت۔ اور (عِمْرَان) میں الف نون زائدتان اور علمیت یہ قبیلۂ خزاعہ کے ایک جلیل القدر صحابی کا علم ہے۔ یعنی عمران ابن حصین۔ اُن کی کنیت (ابو نُجَیْدہ) تھی فرشتے ان سے مصافحہ کرتے تھے اور یہ کراماً کاتبین کو دیکھتے اور اُن کی ان سے گفتگو ہوتی تھی ۵۳ھ میں وصال فرمایا۔

ترکیب

(جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (عُمَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے عمر (رَأَیْتُ) بترکیب سابق (عُمَرَ) غیر منصرف منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے عمر کو دیکھا (مَرَرْتُ) بترکیب سابق (بِعُمَرَ) میں (با) حرف جار مبنی بر کسر (عُمَرَ) غیر منصرف مجرور بفتحہ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں عمر کے پاس سے گذرا۔

Marfat.com

ارشاد والا کی تعمیل کی وحشت جاتی رہی (اصابہ) اور (وزن فعل) کے معنی ہیں کہ اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو اوزان فعل سے شمار کیا جاتا ہو جیسے (اَحْمَدُ) کا (اَفْعَلُ) کے وزن پر ہونا۔ اور (الف نون زائدتان) سے مراد (الف نون) کا اسم کے آخر میں زائد ہونا جیسے (عِمْرَان) کے آخر میں زائد ہیں۔ پس (عمر) میں دو سبب عدل اور علمیت ہیں اور (احمر) میں وصف اور وزن فعل۔ اور (طلحۃ) میں تانیث لفظی اور علمیت اور اور (زینب) میں تانیث معنوی اور علمیت اور (ابراھیم) میں عجمہ اور علمیت۔ اور (مساجد) میں جمع سبب حقیقۃً اور تکرار جمع سبب حکماً تکرار جمع کبھی حقیقۃً ہوتی ہے جیسے (اَسَاوِرَۃ) جمع ہے (اَسْوِرَۃ) کی اور (اَسْوِرَۃ) جمع ہے (سوار بمعنی کنگن) کی تو (اَسَاوِرَۃ) جمع الجمع ہوئی اور کبھی حکماً جیسے (مَسَاجِد) کہ خود جمع الجمع نہیں بلکہ جمع الجمع (اَسَاوِر) کے وزن پر ہے۔ بہرکیف (تکرار) حقیقۃً ہو یا حکماً سبب حکمی ہے اور (معدی کرب) میں ترکیب اور علمیت اور (اَحْمَد) میں وزن فعل اور علمیت۔ اور (عِمْرَان) میں الف نون زائدتان اور علمیت یہ قبیلۂ خزاعہ کے ایک جلیل القدر صحابی کا علم ہے یعنی عمران ابن حصین۔ اُن کی کنیت (ابو نُجَید) تھی فرشتے ان سے مصافحہ کرتے تھے اور یہ کراماً کاتبین کو دیکھتے اور اُن کی ان سے گفتگو ہوتی تھی ۵۳ھ میں وصال فرمایا۔

ترکیب

(جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (عُمَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے عمر (رَأَیْتُ) بترکیب سابق (عُمَرَ) غیر منصرف منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے عمر کو دیکھا (مَرَرْتُ) بترکیب سابق (بِعُمَرَ) میں (با) حرف جار مبنی بر کسر (عُمَرَ) غیر منصرف مجرور بفتحہ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں عمر کے پاس سے گذرا۔

Marfat.com

تنبیہ ۶ تا ۱۱

(المصباح المنیر ص۲۶) اور (مہرِ منیر ص۱۱) میں بالفاظ مختلف بیان کیا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے غیر منصرف کی تعریف میں صرف اُس کو بیان کیا ہے جس میں دو سبب پائے جائیں اور جس میں ایک سبب قائم مقام دو سبب پایا جائے اس کو بوجہ قلت وقوع چھوڑ دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے اور قصورِ فہم پر مبنی۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے دو سبب کا ذکر فرمایا ہے۔ اُن میں تعمیم ہے کہ دونوں حقیقۃً ہوں یا ایک حقیقۃً اور دوسرا حکماً۔ جس کی تفصیل گذر گئی نظر برآں تعریف دونوں کو شامل ہے پھر اول میں ص۲۶ پر سبب وصف کی تعریف میں کہا کہ (غیر منصرف کا دوسرا سبب وصف ہے۔ اصطلاح نحو میں وصف کہتے ہیں ایسے اسم کو جو علاوہ اُس کے ذات پر دلالت کرے وضع کے لحاظ سے وصفی معنی کو بھی شامل ہو) یہ بھی غلط ہے اور علم نحو پر افترا اور عبارت دیوبندی سانچے میں ڈھلی بھونڈی۔ غلط اس لئے کہ جو وصف سبب غیر منصرف ہے وہ از قبیل ذات نہیں بلکہ از قبیل معنی ہے اور اسم از قبیل ذات پھر اسم کے ساتھ اُس کی تفسیر کس طرح درست ہوسکتی ہے۔ اس کی تفسیر وہی ہے جو ہم نے بیان کی اور (افترا) اس لئے کہ کتب نحو میں یہ تفسیر مذکور نہیں۔ بلکہ وہی ہے جو ہم نے بیان کی کما فی شرح الجامی قدس سرہ السامی پھر بالفاظ مختلف اول کے ص۳۶ پر اور دوم کے ص۶۳ پر لکھا کہ ترکیب سے جو مرکب حاصل ہو (اُس کو نحوی مرکب منع صرف کہتے ہیں۔ اس مرکب منع صرف کے لئے شرط یہ ہے کہ علم ہو اور ایک کلمہ دوسرے کلمہ کا جزو واقع نہ ہو) یہ بھی غلط ہے اور دیوبندی اضافہ جو معنی ترکیب نہ سمجھنے پر مبنی۔ مرکب منع صرف میں یہ معتبر ہے کہ اُس کا کوئی جزو حرف نہ ہو جیسے ترکیب کی تعریف میں گذرا۔ یہ کسی نحوی نے نہیں لکھا کہ ایک کلمہ دوسرے کلمہ کا جزو واقع نہ ہو پھر دوم کے ص۶۴ پر ہے (غیر منصرف چونکہ اپنے وجود میں دو سببوں کو ساتھ لئے ہوتا ہے اسی لئے یہ فعل متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ

Marfat.com

تنبیہ ۶۷ تا ۷۱

(المصباح المنیر ص۶۶) اور (مہر منیر ص۶۱) میں بالفاظ مختلف بیان کیا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے غیر منصرف کی تعریف میں صرف اُس کو بیان کیا ہے جس میں دو سبب پائے جائیں اور جس میں ایک سبب قائم مقام دو سبب پایا جائے اس کو بوجہ قلت وقوع چھوڑ دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے دو سبب کا ذکر فرمایا ہے۔ اُن میں تعمیم ہے کہ دونوں حقیقۃً ہوں یا ایک حقیقۃً اور دوسرا حکماً۔ جس کی تفصیل گذر گئی نظر برآں تعریف دونوں کو شامل ہے پھر اول میں ص۶۱ پر سبب وصف کی تعریف میں کہا کہ (غیر منصرف کا دوسرا سبب وصف ہے۔ اصطلاح نحو میں وصف کہتے ہیں ایسے اسم کو جو علاوہ اُس کے ذات پر دلالت کرے وضع کے لحاظ سے وصفی معنی کو بھی شامل ہو) یہ بھی غلط ہے اور علم نحو پر افترا اور عبارت دیوبندی سانچے میں ڈھلی بھونڈی۔ غلط اس لئے کہ جو وصف سبب غیر منصرف ہے وہ از قبیل ذات نہیں بلکہ از قبیل معنی ہے اور اسم از قبیل ذات پھر اسم کے ساتھ اُس کی تفسیر کس طرح درست ہوسکتی ہے۔ اس کی تفسیر وہی ہے جو ہم نے بیان کی اور (افترا) اس لئے کہ کتب نحو میں یہ تفسیر مذکور نہیں۔ بلکہ وہی ہے جو ہم نے بیان کی کما فی شرح الجامی قدس سرہ السامی پھر بالفاظ مختلف اول کے ص۶۸ پر اور دوم کے ص۶۳ پر لکھا کہ ترکیب سے جو مرکب حاصل ہو اُس کو نحوی مرکب منع صرف کہتے ہیں۔ اس مرکب منع صرف کے لئے شرط یہ ہے کہ علم ہو اور ایک کلمہ دوسرے کلمہ کا جزو واقع نہ ہو) یہ بھی غلط ہے اور دیوبندی اضافہ جو معنی ترکیب نہ سمجھنے پر مبنی۔ مرکب منع صرف میں یہ معتبر ہے کہ اُس کا کوئی جزو حرف نہ ہو جیسے ترکیب کی تعریف میں گذرا۔ یہ کسی نحوی نے نہیں لکھا کہ ایک کلمہ دوسرے کلمہ کا جزو واقع نہ ہو پھر دوم کے ص۶۴ پر ہے (غیر منصرف چونکہ اپنے وجود میں دو سببوں کو ساتھ لئے ہوتا ہے اسی لئے یہ فعل متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ

Marfat.com

لئے ہوتا ہے اور فعل متعدی پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے غیر منصرف پر بھی یہ دونوں حرکتیں نہیں آتیں، یہ بھی غلط اور دیوبندی ٹک بندی ہے۔ اور اس پر مبنی کہ شرح جامی پڑھی نہیں یا پڑھی تو سمجھی نہیں یا سمجھی تو محفوظ نہیں۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہ آنے کی وجہ شرح جامی میں یوں بیان فرمائی کہ ہر سبب کسی اصل کی فرع ہے تو ہر سبب کے لئے اُس اصل کے اعتبار سے (فرعیت) ہوئی۔ جب غیر منصرف میں دو سبب پائے گئے تو اُس میں دو فرعیت حاصل ہوئیں نظر برآں وہ فعل کے مشابہ ہوگیا کہ اُس میں بھی دو فرعیت ہوتی ہیں۔ اور مشبہ بہ یعنی فعل پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوتے تو مشبہ یعنی غیر منصرف پر بھی ان کا دخول ممنوع قرار پایا۔ رہی یہ بات کہ ہر سبب کسی اصل کی فرع ہے وہ یوں کہ عدل فرع ہے (معدول عنہ) کی اور وصف (موصوف) کی اور تانیث (تذکیر) کی اور تعریف (تنکیر) کی۔ اور عجمہ (عربیت) کی اور جمع (واحد) کی اور ترکیب (افراد) کی اور الف و نون زائدتان (مزید علیہ) کی اور وزن فعل (وزن اسم) کی۔ اور فعل میں دو فرعیت بہ نسبت اسم بایں معنی کہ فعل مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور مصدر اسم۔ تو فعل اشتقاق میں اسم کی طرف محتاج ہوا ایک فرعیت تو یہ ہوئی۔ دوسری یہ کہ فعل رکن کلام بننے میں فاعل کی طرف محتاج اور فاعل اسم ہوتا ہے۔ تو فعل رکن کلام بننے میں اسم کی طرف محتاج ہوا۔ نظر برآں فعل میں دو فرعیت حاصل ہوگئیں۔ ہم نے دیوبندی ٹک بندی اس لئے کہا کہ اس کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ ہر غیر منصرف مبنی ہو جائے۔ کیونکہ اس دیوبندی ٹک بندی میں (مشبہ بہ) فعل متعدی کو قرار دیا ہے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ غیر منصرف چونکہ اپنے وجود میں دو سببوں کو ساتھ لئے ہوتا ہے اس لئے یہ فعل امر حاضر معروف متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ لئے ہوتا ہے اور امر حاضر معروف متعدی مبنی ہوتا ہے۔ تو غیر منصرف بھی مبنی ہوا۔ یہ فساد اس بنا پر لازم آیا کہ فعل متعدی کو (مشبہ بہ) قرار دیا اور نحات نے مطلق فعل کو (مشبہ بہ) قرار دیا تھا۔ اور مطلق فعل کو (مشبہ بہ) قرار دینے کی تقدیر پر دیوبندی

Marfat.com

لئے ہوتا ہے اور فعل متعدی پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے غیر منصرف پر بھی یہ دونوں حرکتیں نہیں آتیں ، یہ بھی غلط اور دیوبندی ٹنک بندی ہے۔ اور اس پر مبنی کہ شرح جامی پڑھی نہیں یا پڑھی تو سمجھی نہیں یا سمجھی تو محفوظ نہیں۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہ آنے کی وجہ شرح جامی میں یوں بیان فرمائی کہ ہر سبب کسی اصل کی فرع ہے تو ہر سبب کے لئے اُس اصل کے اعتبار سے (فرعیت) ہوئی۔ جب غیر منصرف میں دو سبب پائے گئے تو اُس میں دو فرعیت حاصل ہوئیں نظر برآں وہ فعل کے مشابہ ہوگیا کہ اُس میں بھی دو فرعیت ہوتی ہیں۔ اور مشبہ بہ یعنی فعل پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوتے تو مشبہ یعنی غیر منصرف پر بھی ان کا دخول ممنوع قرار پایا۔ رہی یہ بات کہ ہر سبب کسی اصل کی فرع ہے وہ یوں کہ عدل فرع ہے (معدول عنہ) کی اور وصف (موصوف) کی اور تانیث (تذکیر) کی اور تعریف (تنکیر) کی۔ اور عجمہ (عربیت) کی اور جمع (واحد) کی اور ترکیب (افراد) کی اور الف و نون زائدتان (مزید علیہ) کی اور وزن فعل (وزن اسم) کی۔ اور فعل میں دو فرعیت بہ نسبت اسم بایں معنی کہ فعل مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور مصدر اسم۔ تو فعل اشتقاق میں اسم کی طرف محتاج ہوا ایک فرعیت تو یہ ہوئی۔ دوسری یہ کہ فعل رکن کلام بننے میں فاعل کی طرف محتاج اور فاعل اسم ہوتا ہے۔ تو فعل رکن کلام بننے میں اسم کی طرف محتاج ہوا۔ نظر برآں فعل میں دو فرعیت حاصل ہوگئیں۔ ہم نے دیوبندی ٹنک بندی اس لئے کہا کہ اس کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ ہر غیر منصرف مبنی ہو جائے۔ کیونکہ اس دیوبندی ٹنک بندی میں (مشبہ بہ) فعل متعدی کو قرار دیا ہے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ غیر منصرف چونکہ اپنے وجود میں دو سببوں کو ساتھ لئے ہوتا ہے اس لئے یہ فعل امر حاضر معروف متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ لئے ہوتا ہے اور امر حاضر معروف متعدی مبنی ہوتا ہے۔ تو غیر منصرف بھی مبنی ہوا۔ یہ فساد اس بنا پر لازم آیا کہ فعل متعدی کو (مشبہ بہ) قرار دیا اور نحاۃ نے مطلق فعل کو (مشبہ بہ) قرار دیا تھا۔ اور مطلق فعل کو (مشبہ بہ) قرار دینے کی تقدیر پر دیوبندی

Marfat.com

ٹکٹ بندی جاری نہ ہوگی نہ فساد مذکور لازم آئے گا نیز لازم آئے گا کہ ہر منصرف پر کسرہ اور تنوین ممنوع قرار پائیں کہ اس زیوبندی ٹکٹ بندی میں وجہ شبہ (ثنینیت) ہے اگرچہ اس کے موصوف مشبہ اور مشبہ بہ میں مختلف ہوں کہ غیر منصرف میں اس کے موصوف دو سبب ہیں اور فعل متعدی میں فاعل اور مفعول بہ نظر برآں یہ دیوبندی ٹکٹ بندی ہر منصرف میں جاری ہو جائے گی مثلاً زید میں یوں کہ زید اپنے وجود میں دو امر ساتھ لئے ہوئے ہے ایک ثلاثی ہونا دوم اجوف یائی ہونا اس لئے یہ فعل متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ لئے ہوتا ہے اور فعل متعدی پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے (زید) پر بھی کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بخلاف نحات کی بیان کردہ وجہ شبہ کہ وہ ہر غیر منصرف اور ہر فعل میں مشترک ہے۔ پھر اوّل کے ص۹ پر اور دوم کے ص۶۳ پر (مَرَرْتُ بِعُمَرَ) کا ترجمہ تحریر کیا ہے (میں عمر کے ساتھ گذرا) یہ بھی غلط ہے اس کا ترجمہ ہے (میں عمر کے پاس سے گذرا) دونوں میں فرق یہ ہے کہ اس ترجمہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ متکلم اور عمر دونوں گذرنے والے ہیں اور فعل مرور دونوں سے صادر ہوا۔ حالانکہ اس جملہ کا یہ مفہوم نہیں اس کا مفہوم تو یہ ہے کہ گذرنے والا صرف متکلم ہے اور فعل مرود صرف متکلم سے وقوع میں آیا۔ اور اس کا گذر عمر کے پاس سے ہوا۔ شرح مائۃ بھی یاد نہیں اس میں (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) کا ترجمہ بتایا ہے (ای التصق مروری بمکان یقرب منہ زید) سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا — حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم اسمائے ستہ مکبرہ در وقتیکہ مضاف باشند بغیر یائے متکلم چون
چھٹی قسم | اسمائے ستہ مکبرہ جس وقت کہ مضاف ہوں غیر یائے متکلم کی طرف جیسے
اَبٌ و اَخٌ و حَمٌ و هَنٌ و فَمٌ و ذُوْمَالٍ رفع شان بواو باشد و نصب
اب اور اخ اور حم اور ھن اور فم اور ذو مال ان کا رفع واو کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب

Marfat.com

ٹگ بندی جاری نہ ہوگی نہ فساد مذکور لازم آئے گا نیز لازم آئے گا کہ ہر منصرف پر کسرہ اور تنوین ممنوع قرار پائیں کہ اس دیوبندی ٹگ بندی میں وجہ شبہ (اثنینیت) ہے اگرچہ اس کے موصوف مشبہ اور مشبہ بہ میں مختلف ہوں کہ غیر منصرف میں اس کے موصوف دو سبب ہیں اور فعل متعدی ہیں فاعل اور مفعول بہ نظر برآں یہ دیوبندی ٹگ بندی ہر منصرف میں جاری ہو جائے گی مثلاً زید میں یوں کہ زید اپنے وجود میں دو امر ساتھ لئے ہوئے ہے ایک ثلاثی ہونا، دوم اجوف یائی ہونا اس لئے یہ فعل متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ لئے ہوتا ہے اور فعل متعدی پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے (زید) پر بھی کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بخلاف نحات کی بیان کردہ وجہ شبہ کہ وہ ہر غیر منصرف اور ہر فعل میں مشترک ہے۔

پھر اوّل کے صـ۶۹ پر اور دوم کے صـ۶۴ پر (مَرَرْتُ بِعُمَرَ) کا ترجمہ تحریر کیا ہے (میں عمر کے ساتھ گذرا) یہ بھی غلط ہے اس کا ترجمہ ہے (میں عمر کے پاس سے گذرا) دونوں میں فرق یہ ہے کہ اُس ترجمہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ متکلم اور عمر دونوں گذرنے والے ہیں اور فعل مرور دونوں سے صادر ہوا۔ حالانکہ اس جملہ کا یہ مفہوم نہیں اس کا مفہوم تو یہ ہے کہ گذرنے والا صرف متکلم ہے اور فعل مرور صرف متکلم سے وقوع میں آیا۔ اور اس کا گذر عمر کے پاس سے ہوا۔ شرح مائۃ بھی یاد نہیں اُس میں (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) کا ترجمہ بتایا ہے (ای التصق مروری بمکان یقرب منہ زید) سچ ہے کہ

یہ بھی مکتب وہی مُلّاؔ حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم اسمائے ستہ مکبرہ در وقتیکہ مضاف باشند بغیر یائے متکلم چوں
چھٹی قسم اسمائے ستہ مکبرہ جس وقت کہ مضاف ہوں غیر یائے متکلم کی طرف جیسے
اَبٌ و اَخٌ و حَمٌ و ھَنٌ و فَمٌ و ذُومالٍ رفع شان بواو باشد و نصب
اب اور اخ اور حم اور ھن اور فم اور ذو مال ان کا رفع واو کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب

Marfat.com

بالف و جر بیا چوں جاءَ اَبُوْكَ و رَاَیْتُ اَبَاكَ و مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ ۔
الف کے ساتھ اور جر یا کے ساتھ جیسے جاءَ اَبُوْكَ اور رَاَیْتُ اَبَاكَ اور مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ ۔

ان چھ اسموں کا اعراب مذکور تین شرطوں کے ساتھ مشروط ہے **اول** یہ کہ (مُکَبَّرَہ) ہوں کہ ان میں یائے تصغیر نہ ہو جیسے (قریش) میں تھی اور جس میں یائے تصغیر ہوتی ہے اُس کو مُصَغَّر کہتے ہیں۔ ان چھ میں بجز (ذو) سب کی تصغیر ہوتی ہے اُس وقت یہ مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح ہوجاتے ہیں اور وہی اعراب ہوتا ہے جیسے (اَب) کی تصغیر (اُبَیْوٌ) بروزن فُعَیْلٌ اس میں (واو) اور (یا) جمع ہوئے اول ساکن تھا واو کو یا کرکے (یا) میں ادغام کردیا (اُبَیٌّ) ہوگیا۔ اسی طرح باقی کی جیسے جاءَ اُبَیٌّ۔ رَاَیْتُ اُبَیًّا۔ مَرَرْتُ بِاُبَیٍّ۔ خوب یاد رہے کہ (اَبٌ) کے معنی ہیں (باپ) لیکن کبھی (چچا) پر بھی بولا جاتا ہے جیسے وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ میں (آزر) پر (اَب) کا اطلاق فرمایا۔ حالانکہ وہ چچا تھا باپ نہیں کیونکہ (آزر) بُت پرست تھا اور بُت پرستی شرک ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے باپ۔ دادا۔ پردادا وغیرہ اصول شرک سے محفوظ ہوتے ہیں **دوم** یہ کہ (مُوَحَّدَہ) ہوں یعنی تثنیہ اور جمع نہ ہوں۔ کہ اس صورت میں ان کا اعراب تثنیہ اور جمع کا اعراب ہوگا جس کا بیان آگے آرہا ہے۔ **سوم** یہ کہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں۔ غیر یائے متکلم عام ہے کہ اسم ظاہر ہو جیسے جَاءَ اَبُوْ زَیْدٍ۔ رَاَیْتُ اَبَا زَیْدٍ۔ مَرَرْتُ بِاَبِیْ زَیْدٍ۔ اسی طرح باقی بجز (ذو) کہ وہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے نہ معرفہ کی طرف۔ اور بغیر اضافت بھی مستعمل نہیں ہوتا اسی طرف اشارہ کرنے کے لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے (ذو مالٍ) فرمایا فقط (ذو) نہ فرمایا۔ بخلاف باقی کہ وہ بغیر اضافت بھی مستعمل ہوتے ہیں اور اس وقت ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح کا ہوتا ہے جیسے جَاءَنِیْ اَبٌ۔ رَاَیْتُ اَبًا۔ مَرَرْتُ بِاَبٍ اسی طرح باقی۔ یا ضمیر ہو جیسے جَاءَ اَبُوْكَ۔

Marfat.com

بالف و جر بیا چوں جاءَ اَبُوْکَ و رَاَیْتُ اَبَاکَ و مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ۔

الف کے ساتھ اور جر یا کے ساتھ جیسے جاءَ اَبُوْکَ اور رَاَیْتُ اَبَاکَ اور مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ۔

ان چھ اسموں کا اعراب مذکور تین شرطوں کے ساتھ مشروط ہے **اول** یہ کہ (مُکَبَّرَہ) ہوں کہ ان میں یائے تصغیر نہ ہو جیسے (قریش) میں تھی اور جس میں یائے تصغیر ہوتی ہے اُس کو (مُصَغَّر) کہتے ہیں۔ ان چھ میں بجز (ذو) سب کی تصغیر ہوتی ہے اُس وقت یہ مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح ہوجاتے ہیں اور وہی اعراب ہوتا ہے جیسے (اَب) کی تصغیر (اُبَیْو) بروزن فُعَیْل اس میں (واو) اور (یا) جمع ہوئے اول ساکن تھا۔ واو کو یا کرکے (یا) میں ادغام کردیا (اُبَیٌّ) ہوگیا۔ اسی طرح باقی کی جیسے جاءَ اُبَیٌّ۔ رَاَیْتُ اُبَیًّا۔ مَرَرْتُ بِاُبَیٍّ۔ خوب یاد رہے کہ (اَب) کے معنی ہیں (باپ) لیکن کبھی (چچا) پر بھی بولا جاتا ہے جیسے وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ میں (آزر) پر (اَب) کا اطلاق فرمایا۔ حالانکہ وہ چچا تھا باپ نہیں کیونکہ (آزر) بت پرست تھا اور بت پرستی شرک ہے اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے باپ۔ دادا۔ پردادا وغیرہ اصول شرک سے محفوظ ہوتے ہیں۔ **دوم** یہ کہ (مُوَحَّدَہ) ہوں یعنی تثنیہ اور جمع نہ ہوں۔ کہ اس صورت میں ان کا اعراب تثنیہ اور جمع کا اعراب ہوگا جس کا بیان آگے آرہا ہے۔ **سوم** یہ کہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں۔ غیر یائے متکلم عام ہے کہ اسم ظاہر ہو جیسے جاءَ اَبُوْزَیْدٍ۔ رَاَیْتُ اَبَازَیْدٍ۔ مَرَرْتُ بِاَبِیْ زَیْدٍ۔ اسی طرح باقی بجز (ذو) کہ وہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے نہ معرفہ کی طرف۔ اور بغیر اضافت بھی مستعمل نہیں ہوتا اسی طرف اشارہ کرنے کے لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے (ذُوْ مَالٍ) فرمایا فقط (ذو) نہ فرمایا۔ بخلاف باقی کہ وہ بغیر اضافت بھی مستعمل ہوتے ہیں اور اس وقت ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح کا ہوتا ہے جیسے جاءَنِیْ اَبٌ۔ رَاَیْتُ اَبًا۔ مَرَرْتُ بِاَبٍ۔ اسی طرح باقی۔ یا ضمیر ہو جیسے جاءَ اَبُوْکَ۔

Marfat.com

ترکیب

(جاءَ) بترکیب معلوم (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو۔ مضاف (كَ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا تیرا باپ (رَأَیْتُ أَبَاكَ) اس میں (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ابا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف مضاف (كَ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے تیرے باپ کو دیکھا (مَرَرْتُ بِأَبِیكَ) میں (مَرَرْتُ) بترکیب سابق (با) حرف جار مبنی بر کسر (أَبِیْ) اسمائے ستہ مکبرہ سے مجرور بیا مضاف۔ (كَ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں تیرے باپ کے پاس سے گذرا۔ (فَمٌ) اصل میں (فُوہٌ) تھا اس کی (ہا) خلاف قیاس حذف ہوگئی تو (فُوٌ) رہ گیا جب مضاف نہ ہو تو واو کو (میم) سے بدل کر (فَمٌ) کہتے ہیں اور جب غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو وہ (واو) لوٹ آتا ہے جیسے اِنْفَتَحَ فُوكَ۔ تمہارا منہ کھل گیا۔ فَتَحْتُ فَاكَ۔ تمہارا منہ میں نے کھول دیا۔ وَضَعْتُ عَلٰی فِیكَ یَدِیْ۔ میں نے اپنا ہاتھ تمہارے منہ پر رکھ دیا۔

هفتم مثنی چوں رَجُلَانِ۔ هشتم کِلَا و کِلْتَا مضاف بمضمر۔

ساتویں قسم مثنی جیسے رَجُلَانِ آٹھویں قسم کِلَا اور کِلْتَا جو مضاف ہوئے ضمیر۔

نهم اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ رفع شاں بالف باشد و نصب و جر بیائے ماقبل

نویں قسم اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ ان کا رفع الف کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب اور جر یائے ماقبل مفتوح

مفتوح چوں جَاءَ رَجُلَانِ و کِلَاهُمَا و اِثْنَانِ۔ و رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ و

کے ساتھ جیسے جَاءَ رَجُلَانِ اور کِلَاهُمَا اور اِثْنَانِ۔ اور رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ اور

Marfat.com

ترکیب

(جاء) بترکیب معلوم (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو۔ مضاف (ك) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا تیرا باپ (رَأَیْتُ اَبَاكَ) اس میں (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ابا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف مضاف (ك) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے تیرے باپ کو دیکھا (مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ) میں۔ (مَرَرْتُ) بترکیب سابق (با) حرف جار مبنی بر کسر (اَبِیْ) اسمائے ستہ مکبرہ سے مجرور بیا مضاف۔ (ك) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں تیرے باپ کے پاس سے گذرا۔ (فَمٌ) اصل میں (فوہ) تھا اس کی (ھا) خلاف قیاس حذف ہوگئی تو (فو) رہ گیا جب مضاف نہ ہو تو واو کو (میم) سے بدل کر (فَمٌ) کہتے ہیں اور جب غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو وہ (واو) لوٹ آتا ہے جیسے اِنْفَتَحَ فُوْكَ۔ تمھارا منہ کھل گیا۔ فَتَحْتُ فَاكَ۔ تمھارا منہ میں نے کھول دیا۔ وَضَعْتُ عَلٰی فِیْكَ یَدِیْ۔ میں نے اپنا ہاتھ تمھارے منہ پر رکھ دیا۔

ھفتم مثنی چوں رَجُلَانِ۔ **ھشتم** کِلَا و کِلْتَا مضاف بمضمر۔
ساتویں قسم مثنی جیسے رَجُلَانِ آٹھویں قسم کِلَا اور کِلْتَا جو مضاف ہوئے ضمیر۔
نھم اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ رفع شاں بالف باشد و نصب و جر بیائے ماقبل مفتوح چوں جاءَ رَجُلَانِ و کِلَاھُمَا و اِثْنَانِ۔ و رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ و
نویں قسم اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ ان کا رفع الف کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب اور جر یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جاءَ رَجُلَانِ اور کِلَاھُمَا اور اِثْنَانِ۔ اور رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ اور

Marfat.com

بِکِلَیْھِمَا وَ اِثْنَیْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَکِلَیْھِمَا وَ اِثْنَیْنِ۔
کِلَیْھِمَا اور اِثْنَیْنِ اور مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ اور کِلَیْھِمَا اور اِثْنَیْنِ۔

(کِلَا) دراصل (کِلَوٌ) تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا (کلا) ہوگیا۔ اور (کِلْتَا) دراصل (کِلْوَیٰ) تھا (واو) کو خلاف قیاس (تا) سے بدلا تو (کِلْتَا) ہوگیا۔ اس میں (تا) خالص تانیث کے لئے نہیں کہ لام کلمہ سے بدلی ہوئی ہے۔ اگر خالص تانیث کے لئے ہوتی تو لام کلمہ کے بعد آتی۔ اسی طرح الف بھی خالص تانیث کے لئے نہیں کہ وہ حالت نصب و جر میں (یا) سے بدل جاتا ہے اور خالص تانیث کا الف بوجہ اعراب بدلتا نہیں بلکہ دونوں میں بوئے تانیث ہے اسی واسطے دونوں کا اجتماع جائز قرار پایا ورنہ جائز نہ ہوتا تو گویا تانیث دونوں کے مجموعے سے حاصل ہوئی۔ کہ دو علامت تانیث کا اجتماع جائز نہیں اور (اثنتان) میں (تا) خلاف قیاس (یا) سے بدلی ہوئی ہے اور یہ بھی خالص تانیث کے لئے نہیں کیونکہ یہ وسط میں واقع ہے اور خالص تانیث کی (تا) وسط میں نہیں واقع ہوتی (کِلَا) اور (کِلْتَا) اور (اِثْنَان) اور (اِثْنَتَان) مثنیٰ نہیں کیونکہ ان کا مفرد نہیں آتا اسی واسطے مثنیٰ مذکور کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی بلکہ مثنی کے ہم معنی ہیں کہ مثنی کی طرح یہ بھی دو پر دلالت کرتے ہیں۔ حسب سابق ان مثالوں میں بھی بقرینۂ سابق اختصاراً فعل اور حرف جار محذوف ہے۔

ترکیب

(جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (رَجُلَانِ) مثنی مرفوع بالالف فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ دو مرد آئے کلاھما) یعنی (جاءَ کِلَاھُمَا) اس میں (جاءَ) بترکیب سابق (کِلَا) مرفوع بالالف مضاف (ھُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زیدان (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

Marfat.com

كِلَيْهِمَا وَ اِثْنَيْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَ اِثْنَيْنِ۔
کِلَیْہِمَا اور اِثْنَیْنِ اور مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ اور کِلَیْہِمَا اور اِثْنَیْنِ۔

(کِلَا) دراصل (کِلَوٌ) تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا (کلا) ہوگیا۔ اور (کِلْتَا) دراصل (کِلْوٰی) تھا (واو) کو خلاف قیاس (تا) سے بدلا تو (کِلْتَا) ہوگیا۔ اس میں (تا) خالص تانیث کے لئے نہیں کہ لام کلمہ سے بدلی ہوئی ہے۔ اگر خالص تانیث کے لئے ہوتی تو لام کلمہ کے بعد آتی۔ اسی طرح الف بھی خالص تانیث کے لئے نہیں کہ وہ حالت نصب و جر میں (یا) سے بدل جاتا ہے اور خالص تانیث کا الف بوجہ اعراب بدلتا نہیں بلکہ دونوں میں بوئے تانیث ہے اسی واسطے دونوں کا اجتماع جائز قرار پایا ورنہ جائز نہ ہوتا تو گویا تانیث دونوں کے مجموعے سے حاصل ہوئی۔ کہ دو علامت تانیث کا اجتماع جائز نہیں اور (اثنتان) میں (تا) خلاف قیاس (یا) سے بدلی ہوئی ہے اور یہ بھی خالص تانیث کے لئے نہیں کیونکہ یہ وسط میں واقع ہے اور خالص تانیث کی (تا) وسط میں نہیں واقع ہوتی (کِلَا) اور (کِلْتَا) اور (اِثْنَان) اور (اِثْنَتَان) مثنی نہیں کیونکہ ان کا مفرد نہیں آتا اسی واسطے مثنی مذکور کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی بلکہ مثنی کے ہم معنی ہیں کہ مثنی کی طرح یہ بھی دو پر دلالت کرتے ہیں۔ حسب سابق ان مثالوں میں بھی بقرینۂ سابق اختصاراً فعل اور حرف جار محذوف ہے۔

ترکیب

(جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (رَجُلَانِ) مثنی مرفوع بالالف فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ دو مرد آئے۔ (کِلَاهُمَا) یعنی (جَاءَ کِلَاهُمَا) اس میں (جاء) بترکیب سابق (کِلَا) مرفوع بالالف مضاف (هُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زَیْدَانِ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

Marfat.com

ترجمہ۔ وہ دونوں زید آئے (اِثْنَانِ) یعنی (جَاءَ اِثْنَانِ) اس میں (جَاءَ) بترکیب سابق (اِثْنَان) مرفوع بالف فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ دو آئے (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (رَجُلَیْنِ) مثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے دو مرد دیکھے/(کِلَیْهِمَا) یعنی (رَاَیْتُ کِلَیْهِمَا) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم۔ اور (کِلَیْ) منصوب بیائے ماقبل مفتوح۔ مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر کسر راجع بسوئے غائب مثلاً زیدان (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا۔ (اثنین) یعنی (رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (اِثْنَیْنِ) منصوب بیائے ماقبل مفتوح۔ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے دو دیکھے (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (رَجُلَیْنِ) مثنی مجرور بیائے ماقبل مفتوح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں دو مردوں کے پاس سے گذرا (کِلَیْهِمَا) یعنی (مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (کِلَیْ) مجرور بیائے ماقبل مفتوح مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے غائب مثلاً زیدان (میم) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ان دونوں کے پاس سے گذرا۔ (اِثْنَیْنِ) یعنی مَرَرْتُ بِاثْنَیْنِ) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (اِثْنَیْنِ) مجرور بیائے ماقبل مفتوح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

ترجمہ۔ وہ دونوں زید آئے (اِثْنَانِ) یعنی (جَاءَ اِثْنَانِ) اس میں (جَاءَ) بترکیب سابق (اِثْنَان) مرفوع بالف فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ دو آئے (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (رَجُلَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے دو مرد دیکھے (کِلَیْھِمَا) یعنی (رَاَیْتُ کِلَیْھِمَا) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم۔ اور (کِلَیْ) منصوب بیائے ماقبل مفتوح۔ مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی برکسر راجع بسوئے غائب مثلاً زیدان (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا۔ (اثنین) یعنی (رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (اِثْنَیْنِ) منصوب بیائے ماقبل مفتوح۔ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے دو دیکھے (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (رَجُلَیْنِ) مثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں دو مردوں کے پاس سے گذرا (کِلَیْھِمَا) یعنی (مَرَرْتُ بِکِلَیْھِمَا) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (کِلَیْ) مجرور بیائے ماقبل مفتوح مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے غائب مثلاً زیدان (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ان دونوں کے پاس سے گذرا۔ (اِثْنَیْنِ) یعنی مَرَرْتُ بِاثْنَیْنِ) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (اِثْنَیْنِ) مجرور بیائے ماقبل مفتوح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں دو کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ ۱،۲،۳

(مہر منیر ص۳۴) میں (اثنان) کا ترجمہ (دو مرد) اور (اثنتان) کا (دو عورت) کیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ یہ دونوں لفظ مرد اور عورت کے لئے وضع نہیں کئے گئے بلکہ مذکر و مؤنث اصطلاحی کے لئے خواہ وہ دو مرد اور دو عورت ہوں یا غیر مرد اور عورت جیسے قرآن کریم میں ہے (مِنَ الضَّانِ اثْنَيْنِ) اور (فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا) (ضان) کے لئے (اثنین) استعمال فرمایا جو مرد نہیں اور (عین) بمعنی (چشمہ) کے لئے (اثنتان) جو عورت نہیں۔ اس کا نون آیت کریمہ میں بوجہ ترکیب ساقط ہوگیا ہے۔ سچ ہے کہ۔

یہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

دھم جمع مذکر سالم چوں مُسْلِمُوْنَ۔ یازدھم اُولُو۔ دوازدھم
دسویں قسم جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْن گیارھویں قسم اُولُو۔ بارھویں قسم

عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ رفع شاں بواو ماقبل مضموم باشد و نصب و جر
عشرون سے تسعون تک ان کا رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب اور جر

بیائے ماقبل مکسور چوں جَاءَ مُسْلِمُوْنَ و اُولُوْ مَالٍ و عِشْرُوْنَ رَجُلًا و
یائے ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ اور اولو مالٍ اور عشرون رجلا اور

رَاَيْتُ مُسْلِمِيْنَ و اُولِيْ مَالٍ و عِشْرِيْنَ رَجُلًا و مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ و اُولِيْ مَالٍ و عِشْرِيْنَ رَجُلًا۔
رَاَيْتُ مُسْلِمِيْنَ اور اُولِيْ مَالٍ اور عِشْرِيْنَ رَجُلًا اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ اور اُولِيْ مَالٍ اور عِشْرِيْنَ رَجُلًا۔

(جمع مذکر سالم) کی تعریف گذر گئی (اُولُو) جمع مِنْ غَيْرِ لَفْظِهٖ ہے (ذو) کی۔ اسی واسطے جمع مذکر سالم میں داخل نہیں کیونکہ اس میں مفرد کی بقا واجب ہے جیسے (مُسْلِمُوْنَ)

Marfat.com

ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں دو کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ

(مہر منیر ص۴۲) میں (اثنان) کا ترجمہ (دو مرد) اور (اثنتان) کا (دو عورت) کیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے کہ یہ دونوں لفظ مرد اور عورت کے لئے وضع نہیں کئے گئے بلکہ مذکر و مؤنث اصطلاحی کے لئے خواہ وہ دو مرد اور دو عورت ہوں یا غیر مرد اور عورت جیسے قرآن کریم میں ہے (مِنَ الضَّانِ اثْنَيْنِ) اور (فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا) (ضان) کے لئے (اثنین) استعمال فرمایا جو مرد نہیں اور (عین) بمعنی (چشمہ) کے لئے (اثنتان) جو عورت نہیں۔ اس کا نون آیت کریمہ میں بوجہ ترکیب ساقط ہوگیا ہے۔ سچ ہے کہ۔

یہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دهم جمع مذکر سالم چوں مُسْلِمُوْنَ - یازدهم اُولُو - دوازدهم

دسویں قسم جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ گیارھویں قسم اُولُو - بارھویں قسم

عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ رفع شاں بواو ماقبل مضموم باشد و نصب و جر

عشرون سے تسعون تک ان کا رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب اور جر

بیائے ماقبل مکسور چوں جَاءَ مُسْلِمُوْنَ و اُولُوْ مَالٍ و عِشْرُوْنَ رَجُلاً و

یائے ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ اور اولو مالٍ اور عِشْرُوْنَ رَجُلا اور

رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ و اُولِیْ مَالٍ و عِشْرِیْنَ رَجُلاً و مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ و اُولِیْ مَالٍ و عِشْرِیْنَ رَجُلاً۔

رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ اور اُولِی مَالٍ اور عِشْرِیْنَ رَجُلا اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ اور اُولِی مَالٍ اور عِشْرِیْنَ رَجُلاً۔

(جمع مذکر سالم) کی تعریف گذر گئی (اُولُو) جمع مِنْ غَیْرِ لَفْظِہٖ ہے (ذو) کی۔ اسی واسطے جمع مذکر سالم میں داخل نہیں کیونکہ اس میں مفرد کی بقا واجب ہے جیسے (مُسْلِمُوْنَ)

Marfat.com

میں (مسلم) باقی ہے۔ اور (عشرون) تا (تسعون) سے مراد آٹھ دہائیاں یعنی عِشْرُوْنَ۔ ثَلٰثُوْنَ۔ اَرْبَعُوْنَ۔ خَمْسُوْنَ۔ سِتُّوْنَ۔ سَبْعُوْنَ۔ ثَمَانُوْنَ۔ تِسْعُوْنَ۔

ترکیب

(جاء) بترکیب سابق (مُسْلِمُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے مسلمان۔ یہاں پر بھی تینوں مثالوں میں فعل اور حرف جار اختصاراً محذوف ہیں جیسے (اُولُوْ مَالٍ) یعنی (جَاءَ اُولُوْ مَالٍ) اس میں (جاء) بترکیب معلوم اور (اُولُوْ) مرفوع بواو ماقبل مضموم مضاف (مالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے مال والے (عِشْرُوْنَ رَجُلًا) یعنی (جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) اس میں (جَاءَ) بترکیب معلوم (عِشْرُوْنَ) مرفوع بواو ماقبل مضموم ممیز (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے بیس مرد۔ (رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (مسلمین) جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے مسلمانوں کو دیکھا۔ (اُولِیْ مَالٍ) یعنی (رَاَیْتُ اُولِیْ مَالٍ) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (اُولِیْ) منصوب بیائے ماقبل مکسور۔ مضاف (مَالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میں نے مال والوں کو دیکھا۔ (عِشْرِیْنَ رَجُلًا) یعنی (رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلًا) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (عِشْرِیْنَ) منصوب بیائے ماقبل مکسور ممیز۔ (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے بیس مرد دیکھے۔ (مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ)

Marfat.com

میں (مسلم) باقی ہے۔ اور (عشرون) تا (تسعون) سے مراد آٹھ دہائیاں یعنی عِشْرُوْنَ۔ ثَلٰثُوْن۔ اَرْبَعُوْن۔ خَمْسُوْن۔ سِتُّوْن۔ سَبْعُوْن۔ ثَمَانُوْن۔ تِسْعُوْن۔

ترکیب

(جاء) بترکیب سابق (مُسْلِمُوْن) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے مسلمان۔ یہاں پر بھی تینوں مثالوں میں فعل اور حرف جار اختصاراً محذوف ہیں جیسے (اُولُو مالٍ) یعنی (جاءَ اُولُو مالٍ) اس میں (جاء) بترکیب معلوم اور (اُولُو) مرفوع بواو ماقبل مضموم مضاف (مال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے مال والے (عِشْرُوْنَ رَجُلاً) یعنی (جاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً) اس میں (جاء) بترکیب معلوم (عِشْرُوْن) مرفوع بواو ماقبل مضموم ممیز (رَجُلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آئے بیس مرد۔ (رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (مسلمین) جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے مسلمانوں کو دیکھا۔ (اُولِی مالٍ) یعنی (رَاَیْتُ اُولِیْ مالٍ) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (اُولی) منصوب بیائے ماقبل مکسور۔ مضاف (مالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے مال والوں کو دیکھا۔ (عِشْرِیْنَ رَجُلاً) یعنی (رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (عِشْرِیْنَ) منصوب بیائے ماقبل مکسور ممیز۔ (رَجُلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے بیس مرد دیکھے۔ (مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ)

Marfat.com

اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (مسلمین) جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں مسلمانوں کے پاس سے گذرا (أُولِي مالٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِأُولِي مَالٍ) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (أُولِي) مجرور بیائے ماقبل مکسور مضاف (مَالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں مال والوں کے پاس سے گذرا (عِشْرِيْنَ رَجُلاً) یعنی (مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَجُلاً) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (عِشْرِيْنَ) مجرور بیائے ماقبل مکسور ممیز (رَجُلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں بیس ۲۰ مردوں کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ

(مہر منیر ص) اور (المصباح المنیر ص) میں بالفاظ مختلف ہے کہ (عرب میں اعراب بالحرف کے لئے تین حرف مقرر ہیں۔ الف۔ واو۔ یا۔ الف حالت رفعی میں تثنیہ کو دے دیا گیا اور واو جمع کو باقی رہ گئی یا۔ تو ماقبل مفتوح کرکے حالت نصبی و جری میں تثنیہ کو دے دی گئی اور ماقبل مکسور کرکے جمع کو) **اقول** اس داد و دہش کو مثنی اور مجموع میں محصور کرنا غلط ہے کہ اسمائے ستہ مکبرہ بھی تو اس میں شریک ہیں۔ ان کا اعراب بھی انھیں حرف کے ساتھ ہوتا ہے کما سبق۔ سچ ہے کہ

بے تمیزی مکتب و بے تمیزی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

سیزدھم اسم مقصورہ وآں اسمیست کہ در آخرش الف مقصورہ باشد

تیرھویں قسم اسم مقصور اور وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو

Marfat.com

اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (مسلمین) جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں مسلمانوں کے پاس سے گذرا (اُولِی مَالٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِاُولِی مَالٍ) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (اُولِی) مجرور بیائے ماقبل مکسور مضاف (مَالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں مال والوں کے پاس سے گذرا (عِشْرِیْنَ رَجُلاً) یعنی (مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (عِشْرِیْنَ) مجرور بیائے ماقبل مکسور ممیز (رَجُلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں بیس مردوں کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ

(مہر منیر ص۲۶) اور (المصباح المنیر ص۳۴) میں بالفاظ مختلف ہے کہ (معرب میں اعراب بالحرف کے لئے تین حرف مقرر ہیں۔ الف۔ واو۔ یا۔ الف حالت رفعی میں تثنیہ کو دے دیا گیا اور واو جمع کو باقی رہ گئی یا۔ تو ماقبل مفتوح کرکے حالت نصبی اور جری میں تثنیہ کو دے دی گئی اور ماقبل مکسور کرکے جمع کو) **اقول** اس ذاد و دہش کو مثنی اور مجموع میں محصور کرنا غلط ہے کہ اسمائے ستہ مکبرہ بھی تو اس میں شریک ہیں۔ ان کا اعراب بھی انھیں حرف کے ساتھ ہوتا ہے کما سبق۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

سیزدھم اسم مقصور و آں اسمیست کہ در آخرش الف مقصورہ باشد

تیرھویں قسم اسم مقصور اور وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر الف مقصورہ ہو

Marfat.com

چوں مُوسیٰ۔ چہار دھم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں غُلَامِیْ
جیسے مُوسیٰ چودھویں قسم غیر جمع مذکر سالم جو مضاف ہوئے یائے متکلم جیسے غُلَامِیْ
رفع شاں بتقدیر ضمہ باشد و نصب بتقدیر فتحہ و جر بتقدیر کسرہ و در
اُن کا رفع ضمۂ مقدرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحۂ مقدرہ کے ساتھ اور جر کسرۂ مقدرہ کے ساتھ
لفظ ہمیشہ یکساں باشد چوں جَاءَ مُوْسیٰ و غُلَامِیْ و رَاَیْتُ مُوْسیٰ وغُلَامِیْ
اور لفظ میں ہمیشہ یکساں رہتے ہیں جیسے جاء موسٰی اور غلامی اور رایت موسٰی اور غلامی
و مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ و غُلَامِیْ۔
اور مررت بموسٰی اور غلامی۔

مخفی نہ رہے کہ یہاں پر اسم مقصور سے مراد وہ اسم نہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ ہو کیونکہ ایسا اسم غیر منصرف ہوتا ہے بایں سبب کہ الف مقصورہ زائدہ علامت تانیث ہے جو دو سبب کے قائم مقام اور غیر منصرف کا اعراب حالت جر میں بفتحہ لفظی ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِعُمَرَ یا بفتحہ تقدیری جیسے مَرَرْتُ بِحُبْلیٰ میں بلکہ مراد وہ اسم مقصورہ ہے جس کے آخر الف مقصورہ غیر زائدہ ہو یعنی حرف اصلی لام کلمہ سے بدلا ہو جیسے المصطفیٰ میں الف مقصورہ لفظاً ہے۔ اور (مصطفیً) میں تقدیراً کہ بوجہ اجتماع ساکنین ساقط ہوگیا۔ نظر برآں (موسیً) باتنوین پڑھا جائے کہ اصل میں (مُوْسَیٌ) بروزن (مُفْعَلٌ) اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی (مَخْلُوْق) مصدر (اِیْسَاءٌ) سے جس کے معنی ہیں (حلق) اس میں یہ تعلیل ہوئی کہ (یا) متحرک ماقبل مفتوح۔ اُس کو الف سے بدل لیا۔ الف اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا۔ الف گر گیا (موسیً) رہ گیا جو تینوں حالتوں میں اسی طرح رہے گا۔ یہ (موسیٰ) وہ نہیں جو ایک جلیل القدر پیغمبر کا اسم گرامی ہے جو بنی اسرائیل کی طرف فرعون کے زمانے میں مبعوث ہوئے تھے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے تو بوجہ عجمہ اور علمیت غیر منصرف ہوا۔ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام۔ اور جب اس پر الف لام داخل کریں جیسے (الموسیٰ) تو الف مقصورہ لفظاً ہوگا کہ اب اصل میں

Marfat.com

چوں مُوسیٰ - چہاردهم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں غُلَامِی

جیسے مُوسیٰ چودھویں قسم غیر جمع مذکر سالم جو مضاف ہوئے یائے متکلم جیسے غُلَامِی

رفع شاں بتقدیر ضمہ باشد ونصب بتقدیر فتحہ و جر بتقدیر کسرہ و در

اُن کا رفع ضمۂ مقدرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحۂ مقدرہ کے ساتھ اور جر کسرۂ مقدرہ کے ساتھ

لفظ ہمیشہ یکساں باشد چوں جاءَ مُوسیٰ و غُلَامِیْ و رَأَیْتُ مُوسیٰ وغُلَامِیْ

اور لفظ میں ہمیشہ یکساں رہتے ہیں جیسے جاء موسٰی اور غلامی اور رایت موسٰی اورغلامی

و مَرَرْتُ بِمُوسیٰ و غُلَامِیْ۔

اور مررت بموسٰی اور غلامی۔

مخفی نہ رہے کہ یہاں پر اسم مقصور سے مراد وہ اسم نہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ ہو کیونکہ ایسا اسم غیر منصرف ہوتا ہے بایں سبب کہ الف مقصورہ زائدہ علامت تانیث ہے جو دو سبب کے قائم مقام اور غیر منصرف کا اعراب حالت جر میں بفتحہ لفظی ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِعُمَرَ یا بفتحہ تقدیری جیسے مَرَرْتُ بِحُبْلٰی میں بلکہ مراد وہ اسم مقصورہ ہے جس کے آخر الف مقصورہ غیر زائدہ ہو یعنی حرف اصلی لام کلمہ سے بدلا ہو جیسے المصطفیٰ میں الف مقصورہ لفظاً ہے۔ اور (مصطفًی) میں تقدیراً کہ بوجہ اجتماع ساکنین ساقط ہوگیا۔ نظر برآں (موسًی) باتنوین پڑھا جائے کہ اصل میں (مُوْسَیٌ) بروزن (مُفْعَلٌ) اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی (مَخْلُوْق) مصدر (اِیْسَاءٌ) سے جس کے معنی ہیں (حلق) اس میں یہ تعلیل ہوئی کہ (یا) متحرک ماقبل مفتوح۔ اُس کو الف سے بدل لیا۔ الف اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا۔ الف گر گیا (موسًی) رہ گیا جو تینوں حالتوں میں اسی طرح رہے گا۔ یہ (موسٰی) وہ نہیں جو ایک جلیل القدر پیغمبر کا اسم گرامی ہے جو بنی اسرائیل کی طرف فرعون کے زمانے میں مبعوث ہوئے تھے کہ یہ طرانی زبان کا لفظ ہے تو بوجہ عجمہ اور علمیت غیر منصرف ہوا۔ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام۔ اور جب اس پر الف لام داخل کریں جیسے (الموسٰی) تو الف مقصورہ لفظاً ہوگا کہ اب اصل میں

Marfat.com

اجتماع ساکنین نہیں جس کی وجہ سے گر گیا تھا۔

ترکیب

(جاء) بترکیب معلوم (موسیٰ) اسم مقصور مرفوع تقدیراً۔ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا ایک مونڈا ہوا (غلامی) یعنی (جاء غلامی) اس میں (جاء) بترکیب معلوم (غلام) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم مرفوع تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا میرا غلام (رَاَیْتُ مُوسٰی) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (موسیٰ) اسم مقصور منصوب تقدیراً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے ایک مونڈے ہوئے کو دیکھا۔ (غلامی) یعنی (رَاَیْتُ غُلَامِی) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (غلام) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے اپنے غلام کو دیکھا۔ (مَرَرْتُ بِمُوسٰی) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (موسیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ایک مونڈے ہوئے کے پاس سے گذرا۔ (غلامی) یعنی (مَرَرْتُ بِغُلَامِی) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم اور (با) حرف جار مبنی بر کسر (غلام) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں اپنے غلام کے پاس سے گذرا۔

Marfat.com

اجتماع ساکنین نہیں جس کی وجہ سے گر گیا تھا۔

ترکیب

(جاءَ) بترکیب معلوم (موسیٰ) اسم مقصور مرفوع تقدیراً۔ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا ایک مونڈا ہوا (غلامی) یعنی (جاءَ غلامی) اس میں (جاءَ) بترکیب معلوم (غلام) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم مرفوع تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا میرا غلام (رَاَیْتُ مُوسیٰ) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (موسیٰ) اسم مقصور منصوب تقدیراً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے ایک مونڈے ہوئے کو دیکھا۔ (غلامی) یعنی (رَاَیْتُ غُلَامی) اس میں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (غلام) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے اپنے غلام کو دیکھا۔

(مَرَرْتُ بِمُوسیٰ) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (موسیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ایک مونڈے ہوئے کے پاس سے گذرا۔ (غلامی) یعنی (مَرَرْتُ بِغُلَامی) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم اور (با) حرف جار مبنی بر کسر (غلام) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں اپنے غلام کے پاس سے گذرا۔

Marfat.com

پانزدہم۔ اسم منقوص و آں اسمیست کہ آخرش یائے ماقبل مکسور باشد
پندرھویں قسم اسم منقوص اور وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر یائے ماقبل مکسور ہو
چوں **قاضی** رفعش بتقدیر ضمہ باشد و نصبش بفتحہ لفظی و جرش بتقدیر کسرہ
جیسے قاضی اس کا رفع ضمۂ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کا نصب بفتحہ لفظی اور اس کا جر کسرۂ مقدرہ کے ساتھ
چوں جَاءَ الْقَاضِیْ و رَأَیْتُ الْقَاضِیَ و مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔
جیسے جاء القاضی اور رایت القاضی اور مررت بالقاضی۔

ترکیب

(جاء) **بترکیب معلوم** (القاضی) اسم منقوص مرفوع تقدیراً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ قاضی آیا (رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (القاضی) اسم منقوص منصوب لفظاً۔ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے قاضی کو دیکھا (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (القاضی) اسم منقوص مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں قاضی کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ

(مہر منیر صفحہ ۶) میں اسم منقوص کی تعریف یوں کی ہے کہ (اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یا ساکن ماقبل مکسور ہو) **اقول** یہ غلط ہے اور اصطلاح پر افترا غلط اس لئے کہ بحالت نصب جیسے رَأَیْتُ الْقَاضِیَ میں (اَلْقَاضِیَ) اسم منقوص ہونے سے نکل گیا کہ (یا) ساکن نہیں۔ حالانکہ اسم منقوص ہے۔ اور افترا اس لئے کہ نحویوں کی اصطلاح نہیں۔ یہ اُن پر خالص افترا ہے۔ ان کے نزدیک وہی تعریف ہے جو متن میں مذکور ہوئی (ساکن) کی قید ایجاد بندہ ہے یا بندی۔ اور بالفاظ دیگر اضافۂ دیوبندی۔ یہی موجب فساد ہوا جیسے نس بندی۔ سچ ہے کہ۔

Marfat.com

پانزدھم ۔ اسم منقوص و آں اسمیست کہ آخرش یائے ماقبل مکسور باشد
پندرھویں قسم اسم منقوص اور وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر یائے ماقبل مکسور ہو
چوں قَاضِیْ رفعش بتقدیر ضمہ باشد و نصبش بفتحہ لفظی و جرش بتقدیر کسرہ
جیسے قاضی اس کا رفع ضمہ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کا نصب بفتحہ لفظی اور اس کا جر کسرہ مقدرہ کے ساتھ
چوں جَاءَ الْقَاضِیْ و رَاَیْتُ الْقَاضِیَ و مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔
جیسے جاء القاضی اور رایت القاضی اور مررت بالقاضی۔

ترکیب

(جَاءَ) بترکیب معلوم (القاضی) اسم منقوص مرفوع تقدیراً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ قاضی آیا (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (القاضی) اسم منقوص منصوب لفظاً۔ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے قاضی کو دیکھا (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (القاضی) اسم منقوص مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں قاضی کے پاس سے گذرا

تنبیہ

(مہر منیر ص۶۸) میں اسم منقوص کی تعریف یوں کی ہے کہ (اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یا ساکن ماقبل مکسور ہو) **اقول** یہ غلط ہے اور اصطلاح پر افترا غلط اس لئے کہ بحالت نصب جیسے رَاَیْتُ الْقَاضِیَ میں (اَلْقَاضِیَ) اسم منقوص ہونے سے نکل گیا کہ (یا) ساکن نہیں۔ حالانکہ اسم منقوص ہے۔ اور افترا اس لئے کہ نحویوں کی اصطلاح نہیں۔ یہ اُن پر خالص افترا ہے۔ ان کے نزدیک وہی تعریف ہے جو متن میں مذکور ہوئی (ساکن) کی قید ایجاد بندہ ہے یا بندی۔ اور بالفاظ دیگر اضافہ دیوبندی۔ یہی موجب فساد ہوا جیسے نس بندی۔ سچ ہے کہ۔

Marfat.com

یہ بھی مکتب و یہی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

شانزدھم جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں مُسْلِمِیَّ **رفعش**
سولھویں قسم جمع مذکر سالم جو مضاف ہو یائے متکلم جیسے مُسْلِمِیَّ اس کا رفع
بتقدیر واو باشد و نصب و جرش بیائے ماقبل مکسور چوں ھٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ کہ
واو مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر اس کا یائے ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے ھؤلاء مسلمی کہ
دراصل مُسْلِمُوْنَ یَ بود۔ نون باضافت ساقط شد واو و یا جمع **شدند** و
اصل میں مسلمون ی تھا۔ نون بوجہ اضافت ساقط ہوگیا واو اور یا جمع ہوئے اور
سابق ساکن بود واو را بیا بدل کردند و رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ
پہلا ساکن تھا تو واو کو یا سے بدل لیا اور رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

ترکیب

(ھٰؤُلَاءِ) میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (اُوْلَاءِ) اسم اشارہ **مبتدا** مرفوع محلاً مبنی بر کسر (مُسْلِمِی) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع ہوا و مقدر مضاف (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **ترجمہ** ۔ یہ میرے مسلمان ہیں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (مُسْلِمِی) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بیائے ماقبل مکسور (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میں نے اپنے مسلمانوں کو دیکھا (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (مُسْلِمِی) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور بیائے ماقبل مکسور (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ **ترجمہ** میں اپنے مسلمانوں کے پاس سے گذرا۔

Marfat.com

یہ ہی مکتب و ہی مُلاّ حال طفلاں زبوں شدہ است

شانزدھم جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں مُسْلِمِیَّ رفعش
سولھویں قسم جمع مذکر سالم جو مضاف بسوئے یائے متکلم جیسے مُسْلِمِیَّ اس کا رفع
بتقدیر واو باشد ونصب و جرش بیائے ماقبل مکسور چوں ھٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ کہ
واو مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر اس کا یائے ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے ھٰؤلاء مسلمی کہ
دراصل مُسْلِمُوْنَ یَ بود۔ نون باضافت ساقط شد واو و یا جمع شدند و
اصل میں مسلمون ی تھا۔ نون بوجہ اضافت ساقط ہوگیا واو اور یا جمع ہوئے اور
سابق ساکن بود واو را بیا بدل کردند رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ
پہلا ساکن تھا تو واو کو یا سے بدل لیا اور رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

ترکیب

(ھٰؤُلَاءِ) میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (اُوْلَاءِ) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر کسر (مُسْلِمِی) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع بواو مقدر مضاف (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ یہ میرے مسلمان ہیں (رَاَیْتُ) بترکیب معلوم (مُسْلِمِی) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بیائے ماقبل کسور (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میں نے اپنے مسلمانوں کو دیکھا (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (مُسْلِمِی) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور بیائے ماقبل مکسور (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ میں اپنے مسلمانوں کے پاس سے گذرا۔

Marfat.com

فصل۔ بدانکہ اعراب مضارع سہ است رفع و نصب و جزم
جان لو کہ اعراب مضارع کے تین ہیں رفع اور نصب اور جزم
فعل مضارع باعتبار وجوہ اعراب بر چہار قسم است اول صحیح مجرد از ضمیر
فعل مضارع باعتبار اقسام اعراب چار قسم پر ہے اول قسم صحیح خالی ضمیر
بارز مرفوع برائے تثنیہ و جمع مذکر و برائے واحد مؤنث مخاطبہ رفعش بضمہ باشد
بارز مرفوع سے جو تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے لئے ہوتی ہے اس مضارع کا
و نصب بفتحہ و جزم بسکون چوں هُوَ يَضْرِبُ و لَنْ يَّضْرِبَ و لَمْ يَضْرِبْ۔
رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ جیسے ھو یضرب اور لن یضرب اور لم یضرب

فعل (صحیح) نحویوں کی اصطلاح میں اس فعل کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور (مجرد از ضمیر بارز مرفوع) پانچ صیغے ہوتے ہیں واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم۔

ترکیب

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ مارتا ہے یا مارے گا (لن یضرب) یعنی (ھو لن یضرب) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ ہرگز نہیں مارے گا (لَمْ يَضْرِبْ) یعنی (ھو لم یضرب) اس میں (ھو) بترکیب سابق۔ مبتدا

Marfat.com

فصل ۔ بدانکہ اعراب مضارع سہ است رفع و نصب و جزم
جان لو کہ اعراب مضارع کے تین ہیں رفع اور نصب اور جزم
فعل مضارع باعتبار وجوہ اعراب بر چہار قسم است اول صحیح مجرد از ضمیر
فعل مضارع باعتبار اقسام اعراب چار قسم پر ہے اول قسم صحیح خالی ضمیر
بارز مرفوع برائے تثنیہ و جمع مذکر و برائے واحد مؤنث مخاطبہ رفعش بضمہ باشد
بارز مرفوع سے جو تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے لئے ہوتی ہے اس مضارع کا
و نصب بفتحہ و جزم بسکون چوں هُوَ يَضْرِبُ و لَنْ يَّضْرِبَ و لَمْ يَضْرِبْ۔
رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ جیسے ھو یضرب اور لن یضرب اور لم یضرب

فعل (صحیح) نحویوں کی اصطلاح میں اُس فعل کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور (مجرد از ضمیر بارز مرفوع) پانچ صیغے ہوتے ہیں واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم۔

ترکیب

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ مارتا ہے یا مارے گا (لن یضرب) یعنی (ھو لن یضرب) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ ہرگز نہیں مارے گا (لَمْ يَضْرِبْ) یعنی (ھو لم یضرب) اس میں (ھو) بترکیب سابق۔ مبتدا

Marfat.com

(لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ اس نے نہیں مارا۔

تنبیہ

ص۶ تا ۹

(المصباح المنیر ص۶) اور (مہرِ منیر ص۶۹) میں ہے کہ جزم کے معنی سکون کے ہیں۔ اقول یہ غلط ہے جزم عام ہے اور سکون خاص۔ کہ جزم کبھی بصورت سکون ہوتا ہے اور کبھی بصورت حذف لام جیسے دوسری اور تیسری قسم میں آرہا ہے اور کبھی بصورت حذف نون جیسے چوتھی قسم میں آرہا ہے۔ مولانا ہادی علی علیہ الرحمۃ کا اس مقام پر ایک حاشیہ ہے جو مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (جزم بسکون) میں (سکون) پر تھا کسی کی غلطی سے مصنف علیہ الرحمۃ کے قول سابق (اعراب مضارع سہ است رفع و نصب و جزم) میں واقع (جزم) پر نقل ہوگیا۔ غالباً اسی سے یہ دونوں فاضلان دیوبند خود بھی گمراہ ہوئے اور بہت سے طلبہ کو گمراہ کر ڈالا۔ خود میں اتنی سمجھ بوجھ کہاں کہ نقل کی غلطی پر آگاہ ہوسکیں۔ خیر ہم وہ حاشیہ نقل کرتے ہیں جس کو پڑھ کر ہر ذی عقل سمجھے گا کہ یہ (سکون) پر ہے (جزم) پر نہیں وہ یہ ہے (یعنی سکونیکہ بسبب عامل پدید آید پس سکونیکہ برائے غرض وقف باشد خارج خواہد بود چہ آں در ماضی ہم جائز است) اس سے ظاہر ہے کہ مولانا موصوف یہ بیان فرماتے ہیں کہ بحالت جزم (سکون) سے مراد مصنف علیہ الرحمۃ کی وہ سکون ہے جو عامل کا اثر ہوتا ہے۔ نہ سکون وقف کہ وہ عامل کا اثر نہیں ہوتا اور دونوں فاضلان دیوبند یہ سمجھ بیٹھے کہ جزم کے معنی بیان کر رہے ہیں۔ اس لئے بے سمجھے بوجھے بول پڑے کہ (جزم کے معنی سکون کے ہیں) لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ یا غالباً ان دونوں فاضلان دیوبند نے مصدر فیوض پڑھا تھا۔ اس میں لکھا ہے کہ جزم سکون کو کہتے ہیں۔ وہی یہاں پر

Marfat.com

(لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اس نے نہیں مارا۔

۶ تا ۹

تنبیہ

(المصباح المنیر ص۸۶) اور (نہر منیر ص۶۹) میں ہے کہ جزم کے معنی سکون کے ہیں۔ اقول یہ غلط ہے جزم عام ہے اور سکون خاص۔ کہ جزم کبھی بصورت سکون ہوتا ہے اور کبھی بصورت حذف لام جیسے دوسری اور تیسری قسم میں آرہا ہے اور کبھی بصورت حذف نون جیسے چوتھی قسم میں آرہا ہے۔ مولانا ہادی علی علیہ الرحمۃ کا اس مقام پر ایک حاشیہ ہے جو مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (جزم بسکون) میں (سکون) پر تھا کسی کی غلطی سے مصنف علیہ الرحمۃ کے قول سابق (اعراب مضارع سہ است رفع ونصب و جزم) میں واقع (جزم) پر نقل ہوگیا۔ غالباً اسی سے یہ دونوں فاضلان دیوبند خود بھی گمراہ ہوئے اور بہت سے طلبہ کو گمراہ کرڈالا۔ خود میں اتنی سمجھ بوجھ کہاں کہ نقل کی غلطی پر آگاہ ہوسکیں۔ خیر ہم وہ حاشیہ نقل کرتے ہیں جس کو پڑھ کر ہر ذی عقل سمجھ لے گا کہ یہ (سکون) پر ہے (جزم) پر نہیں وہ یہ ہے (یعنی سکونیکہ بسبب عامل پدید آید پس سکونیکہ برائے غرض وقف باشد خارج خواہد بود چہ آں در ماضی ہم جائز است) اس سے ظاہر ہے کہ مولانا موصوف یہ بیان فرماتے ہیں کہ بحالت جزم (سکون) سے مراد مصنف علیہ الرحمۃ کی وہ سکون ہے جو عامل کا اثر ہوتا ہے۔ نہ سکون وقف کہ وہ عامل کا اثر نہیں ہوتا اور دونوں فاضلان دیوبند یہ سمجھ بیٹھے کہ جزم کے معنی بیان کر رہے ہیں۔ اس لئے بے سمجھے بوجھے بول پڑے کہ (جزم کے معنی سکون کے ہیں) لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔ یا غالباً ان دونوں فاضلان دیوبند نے مصدر فیوض پڑھا تھا۔ اُس میں لکھا ہے کہ جزم سکون کو کہتے ہیں۔ وہی یہاں پر

Marfat.com

بیان کر دیا۔ اور یہ نہ سمجھا کہ یہاں پر نحوی اصطلاح میں کلام ہو رہا ہے لیکن تعجب ہے کہ معمد رفیوض کی بات یاد رہی اور نحومیر کے مسائل یاد نہیں جس کی شرح لکھ رہے ہیں۔ پھر دوم کے صفحہ ۶۹ پر ہے کہ (نحویوں کی اصطلاح میں صرف معتل باللام یعنی جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو معتل شمار ہوتا ہے لہذا یہاں صحیح سے مراد وہ مضارع ہے جس کا لام کلمہ حرف علت نہ ہو) یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور نحویوں پر افترائے خالص۔ غلط اس لئے کہ (یَذْلَوْلِی) معتل کی تعریف مذکور سے نکل گیا کیونکہ اس کے لام کلمہ میں حرف علت نہیں اس لئے کہ یہ بروزن (یَفْعَوْلِی) ہے اس سے ظاہر ہوا کہ لام کلمہ کی جگہ حرف علت نہیں بلکہ لام ہے۔ حالانکہ نحویوں کے نزدیک یہ معتل ہے۔ اور صحیح کی تعریف مذکور اس پر صادق حالانکہ یہ صحیح نہیں بلکہ معتل ہے۔ یہ باب (اِفْعَوْلَاء) سے ہے جس کو ثلاثی مزید با ہمزہ وصل کے ابواب سے شمار کرتے ہیں مگر نو مشہورہ ابواب سے نہیں کما فی نوادر الاصول (یا) اس کے آخر زائد ہے (فا) کلمہ (ذال) اور عین کلمہ (لام) اور لام کلمہ بھی (لام) ہے۔ اس کا مصدر ہے (اِذْلَوْلَاء) جس کے معنی ہیں (انقیاد) کذا فی المنجد الکبیر۔ نظر بر آں ظاہر ہوا کہ معتل اور صحیح دونوں کی تعریف مذکور غلط ہے۔ افترا اس لئے کہ نحویوں کی طرف یہ نسبت مطابق واقع نہیں انہوں نے تو یوں تعریف کی ہے۔ کہ صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ نہ اصلی نہ زائد۔ اور معتل وہ ہے جس کے آخر حرف علت ہو خواہ اصلی جیسے یدعو خواہ زائد جیسے (یَذْلَوْلِی) چنانچہ شرح جامی صفحہ ۳۲۱ میں صحیح کی تعریف یوں فرمائی (وَهُوَ عِنْدَ النُّحَاةِ مَا لَمْ يَكُنْ حَرْفُهُ الْاَخِيرُ حَرْفَ عِلَّةٍ) اس پر تکملہ میں صفحہ ۵ پر فرمایا (سَوَاءٌ كَانَ اَصْلِيًّا اَوْ زَائِدًا فَلِذَا لَمْ يَقُلْ لَامُهُ) اور صفحہ ۳۲۲ میں (المعتل) متن سے قبل (المضارع) اور بعد (الآخر) ذکر فرما کر بتایا کہ اصطلاح نحات میں مضارع معتل اس کو کہتے ہیں جس کے آخر حرف علت ہو (آخر) میں تعمیم ہے خواہ وہ لام کلمہ ہو یا زائد پھر صفحہ ۸ پر (لم یضرب) کا ترجمہ کیا ہے (اس نے ہرگز نہیں مارا) یہ بھی غلط ہے کہ (لم) تاکید نفی کے لئے نہیں آتا اس لئے ترجمہ میں (ہرگز) ہرگز نہیں لا سکتے۔ مگر دیوبندی مت کا کیا علاج۔ سچ ہے کہ۔

Marfat.com

بیان کر دیا۔ اور یہ نہ سمجھا کہ یہاں پر نحوی اصطلاح میں کلام ہو رہا ہے لیکن تعجب ہے کہ معمد رفیوض کی بات یاد رہی اور نحو میر کے مسائل یاد نہیں جس کی شرح لکھ رہے ہیں۔ پھر دوم کے ص۶۹ پر ہے کہ (نحویوں کی اصطلاح میں صرف معتل باللام یعنی جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو معتل شمار ہوتا ہے لہٰذا یہاں صحیح سے مراد وہ مضارع ہے جس کا لام کلمہ حرف علت نہ ہو) یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور نحویوں پر افترائے خالص۔ غلط اس لئے کہ (یَذْ لَوْلِیْ) معتل کی تعریف مذکور سے نکل گیا کیونکہ اس کے لام کلمہ میں حرف علت نہیں اس لئے کہ یہ بروزن (یَفْعَوْلِیْ) ہے اس سے ظاہر ہوا کہ لام کلمہ کی جگہ حرف علت نہیں بلکہ لام ہے۔ حالانکہ نحویوں کے نزدیک یہ معتل ہے۔ اور صحیح کی تعریف مذکور اس پر صادق حالانکہ یہ صحیح نہیں بلکہ معتل ہے۔ یہ باب (اِفْعَوْلَاء) سے ہے جس کو ثلاثی مزید با ہمزۂ وصل کے ابواب سے شمار کرتے ہیں مگر نو مشہورہ ابواب سے نہیں کما فی نوادر الاصول۔ (یا) اس کے آخر زائد ہے (فا) کلمہ (ذال) اور عین کلمہ (لام) اور لام کلمہ بھی (لام)۔ اس کا مصدر ہے (اِذْ لَوْلَاء) جس کے معنی ہیں (انقیاد) کذا فی المنجد الکبیر۔ نظر بر آں ظاہر ہوا کہ معتل اور صحیح دونوں کی تعریف مذکور غلط ہے۔ افترا اس لئے کہ نحویوں کی طرف یہ نسبت مطابق واقع نہیں اُنھوں نے تو یوں تعریف کی ہے۔ کہ صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ نہ اصلی نہ زائد۔ اور معتل وہ ہے جس کے آخر حرف علت ہو خواہ اصلی جیسے یدعو خواہ زائد جیسے (یَذْ لَوْلِیْ) چنانچہ شرح جامی ص۳۲۱ میں صحیح کی تعریف یوں فرمائی وَھُوَ عِنْدَ النُّحَاۃِ مَا لَمْ یَکُنْ حَرْفُہُ الْاَخِیْرِ حَرْفَ عِلَّۃٍ) اس پر تکملہ میں ص۵ پر فرمایا (سَوَاءٌ کَانَ اَصْلِیًّا اَوْ زَائِدًا فَلِذَا لَمْ یَقُلْ لَامُہٗ) اور ص۳۲۲ میں (المعتل) متن سے قبل (المضارع) اور بعد (الاٰخر) ذکر فرما کر بتایا کہ اصطلاح نحات میں مضارع معتل اُس کو کہتے ہیں جس کے آخر حرف علت ہو (آخر) میں تعمیم ہے خواہ وہ لام کلمہ ہو یا زائد پھر ص۷ پر (لم یضرب) کا ترجمہ کیا ہے (اُس نے ہرگز نہیں مارا) یہ بھی غلط ہے کہ (لم) تاکید نفی کے لئے نہیں آتا اس لئے ترجمہ میں (ہرگز) ہرگز نہیں لاسکتے۔ مگر دیوبندی مست کا کیا علاج۔ سچ ہے کہ۔

Marfat.com

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم۔ مفرد معتل واوی چوں یَغزُو و یائی چوں یَرمِی رفعش بتقدیر
دوسری قسم مفرد معتل واوی جیسے یغزو اور یائی جیسے یرمی اس دوسری قسم کا
ضمہ باشد ونصب بفتحہ لفظی وجزم بحذف لام (یعنی بحذف آخر) چوں ھُوَ یَغزُو و یَرمِی و
رفع ضمہ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم بحذف لام جیسے ھو یغزو اور یرمی اور
لَن یَغزُوَ و لَن یَرمِیَ و لَم یَغزُ و لَم یَرمِ۔
لن یغزو اور لن یرمی اور لم یغز اور لم یرم۔

(مفرد) سے مراد جو تثنیہ اور جمع نہ ہو اور (معتل واوی) سے مراد جس کے آخر میں (واو) ہو۔ اور (معتل یائی) سے مراد جس کے آخر میں (یا) ہو۔

ترکیب

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زاید (یغزو) مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ غزوہ کرتا ہے یا کرے گا۔ یہاں پر بھی مثالوں میں اختصاراً (ھو) مبتدا محذوف ہے (یرمی) یعنی (ھو یرمی) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (یرمی) مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ تیر پھینکتا ہے یا تیر پھینکے گا۔ (لن یغزو) یعنی (ھو لن یغزو) اس میں (ھو) بترکیب معلوم مبتدا (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یغزو) مفرد معتل واوی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

Marfat.com

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم۔ مفرد معتل واوی چوں یَغزُو و یائی چوں یَرمِی رفعش بتقدیر

دوسری قسم مفرد معتل واوی جیسے یغزو اور یائی جیسے یرمی اس دوسری قسم کا

ضمہ باشد ونصب بفتحہ لفظی وجزم بحذف لام (یعنی بحذف آخر) چوں ھُوَ یَغزُو و یَرمِی و

رفع ضمہ مقدرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم بحذف لام جیسے ھو یغزو اور یرمی اور

لَن یَّغزُوَ و لَن یَّرمِیَ و لَم یَغزُ و لَم یَرمِ۔

لن یغزو اور لن یرمی اور لم یغز اور لم یرم۔

(مفرد) سے مراد جو تثنیہ اور جمع نہ ہو اور (معتل واوی) سے مراد جس کے آخر میں او او ہو۔ اور (معتل یائی) سے مراد جس کے آخر میں (یا) ہو۔

ترکیب

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (یغزو) مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ غزوہ کرتا ہے یا کرے گا۔ یہاں یہ بھی مثالوں میں اختصاراً (ھو) مبتدا محذوف ہے (یرمی) یعنی (ھو یرمی) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (یرمی) مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ تیر پھینکتا ہے یا تیر پھینکے گا۔ (لن یغزو) یعنی (ھو لن یغزو) اس میں (ھو) بترکیب معلوم مبتدا (لَن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یغزوَ) مفرد معتل واوی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

Marfat.com

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ ہرگز غزوہ نہیں کرے گا (لن یَرْمِیَ) یعنی (ھو لن یرمی) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یرمی) مفرد معتل یائی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ تیر ہرگز نہیں پھینکے گا۔ (لَمْ یَغْزُ) یعنی (ھو لم یغز) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یغزُ) مفرد معتل واوی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُس نے غزوہ نہیں کیا (لم یرم) یعنی (ھو لم یرم) اس میں (ھو) بترکیب معلوم مبتدا (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرم) مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُس نے تیر نہیں پھینکا۔

۸۰تا۸۲

تنبیہ

(المصباح المنیر ص۲۲) اور (مہر منیر ص۲۲) میں مفرد معتل واوی اور مفرد معتل یائی کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ (مضارع کے) ایسے صیغے جو کہ مفرد ہوں مگر معتل ہوں خواہ معتل واوی ہوں یعنی ان کے لام کلمہ پر واو آ رہا ہو جیسے یدعو یا معتل یائی کہ ان کے لام کلمہ پر (یا) آ رہی ہو جیسے (یرمی) **اقول** یہ غلط ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا۔ غلط اس لئے کہ معتل واوی کے معنی یہ ہیں جس کے آخر میں (واو)

Marfat.com

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ ہرگز غزوہ نہیں کرے گا (لن یَرْمِیَ) یعنی (ھو لن یرمی) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یرمی) مفرد معتل یائی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ تیر ہرگز نہیں پھینکے گا۔ (لَمْ یَغْزُ) یعنی (ھو لم یغز) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یغزُ) مفرد معتل واوی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُس نے غزوہ نہیں کیا (لم یرم) یعنی (ھو لم یرم) اس میں (ھو) بترکیب معلوم مبتدا (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرم) مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُس نے تیر نہیں پھینکا۔

تنبیہ
۸۰ تا ۸۲

(المصباح المنیر ص۵۲) اور (مہر منیر ص۵۲) میں مفرد معتل واوی اور مفرد معتل یائی کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ (مضارع کے ایسے صیغے جو کہ مفرد ہوں مگر معتل ہوں خواہ معتل واوی ہوں یعنی ان کے لام کلمہ پر واو آرہا ہو جیسے یدعو یا معتل یائی کہ ان کے لام کلمہ پر (یا) آرہی ہو جیسے (یرمی)) **اقول** یہ غلط ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا۔ غلط اس لئے کہ معتل واوی کے معنی یہ ہیں جس کے آخر میں (واو)

Marfat.com

ہو اور معتل یائی کے یہ کہ جس کے آخر میں (یا) ہو کیونکہ نحوی معتل میں اخیر حرف کا اعتبار کرتے ہیں خواہ لام کلمہ ہو یا زائد کما سبق اور افترا اس لئے کہ اس باطل معنی کو مصنف علیہ الرحمۃ کی مُراد قرار دے دیا۔ سچ ہے کہ۔

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم۔ مفرد معتل الفی چوں یرضٰی رفعش بتقدیر ضمہ باشد و نصب

تیسری قسم مفرد معتل الفی جیسے یرضی اس کا رفع ضمۂ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب

بتقدیر فتحہ و جزم بحذف لام چوں ھُوَ یَرضٰی و لَنْ یَّرْضٰی و لَمْ یَرْضَ۔

فتحہ مقدر کے ساتھ اور جزم بحذف لام جیسے ھُوَ یرضٰی اور لَنْ یَّرْضٰی اور لَمْ یَرْضَ۔

(مفرد) کے معنی وہی کہ تثنیہ و جمع نہ ہو اور (معتل الفی) کے معنی یہ کہ جس کے آخر میں الف ہو۔

ترکیب

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (یرضی) مفرد معتل الفی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ راضی ہوتا ہے یا ہوگا۔ یہاں پر بھی بقرینۂ سابق دونوں مثالوں میں اختصاراً مبتدا محذوف ہے (لن یرضی) یعنی (ھو لَن یَّرضٰی) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لَن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یرضی) مفرد معتل الفی منصوب تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ ہرگز راضی نہ ہوگا (لم یرض) یعنی (ھو لم یرض) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرض) مفرد معتل الفی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد

Marfat.com

ہو اور معتل یائی کے یہ کہ جس کے آخر میں (یا) ہو کیونکہ نحوی معتل میں اخیر حرف کا اعتبار کرتے ہیں خواہ لام کلمہ ہو یا زائد کما سبق اور افترا اس لئے کہ اس باطل معنی کو مصنف علیہ الرحمۃ کی مُراد قرار دے دیا۔ سچ ہے کہ۔

یہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم۔ مفرد معتل الفی چوں یَرْضٰی رفعش بتقدیر ضمہ باشد و نصب

تیسری قسم مفرد معتل الفی جیسے یرضٰی اس کا رفع ضمۂ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب

بتقدیر فتحہ و جزم بحذف لام چوں ھُوَ یَرْضٰی و لَنْ یَّرْضٰی و لَمْ یَرْضَ۔

فتحۂ مقدر کے ساتھ اور جزم بحذف لام جیسے ھُوَ یَرْضٰی اور لَنْ یَّرْضٰی اور لَمْ یَرْضَ۔

(مفرد) کے معنی وہی کہ تثنیہ و جمع نہ ہو اور (معتل الفی) کے معنی یہ کہ جس کے آخر میں الف ہو۔

ترکیب

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (یرضی) مفرد معتل الفی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ راضی ہوتا ہے یا ہوگا۔ یہاں پر بھی بقرینۂ سابق دونوں مثالوں میں اختصاراً مبتدا محذوف ہے (لن یرضی) یعنی (ھو لَنْ یَّرْضٰی) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لن) حرف ناصب مبنی برسکون (یرضی) مفرد معتل الفی منصوب تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ ہرگز راضی نہ ہوگا (لم یرض) یعنی (ھو لم یرض) اس میں (ھو) بترکیب سابق مبتدا (لم) حرف جازم مبنی برسکون (یرض) مفرد معتل الفی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد

Marfat.com

مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ راضی نہ ہوا۔

تنبیہ

(مہر منیر ص) میں مفرد معتل الفی کے معنی بیان کئے ہیں (یعنی مضارع کے مفرد کے صیغے جس کے لام کلمہ میں الف ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ الف اصلی ہو کیونکہ عموماً یہ الف واو اور یا ہی سے بدلا ہوا ہوتا ہے) **اقول** اس سے دو باتیں مفہوم ہوتی ہیں اول یہ کہ معتل الفی وہ جس کے لام کلمہ میں الف ہو۔ دوم یہ کہ الف حرف اصلی بھی ہوتا ہے اگرچہ بقلت اور (المصباح المنیر ص) میں الف کے اصلی ہونے کی بایں الفاظ تصریح کی (اور خواہ اصلی ہو) یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور (لیعنی) کہہ کر مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا کیا **اول** اس لئے کہ معتل الفی وہ ہے جس کے آخر میں الف ہو کما فی شرح الجامی قدس سرہ السامی۔ یہ ضروری نہیں کہ لام کلمہ کی جگہ ہو۔ کیونکہ کبھی لام کلمہ کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے 'یُدْ نُوْنی' مجہول میں لام کلمہ کے بعد ہے۔ **دوم** اس لئے کہ الف حرف اصلی نہیں ہوتا اسی واسطے صرفی۔ مثال۔ اجوف۔ ناقص۔ کی دو قسم کرتے ہیں۔ واوی اور یائی۔ مثال الفی۔ اجوف الفی۔ ناقص الفی کوئی نہیں کہتا اگر الف اصلی ہوتا تو بجز مثال۔ اجوف اور ناقص کی تقسیم الفی کی جانب واجب تھی۔ مثال کی تقسیم الفی کی طرف نہیں ہو سکتی کہ ابتدا بالسکون مانع ہے ہاں الف کسی دوسرے حرف اصلی سے بدل کر اصلی کی جگہ واقع ہو جاتا ہے۔ لیکن ان فاضلان دیوبند کو اتنی سمجھ کہاں۔ سچ ہے کہ

یہ بھی مکتب وہی ملا

حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم۔ صحیح یا معتل باضمائر و نونہائے مذکورہ رفع شاں باثبات نون

چوتھی قسم صحیح یا معتل مذکورہ ضمیروں اور مذکورہ نون کے ساتھ ان کا رفع باثبات نون

مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ راضی نہ ہوا۔

تنبیہ

۸۴ تا ۸۸

(مہر منیر ص) میں مفرد معتل الفی کے معنی بیان کئے ہیں (یعنی مضارع کے مفرد کے صیغے جس کے لام کلمہ میں الف ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ الف اصلی ہو کیونکہ عموماً یہ الف واو اور یا ہی سے بدلا ہوا ہوتا ہے) **اقول** اس سے دو باتیں مفہوم ہوتی ہیں اول یہ کہ معتل الفی وہ جس کے لام کلمہ میں الف ہو۔ دوم یہ کہ الف حرف اصلی بھی ہوتا ہے اگرچہ بقلت اور (المصباح المنیر ص) میں الف کے اصلی ہونے کی بایں الفاظ تصریح کی (اور خواہ اصلی ہو) یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور (یعنی) کہہ کر مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا کیا **اول** اس لئے کہ معتل الفی وہ ہے جس کے آخر میں الف ہو کما فی شرح الجامی قدس سرہ السامی۔ یہ ضروری نہیں کہ لام کلمہ کی جگہ ہو۔ کیونکہ کبھی لام کلمہ کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے (یُدْنُوْلِیْ) مجہول میں لام کلمہ کے بعد ہے۔ **دوم** اس لئے کہ الف حرف اصلی نہیں ہوتا اسی واسطے صرفی۔ مثال۔ اجوف۔ ناقص۔ کی دو قسم کرتے ہیں۔ واوی اور یائی۔ مثال الفی۔ اجوف الفی۔ ناقص الفی کوئی نہیں کہتا اگر الف اصلی ہوتا تو بجز مثال۔ اجوف اور ناقص کی تقسیم الفی کی جانب واجب تھی۔ مثال کی تقسیم الفی کی طرف نہیں ہو سکتی کہ ابتدا بالسکون مانع ہے ہاں الف کسی دوسرے حرف اصلی سے بدل کر اصلی کی جگہ واقع ہو جاتا ہے۔ لیکن ان فاضلان دیوبند کو اتنی سمجھ کہاں۔ سچ ہے کہ

به ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم۔ صحیح یا معتل باضمائر و نونہائے مذکورہ رفع شاں باثبات نون

چوتھی قسم صحیح یا معتل مذکورہ ضمیروں اور مذکورہ نون کے ساتھ ان کا رفع باثبات نون

Marfat.com

باشد چنانچہ در تثنیہ گوئی ھُمَا یَضْرِبَانِ و یَغْزُوَانِ و یَرْمِیَانِ و یَرْضَیَانِ
ہوتا ہے چنانچہ تثنیہ میں کہو گے ھما یضربان اور یغزوان اور یرمیان اور یرضیان
و در جمع مذکر گوئی ھُمْ یَضْرِبُوْنَ و یَغْزُوْنَ و یَرْمُوْنَ و یَرْضَوْنَ و در
اور جمع مذکر میں کہو گے ھم یضربون اور یغزون اور یرمون اور یرضون اور
مفرد مؤنث حاضر گوئی اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ و تَغْزِیْنَ و تَرْمِیْنَ و تَرْضَیْنَ
واحد مؤنث حاضر میں کہو گے انت تضربین اور تغزین اور ترمین اور ترضین
و نصب و جزم بحذف نون چنانکہ در تثنیہ گوئی لَنْ یَضْرِبَا و لَنْ یَغْزُوَا
اور نصب و جزم بحذف نون چنانچہ تثنیہ میں کہو گے لن یضربا اور لن یغزوا
و لَنْ یَرْمِیَا و لَنْ یَرْضَیَا و لَمْ یَضْرِبَا و لَمْ یَغْزُوَا و لَمْ یَرْمِیَا و لَمْ یَرْضَیَا
اور لن یرمیا اور لن یرضیا اور لم یضربا اور لم یغزوا اور لم یرمیا اور لم یرضیا
و در جمع مذکر گوئی لَنْ یَضْرِبُوْا و لَنْ یَغْزُوْا و لَنْ یَرْمُوْا و لَنْ یَرْضَوْا و لَمْ یَضْرِبُوْا
اور جمع مذکر میں کہو گے لن یضربوا اور لن یغزوا اور لن یرموا اور لن یرضوا اور لم یضربوا
و لَمْ یَغْزُوْا و لَمْ یَرْمُوْا و لَمْ یَرْضَوْا و در مفرد مؤنث حاضر گوئی لَنْ تَضْرِبِیْ و
اور لم یغزوا اور لم یرموا اور لم یرضوا اور واحد مؤنث حاضر میں کہو گے لن تضربی اور
لَنْ تَغْزِیْ و لَنْ تَرْمِیْ و لَنْ تَرْضَیْ و لَمْ تَضْرِبِیْ و لَمْ تَغْزِیْ و لَمْ تَرْمِیْ
لن تغزی اور لن ترمی اور لن ترضی اور لم تضربی اور لم تغزی اور لم ترمی
و لَمْ تَرْضَیْ ۔
اور لم ترضی۔

(مضارع معرب) کے بارہ صیغے ہیں۔ پانچ وہ جن میں بارز ضمیریں اور نون اعرابی نہیں ہوتے یہ وہی ہیں جن کو ماقبل میں بیان کر دیا۔ یہ پانچ صحیح ہوں یا معتل۔ اور معتل واوی ہوں یا یائی یا الفی ان کے اعراب کا بیان ہو چکا۔ اب مصنف علیہ الرحمۃ باقی ماندہ سات صیغوں کا اعراب بیان فرماتے ہیں جن میں مذکورہ ضمیروں اور مذکورہ اعرابی نونات کا الحاق ہوتا ہے۔ سوال۔ بارز ضمیروں کو (مذکورہ) کہنا درست ہے

Marfat.com

باشد چنانچہ در تثنیہ گوئی ھُمَا یَضْرِبَانِ و یَغْزُوَانِ و یَرْمِیَانِ و یَرْضَیَانِ
ہوتا ہے چنانچہ تثنیہ میں کہوگے ھما یضربان اور یغزوان اور یرمیان اور یرضیان
و در جمع مذکر گوئی ھُمْ یَضْرِبُوْنَ و یَغْزُوْنَ و یَرْمُوْنَ و یَرْضَوْنَ و در
اور جمع مذکر میں کہوگے ھم یضربون اور یغزون اور یرمون اور یرضون اور
مفرد مؤنث حاضر گوئی اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ و تَغْزِیْنَ و تَرْمِیْنَ و تَرْضَیْنَ
واحد مؤنث حاضر میں کہوگے انت تضربین اور تغزین اور ترمین اور ترضین
و نصب و جزم بحذف نون چنانکہ در تثنیہ گوئی لَنْ یَضْرِبَا و لَنْ یَغْزُوَا
اور نصب و جزم بحذف نون چنانچہ تثنیہ میں کہو لن یضربا اور لن یغزوا
و لَنْ یَرْمِیَا و لَنْ یَرْضَیَا و لَمْ یَضْرِبَا و لَمْ یَغْزُوَا و لَمْ یَرْمِیَا و لَمْ یَرْضَیَا
اور لن یرمیا اور لن یرضیا اور لم یضربا اور لم یغزوا اور لم یرمیا اور لم یرضیا
و در جمع مذکر گوئی لَنْ یَضْرِبُوْا و لَنْ یَغْزُوْا و لَنْ یَرْمُوْا و لَنْ یَرْضَوْا و لَمْ یَضْرِبُوْا
اور جمع مذکر میں کہوگے لن یضربوا اور لن یغزوا اور لن یرموا اور لن یرضوا اور لم یضربوا
و لَمْ یَغْزُوْا و لَمْ یَرْمُوْا و لَمْ یَرْضَوْا و در مفرد مؤنث حاضر گوئی لَنْ تَضْرِبِیْ و
اور لم یغزوا اور لم یرموا اور لم یرضوا اور واحد مؤنث حاضر میں کہوگے لن تضربی اور
لَنْ تَغْزِیْ و لَنْ تَرْمِیْ و لَنْ تَرْضَیْ و لَمْ تَضْرِبِیْ و لَمْ تَغْزِیْ و لَمْ تَرْمِیْ
لن تغزی اور لن ترمی اور لن ترضی اور لم تضربی اور لم تغزی اور لم ترمی
و لَمْ تَرْضَیْ ۔
اور لم ترضی۔

(مضارع معرب) کے بارہ صیغے ہیں۔ پانچ وہ جن میں بارز ضمیریں اور نون اعرابی نہیں ہوتے یہ وہی ہیں جن کو ماقبل میں بیان کر دیا۔ یہ پانچ صحیح ہوں یا معتل۔ اور معتل واوی ہوں یا یائی یا الفی ان کے اعراب کا بیان ہو چکا۔ اب مصنف علیہ الرحمۃ باقی ماندہ سات صیغوں کا اعراب بیان فرماتے ہیں جن میں مذکورہ ضمیروں اور مذکورہ اعرابی نونات کا الحاق ہوتا ہے۔ سوال۔ بارز ضمیروں کو (مذکورہ) کہنا درست ہے

Marfat.com

کہ اُن کا ذکر ہو چکا۔ اعرابی نونات کو مذکورہ کہنا درست نہیں کہ ماقبل میں اُن کا ذکر نہیں آیا۔ جواب۔ ماقبل میں اُن صیغوں کا ذکر آیا ہے جن میں اعرابی نونات لگتے ہیں۔ لہٰذا اُن صیغوں کے مذکور ہونے سے ضمناً ان کا ذکر بھی ہوگیا نظر برآں ان کو (مذکورہ) کہنا صحیح ہے۔

ترکیب

(ھما یضربان) (ھما) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (یضربان) صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں الف ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں مارتے ہیں یا ماریں گے (یغزوان) یعنی (ھما یغزوان) اس میں (ھما) بترکیب سابق مبتدا (یغزوان) معتل واوی باضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں غزوہ کرتے ہیں یا کریں گے۔ (یرمیان) یعنی (ھما یرمیان) اس میں (ھما) بترکیب سابق مبتدا (یرمیان) معتل یائی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں تیر پھینکتے ہیں یا پھینکیں گے (یرضیان) یعنی (ھما یرضیان) اس میں (ھما) بترکیب سابق مبتدا (یرضیان) معتل الفی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے

Marfat.com

کہ اُن کا ذکر ہو چکا۔ اعرابی نونات کو مذکورہ کہنا درست نہیں کہ ماقبل میں اُن کا ذکر نہیں آیا۔ **جواب**۔ ماقبل میں اُن صیغوں کا ذکر آیا ہے جن میں اعرابی نونات لگتے ہیں۔ لہذا اُن صیغوں کے مذکور ہونے سے ضمناً ان کا ذکر بھی ہو گیا نظر برآں ان کو (مذکورہ) کہنا صحیح ہے۔

ترکیب

(ھمایضربان) (ھما) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (یضربان) صحیح با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں الف ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں مارتے ہیں یا ماریں گے (یغزوان) یعنی (ھما یغزوان) اس میں (ھما) بترکیب سابق مبتدا (یغزوان) معتل واوی با ضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں غزوہ کرتے ہیں یا کریں گے۔ (یرمیان) یعنی (ھما یرمیان) اس میں (ھما) بترکیب سابق مبتدا (یرمیان) معتل یائی با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں تیر پھینکتے ہیں یا پھینکیں گے (یرضیان) یعنی (ھما یرضیان) اس میں (ھما) بترکیب سابق مبتدا (یرضیان) معتل الفی با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے

Marfat.com

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں خوش ہوتے ہیں یا ہوں گے (ھم یضربون) ھم میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمر و بکر (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (یَضرِبُونَ) صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب مارتے ہیں یا ماریں گے (یغزون) یعنی (ھم یغزون) اس میں (ھم) بترکیب معلوم مبتدا (یغزون) معتل باضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب غزوہ کرتے ہیں یا کریں گے (یرمون) یعنی (ھم یرمون) اس میں (ھم) بترکیب معلوم مبتدا۔ (یرمون) معتل یائی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب تیر پھینکتے ہیں یا پھینکیں گے (یرضون یعنی (ھم یرضون) اس میں (ھم) بترکیب معلوم مبتدا۔ (یرضون) معتل الفی باضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب خوش ہوتے ہیں یا ہوں گے (انت تضربین) انت میں (اَن) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی برکسر (تضربین) صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع

Marfat.com

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں خوش ہوتے ہیں یا ہوں گے (هم يضربون) هم میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمر و بکر (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (يَضْرِبُوْنَ) صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب مارتے ہیں یا ماریں گے (يغزون) یعنی (هم يغزون) اس میں (هم) بترکیب معلوم مبتدا (يغزون) معتل باضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب غزوہ کرتے ہیں یا کریں گے (يرمون) یعنی (هم يرمون) اس میں (هم) بترکیب معلوم مبتدا۔ (يرمون) معتل یائی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب تیر پھینکتے ہیں یا پھینکیں گے (يرضون یعنی (هم يرضون) اس میں (هم) بترکیب معلوم مبتدا۔ (يرضون) معتل الفی باضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب خوش ہوتے ہیں یا ہوں گے (انت تضربين) انت میں (اَن) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر کسر (تضربين) صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع

Marfat.com

متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ تو مارتی ہے یا مارے گی (تغزین) یعنی (انت تغزین) اس میں (انت) بترکیب معلوم مبتدا (تغزین) معتل واوی با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو غزوہ کرتی ہے یا کرے گی۔ (ترمین) یعنی (انت ترمین) اس میں (انت) بترکیب معلوم مبتدا (ترمین) معتل یائی با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو تیر پھینکتی ہے یا پھینکے گی (ترضین) یعنی (انت ترضین) اس میں (انت) بترکیب معلوم مبتدا (ترضین) معتل الفی با ضمیر **بارز مرفوع** باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو خوش ہوتی ہے یا ہوگی۔ (لن یضربا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یضربا) صحیح با ضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں ہرگز نہیں ماریں گے (لن یغزوا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یغزوا) معتل واوی با ضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں ہرگز غزوہ نہ کریں گے (لن یرمیا) اس میں (لن) حرف ناصب

Marfat.com

متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ تو مارتی ہے یا مارے گی (تغزین) یعنی (انت تغزین) اس میں (انت) بترکیب معلوم مبتدا (تغزین) معتل واوی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو غزوہ کرتی ہے یا کرے گی۔ (ترمین) یعنی (انت ترمین) اس میں (انت) بترکیب معلوم مبتدا (ترمین) معتل یائی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو تیر پھینکتی ہے یا پھینکے گی (ترضین) یعنی (انت ترضین) اس میں (انت) بترکیب معلوم مبتدا (ترضین) معتل الفی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو خوش ہوتی ہے یا ہوگی۔ (لن یضربا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی برسکون (یضربا) صحیح باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں ہرگز نہیں ماریں گے (لن یغزوا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی برسکون (یغزوا) معتل واوی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں ہرگز غزوہ نہ کریں گے (لن یرمیا) اس میں (لن) حرف ناصب

Marfat.com

مبنی بر سکون (یرمیا) معتل یائی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں ہرگز تیر نہ پھینکیں گے (لن یرضیا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یرضیا) معتل الفی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ وہ دونوں ہرگز خوش نہ ہوں گے (لم یضربا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یضربا) صحیح باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُن دونوں نے نہیں مارا۔ (لم یغزوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یغزوا) معتل واوی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُن دونوں نے غزوہ نہیں کیا (لم یرمیا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرمیا) معتل یائی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ان دونوں نے تیر نہیں پھینکا (لم یرضیا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرضیا) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں خوش نہیں ہوئے (لن یضربوا)

Marfat.com

مبنی بر سکون (یرمیا) معتل یائی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں ہرگز تیر نہ پھینکیں گے (لن یرضیا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یرضیا) معتل الفی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ وہ دونوں ہرگز خوش نہ ہوں گے (لم یضربا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یضربا) صحیح باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُن دونوں نے نہیں مارا۔ (لم یغزوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یغزوا) معتل واوی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُن دونوں نے غزوہ نہیں کیا (لم یرمیا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرمیا) معتل یائی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ان دونوں نے تیر نہیں پھینکا (لم یرضیا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرضیا) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دونوں خوش نہیں ہوئے (لن یضربا)

Marfat.com

اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یضربوا) صحیح با ضمیر بارز منصوب بحذف نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ عمر۔ خالد۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب ہرگز نہیں ماریں گے (لن یغزوا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یغزوا) معتل واوی با ضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ عمر۔ بکر۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب ہرگز غزوہ نہیں کریں گے (لن یرموا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یرموا) معتل یائی با ضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ عمر۔ بکر۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب ہرگز تیر نہ پھینکیں گے (لن یرضوا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یرضوا) معتل الفی با ضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ عمر۔ بکر۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب ہرگز خوش نہ ہوں گے۔ (لم یضربوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یضربوا) صحیح با ضمیر بارز۔ مجزوم۔ بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمر و خالد فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُن سب نے نہیں مارا (لم یغزوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یغزوا) معتل واوی با ضمیر بارز مجزوم۔ بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمر و بکر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُن سب نے غزوہ

Marfat.com

اس میں (لن) حرف ناصب مبنی برسکون (یضربوا) صحیح باضمیر بارز منصوب بحذف نون۔صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔عمر۔خالد۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ترجمہ۔وہ سب ہرگز نہیں ماریں گے (لن یغزوا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی برسکون (یغزوا) معتل واوی باضمیر بارز منصوب۔بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔عمر۔بکر۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ترجمہ۔وہ سب ہرگز غزوہ نہیں کریں گے (لن یرموا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی برسکون (یرموا) معتل یائی باضمیر بارز منصوب۔بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔عمر۔بکر۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ترجمہ۔وہ سب ہرگز تیر نہ پھینکیں گے (لن یرضوا) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی برسکون (یرضوا) معتل الفی باضمیر بارز منصوب۔بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔عمر۔بکر۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ترجمہ۔وہ سب ہرگز خوش نہ ہوں گے۔(لم یضربوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی برسکون (یضربوا) صحیح باضمیر بارز۔مجزوم۔بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمر وخالد فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ترجمہ۔اُن سب نے نہیں مارا (لم یغزوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی برسکون (یغزوا) معتل واوی باضمیر بارز مجزوم۔بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمر وبکر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ترجمہ۔اُن سب نے غزوہ

Marfat.com

نہیں کیا (لم یرموا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرموا) معتل یائی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و بکر و خالد فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (لم یرضوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرضوا) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ بکر۔ خالد۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب خوش نہ ہوئے۔ (لن تضربی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (تضربی) صحیح باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز نہ مارے گی۔ (لن تغزی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (تغزی) معتل واوی باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز غزوہ نہ کرے گی (لن ترمی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (ترمی) معتل یائی باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون۔ صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز تیر نہ پھینکے گی۔ (لن ترضی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (ترضی) معتل الفی باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز خوش نہ ہوگی۔ (لم تضربی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (تضربی) صحیح باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

Marfat.com

نہیں کیا (لم یرموا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرموا) معتل یائی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید و بکر و خالد فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (لم یرضوا) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یرضوا) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ بکر۔ خالد۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ سب خوش نہ ہوئے۔ (لن تضربی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (تضربی) صحیح باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز نہ مارے گی۔ (لن تغزی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (تغزی) معتل واوی باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز غزوہ نہ کرے گی (لن ترمی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (ترمی) معتل یائی باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون۔ صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز تیر نہ پھینکے گی۔ (لن ترضی) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (ترضی) معتل الفی باضمیر بارز منصوب۔ بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو ہرگز خوش نہ ہوگی۔ (لم تضربی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (تضربی) صحیح باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

Marfat.com

خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تونے نہیں مارا (لم تغزی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (تغزی) معتل داوی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو نے غزوہ نہیں کیا (لم ترمی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (ترمی) معتل یائی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تونے تیر نہیں پھینکا (لم ترضی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (ترضی) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو خوش نہ ہوئی۔

فصل۔ بدانکہ عوامل اعراب بر دو قسم است لفظی و معنوی لفظی بر سہ

جان لو کہ اعراب کے عوامل دو قسم پر ہیں لفظی اور معنوی۔ لفظی تین

قسم است حروف و افعال و اسماء و ایں را در سہ باب یاد کنیم ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قسم پر ہیں حروف اور افعال اور اسماء اور ان کو تین باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

باب اوّل در حروف عاملہ و در و دو فصل است

پہلا باب حروف عاملہ کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں

فصل اوّل در حروف عاملہ در اسم و آں پنج قسم است اول حروف جر

پہلی فصل اسم میں عمل کرنے والے حروف کے بیان میں اور یہ پانچ قسم پر ہیں پہلی قسم حروف جر

و آں ہفدہ است با و مِنْ و الیٰ و حتّیٰ و فی و لام و رُبَّ و واو قسم و تائے

اور وہ سترہ ہیں با اور مِنْ اور الیٰ اور حتّیٰ اور فی اور لام اور رُبَّ اور واو قسم اور تائے

قسم و عَنْ و عَلیٰ و کاف تشبیہ و مُذْ و مُنْذُ و حَاشَا و خَلَا و عَدَا

قسم اور عَنْ اور عَلیٰ اور کاف تشبیہ اور مُذْ اور مُنْذُ اور حَاشَا اور خَلَا اور عَدَا

Marfat.com

خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تونے نہیں مارا (لم تغزی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی برسکون (تغزی) معتل واوی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو نے غزوہ نہیں کیا (لم ترمی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی برسکون (ترمی) معتل یائی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو نے تیر نہیں پھینکا (لم ترضی) اس میں (لم) حرف جازم مبنی برسکون (ترضی) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو خوش نہ ہوئی۔

فصل۔ بدانکہ عوامل اعراب بر دو قسم است لفظی و معنوی لفظی بر سہ

جان لو کہ اعراب کے عوامل دو قسم پر ہیں لفظی اور معنوی۔ لفظی تین

قسم است حروف و افعال و اسماء و ایں را در سہ باب یاد کنیم ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قسم پر ہیں حروف اور افعال اور اسماء اور ان کو تین باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

باب اوّل در حروف عاملہ و در دو فصل است

پہلا باب حروف عاملہ کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں

فصل اوّل در حروف عاملہ در اسم و آں پنج قسم است اول حروف جر

پہلی فصل اسم میں عمل کرنے والے حروف کے بیان میں اور یہ پانچ قسم پر ہیں پہلی قسم حروف جر

و آں ہفدہ است با و مِن و الیٰ و حتّٰی و فی و لام و رُبَّ و واو قسم و تائے

اور وہ سترہ ہیں با اور مِن اور الیٰ اور حتّٰی اور فی اور لام اور رُبَّ اور واو قسم اور تائے

قسم و عَن و عَلیٰ و کاف تشبیہ و مُذ و مُنذُ و حَاشَا و خَلَا و عَدَا

قسم اور عَن اور عَلیٰ اور کاف تشبیہ اور مُذ اور مُنذُ اور حَاشَا اور خَلَا اور عَدَا

Marfat.com

این حروف در اسم روند و آخرش را بجر کنند چون اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اُس کے آخر کو جر کرتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

(اسم متمکن) اور (فعل مضارع معرب) کے اقسام اعراب اور محال اعراب کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے عوامل اعراب کا بیان شروع فرمایا (عوامل) جمع ہے (عامل) کی۔ اصطلاح میں اُس کو کہتے ہیں جس کے سبب معرب کے آخر اثر مخصوص پیدا ہو جیسے (جَاءَ زَیْدٌ) میں (جَاءَ) عامل ہے کہ اُس کی وجہ سے (زید) کے آخر ضمہ آگیا اور (رَأَیْتُ زَیْدًا) میں (رَأَیْتُ) عامل ہے جس کی وجہ سے (زَیْدًا) کے آخر فتحہ آگیا۔ اور (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (با) عامل ہے اس کی وجہ سے (زید) کے آخر کسرہ آگیا (عامل) کی دو قسم ہیں **اول** لفظی جس کے معنی ہیں وہ عامل جو خود ملفوظ ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں (جاء) اور (رَأَیْتُ) اور (با) ملفوظ ہے یا اُس پر دلالت کرنے والا جیسے (اَنْ) ناصبہ جو لام جارہ کے بعد مقدر ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ میں لام کے بعد (اَنْ) مقدر ہے وہ خود ملفوظ نہیں اس پر دلالت کرنے والا لام جارہ ملفوظ ہے۔ **دوم** معنوی جس کے معنی ہیں وہ عامل جو ملفوظ نہ ہو جیسے (ابتدا) یعنی اسم کا لفظی عامل سے خالی ہونا۔ یا فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا جس کا بیان آئندہ آرہا ہے ان حروف جر کے معانی شرح مایۃ عامل میں آرہے ہیں یہاں پر ان کا بیان کرنا مناسب نہیں کہ آج کل کے پڑھنے والے متحمل نہ ہوسکیں گے اس کتاب میں خود مصنف علیہ الرحمۃ نے مسائل پر قناعت فرمائی ہے اور وہ بھی اختصار کے ساتھ بایں خیال کہ یہ ابتدائی کتاب ہے جو علم نحو میں سب سے پہلے پڑھاتے ہیں اسی چیز کے پیش نظر مصنف علیہ الرحمۃ نے صرف ایک حرف جار کی مثال پیش فرمائی یعنی اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

ترکیب

(المال) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (لام) حرف جار مبنی بر کسر (زید)

Marfat.com

ایں حروف در اسم روند و آخرش را بجر کنند چوں اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اُس کے آخر کو جر کرتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

(اسم متمکن) اور (فعل مضارع معرب) کے اقسام اعراب اور محال اعراب کے بیان سے فارغ ہوکر مصنّف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے عوامل اعراب کا بیان شروع فرمایا (عوامل) جمع ہے (عامل) کی۔ اصطلاح میں اُس کو کہتے ہیں جس کے سبب معرب کے آخر اثر مخصوص پیدا ہو جیسے (جَاءَ زَیْدٌ) میں (جَاءَ) عامل ہے کہ اُس کی وجہ سے (زید) کے آخر ضمہ آگیا اور (رَاَیْتُ زَیْدًا) میں (رَاَیْتُ) عامل ہے جس کی وجہ سے (زَیْدًا) کے آخر فتحہ آگیا۔ اور (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (با) عامل ہے اس کی وجہ سے (زَیْد) کے آخر کسرہ آگیا (عامل) کی دو قسم ہیں اول لفظی جس کے معنی ہیں وہ عامل جو خود ملفوظ ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں (جاء) اور (رَاَیْتُ) اور (با) ملفوظ ہے یا اُس پر دلالت کرنے والا جیسے (اَنْ) ناصبہ جو لام جارہ کے بعد مقدر ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ میں لام کے بعد (اَنْ) مقدر ہے وہ خود ملفوظ نہیں اس پر دلالت کرنے والا لام جارہ ملفوظ ہے۔ دوم معنوی جس کے معنی ہیں وہ عامل جو ملفوظ نہ ہو جیسے (ابتدا) یعنی اسم کا لفظی عامل سے خالی ہونا۔ یا فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا جس کا بیان آئندہ آ۔ ہا ہے ان حروف جر کے معانی شرح مایۃ عامل میں آرہے ہیں یہاں پر ان کا بیان کرنا مناسب نہیں کہ آج کل کے پڑھنے والے متحمل نہ ہوسکیں گے اس کتاب میں خود مصنّف علیہ الرحمۃ نے مسائل پر قناعت فرمائی ہے اور وہ بھی اختصار کے ساتھ بایں خیال کہ یہ ابتدائی کتاب ہے جو علم نحو میں سب سے پہلے پڑھاتے ہیں اسی چیز کے پیش نظر مصنّف علیہ الرحمۃ نے صرف ایک حرف جار کی مثال پیش فرمائی یعنی اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

ترکیب

(المال) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (لام) حرف جار مبنی بر کسر (زید)

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتٌ) مقدرہ کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ مال زید کے لئے ہے

تنبیہ ۸۵ و ۸۶

(المصباح المنیر ص۴۹) اور (مہر منیر ص۲) میں بالفاظ مختلف ہے کہ (مطلب یہ ہے کہ عامل دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو الفاظ میں موجود ہوتے ہیں اور انھیں لفظی کہتے ہیں) اقول یہ غلط ہے ورنہ جو عامل مقدر ہوتے ہیں جیسے (اَنْ) ناصبہ وغیرہ وہ عامل لفظی ہونے سے نکل جائیں گے حالانکہ وہ عامل لفظی ہیں۔ پھر اول میں حشیہ پر (المال لزید) کی ترکیب یوں کی ہے (المال) مبتدا۔ ل حرف جر زید مجرور جار مجرور مل کر متعلق ثابت مقدر کے۔ ثابت مقدر اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اقول یہ بھی غلط ہے کہ نحوی صفات کے صیغوں کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر وغیرہ قرار نہیں دیتے کما فی الفوائد الشافیہ ص۱۵ اور اس ترکیب میں (ثابت) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر قرار دے دیا اور اسی مقام پر نہیں بلکہ کتاب میں اکثر مقامات پر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم۔ حروف مشبہ بہ فعل و آں شش است اِنَّ و اَنَّ و کَاَنَّ و لٰکِنَّ
دوسری قسم حروف مشبہ بہ فعل اور وہ چھ ہیں اِنَّ اور اَنَّ اور کَاَنَّ اور لٰکِنَّ

و لَیْتَ و لَعَلَّ ایں حروف را اسمے باید منصوب و خبرے مرفوع چوں اِنَّ زَیْدًا
اور لَیْتَ اور لَعَلَّ ان حروف کے لئے ایک منصوب اسم چاہئے اور ایک مرفوع خبر جیسے اِنَّ زَیْدًا

قَائِمٌ۔ زید را اسم اِنَّ گویند و قائم را خبر اِنَّ۔ بدانکہ اِنَّ و اَنَّ حروف تحقیق
قَائِمٌ ۔ زید کو اسم اِنَّ کہتے ہیں اور قائم کو خبر اِنَّ۔ جان لو کہ اِنَّ اور اَنَّ تحقیق پر دلالت

است و کَاَنَّ حرف تشبیہ و لٰکِنَّ حرف استدراک و لَیْتَ حرف تمنی و لَعَلَّ
کرنے والے حروف ہیں اور کَاَنَّ تشبیہ پر دلالت کرنے والا حرف۔ اور لٰکِنَّ استدراک پر دلالت کرنے والا حرف اور لَیْتَ تمنی پر دلالت کرنے والا حرف

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتٌ) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ مال زید کے لئے ہے۔

تنبیہ ۸۵و۸۶

(المصباح المنیر ص۹۰) اور (مہر منیر ص۲۰) میں بالفاظ مختلف ہے کہ (مطلب یہ ہے کہ عامل دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک تو وہ جو الفاظ میں موجود ہوتے ہیں اور انھیں لفظی کہتے ہیں) **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جو عامل مقدر ہوتے ہیں جیسے (اَن) ناصبہ وغیرہ وہ عامل لفظی ہونے سے نکل جائیں گے حالانکہ وہ عامل لفظی ہیں۔پھر اول میں صنہ پر (المال لزید) کی ترکیب یوں کی ہے (المال) مبتدا۔ل حرف جر زید مجرور جار مجرور مل کر متعلق ثابت مقدر کے۔ ثابت مقدر اپنے متعلق سے مل کر خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ **اقول** یہ بھی غلط ہے کہ نحوی صفات کے صیغوں کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر وغیرہ قرار نہیں دیتے کما فی الفوائد الشافیہ ص۱۵ اور اس ترکیب میں (ثابت) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر قرار دے دیا۔ اور اسی مقام پر نہیں بلکہ کتاب میں اکثر مقامات پر۔ سچ ہے کہ

به ہمی مکتب و ہمی مُلّا   حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم۔ حروف مشبہ بہ فعل و آں شش است اِنَّ و اَنَّ و کَاَنَّ و لٰکِنَّ
دوسری قسم حروف مشبہ بہ فعل اور وہ چھ ہیں اِنَّ اور اَنَّ اور کَاَنَّ اور لٰکِنَّ

و لَیْتَ و لَعَلَّ ایں حروف را اسمے باید منصوب و خبرے مرفوع چوں اِنَّ زَیْدًا
اور لَیْتَ اور لَعَلَّ ان حروف کے لئے ایک منصوب اسم چاہئے اور ایک مرفوع خبر جیسے اِنَّ زَیْدًا

قَائِمٌ۔ زید را اسم اِنَّ گویند و قائم را خبر اِنَّ۔ بدانکہ اِنَّ و اَنَّ حروف تحقیق
قَائِمٌ ۔ زید کو اسم اِنَّ کہتے ہیں اور قائم کو خبر اِنَّ ۔ جان لو کہ اِنَّ اور اَنَّ تحقیق پر دلالت

است و کَاَنَّ حرف تشبیہ و لٰکِنَّ حرف استدراک و لَیْتَ حرف تمنی و لَعَلَّ
کرنے والے حروف ہیں اور کَاَنَّ تشبیہ پر دلالت کرنے والا حرف۔ اور لٰکِنَّ استدراک پر دلالت کرنے والا حرف اور لَیْتَ تمنی پر دلالت کرنے والا حرف

Marfat.com

حرف ترجّی۔

اور لَعَلَّ ترجّی پر دلالت کرنے والا حرف ہے۔

(حروف مشبّہ بہ فعل) یعنی فعل کے ساتھ مشابہت رکھنے والے حروف۔ ان کی مشابہت فعل کے ساتھ دو طرح ہے۔ اوّل لفظی بایں طور کہ بعض ان میں فعل کی طرح سہ حرفی ہیں جیسے اِنَّ۔ اَنَّ۔ لَیْتَ۔ بعض فعل کی طرح چہار حرفی ہیں جیسے کَاَنَّ لَعَلَّ اور بعض فعل کی طرح پنج حرفی ہیں جیسے لٰکِنَّ۔ اور سب کے سب فعل ماضی کی طرح فتحہ پر مبنی ہیں۔ دوم معنوی بایں طور کہ اِنَّ۔ اَنَّ معنیٰ تحقیق پر دلالت کرنے میں فعل (حَقَّقْتُ) کے مشابہ ہیں۔ اور (کَاَنَّ) معنیٰ تشبیہ پر دلالت کرنے میں فعل (شَبَّهْتُ) اور (لٰکِنَّ) معنیٰ استدراک پر دلالت کرنے میں فعل (اِسْتَدْرَکْتُ) کے۔ اور (لَیْتَ) معنیٰ تمنی پر دلالت کرنے میں فعل (تَمَنَّیْتُ) کے۔ اور (لَعَلَّ) معنیٰ ترجی پر دلالت کرنے میں فعل (تَرَجَّیْتُ) کے (تحقیق) کے معنیٰ ہیں (تثبیت) یعنی کسی چیز کو ثابت کرنا اور (تشبیہ) کے معنیٰ ہیں (ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا) اور (استدراک) کے معنیٰ ہیں (کلام سابق سے پیدا شدہ وہم کو دور کرنا) اور (تمنی) کے معنیٰ ہیں (کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی اُمید ہو یا نہ ہو) اور (ترجی) کے معنیٰ ہیں (ایسے امر محبوب یا مکروہ کی اُمید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو)۔ اس تعریف میں (حصول پر وثوق نہ ہونے کی قید) سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ امر محبوب یا مکروہ ممکن ہو اور اُس کے حصول میں تردد۔ نظر برآں محال نکل گیا کہ (ترجی) اُس سے متعلق نہیں ہوتی۔ لہٰذا (لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) کہنا درست نہ ہوگا کہ جوانی کی واپسی عادۃً محال ہے بخلاف (تمنی) کہ وہ متعلق ہوتی ہے لہٰذا (لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) کہنا درست ہے۔ اور (تردد) سے وہ امر نکل گیا جو واجب الحصول ہو کہ ایسے امر سے بھی (ترجی) متعلق نہیں ہوتی۔ جیسے کہ (تمنی) بھی۔ لہٰذا (لَعَلَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ) اور (لَیْتَ الشَّمْسَ تَغْرُبُ) دونوں درست نہیں کہ آفتاب کے غروب کا حصول واجب ہے۔ دونوں میں حاصل فرق یہ ہے کہ (تمنی) صرف امر محبوب سے متعلق ہوتی ہے بخلاف (ترجی) کہ وہ محبوب اور مکروہ

Marfat.com

حرف ترجّی۔
اور لعلَّ ترجّی پر دلالت کرنے والا حرف ہے۔

(حروف مشبّہ بہ فعل) یعنی فعل کے ساتھ مشابہت رکھنے والے حروف۔ ان کی مشابہت فعل کے ساتھ دو طرح ہے۔ اوّل لفظی بایں طور کہ بعض ان میں فعل کی طرح سہ حرفی ہیں جیسے اِنَّ۔ اَنَّ۔ لَیتَ۔ بعض فعل کی طرح چہار حرفی ہیں جیسے کَاَنَّ لَعَلَّ اور بعض فعل کی طرح پنج حرفی ہیں جیسے لٰکِنَّ۔ اور سب کے سب فعل ماضی کی طرح فتحہ پر مبنی ہیں۔ دوم معنوی بایں طور کہ اِنَّ۔ اَنَّ معنیٔ تحقیق پر دلالت کرنے میں فعل (حَقَّقْتُ) کے مشابہ ہیں۔ اور (کَاَنَّ) معنیٔ تشبیہ پر دلالت کرنے میں فعل (شَبَّهْتُ) اور (لٰکِنَّ) معنیٔ استدراک پر دلالت کرنے میں فعل (اِسْتَدْرَکْتُ) کے۔ اور (لَیتَ) معنیٔ تمنی پر دلالت کرنے میں فعل (تَمَنَّیتُ) کے۔ اور (لَعَلَّ) معنیٔ ترجی پر دلالت کرنے میں فعل (تَرَجَّیتُ) کے (تحقیق) کے معنی ہیں (تثبیت) یعنی کسی چیز کو ثابت کرنا اور (تشبیہ) کے معنی ہیں (ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا) اور (استدراک) کے معنی ہیں (کلام سابق سے پیدا شدہ وہم کو دور کرنا) اور (تمنی) کے معنی ہیں (کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی اُمید ہو یا نہ ہو) اور (ترجی) کے معنی ہیں (ایسے امر محبوب یا مکروہ کی اُمید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو)۔ اس تعریف میں (حصول پر وثوق نہ ہونے کی قید) سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ امر محبوب یا مکروہ ممکن ہو اور اس کے حصول میں تردد۔ نظر برآں محال نکل گیا کہ (ترجی) اس سے متعلق نہیں ہوتی۔ لہٰذا (لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) کہنا درست نہ ہوگا کہ جوانی کی واپسی عادۃً محال ہے بخلاف (تمنی) کہ وہ متعلق ہوتی ہے لہٰذا (لَیتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) کہنا درست ہے۔ اور (تردد) سے وہ امر نکل گیا جو واجب الحصول ہو کہ ایسے امر سے بھی (ترجی) متعلق نہیں ہوتی۔ جیسے کہ (تمنی) بھی۔ لہٰذا (لَعَلَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ) اور (لَیتَ الشَّمْسَ تَغْرُبُ) دونوں درست نہیں کہ آفتاب کے غروب کا حصول واجب ہے۔ دونوں میں حاصل فرق یہ ہے کہ (تمنی) صرف امر محبوب سے متعلق ہوتی ہے بخلاف (ترجی) کہ وہ محبوب اور مکروہ

Marfat.com

دونوں سے اور (تمنی) ممکن اور محال دونوں سے متعلق ہوتی ہے بخلاف (ترجی) کہ وہ صرف ممکن سے .نظر برآں۔ امر ممکن محبوب میں دونوں کا اجتماع ہوجائیگا تو (لَيْتَ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي بھی درست اور (لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي بھی اور امر محال میں (تمنی) مستعمل ہوگی بخلاف (ترجی) کہ وہ مستعمل نہ ہوگی۔ لہٰذا (لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ) درست اور (لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ) درست نہیں اور امر مکروہ میں (ترجی) مستعمل ہوگی۔ نہ (تمنی) لہٰذا (لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ) درست ہے اور (لیت الساعة قریب) درست نہیں۔ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں نہ فعلیہ پر۔ اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور اپنی خبر کو رفع۔ جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

ترکیب

(اِنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک زید کھڑا ہے یا ہوگا۔

تنبیہ ۸۷ تا ۹۱

(المصباح المنیر ص۵۳) اور (مہر منیر ص۶) میں (لٰكِنَّ) کو چہار حرفی شمار کیا ہے! اقول یہ غلط ہے بلکہ یہ پنج حرفی ہے پھر اول نے اسی صفحہ میں اور دوم نے ص۵ پر (اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ) کی ترکیب میں (قَائِمٌ) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر (اِنَّ کی خبر قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما سبق (اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ) میں (اِنَّ) مضمون جملہ کی تحقیق کرتا ہے یہاں پر (مضمون جملہ) کے معنی ہیں۔ خبر کا مصدر جو اسم کی طرف مضاف ہو یعنی (قِيَامُ زَيْدٍ) اول نے اسی صفحہ میں اور دوم نے بھی اسی صفحہ پر (مضمون جملہ) کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مضمون جملہ سے مراد خبر کے مصدری معنی ہیں جو اسم کی طرف مضاف ہوں) یہ بھی غلط ہے کہ معنی مضاف

Marfat.com

دونوں سے اور (تمنی) ممکن اور محال دونوں سے متعلق ہوتی ہے بخلاف (ترجی) کہ وہ صرف ممکن سے۔ نظر برآں۔ امر ممکن محبوب میں دونوں کا اجتماع ہو جائیگا تو (لَیْتَ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ بھی درست اور (لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ بھی اور امر محال میں (تمنی) مستعمل ہوگی بخلاف (ترجی) کہ وہ مستعمل نہ ہوگی۔ لہٰذا (لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) درست اور (لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) درست نہیں اور امر مکروہ میں (ترجی) مستعمل ہوگی۔ نہ (تمنی) لہٰذا (لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ) درست ہے اور (لیت الساعة قریب) درست نہیں۔ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں نہ فعلیہ پر۔ اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور اپنی خبر کو رفع۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

ترکیب

(اِنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک زید کھڑا ہے یا ہوگا۔

تنبیہ ۸۷ تا ۹۱

(المصباح المنیر ص۸۲) اور (مہر منیر ص۷۶) میں (لٰکِنَّ) کو چہار حرفی شمار کیا ہے۔ اقول یہ غلط ہے بلکہ یہ پنج حرفی ہے پھر اول نے اسی صفحہ میں اور دوم نے ص۷۷ پر (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) کی ترکیب میں (قَائِمٌ) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر اِنَّ کی خبر قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما سبق (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) میں (اِنَّ) مضمون جملہ کی تحقیق کرتا ہے یہاں پر (مضمون جملہ) کے معنی ہیں۔ خبر کا مصدر جو اسم کی طرف مضاف ہو یعنی (قیامُ زید) اول نے اسی صفحہ میں اور دوم نے بھی اسی صفحہ پر (مضمون جملہ) کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مضمون جملہ سے مراد خبر کے مصدری معنی ہیں جو اسم کی طرف مضاف ہوں) یہ بھی غلط ہے کہ معنی مضاف

Marfat.com

نہیں ہوتے بلکہ معنی پر دلالت کرنے والا اسم مضاف ہوا کرتا ہے۔ شروع کتاب میں گذر گیا کہ مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور اسم از قبیل لفظ ہے۔ اور اول کے صفحہ ۸۵ پر ہے (حروف مشبہ بالفعل ہمیشہ فعل کے شروع میں آتے ہیں) چنانچہ (لٰکِنَّ) کی مثال یہ پیش کی ہے (زَیدٌ جَاءَ وَلٰکِنَّ مَا جَاءَ خَالِدٌ) یہ دونوں غلط ہیں۔ یہ حروف ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں اور مثال صحیح ہے (زَیدٌ جَاءَ لٰکِنَّ خَالِدًا لَمْ یَجِیئْ)۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا — حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم۔ مَا و لَا اَلْمُشَبَّھَتَانِ بِلَیْسَ و آں عمل لَیْسَ کنند چنانچہ گوئی

تیسری قسم ما اور لا ہیں جو لیس کے ساتھ مشابہت رکھنے والے۔ اور یہ لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں جیسا کہ تم کہوگے

مَا زَیدٌ قَائِمًا۔ زَیدٌ اسم ما است و قَائِمًا خبر او۔

مَا زَیدٌ قَائِمًا۔ زَیدٌ ما کا اسم ہے اور قَائِمًا اُس کی خبر۔

(ما) اور (لا) کو (لیس) کے ساتھ دو باتوں میں مشابہت ہے اوّل (نفی) میں کہ (لیس) کی طرح یہ بھی (نفی) پر دلالت کرتے ہیں۔ دوم مبتدا اور خبر پر داخل ہونے میں کہ (لیس) کی طرح یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ اس مشابہت کی بنا پر اُن کو (لیس) کا عمل دیا گیا کہ اسم کو رفع کریں اور خبر کو نصب جیسے (لیس) کرتا ہے لیکن (ما) اور (لا) کی مشابہت بلیس میں قدرے فرق ہے کہ (ما) کی مشابہت تام ہے بایں معنی کہ جس طرح (لیس) حال کی نفی کا افادہ کرتا ہے اسی طرح (ما) بھی۔ بخلاف (لا) کہ اُس کی مشابہت ناقصہ ہے۔ بایں معنی کہ وہ مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے یا نفی استقبال پر (علی اختلاف القولین) اسی فرق کی بنا پر (ما) معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے جیسے (لیس) بخلاف (لا) کہ وہ معرفہ پر داخل ہو کر عمل نہیں کرتا۔

ترکیب

اس میں (ما) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم۔ (قائما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں

Marfat.com

نہیں ہوتے بلکہ معنی پر دلالت کرنے والا اسم مضاف ہوا کرتا ہے۔ شروع کتاب میں گذر گیا کہ مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور اسم از قبیل لفظ ہے۔ اوس اول کے صفحہ ۸۵ پر ہے (حروف مشبہ بالفعل ہمیشہ فعل کے شروع میں آتے ہیں) چنانچہ (لٰکِنَّ) کی مثال یہ پیش کی ہے (زَیۡدٌ جَاءَ وَلٰکِنَّ مَاجَاءَ خَالِدٌ) یہ دونوں غلط ہیں۔ یہ حروف ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں اور مثال صحیح ہے (زَیۡدٌ جَاءَ لٰکِنَّ خَالِدًا لَمۡ یَجِیۡٔ)۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم۔ مَا و لَا اَلۡمُشَبَّھَتَانِ بِلَیۡسَ و آں عمل لَیۡسَ کنند چنانچہ گوئی

تیسری قسم ما اور لا ہیں جو لیس کے ساتھ مشابہت رکھنے والے۔ اور یہ لَیۡسَ کا عمل کرتے ہیں جنانچہ تم کہو گے

مَا زَیۡدٌ قَائِمًا۔ زَیۡدٌ اسم ما است و قَائِمًا خبر او۔

مَا زَیۡدٌ قَائِمًا۔ زَیۡدٌ ما کا اسم ہے اور قَائِمًا اُس کی خبر۔

(ما) اور (لا) کو (لیس) کے ساتھ دو باتوں میں مشابہت ہے اوّل (نفی) ہیں کہ (لیس) کی طرح یہ بھی (نفی) پر دلالت کرتے ہیں۔ دوم مبتدا اور خبر پر داخل ہونے میں کہ (لیس) کی طرح یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ اس مشابہت کی بنا پر اُن کو (لیس) کا عمل دیا گیا کہ اسم کو رفع کریں اور خبر کو نصب جیسے (لیس) کرتا ہے لیکن (ما) اور (لا) کی مشابہت بلیس میں قدرے فرق ہے کہ (ما) کی مشابہت تام ہے بایں معنی کہ جس طرح (لیس) حال کی نفی کا افادہ کرتا ہے اسی طرح (ما) بھی۔ بخلاف (لا) کہ اُس کی مشابہت ناقصہ ہے۔ بایں معنی کہ وہ مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے یا نفی استقبال پر (علی اختلاف القولین) اسی فرق کی بنا پر (ما) معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے جیسے (لیس) بخلاف (لا) کہ وہ معرفہ پر داخل ہو کر عمل نہیں کرتا۔

ترکیب

اس میں (ما) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم۔ (قائما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں

Marfat.com

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً۔ مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ (ما) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا نہیں ہے۔

۹۲ تنبیہ

(المصباح المنیرؒ) اور (مہر منیرؒ) میں باختلاف الفاظ ہے کہ (حروف) کی تیسری قسم ما اور لا ہیں جو اپنے عمل اور معنی میں لیس کے مشابہ ہیں) یہ غلط ہے کہ مشابہت عمل میں نہیں۔ بلکہ ان کا عمل مشابہت کی بنا پر ہے۔ مشابہت تو مبتدا و خبر پر داخل ہونے اور نفی کا افادہ کرنے میں ہے۔ نظر بر آں عمل وجہ شبہ نہیں۔ وجہ شبہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں ہیں۔ افسوس کہ ان دونوں فاضلان دیوبند کو۔ شرح مایۃ عامل بھی یاد نہیں اس میں ہے (مَا وَ لَا الْمُشَبَّھَتَانِ بِلَیْسَ فِی النَّفْیِ وَ الدُّخُوْلِ عَلَی الْمُبْتَدَا وَ الْخَبَرِ۔ سچ ہے کہ۔

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم لائے نفی جنس اسم ایں لا اکثر مضاف باشد منصوب چوں

چوتھی قسم لائے نفی جنس۔ اس لا کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے منصوب جیسے

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ واگر نکرۂ مفرد باشد مبنی باشد بر فتح چوں

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ اور اگر نکرۂ مفرد ہو تو مبنی ہوگا فتح پر جیسے

لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ واگر بعد او معرفۃ باشد تکرار لا با معرفۃ دیگر لازم باشد و

لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور اگر بعد لا معرفہ ہو تو تکرار لا معرفہ دیگر کے ساتھ لازم ہوتی ہے اور

لا ملغیٰ باشد یعنی عمل نکند و آں معرفۃ مرفوع باشد بابتدا چوں لَا زَیْدٌ

لا ملغیٰ ہوتا ہے یعنی عمل نہیں کرتا ہے اور وہ معرفہ بسبب ابتدا مرفوع ہوتا ہے جیسے لَا زَیْدٌ

عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو واگر بعد آں لا نکرہ مفرد باشد مکرر با نکرۂ دیگر درویخ

عِنْدِیْ اور لَا عَمْرٌو اور اگر بعد اس لا کے نکرۂ مفرد ہو درآنحالیکہ لا مکرر ہو یا نکرۂ دیگر تو اس

Marfat.com

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً۔ مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ (ما) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا نہیں ہے۔

تنبیہ ۹۲

(المصباح المنیر ص۹۶) اور (مہر منیر ص۸۳) میں باختلاف الفاظ ہے کہ (حروف کی تیسری قسم ما اور لا ہیں جو اپنے عمل اور معنی میں لیس کے مشابہ ہیں) یہ غلط ہے کہ مشابہت عمل میں نہیں۔ بلکہ ان کا عمل مشابہت کی بنا پر ہے۔ مشابہت تو مبتدا و خبر پر داخل ہونے اور نفی کا افادہ کرنے میں ہے۔ نظر برآں عمل وجہ شبہ نہیں۔ وجہ شبہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں ہیں۔ افسوس کہ ان دونوں فاضلان دیوبند کو۔ شرح مایۃ عامل بھی یاد نہیں اس میں ہے (مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ فِي النَّفْيِ وَالدُّخُولِ عَلَى الْمُبْتَدَا وَالْخَبَرِ۔ سچ ہے کہ۔

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم لائے نفی جنس اسم ایں لا اکثر مضاف باشد منصوب چوں

چوتھی قسم لائے نفی جنس۔ اس لا کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے منصوب جیسے

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ واگر نکرہٗ مفرد باشد مبنی باشد بر فتح چوں

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ اور اگر نکرہٗ مفرد ہو تو مبنی ہوگا فتح پر جیسے

لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ واگر بعد او معرفۃ باشد تکرار لا با معرفۃ دیگر لازم باشد و

لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور اگر بعد لا معرفہ ہو تو تکرار لا معرفہ دیگر کے ساتھ لازم ہوتی ہے اور

لا ملغٰی باشد یعنی عمل نکند وآں معرفۃ مرفوع باشد بابتدا چوں لَا زَيْدٌ

لا ملغٰی ہوتا ہے یعنی عمل نہیں کرتا ہے اور وہ معرفہ بسبب ابتدا مرفوع ہوتا ہے جیسے لَا زَيْدٌ

عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو واگر بعد آں لا نکرہ مفرد باشد مکرر با نکرہٗ دیگر در وے

عِنْدِي اور لَا عَمْرٌو اور اگر بعد اس لا کے نکرہٗ مفرد ہو درآنحالیکہ لا مکرر ہو یا نکرہٗ دیگر تو اس

Marfat.com

وجہ روا است چوں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃً اِلَّا بِاللّٰہِ
ترکیب میں پانچ وجہ درست ہیں جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلٌ وَلَا
اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَا حَوْلٌ وَلَا
قُوَّۃً اِلَّا بِاللّٰہِ۔
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(لائے نفی جنس) سے مراد (لائے نفی از جنس) یعنی جنس سے نفی کرنے والا (لا) جنس سے کسی چیز کی نفی کرنے والا خبر کی۔ اب معنی یہ ہوئے کہ جنس سے خبر کی نفی کرنے والا (لا) نہ یہ کہ خود جنس کی کسی چیز سے نفی کرنے والا جیسے کہ عام طور سے زبان زد ہے۔ اس (لا) کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے جیسے کتاب کی مثال۔ اور کبھی مشابہ بمضاف جیسے لَا عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا لَکَ۔ مشابہ بمضاف اس اسم کو کہتے ہیں جس کے معنی بدون امر دیگر تمام نہ ہوں جیسے مضاف کے معنی بغیر مضاف الیہ تمام نہیں ہوتے چنانچہ مثال ہذا میں (عشرین) کے معنی بدون (درھما) تمام نہیں (عشرین) کے معنی ہیں (بیس) یہ باعتبار معدود مبہم ہیں۔ کیا بیس۔ جب (درھما) کہا تو ابہام جاتا رہا اور معلوم ہوگیا کہ بیس روپے جس طرح (لا) کا اسم مضاف لفظاً منصوب ہوتا ہے اسی طرح اس کا اسم مشابہ بمضاف بھی منصوب لفظاً ہوتا ہے۔ بلکہ جب مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو تب بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر محلاً جیسے نکرہ مفرد (نکرہ) کے معنی ماقبل میں بیان کر دیئے گئے ہیں (مفرد) کے معنی اسم متمکن کی باعتبار وجوہ اعراب سولہ قسموں میں سے پہلی قسم (مفرد منصرف صحیح) میں یہ تھے کہ جو تثنیہ اور جمع نہ ہو یہاں پر (مفرد) کے معنی ہیں کہ جو مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو۔ جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔ (لا) کا اسم انھیں تین میں سے کوئی ایک ہوا کرتا ہے۔ اگر اس کے بعد معرفہ واقع ہو تو (لا) کی تکرار معرفہ دیگر کے ساتھ واجب ہوتی ہے جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔ یہ معرفہ (لا) کا اسم نہیں ہوتا کیونکہ (لا) اس صورت میں عمل نہیں کرتا اور اسم وہی کہلائے گا جس میں (لا) عمل

Marfat.com

وجہ رواست چوں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترکیب میں پانچ وجہ درست ہیں جیسے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلٌ وَلَا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(لائے نفی جنس) سے مراد (لائے نفی از جنس) یعنی جنس سے نفی کرنے والا (لا) جنس سے کسی چیز کی نفی کرنے والا خبر کی۔ اب معنی یہ ہوئے کہ جنس سے خبر کی نفی کرنے والا (لا) نہ یہ کہ خود جنس کی کسی چیز سے نفی کرنے والا جیسے کہ عام طور سے زبان زد ہے۔ اس (لا) کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے جیسے کتاب کی مثال۔ اور کبھی مشابہ بمضاف جیسے لَا عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا لَکَ۔ مشابہ بمضاف اس اسم کو کہتے ہیں جس کے معنی بدون امر دیگر تمام نہ ہوں جیسے مضاف کے معنی بغیر مضاف الیہ تمام نہیں ہوتے چنانچہ مثال ہذا میں (عشرین) کے معنی بدون (درھمًا) تمام نہیں (عشرین) کے معنی ہیں (بیس) یہ باعتبار معدود مبہم ہیں۔ کیا بیس۔ جب (درھمًا) کہا تو ابہام جاتا رہا اور معلوم ہوگیا کہ بیس روپے جس طرح (لا) کا اسم مضاف لفظاً منصوب ہوتا ہے اسی طرح اس کا اسم مشابہ بمضاف بھی منصوب لفظاً ہوتا ہے۔ بلکہ جب مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو تب بھی منصوب ہوتا ہے مگر محلاً جیسے نکرۂ مفرد (نکرہ) کے معنی ماقبل میں بیان کر دیئے گئے ہیں (مفرد) کے معنی اسم متمکن کی باعتبار وجوہ اعراب سولہ قسموں میں سے پہلی قسم (مفرد منصرف صحیح) میں یہ تھے کہ جو تثنیہ اور جمع نہ ہو یہاں پر (مفرد) کے معنی ہیں کہ جو مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو۔ جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔ (لا) کا اسم اکثر ان تین میں سے کوئی ایک ہوا کرتا ہے۔ اگر اس کے بعد معرفہ واقع ہو تو (لا) کی تکرار معرفہ دیگر کے ساتھ واجب ہوتی ہے جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔ یہ معرفہ (لا) کا اسم نہیں ہوتا کیونکہ (لا) اس صورت میں عمل نہیں کرتا اور اسم وہی کہلائے گا جس میں (لا) عمل

Marfat.com

کرے گا اور اگر (لا) کے بعد نکرہ مفرد ہو اور (لا) نکرۂ مفرد دیگر کے ساتھ مکرر۔ تو اس ترکیب میں پانچ وجوہ روا ہیں۔اول یہ کہ دونوں (لا) برائے نفی جنس اور دونوں نکرے مبنی بر فتح دوم یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس اور دوم زائد برائے تاکید نفی۔اول نکرہ مبنی بر فتح اور دوم منصوب لفظاً۔ سوم یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس اور دوم برائے تاکید نفی اول نکرہ مبنی بر فتح اور دوم مرفوع۔چہارم یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل اور دوم زائد برائے تاکید نفی۔اور دونوں نکرے مرفوع پنجم یہ کہ اول (لا) مشابہ بلیس اور دوم برائے نفی جنس۔اول نکرہ مرفوع اور دوم مبنی بر فتح۔ان نکرات کے منصوب اور مرفوع ہونے کی وجہ ترکیب میں آتی ہے۔

ترکیب

(لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (غلام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم (ظریف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر اول۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الدار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر ثانی لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ترجمہ کوئی غلام کسی مرد کا ایسا نہیں جو زیرک بھی ہو اور میرے گھر میں بھی یعنی جامع الوصفین۔یہ ترجمہ اس تقدیر پر کہ (الدار) پر الف لام برائے عہد خارجی کہ (دار) سے مراد (دار) مخصوص مثلاً دار متکلم۔اور اگر برائے عہد ذہنی ہو جس کے مدخول سے مراد (دار) غیر معین یعنی کوئی بھی (دار) تو اس نفی کا کذب لازم آئے گا کیونکہ کسی نہ کسی مرد کا کوئی نہ کوئی غلام زیرک

Marfat.com

کرے گا اور اگر (لا) کے بعد نکرہ مفرد ہو اور (لا) نکرۂ مفرد دیگر کے ساتھ مکرر۔ تو اس ترکیب میں پانچ وجوہ روا ہیں۔ اول یہ کہ دونوں (لا) برائے نفی جنس اور دونوں نکرے مبنی بر فتح **دوم** یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس اور دوم زائد برائے تاکید نفی۔ اول نکرہ مبنی بر فتح اور دوم منصوب لفظاً۔ **سوم** یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس اور دوم برائے تاکید نفی اول نکرہ مبنی بر فتح اور دوم مرفوع۔ **چہارم** یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل اور دوم زائد برائے تاکید نفی۔ اور دونوں نکرے مرفوع **پنجم** یہ کہ اول (لا) مشابہ بلیس اور دوم برائے نفی جنس۔ اول نکرہ مرفوع اور دوم مبنی بر فتح۔ ان نکرات کے منصوب اور مرفوع ہونے کی وجہ ترکیب میں آتی ہے۔

ترکیب

(لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (غلام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم (ظریف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر اول۔ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الدار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر ثانی لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کوئی غلام کسی مرد کا ایسا نہیں جو زیرک بھی ہو اور میرے گھر میں بھی یعنی جامع الوصفین۔ یہ ترجمہ اس تقدیر پر کہ (الدار) پر الف لام برائے عہد خارجی کہ (دار) سے مراد (دار) مخصوص مثلاً دار متکلم۔ اور اگر برائے عہد ذہنی ہو جس کے مدخول سے مراد (دار) غیر معین یعنی کوئی بھی (دار) تو اس نفی کا کذب لازم آئے گا کیونکہ کسی نہ کسی مرد کا کوئی نہ کوئی غلام زیرک

Marfat.com

کسی نہ کسی گھر میں ہوتا ہے بشرطیکہ غلام زیرک کا وجود ہو۔ اور بر تقدیر عدم نفی صادق رہے گی کہ صدق سالبہ وجود موضوع کا مقتضی نہیں۔ فَاحْفَظْہ۔ (لا رجل فی الدار) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (رجل) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الدار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کوئی مرد گھر میں نہیں (لا زید عندی ولا عمرو) اس میں (لا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (لا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ نہ زید میرے پاس ہے نہ عمرو۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حَوْلَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم لا (لا باللہ) مقدر۔ جس میں (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنی مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجود) مقدر کا (موجود) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور

Marfat.com

کسی نہ کسی گھر میں ہوتا ہے بشرطیکہ غلام زیرک کا وجود ہو۔ اور بر تقدیر عدم نفی صادق رہے گی کہ صدق سالبہ وجود موضوع کا مقتضی نہیں۔ فاحفظہ۔ (لا رجل فی الدار) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (رجل) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الدار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کوئی مرد گھر میں نہیں (لا زید عندی و لا عمرو) اس میں (لا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (لا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ نہ زید میرے پاس ہے نہ عمرو۔ (لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حَوْلَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم لا (لا باللہ) مقدر۔ جس میں (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجود) مقدر کا (موجود) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور

Marfat.com

ظرفِ مستقر سے مل کر خبر ہوا لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (قوۃ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسمِ لا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودۃ) مقدر کا (موجودۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترجمہ۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے اور طاعت کرنے کی قوۃ نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔ یہ معنی مرادی ہیں لفظی نہیں۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حول) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (قوۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (حول) پر باعتبار محل قریب۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم لا (الا) حرف استثنا۔ مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودان) مقدر کا (موجودان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم لا (میم) حرف عماد مبنی بر فتح۔ (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حول) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب باعتبار محل قریب اسم لا مرفوع باعتبار محل بعید مبتدا معطوف علیہ (الا باللہ) مقدر جس میں (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجود) مقدر کا (موجو

ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (قوۃ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم لا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودۃ) مقدر کا (موجودۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ترجمہ۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے اور طاعت کرنے کی قوۃ نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔ یہ معنی مرادی ہیں لفظی نہیں۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃً اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حول) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (قوۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (حول) پر باعتبار محل قریب۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم لا (الا) حرف استثنا۔ مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودان) مقدر کا (موجودان) مثنیٰ مرفوع بالالف اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم لا (میم) حرف عماد مبنی بر فتح۔ (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حول) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب باعتبار محل قریب اسم لا مرفوع باعتبار محل بعید مبتدا معطوف علیہ (الا باللہ) مقدر جس میں (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجود) مقدر کا (موجود)

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (لا)۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لا معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی غیر عامل (قوۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف بر مبتدا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودۃ) مقدر کا (موجودۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر معطوف بر خبر لا۔ لائے نفی جنس کا اسم اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون ملغی عن العمل (حول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ (قوۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودان) مقدر کا (موجودان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ میم حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (حول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم لا (الا باللہ) مقدر اس میں (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجوداً) مقدر کا (موجوداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (لا)۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لا معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی غیر عامل لفظاً (قوۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف بر مبتدا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودۃ) مقدر کا (موجودۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر معطوف بر خبر لا۔ لائے نفی جنس کا اسم اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (لَاحَوْلُ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون ملغی عن العمل (حول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ (قوۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودان) مقدر کا (موجودان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (حول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم لا (الا باللہ) مقدر جس میں (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودًا) مقدر کا (موجودًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول

Marfat.com

اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لا مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (قوۃ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم لا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودۃ) مقدر کا (موجودۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث جس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تنبیہ

۹۲تا۹۹

(المصباح المنیر ص۹۳) اور (مہر منیر ص۸۰) میں (لائے نفی جنس) کی تفسیر بالفاظ مختلف یوں ہے کہ (یعنی چوتھا عامل حرف وہ لا ہے جو کہ جنس کی نفی کے لئے آتا ہے) اقول یہ غلط ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا۔ غلط تو اس لئے کہ یہ (لا) جنس کی نفی کے لئے نہیں آتا بلکہ جنس سے خبر کی نفی کے لئے آتا ہے۔ کتاب میں مذکورہ مثال (لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ) میں جنس (رجل) کی نفی ہے یا جنس (رجل) سے ثبوت فی الدار کی نفی ہے۔ اتنا بھی نہ سمجھے۔ اور افترا اس لئے کہ (یعنی) کہہ کر اس باطل تفسیر کو جلیل القدر مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد قرار دے دیا۔ جو شرح جامی پڑھنے والا طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا۔ یہ یقیناً ان کی توہین ہے۔ لیکن ان فاضلان دیوبند سے اس کی کیا شکایت۔ جن کا شیوہ ہی یہ ہے اور جن کے مذہب کی تعمیر بھی توہین اسلاف پر ہوئی۔ پھر صفحات مذکورہ پر دونوں صاحبان نے (لا غلام رجل ظریف فی الدار) میں واقع (ظریف) کو اور (فی الدار) کے متعلق (ثابت) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما مر۔ پھر اول نے ص۹۳ پر اور دوم نے ص۹۰ پر (لا زید فی الدار ولا عمرو) میں (لا) کے ملغی ہونے کے باوجود (زید) اور (عمرو) کو (اسم لا) سے تعبیر کیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ جب (لا) عامل نہیں تو پھر یہ دونوں اس کے اس

Marfat.com

اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لا مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (قوۃ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم لا (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (موجودۃ) مقدر کا (موجودۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تنبیہ ۹۴ تا ۹۹

(المصباح المنیر ص۸۲) اور (مہر منیر ص۸۱) میں (لائے نفی جنس) کی تفسیر بالفاظ مختلف یوں ہے کہ (یعنی چوتھا عامل حرف وہ لا ہے جو کہ جنس کی نفی کے لئے آتا ہے) **اقول** یہ غلط ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا۔ غلط تو اس لئے کہ یہ (لا) جنس کی نفی کے لئے نہیں آتا بلکہ جنس سے خبر کی نفی کے لئے آتا ہے۔ کتاب میں مذکورہ مثال (لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ) میں جنس (رجل) کی نفی ہے یا جنس (رجل) سے ثبوت فی الدار کی نفی ہے۔ اتنا بھی نہ سمجھے۔ اور افترا اس لئے کہ (یعنی) کہہ کر اس باطل تفسیر کو جلیل القدر مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد قرار دے دیا۔ جو شرح جامی پڑھنے والا طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا۔ یہ یقیناً ان کی توہین ہے۔ لیکن ان فاضلان دیوبند سے اس کی کیا شکایت۔ جن کا شیوہ ہی یہ ہے اور جن کے مذہب کی تعمیر بھی توہین اسلاف پر ہوئی۔ پھر صفحات مذکورہ پہ دونوں صاحبان نے (لا غلام رجل ظریف فی الدار) میں واقع (ظریف) کو اور (فی الدار) کے متعلق (ثابت) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما مر۔ پھر اول نے ص۸۳ پر اور دوم نے ص۹۰ پر (لا زید فی الدار ولا عمرو) میں (لا) کے ملغی ہونے کے باوجود (زید) اور (عمرو) کو (اسم لا) سے تعبیر کیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ جب (لا) عامل نہیں تو پھر یہ دونوں اُس کے اسم

Marfat.com

جیسے ہو سکیں گے۔ اسم تو اسی کو کہتے ہیں جس میں وہ عامل ہو۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس باطل بات کو مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد قرار دے دیا جو اُن کی کھلی توہین ہے لیکن کیا کیا جائے دیوبندی مذہب کی بنیاد ہی توہین پر ہے۔ پھر اول نے صفحہ پر اور دوم نے صفحہ پر (لَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ) کی پہلی وجہ میں اُس کے دو جملے قرار دینے کی تقدیر پر لکھا ہے کہ (دو جملوں کی صورت میں عبارت کی تقدیر یوں ہوگی۔ لاحول عن المعصیۃ ولا قوۃ علی الطاعۃ ثابت لاحد الا باللہ) اور ترکیب میں (عن المعصیۃ) کو (حول) سے متعلق کیا ہے اور (علی الطاعۃ) کو (قوۃ) سے اور (باحد) کو مستثنیٰ منہ اور (باللہ) کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ سب خرافات ہیں اولاً اس لئے کہ تقدیر مذکور بے ضرورت ہے بغیر اس کے دو جملے ہو جاتے ہیں جیسے ہماری ترکیب میں گذرا اور بے ضرورت تقدیر ناجائز۔ کما فی الفوائد الشافیۃ ثانیاً اس لئے کہ جب (عن) کو (حول) سے متعلق قرار دیا اور (علی) کو (قوۃ) سے۔ تو یہ دونوں مشابہ بمضاف ہوگئے اور ان کا مبنی بر فتح ہونا جاتا رہا کیونکہ مشابہ بمضاف منصوب ہوتا ہے کما مر۔ ثالثاً اس لئے کہ (باحد) کو مستثنیٰ منہ قرار دینا اور (باللہ) کو مستثنیٰ باطل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مستثنیٰ متصل کے اقسام میں داخل ہے نہ مستثنیٰ منقطع میں۔ صحیح یہ کہ (باللہ) مستثنیٰ مفرغ ہے۔ کما فی الفوائد الشافیۃ۔ اور اس صورت میں ترکیب کرتے وقت مستثنیٰ منہ مقدر نہیں نکالا کرتے ورنہ مستثنیٰ مفرغ نہ رہے گا۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنی سمجھ بوجھ کہاں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا   حالِ طفلاں زبوں شدہ است

پنجم حروف ندا و آں پنج است یَا و اَیَا و ھَیَا و اَیْ و ہمزۂ مفتوحہ و
پانچویں قسم حروف ندا اور وہ پانچ ہیں یَا اور اَیَا اور ھَیَا اور اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ اور
ایں حروف منادیٰ مضاف را بنصب کنند چوں یَا عَبْدَاللہِ و مشابہ بمضاف را
یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب کرتے ہیں جیسے یَا عَبْدَاللہِ اور مشابہ بمضاف کو
چوں یَا طَالِعًا جَبَلًا و نکرۂ غیر معین را چنانکہ اعمیٰ گوید یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ
بھی) جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا اور نکرۂ غیر معین کو (بھی) جیسے کہ نابینا کہتا ہے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

Marfat.com

کیسے ہوسکیں گے۔ اسم تو اُسی کو کہتے ہیں جس میں وہ عامل ہو۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس باطل بات کو مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد قرار دے دیا جو اُن کی کھلی توہین ہے لیکن کیا کیا جائے دیوبندی مذہب کی بنیاد ہی توہین پر ہے۔ پھر اول نے ص۳۵ پر اور دوم نے ص۳۵ پر (لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ) کی پہلی وجہ میں اُس کے دو جملے قرار دینے کی تقدیر پر لکھا ہے کہ (دو جملوں کی صورت میں عبارت کی تقدیر یوں ہوگی۔ لاحول عن المعصیۃ ولاقوۃ علی الطاعۃ ثابت باحد الا باللہ) اور ترکیب میں (عن المعصیۃ) کو (حول) سے متعلق کیا ہے اور (علی الطاعۃ) کو (قوۃ) سے اور (باحد) کو مستثنیٰ منہ اور (باللہ) کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ سب خرافات ہیں اولاً اس لئے کہ تقدیر مذکور بے ضرورت ہے بغیر اس کے دو جملے ہوجاتے ہیں جیسے ہماری ترکیب میں گذرا اور بے ضرورت تقدیر ناجائز۔ کما فی الفوائد الشافیۃ ثانیاً اس لئے کہ جب (عن) کو (حول) سے متعلق قرار دیا اور (علی) کو (قوۃ) سے۔ تو یہ دونوں مشابہ بمضاف ہوگئے اور ان کا مبنی بر فتح ہونا جاتا رہا کیونکہ مشابہ بمضاف منصوب ہوتا ہے کما مر۔ ثالثاً اس لئے کہ (باحد) کو مستثنیٰ منہ قرار دینا اور (باللہ) کو مستثنیٰ باطل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مستثنیٰ متصل کے اقسام میں داخل ہے نہ مستثنیٰ منقطع میں۔ صحیح یہ کہ (باللہ) مستثنیٰ مفرغ ہے۔ کما فی الفوائد الشافیۃ۔ اور اس صورت میں ترکیب کرتے وقت مستثنیٰ منہ مقدر نہیں نکالا کرتے ورنہ مستثنیٰ مفرغ نہ رہے گا۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنی سمجھ بوجھ کہاں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا   حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم حروف ندا و آں پنج است یَا و اَیَا و ھَیَا و اَیْ و ہمزۂ مفتوحہ و

پانچویں قسم حروف ندا اور وہ پانچ ہیں یا اور اَیَا اور ھَیَا اور اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ اور

ایں حروف منادیٰ مضاف را بنصب کنند چوں یَا عَبْدَ اللہِ و مشابہ بمضاف را

یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب کرتے ہیں جیسے یَا عَبْدَ اللہِ اور مشابہ بمضاف کو

چوں یَا طَالِعًا جَبَلاً و نکرۂ غیر معین را چنانکہ اعمٰی گوید یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِی

(بھی) جیسے یا طالعًا جَبَلاً اور نکرۂ غیر معین کو (بھی) جیسے کہ نابینا کہتا ہے یا رَجُلاً خُذْ بِیَدِی

Marfat.com

و منادی مفرد معرفہ مبنی باشد بر علامت رفع چوں یا زَیْدُ و یا زَیْدَانِ و یا مُسْلِمُوْنَ

اور منادی مفرد معرفہ مبنی ہوتا ہے علامت رفع پر جیسے یا زَیْدُ اور یا زَیْدَانِ اور یا مُسْلِمُوْنَ

و یا مُوسٰی و یَا قَاضِیُ بدانکہ ای و ہمزہ برائے نزدیک است و اَیَا و ھَیَا

اور یا موسٰی اور یا قاضی جان لو کہ ای اور ہمزہ نزدیک کے لئے ہیں اور اَیَا اور ھَیَا

برائے دور۔ و یا عام است۔

دور کے لئے اور یا عام ہے۔

جمہور نحات اور امام سیبویہ فرماتے ہیں کہ منادی کا ناصب فعل ہے مثلاً (ادعو) جو وجوبًا محذوف ہوتا ہے اور حروف ندا اس کے قائم مقام ہوتے ہیں اور امام مبرد نے فرمایا کہ خود حروف ندا منادی کو نصب دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک حرف فعل (ادعو) کے قائم مقام ہوتا ہے۔ یا فاعل یعنی ضمیر (انا) تو وہ بھی فعل کے ساتھ تبعًا محذوف ہوگی یا وہ ان میں پوشیدہ ہوتی ہے اور امام ابو علی نے فرمایا کہ حروف ندا اسم فعل ہیں بمعنی (ادعو) کذا فی الترتیب ابو سعیدی) مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر امام مبرد کا مسلک بیان فرمایا ہے لیکن مختار مسلک جمہور ہے والتفصیل فی بشیر الناجیۃ منادی قریب کے لئے ہمزۂ مفتوحہ اور (ای) استعمال کرتے ہیں۔ اور بعید کے لئے (اَیَا) اور (ھَیَا) اور (یا) عام ہے کہ اس کو قریب اور بعید دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ بعض دیوبندی مولوی صاحبان کا یہ کہنا باطل ہے کہ (یا) صرف قریب کے لئے آتا ہے۔ اسی واسطے (یا رسول اللہ) کہنا درست نہیں۔ کہ وہ تو ہزارہا میل کے فاصلہ پر مدینہ منورہ میں ہیں۔ باطل اس لئے ٹھہرا کہ نحو میر کی اس تصریح کے خلاف ہے اور خود ان کے پیر دستگیر حقیقت آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کے عمل کے بھی مخالف ہے۔ وہ ہندوستان میں رہتے ہوئے ہزارہا میل کے فاصلے سے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔ ؎

ذرا چہرے سے پردے کو اُٹھاؤ یا رسول اللہ مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرے مبارک سے مجھے دیوانہ و وحشی بناؤ یا رسول اللہ

Marfat.com

و منادی مفرد معرفہ مبنی باشد بر علامت رفع چوں یا زَیْدُ و یا زَیْدَانِ و یا مُسْلِمُوْنَ
اور منادی مفرد معرفہ مبنی ہوتا ہے علامت رفع پر جیسے یا زَیْدُ اور یا زَیْدَانِ اور یا مُسْلِمُوْنَ
و یا مُوسٰی و یا قَاضِیْ بدانکہ ای و ہمزہ برائے نزدیک است و اَیَا و ھَیَا
اور یا موسٰی اور یا قاضی جان لو کہ ای اور ہمزہ نزدیک کے لئے ہیں اور اَیَا اور ھَیَا
برائے دور و یا عام است۔
دور کے لئے اور یا عام ہے۔

جمہور نحات اور امام سیبویہ فرماتے ہیں کہ منادی کا ناصب فعل ہے مثلاً (ادعو) جو وجوبًا محذوف ہوتا ہے اور حروف ندا اس کے قائم مقام ہوتے ہیں اور امام مبرد نے فرمایا کہ خود حروف ندا منادی کو نصب دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک حرف فعل (ادعو) کے قائم مقام ہوتا ہے۔ رہا فاعل یعنی ضمیر (انا) تو وہ بھی فعل کے ساتھ تبعًا محذوف ہوگی یا وہ ان میں پوشیدہ ہوتی ہے اور امام ابوعلی نے فرمایا کہ حروف ندا اسم فعل ہیں یعنی (ادعو) کذا فی الترتیب ابوسعیدی) مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر امام مبرد کا مسلک بیان فرمایا ہے لیکن مختار مسلک جمہور ہے والتفصیل فی بشیر الناجیۃ منادیٰ قریب کے لئے ہمزۂ مفتوحہ اور (ای) استعمال کرتے ہیں۔ اور بعید کے لئے (اَیَا) اور (ھَیَا) اور (یا) عام ہے کہ اس کو قریب اور بعید دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ بعض دیوبندی مولوی صاحبان کا یہ کہنا باطل ہے کہ (یا) صرف قریب کے لئے آتا ہے۔ اسی واسطے (یا رسول اللہ) کہنا درست نہیں۔ کہ وہ تو ہزارہا میل کے فاصلہ پر مدینہ منورہ میں ہیں۔ باطل اس لئے ٹھہرا کہ نحو میر کی اس تصریح کے خلاف ہے اور خود ان کے پیر دستگیر حقیقت آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کے عمل کے بھی مخالف ہے۔ وہ ہندوستان میں رہتے ہوئے ہزارہا میل کے فاصلے سے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔ ؎

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ — مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی — مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرے مبارک سے — مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

Marfat.com

اُٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے — مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو — تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
مجھے بھی یاد رکھنا ہوں تمہارا اُمتِ عاصی — گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں — بس اب چاہو تراؤ یا ڈباؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناتواں ہو کر — مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ ہوں میں عصیاں کار پر اُمید ہے تم سے — کہ پھر مجھ کو مدینے میں بلاؤ یا رسول اللہ
حبیب کبریا تُم ہو امام انبیاء تم ہو — ہمیں بہر خُدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ
خُدا کے واسطے رحمت کے پانی سے مرے آکر — تپ ہجراں کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

لیکن دیوبندی صاحبان اپنے پیر دستگیر سے منحرف ہیں اور ان کی جناب میں گستاخ کما ذکر نا ہ فی بشیر القاری۔ اسی واسطے مذہبی۔ سیاسی۔ علمی ہر میدان میں رُسوائی نصیب ہو رہی ہے۔

ترکیب برمذہب جمہور۔

یا عبد اللہ (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (اَدْعُوْ) جو مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (عبد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی مضاف مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے بندۂ خدا (یا طالعًا جبلًا) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) (اَدْعُوْ) مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (طالعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل (کاتب الحروف کی ناقص رائے میں یہ) صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی

بشیر القاری مکتبہ ضیاء السنتہ ملتان شہر سے دستیاب ہے۔ اعلیٰ کاغذ عمدہ طباعت

Marfat.com

اُٹھاکر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ
شفیعِ عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو
تمھیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
مجھے بھی یاد رکھنا ہوں تمھارا اُمتِ عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
جہازِ اُمت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو تراؤ یا ڈباؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناتواں ہوکر
مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ ہوں میں عصیاں کار پر اُمید ہے تم سے
کہ پھر مجھ کو مدینے میں بلاؤ یا رسول اللہ
حبیبِ کبریا تُم ہو امامِ انبیاء تم ہو
ہمیں بہر خُدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ
خُدا کے واسطے رحمت کے پانی سے مرے آکر
تپِ ہجراں کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

لیکن دیوبندی صاحبان اپنے پیر دستگیر سے منحرف ہیں اور ان کی جناب میں گستاخ کما ذکرنا ہ فی بشیر القاری۔ اسی واسطے مذہبی۔ سیاسی۔ علمی ہر میدان میں رُسوائی نصیب ہو رہی ہے۔

ترکیب برمذہب جمہور

یا عبد اللہ (یا) حرف ندا مبنی برسکون قائم مقام (اَدْعُوْ) جو مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (عبد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی مضاف مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے بندۂ خدا (یا طالعًا جبلاً) اس میں (یا) حرف ندا مبنی برسکون قائم مقام (ادعو) (اَدْعُوْ) مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (طالعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل (کاتب الحروف کی ناقص رائے میں یہ) صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی

Marfat.com

بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (جبلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر منادی مشابہ بمضاف مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے پہاڑ پر چڑھنے والے (یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً منادی نکرہ غیر معین مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (خذ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (با) حرف جار زائد مبنی برکسر (ید) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا ہوا۔ ترجمہ۔ اے مرد میرا ہاتھ پکڑ (یا زید) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (زید) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے زید (یا زیدان) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم۔ (زیدان) منادی مفرد معرفہ مبنی برالف منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے دو زید (یا مسلمون) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (مسلمون) منادی مفرد معرفہ مبنی بر واو منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے مسلمانو! (یا موسٰی) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (موسٰی) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے موسٰی (یا قاضی) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (قاضی) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (جبلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر منادی مشابہ بمضاف مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے پہاڑ پر چڑھنے والے (یا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً منادی نکرہ غیر معین مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (خذ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (ید) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا ہوا۔ ترجمہ۔ اے مرد میرا ہاتھ پکڑ (یا زیدُ) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (زید) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے زید (یا زیدان) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم۔ (زیدان) منادی مفرد معرفہ مبنی بر الف منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے دو زید (یا مسلمون) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (مسلمون) منادی مفرد معرفہ مبنی بر واو منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے مسلمانو! (یا موسٰی) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (موسٰی) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے موسٰی (یا قاضی) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (قاضی) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے قاضی۔

تنبیہ

۱۰۰ تا ۱۰۹

(المصباح المنیر ص۹) میں (ندا) کی اصطلاحی تعریف بایں الفاظ کی ہے کہ (اصطلاح نحو یں حرف ندا کے ذریعہ منادی کی توجہ کسی طرف کرانا ندا کہلاتا ہے) اور (مہر منیر ص۱۷) میں بایں الفاظ کہ (اصطلاح میں حرف ندا کے ساتھ جو ادعو کے قائم مقام ہوتا ہے منادی کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے کو کہتے ہیں) **اقول** یہ دونوں غلط ہیں اور نحویوں پر افترا **اولاً**۔ اس لئے کہ (ندا) کی تعریف میں (منادی) ماخوذ ہے جو (ندا) بمعنیٰ اصطلاحی سے مشتق اور مشتق کی معرفت مبدأ اشتقاق پر موقوف تو (ندا) کی تعریف (ندا) پر موقوف ہوئی یہ دور ہے اور دور باطل تو تعریف مذکور باطل۔ ثانیاً اس لئے کہ نحویوں کی اصطلاح کی طرف اس تعریف کی نسبت غلط بیانی ہے۔ وہ تو تعریف بایں الفاظ کرتے ہیں (طَلَبُ الْاِقْبَالِ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ مَلْفُوْظٍ بِهٖ اَوْ مُقَدَّرٍ) یعنی توجہ طلب کرنا ایسے حرف کے ساتھ جو (ادعو) کے قائم مقام ہے۔ ملفوظ ہو یا مقدر۔ تو اصطلاحی معنی میں طلب ماخوذ ہے لہٰذا وہ مخصوص طلب سے عبارت ہیں نہ (توجہ کسی طرف کرانے) سے یا (توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے سے) کہ ان دونوں میں طلب نہیں پائی جاتی۔ ثالثاً۔ اس لئے کہ حرف ندا میں تعمیم ہے کہ ملفوظ ہو یا مقدر۔ اور ان دونوں تعریفات میں تعمیم نہیں کی گئی۔ پھر دوم نے صفحہ مذکور پر منادی کی تعریف یوں کی ہے کہ (اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جس کی توجہ کو لفظی یا تقدیری حرف ندا کے ساتھ منعطف کر دیا جائے) یہ بھی غلط ہے کہ (منادی) کی تعریف میں (ندا) ماخوذ۔ اور (ندا) کی تعریف میں (منادی) ماخوذ تھا تو دور لازم آیا کما سلف اور (طلب) مفقود تو نسبت باطل کما سبق۔ وہ تو منادی کی تعریف یوں کرتے ہیں (هُوَ الْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُهٗ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا) اس تعریف میں (ندا) ماخوذ نہیں۔ اور طلب موجود ہے۔ پھر (یا طالعاً جبلاً) کی ترکیب میں اوّل نے صفحہ پر (جبلا) کو (شابہ مفعول بہ) کہا اور اول نے اس صفحہ پر اور دوم نے ص۲۰ پر

Marfat.com

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے قاضی۔

تنبیہ ۱۰۰تا۱۰۹

(المصباح المنیر ص۹) میں (ندا) کی اصطلاحی تعریف بایں الفاظ کی ہے کہ (اصطلاح نحو میں حرف ندا کے ذریعہ منادی کی توجہ کسی طرف کرانا ندا کہلاتا ہے) اور (مہر منیر ص۸) میں بایں الفاظ کہ (اصطلاح میں حرف ندا کے ساتھ جو ادعو کے قائم مقام ہوتا ہے منادی کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے کو کہتے ہیں) **اقول** یہ دونوں غلط ہیں اور نحویوں پر افترا **اولاً**۔ اس لئے کہ (ندا) کی تعریف میں (منادی) ماخوذ ہے جو (ندا) بمعنیٰ اصطلاحی سے مشتق اور مشتق کی معرفت مبدأ اشتقاق پر موقوف تو (ندا) کی تعریف (ندا) پر موقوف ہوئی یہ دور ہے اور دور باطل تو تعریف مذکور باطل۔ ثانیاً اس لئے کہ نحویوں کی اصطلاح کی طرف اس تعریف کی نسبت غلط بیانی ہے۔ وہ تو تعریف بایں الفاظ کرتے ہیں (طَلَبُ الْاِقْبَالِ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ مَلْفُوْظٍ بِهٖ اَوْ مُقَدَّرٍ) یعنی توجہ طلب کرنا ایسے حرف کے ساتھ جو (ادعو) کے قائم مقام ہے۔ ملفوظ ہو یا مقدر۔ تو اصطلاحی معنی میں طلب ماخوذ ہے لہٰذا وہ مخصوص طلب سے عبارت ہیں نہ (توجہ کسی طرف کرانے) سے یا (توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے سے) کہ ان دونوں میں طلب نہیں پائی جاتی۔ ثالثاً۔ اس لئے کہ حرف ندا میں تعمیم ہے کہ ملفوظ ہو یا مقدر۔ اور ان دونوں تعریفات میں تعمیم نہیں کی گئی۔ پھر دوم نے صفحہ مذکور پر منادی کی تعریف یوں کی ہے کہ (اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جس کی توجہ کو لفظی یا تقدیری حرف ندا کے ساتھ منعطف کر دیا جائے) یہ بھی غلط ہے کہ (منادی) کی تعریف میں (ندا) ماخوذ۔ اور (ندا) کی تعریف میں (منادی) ماخوذ تھا تو دور لازم آیا کما سلف اور (طلب) مفقود تو نسبت باطل کما سبق۔ وہ تو منادی کی تعریف یوں کرتے ہیں (هُوَ الْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُهٗ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا) اس تعریف میں (ندا) ماخوذ نہیں۔ اور طلب موجود ہے۔ پھر (یا طالعاً جبلاً) کی ترکیب میں اول نے ص۹ پر (جبلا) کو (مشابہ مفعول بہ) کہا اور اول نے اس صفحہ پر اور دوم نے ص۲۵ پر

Marfat.com

کہا (ندا منادی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا) یہ دونوں غلط ہیں اول اس لئے کہ (جبلاً) کو شابہ مفعول بہ کہنا درست نہیں وہ تو حقیقۃً مفعول بہ ہے دوم اس لئے کہ (ندا منادی سے مل کر) کہنا نحوی بولی نہیں۔ دیوبندی بولی ہے جو بے سُر ہونے کے باعث سامعہ نواز نہیں بلکہ سامعہ خراش ہے سُر میں اس وقت ہوتی جب یوں کہا جاتا (ادعو) فعل اپنے فاعل اور منادی مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ پھر اول نے صـ۹ پر اور دوم نے صـ۳ پر (یا جبلاً خذ بیدی) کی ترکیب میں (بیدی) کی (با) کو (خذ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (خذ) فعل کے متعدی بنفسہ ہونے کی وجہ سے مفعول بہ پر یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ فعل سے متعلق نہیں ہوتی پھر دونوں صاحبان نے انھیں صفحات پر (یا جبلا) میں (یا) کو قائم مقام (ادعو) قرار دے کر کہا کہ (فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ندا) اور (خذ بیدی) کو جواب ندا قرار دے کر کہا کہ (ندا اپنے جوب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا) یہ دونوں باتیں بھی غلط ہیں اول اس لئے کہ (یا جبلاً) نہ بمعنی لغوی ندا ہے نہ بمعنی اصطلاحی کیونکہ دونوں مصدر ہیں اور (یا جبلاً) مصدر نہیں تو اس کو ندا کہنا درست نہ ہوا۔ کہنا یوں تھا کہ (ادعو) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ندا یا جملہ ندائیہ ہوا (جملۂ ندا) کے معنی یہ کہ وہ جملہ جس سے اصطلاحی (ندا) مستفاد ہو۔ اور (جملہ ندائیہ) کے معنی (اصطلاحی ندا والا) یعنی جس سے اصطلاحی (ندا) مفہوم ہو۔ دوم اس لئے کہ (جملۂ ندا) علٰحدہ جملہ ہوتا ہے اور (جواب ندا) علٰحدہ دونوں مل کر جملہ ندائیہ نہیں ہوتے۔ صرف اول کو (جملہ ندائیہ) کہتے ہیں اور دوسرے کو (جواب ندا) جب جملہ ثانیہ کو (جواب ندا) کہا تو یہ بات (جواب ندا) کہنے سے ظاہر ہوگئی کہ جملہ ثانیہ جملہ ندائیہ نہیں بلکہ (جملہ ندائیہ) کا جواب ہے۔ مگر ان فاضلان دیوبند میں اتنی سمجھ کہاں۔ پھر دوم نے منادی مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ (منادی مفرد معرفہ چونکہ ضمیر خطاب یعنی ك اسمیہ کے موقع میں آتا ہے اس لئے مبنی ہوا کرتا ہے چونکہ یا زید کے معنی دراصل ادعوك ہیں اور پہلے آچکا ہے کہ ك اسمیہ چونکہ ك جر سے مشابہت رکھتا ہے جو مبنی الاصل ہے اس لئے اس مشابہت کی بنا پر اس کو

Marfat.com

کہا (ندا منادی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا) یہ دونوں غلط ہیں اول اس لئے کہ (جبلاً) کو مشابہ مفعول بہ کہنا درست نہیں وہ تو حقیقۃً مفعول بہ ہے دوم اس لئے کہ (ندا منادی سے مل کر) کہنا نحوی بولی نہیں۔ دیوبندی بولی ہے جو بےسُر ہونے کے باعث سامعہ نواز نہیں بلکہ سامعہ خراش ہے سُر میں اس وقت ہوتی جب یوں کہا جاتا (ادعو) فعل اپنے فاعل اور منادی مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ پھر اول نے صا۹ پر اور دوم نے ص۳ پر (یا رجلاً خذ بیدی) کی ترکیب میں (بیدی) کی (با) کو (خذ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (خذ) فعل کے متعدی بنفسہ ہونے کی وجہ سے مفعول بہ پر یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ فعل سے متعلق نہیں ہوتی پھر دونوں صاحبان نے انھیں صفحات پر (یا رجلا) میں (یا) کو قائم مقام (ادعو) قرار دے کر کہا کہ (فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ندا) اور (خذ بیدی) کو جواب ندا قرار دے کر کہا کہ (ندا اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا) یہ دونوں باتیں بھی غلط ہیں اول اس لئے کہ (یا رجلاً) نہ بمعنی لغوی ندا ہے نہ بمعنی اصطلاحی کیونکہ دونوں مصدر ہیں اور (یا رجلاً) مصدر نہیں تو اس کو ندا کہنا درست نہ ہوا۔ کہنا یوں تھا کہ (ادعو) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ندا یا جملہ ندائیہ ہوا (جملۂ ندا) کے معنی یہ کہ وہ جملہ جس سے اصطلاحی (ندا) مستفاد ہو۔ اور (جملہ ندائیہ) کے معنی (اصطلاحی ندا والا) یعنی جس سے اصطلاحی (ندا) مفہوم ہو۔ دوم اس لئے کہ (جملۂ ندا) علٰحدہ جملہ ہوتا ہے اور (جواب ندا) علٰحدہ دونوں مل کر جملہ ندائیہ نہیں ہوتے۔ صرف اول کو (جملہ ندائیہ) کہتے ہیں اور دوسرے کو (جواب ندا) جب جملہ ثانیہ کو (جواب ندا) کہا تو یہ بات (جواب ندا) کہنے سے ظاہر ہوگئی کہ جملہ ثانیہ جملہ ندائیہ نہیں بلکہ (جملہ ندائیہ) کا جواب ہے۔ مگر ان فاضلان دیوبند میں اتنی سمجھ کہاں۔ پھر دوم نے منادی مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ (منادی مفرد معرفہ چونکہ ضمیر خطاب یعنی کَ اسمیہ کے موقع میں آتا ہے اس لئے مبنی ہوا کرتا ہے چونکہ یا زید کے معنی دراصل ادعوکَ ہیں اور پہلے آچکا ہے کہ کَ اسمیہ چونکہ کَ جر سے مشابہت رکھتا ہے جو مبنی الاصل ہے اس لئے اس مشابہت کی بنا پر اس کو

Marfat.com

بھی مبنی کر دیا جاتا ہے تو چونکہ زید لث اسمیہ کے موقع پر آتا ہے اس لئے اس کو بھی مبنی کرنا چاہئے) یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ نحات نے منادی مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ وہ (کاف) ضمیر مخاطب کی جگہ واقع ہوتا ہے اور (کاف) ضمیر مخاطب مشابہ ہے لفظاً اور معنیً (کاف) حرف خطاب کے۔ لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے اور معنی یہ کہ دونوں خطاب کے لئے ہیں اور (کاف) حرف خطاب مبنی الاصل ہے۔ لہٰذا منادی مفرد معرفہ بواسطہ (کاف) ضمیر مخاطب مشابہ ہوا کہ (کاف) حرف خطاب کے۔ نہ یہ کہ (کاف) حرف جار کے مشابہ ہے کیونکہ (کاف) حرف جار کے ساتھ معنی مشابہت نہیں اس لئے کہ (کاف) حرف جار خطاب کے لئے نہیں آتا اور (کاف) ضمیر مخاطب برائے خطاب ہے پھر دونوں صاحبان نے انھیں صفحات پر (یا زیدان) اور (یا مسلمون) کی ترکیب میں اول کو (الف نون) پر مبنی لکھا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ (مثنیٰ کا اعراب حالت رفعی میں الف نون کے ساتھ آیا کرتا ہے) اور دوم کو (واو نون) پہ مبنی بتایا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ (جمع مذکر سالم کا اعراب حالت رفعی میں واو اور نون کے ساتھ ہوا کرتا ہے) استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ ابھی ابھی اسم متمکن کے اقسام باعتبار وجوہ اعراب میں گذرا کہ مثنیٰ کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم کا حالت رفعی میں واو کے ساتھ تو (زیدان) مذکور مبنی بر الف ہوا نہ مبنی بر الف و نون اور (مسلمون) مذکور مبنی بر (واو) ہوا نہ مبنی بر (واو اور نون) یہ ہے ان فاضلان دیوبند کی علمی قابلیت اور (حافظہ نباشد) کی بدترین صورت ایسی نا اہلیت کے باوجود ایجنٹ صاحبان سے قابلیت کا پروپیگنڈہ کرایا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کا مسلک ہے (دُنیا کماؤ مکر سے روٹی کھاؤ شکر سے) سچ ہے کہ

به ہمی مکتب و ہمی مُلّا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل دوم۔ در حروف عاملہ در فعل مضارع و آں بر دو قسم است
دُوسری فصل فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کے بیان میں اور یہ دو قسم پر ہیں

اول حروفیکہ فعل مضارع را بنصب کنند و آں چہار است اول اَنْ چوں اُرِیْدُ
اول وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب کرتے ہیں اور وہ چار ہیں پہلا اَن جیسے ارید

Marfat.com

بھی مبنی کر دیا جاتا ہے تو چونکہ زید لث اسمیہ کے موقع پر آتا ہے اس لئے اس کو بھی مبنی کرنا چاہئے) یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ نحات نے منادی مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ وہ (کاف) ضمیر مخاطب کی جگہ واقع ہوتا ہے اور (کاف) ضمیر مخاطب مشابہ ہے لفظاً اور معنیً (کاف) حرف خطاب کے۔ لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے اور معنی یہ کہ دونوں خطاب کے لئے ہیں اور (کاف) حرف خطاب مبنی الاصل ہے۔ لہٰذا منادی مفرد معرفہ بواسطہ (کاف) ضمیر مخاطب مشابہ ہوا کر (کاف) حرف خطاب کے۔ نہ یہ کہ (کاف) حرف جار کے مشابہ ہے کیونکہ (کاف) حرف جار کے ساتھ معنی مشابہت نہیں اس لئے کہ (کاف) حرف جار خطاب کے لئے نہیں آتا اور (کاف) ضمیر مخاطب برائے خطاب ہے پھر دونوں صاحبان نے انھیں صفحات پر (یا زیدان) اور (یا مسلمون) کی ترکیب میں اول کو (الف نون) پر مبنی لکھا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ (مثنیٰ کا اعراب حالت رفعی میں الف نون کے ساتھ آیا کرتا ہے) اور دوم کو (واو نون) پر مبنی بتایا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ (جمع مذکر سالم کا اعراب حالت رفعی میں واو اور نون کے ساتھ ہوا کرتا ہے) استغفراللہ ثم استغفراللہ۔ ابھی ابھی اسم متمکن کے اقسام باعتبار وجوہ اعراب میں گذرا کہ مثنیٰ کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم کا حالت رفعی میں واو کے ساتھ تو (زیدان) مذکور مبنی بر الف ہوا نہ مبنی بر الف و نون اور مسلمون مذکور مبنی بر (واو) ہوا نہ مبنی بر (واو اور نون) یہ ہے ان فاضلان دیوبند کی علمی قابلیت اور (حافظہ نباشد) کی بدترین صورت ایسی نااہلیت کے باوجود ایجنٹ صاحبان سے قابلیت کا پروپیگنڈہ کرایا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کا مسلک ہے (دُنیا کماؤ مکر سے روٹی کھاؤ شکر سے) سچ ہے کہ

بہ ہی مکتب و ہمی مُلاّ حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل دوم۔ در حروف عاملہ در فعل مضارع و آں بر دو قسم است

دوسری فصل فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کے بیان میں اور یہ دو قسم پر ہیں

اول حروفیکہ فعل مضارع را بنصب کنند و آں چہار است اول اَنْ چوں یُرِیْدُ

اول وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب کرتے ہیں اور وہ چار ہیں پہلا اَنْ جیسے یُرِیْدُ

Marfat.com

اَنْ تَقُوْمَ۔ اَنْ با فعل بمعنی مصدر باشد یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ و بدیں سبب اورا

اَنْ تَقُوْمَ۔ اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ اور اسی وجہ سے اس کو

مصدریہ گویند۔ دوم لَنْ چوں لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ لَنْ برائے تاکید نفی است

مصدریہ کہتے ہیں۔ دوسرا لَنْ جیسے لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ لَنْ نفی کی تاکید کے لئے ہے

سوم کَیْ چوں اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔ چہارم اِذَنْ چوں اِذَنْ اُکْرِمَکَ

تیسرا کَیْ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔ چوتھا اِذَنْ جیسے اِذَنْ اُکْرِمَکَ

در جواب کسے کہ گوید اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا و بدانکہ اَنْ بعد از شش حروف مقدر

اس شخص کے جواب میں جو کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا اور جان لو کہ اَنْ بعد چھ حروف کے پوشیدہ

باشد۔ و فعل مضارع را بنصب کند۔ حَتّٰی۔ نحو مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ ولام جحد

ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے حَتّٰی (کے بعد) جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ اور لام جحد

نحو مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ۔ و اَوْ۔ بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ نحو لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ

(کے بعد) جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ۔ اور اَوْ (بمعنی اِلٰی اَنْ) یا (اِلَّا اَنْ) کے بعد جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ

تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ و واو صرف ولام کَیْ و فا کہ در جواب شش چیز است امر و نہی

تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ اور واو صرف اور لام کی اور فا (کے بعد) جو جواب میں چھ چیزوں کے ہو۔ امر اور نہی

و نفی و استفہام و تمنی و عرض و اَمْثِلَتُہَا مَشْہُوْرَۃٌ۔

اور نفی اور استفہام اور تمنی اور عرض اور ان کی مثالیں مشہور ہیں۔

قولہ (ان با فعل بمعنی مصدر باشد) یہ عبارت صراحۃً دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تنہا فعل مصدر کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ (اَنْ) اور (فعل) دونوں کا مجموعہ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے وجہ یہ کہ اگر تنہا فعل مصدری معنی میں ہوجائے تو (اَنْ) کا دخول اسم پر ہوجائے گا حالانکہ وہ فعل کے خواص سے ہے۔ کہ مضارع کو مستقبل کے لئے متعین کردیتا ہے اس کو (مصدریہ) اس سبب سے کہتے ہیں کہ فعل کے ساتھ مل کر مصدری معنی میں ہوتا ہے نہ اس سبب سے کہ فعل کو مصدری معنی میں کردیتا ہے اور یہ بھی لازم آئے گا کہ اس (اَنْ) پر حرف جار کا دخول صحیح نہ ہو کہ حرف جار اسم پر داخل ہوتا ہے نہ حرف پر۔ مجموعہ بمعنی مصدر ہو

Marfat.com

تو محذور لازم نہ آئے گا۔ فَاحْفَظْهُ فَاِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ عَنْهُ غَافِلُوْنَ۔

قولہ (او بمعنی الی اَنْ یا اِلَّا اَنْ) اس عبارت کے یہ معنی نہیں کہ (او) مجموعہ (الی ان) یا مجموعہ (الا ان) کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کہ بعض بے سمجھ سمجھ بیٹھے۔ حتّٰی کہ یہ اعتراض وارد ہو کہ ایسے (او) کے بعد (اَنْ) مقدر ہونے سے تکرار (اَنْ) لازم آئے گی بلکہ اس میں لفظ (الیٰ) اور لفظ (اِلَّا) مضاف ہیں (اَنْ) کی طرف اور یہ اضافت بادنیٰ تعلق ہے اور ادنیٰ تعلق یہ کہ (الیٰ) اور (اِلَّا) داخل ہوتے ہیں (اَنْ) مقدرہ پر تو یہ دونوں (داخل ہوئے اور (ان) مقدرہ (مدخول علیہ) اور اضافت یہ بتانے کے لئے کی گئی کہ (او) ہر (الیٰ اور ہر (اِلَّا) کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ صرف اسی (الیٰ) اور (اِلَّا) کے معنی میں ہوتا ہے جو (اَنْ) مقدرہ پر داخل ہوتے ہیں۔

قولہ (واو صرف ولام کَیْ و فا کہ در جواب شش چیز است) اس عبارت میں یہ قول کہ در جواب شش چیز است) حرف (فا) سے متعلق ہے۔ اب عبارت کے معنی یہ ہوں گے کہ (واو صرف اور (کَیْ) کے بعد (اَنْ) مقدر ہوتا ہے اور اس (فا) کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو اس صورت میں (واو) صرف کے چھ چیزوں کے بعد واقع ہونے کا بیان نہ ہوا۔ حالانکہ وہ بھی چھ چیزوں کے بعد واقع ہوتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے سب کے شرائط بیان کرنے کا التزام نہیں فرمایا اسی واسطے (حتّٰی) کی شرط بیان میں نہیں آئی۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ عبارت کو کاتب کے سہو پر محمول کیا جائے۔ بایں طور کہ (واو) صرف کو (کَیْ) پر مقدم لکھ دیا اصل میں مؤخر تھا۔ اور اصل عبارت یوں تھی (و کَیْ و واو صرف و فا کہ در جواب شش چیز است) اب یہ عبارت کہ (در جواب شش چیز است) فقط (واو صرف) اور (فا) سے متعلق ہوگی اور معنی یہ ہوں گے کہ (کَیْ کے بعد (اَنْ) مقدر ہوتا ہے اور واو صرف اور فا کے بعد جو (واو) اور (فا) چھ چیزوں کے بعد واقع ہوں (واو) صرف اور (فا) دونوں کے بعد (اَنْ) مقدر ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ ان چھ چیزوں کے بعد واقع ہوں (کَیْ) کے لئے یہ شرط نہیں اصل عبارت کے پیش نظر (واو) صرف اور (فا) دونوں کی شرط مذکور ہوگئی۔ اور موجودہ عبارت میں اگر (کہ در جواب شش چیز است) کو صرف (فا) سے متعلق قرار دیا جائے تو (فا) کی شرط کا بیان ہو جاتا ہے اور (واو) صرف کی شرط کا بیان نہیں ہوتا اور اگر (کہ در جواب شش چیز است) کو (واو صرف و کَیْ و فا) تینوں سے متعلق قرار دیں تو خلاف واقع ہے

Marfat.com

اَنْ تَقُوْمَ - اَنْ با فعل بمعنی مصدر باشد یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ و بدیں سبب او را
ان تَقُوْمَ - اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ اور اسی وجہ سے اس کو
مصدریہ گویند - دوم لَنْ چوں لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ لَنْ برائے تاکید نفی است
مصدریہ کہتے ہیں - دوسرا لَنْ جیسے لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ لَنْ نفی کی تاکید کے لئے ہے
سوم کَیْ چوں اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ - چہارم اِذَنْ چوں اِذَنْ اُکْرِمَکَ
تیسرا کَیْ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ - چوتھا اِذَنْ جیسے اِذَنْ اُکْرِمَکَ
در جواب کسے کہ گوید اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا و بدانکہ اَنْ بعد از شش حروف مقدر
اُس شخص کے جواب میں جو کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا اور جان لو کہ اَنْ بعد چھ حروف کے پوشیدہ
باشد و فعل مضارع را بنصب کند - حَتّٰی - نحو مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ ولام جحد
ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے حَتّٰی (کے بعد) جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ اور لام جحد
نحو مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ - و اَوْ - بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ نحو لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ
(کے بعد) جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ - اور اَوْ (بمعنی اِلٰی اَنْ) یا (اِلَّا اَنْ) کے بعد جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ
تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ و واو صرف ولام کَیْ و فا کہ در جواب شش چیز است امر و نہی
تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ اور واو صرف اور لام کی اور فا (کے بعد) جو جواب میں چھ چیزوں کے ہو - امر اور نہی
و نفی و استفہام و تمنی و عرض و اَمْثِلَتُھَا مَشْھُوْرَۃٌ -
اور نفی اور استفہام اور تمنی اور عرض اور ان کی مثالیں مشہور ہیں -

---

قولہ (ان با فعل بمعنی مصدر باشد) یہ عبارت صراحۃً دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تنہا فعل مصدر کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ (اَنْ) اور (فعل) دونوں کا مجموعہ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے وجہ یہ کہ اگر تنہا فعل مصدری معنی میں ہو جائے تو (اَنْ) کا دخول اسم پر ہو جائے گا حالانکہ وہ فعل کے خواص سے ہے - کہ مضارع کو مستقبل کے لئے متعین کر دیتا ہے اس کو (مصدریہ) اس سبب سے کہتے ہیں کہ فعل کے ساتھ مل کر مصدری معنی میں ہوتا ہے نہ اس سبب سے کہ فعل کو مصدری معنی میں کر دیتا ہے اور یہ بھی لازم آئے گا کہ اس (اَنْ) پر حرف جار کا دخول صحیح نہ ہو کہ حرف جار اسم پر داخل ہوتا ہے نہ حرف پر - مجموعہ بمعنی مصدر ہو

Marfat.com

کیونکہ (کَیْ) کے لئے یہ شرط نہیں اس لئے کاتب کے سہو پر محمول کرنا مناسب ہے تاکہ دونوں کی شرط کا بیان ہو جائے ضروری نہیں کما ذکرنا فیما سبق (واو) صرف یہ (واو) عطف ہے۔صرف کے معنی (روکنا) یہ بعض صورتوں میں۔اپنے ماقبل کی کسی چیز کو اپنے مابعد پر آنے سے روکتا ہے۔نظر برآں اس کو (واو) صرف کہتے ہیں جیسے لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ اس کے معنی ہیں کہ مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ مت پیو۔اس میں مذکورہ واو (واو) صرف ہے یہ اپنے ماقبل کے (لا) کو اپنے مابعد (تشرب) پر آنے سے روکتا ہے۔کیونکہ اگر وہ اس پر آجائے بایں طور کہ (تشرب) کو (تاکل) پر معطوف قرار دیں تو معنی مقصود فوت ہو جائیں گے۔اس لئے کہ اب معنی یہ ہوں گے کہ مچھلی نہ کھاؤ اور دودھ نہ پیو اس سے مچھلی کھانے کی ممانعت مفہوم ہوئی اور مطلقاً دودھ پینے کی حالانکہ مطلقاً دودھ پینے کی ممانعت مقصود نہ تھی بلکہ مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ پینے کی ممانعت کا قصد تھا۔مثال مذکور کی۔

ترکیب

(لا تاکل) میں (لا) برائے نہی مبنی بر سکون (تاکل) صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (السماك) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔اور (تَشْرَبَ اللَّبَنَ) معطوف ہے مقدر پر جو ماقبل سے مفہوم ہوتا ہے یعنی لَا يَجْتَمِعُ مِنْكَ اَكْلُ السَّمَكِ (لا) برائے نہی مبنی بر سکون (یجتمع) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً۔جار مجرور مل کر ظرف لغو (اکل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (السماك) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً۔منصوب محلاً بنا بر مفعولیت۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (تَشْرَبَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔صیغہ واحد

Marfat.com

مذور لازم نہ آئے گا۔ فاحفظہ فان اکثر الناس عنہ غافلون۔

قولہ (او بمعنی الی ان یا الا ان) اس عبارت کے یہ معنی نہیں کہ (او) مجموعہ (الی ان) مجموعہ (الا ان) کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کہ بعض بے سمجھ سمجھ بیٹھے۔ حتی کہ یہ اعتراض وارد ہو ایسے (او) کے بعد (ان) مقدر ہونے سے تکرار (ان) لازم آئے گی بلکہ اس میں لفظ (الی) اور (الا) مضاف ہیں (ان) کی طرف اور یہ اضافت بادنی تعلق ہے اور ادنی تعلق یہ کہ (الی) (الا) داخل ہوتے ہیں (ان) مقدرہ پر تو یہ دونوں (داخل ہوئے اور (ان) مقدرہ (مدخول علیہ) اضافت یہ بتانے کے لئے کی گئی کہ (او) ہر (الی اور ہر (الا) کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ صرف (الی) اور (الا) کے معنی میں ہوتا ہے جو (ان) مقدرہ پر داخل ہوتے ہیں۔

قولہ (واو صرف ولام کی وفا کہ در جواب شش چیز است) اس عبارت میں یہ قول کہ در جواب شش چیز است) حرف (فا) سے متعلق ہے۔ اب عبارت کے معنی یہ ہوں گے کہ (واو صرف اور (کی) کے بعد (ان) مقدر ہوتا ہے اور اس (فا) کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو اس صورت میں (واو) صرف کے چھ چیزوں کے بعد واقع ہونے کا بیان نہ ہوا۔ حالانکہ وہ بھی چھ چیزوں کے بعد واقع ہوتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے سب کے شرائط بیان کرنے کا التزام نہیں فرمایا اسی واسطے (حتی) کی شرط بیان میں نہیں آئی۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ عبارت کو کاتب کے سہو پر محمول کیا جائے۔ بایں طور کہ (واو) صرف کو (کی) پہ مقدم لکھ دیا اصل میں مؤخر تھا۔ اور اصل عبارت یوں تھی (و کی و واو صرف و فا کہ در جواب شش چیز است) اب یہ عبارت کہ (در جواب شش چیز است) فقط (واو صرف) اور (فا) سے متعلق ہوگی اور معنی یہ ہوں گے کہ (کی) کے بعد (ان) مقدر ہوتا ہے اور واو صرف اور فا کے بعد جو (واو) اور (فا) چھ چیزوں کے بعد واقع ہوں (واو) صرف اور (فا) دونوں کے بعد (ان) مقدر ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ ان چھ چیزوں کے بعد واقع ہوں (کی) کے لئے یہ شرط نہیں لہ اصل عبارت کے پیش نظر (واو) صرف اور (فا) دونوں کی شرط مذکور ہوگئی۔ اور موجودہ عبارت میں اگر (کہ در جواب شش چیز است) کو صرف (فا) سے متعلق قرار دیا جائے تو (فا) کی شرط کا بیان ہو جاتا ہے اور (واو) صرف کی شرط کا بیان نہیں ہوتا اور اگر (کہ در جواب شش چیز است) کو (واو صرف و کی و فا) تینوں سے متعلق قرار دیں تو خلاف واقع ہے

Marfat.com

مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (اللبن) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی (اَنْ) مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (واو) صرف سے پیشتر امر ہو جیسے زُرْنِیْ وَاُکْرِمَكَ (زُرْ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (لِیَجْتَمِعْ مِنْكَ الزِّیَارَةُ) مستفاد ہے جس میں (لام) حرف امر مبنی بر کسر (یَجْتَمِعْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور مل کر ظرف لغو (الزیارۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (اُکْرِمَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) مقدر موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ تمہاری طرف سے ملاقات کو آنا ہو اور میری جانب سے بر وقت ملاقات تمہاری تعظیم بجا لانا یا استفہام ہو جیسے هَلْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ وَاَشْرَبَهُ۔ (هل) حرف استفہام مبنی بر سکون (عند) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کم) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت)

Marfat.com

کیونکہ (کَیْ) کے لئے یہ شرط نہیں اس لئے کاتب کے سہو پر محمول کرنا مناسب ہے تاکہ دونوں کی شرط کا بیان ہو جائے ضروری نہیں کَمَا ذَکَرْنَا فِیْمَا سَبَقَ (واو) صرف یہ (واو) عطف ہے۔صرف کے معنی (روکنا) یہ بعض صورتوں میں۔اپنے ماقبل کی کسی چیز کو اپنے مابعد پر آنے سے روکتا ہے۔نظر برآں اس کو (واو) صرف کہتے ہیں جیسے لَا تَأْکُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ اس کے معنی ہیں کہ مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ ست پیو۔اس میں مذکورہ واو (واو) صرف ہے یہ اپنے ماقبل کے (لا) کو اپنے مابعد (تشرب) پر آنے سے روکتا ہے۔کیونکہ اگر وہ اس پر آجائے بایں طور کہ (تشرب) کو (تاکل) پر معطوف قرار دیں تو معنی مقصود فوت ہو جائیں گے۔اس لئے کہ اب معنی یہ ہوں گے کہ مچھلی نہ کھاؤ اور دودھ نہ پیو اس سے مچھلی کھانے کی ممانعت مفہوم ہوئی اور مطلقاً دودھ پینے کی حالانکہ مطلقاً دودھ پینے کی ممانعت مقصود نہ تھی بلکہ مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ پینے کی ممانعت کا قصد تھا۔مثال مذکور کی۔

ترکیب

(لا تاکل) میں (لا) برائے نہی مبنی بر سکون (تاکل) صیغہ مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (السمك) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔اور (تَشْرَبَ اللَّبَنَ) معطوف ہے مقدر پر جو ماقبل سے مفہوم ہوتا ہے یعنی لَا یَجْتَمِعْ مِنْكَ اَکْلُ السَّمَكِ (لا) برائے نہی مبنی بر سکون یجتمع فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً۔جار مجرور مل کر ظرف لغو (اکل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (السمك) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً۔منصوب محلاً بنا بر مفعولیت۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (تَشْرَبَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد

Marfat.com

مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (ماءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (ھَلْ یَکُوْنُ مِنْکُمْ مَاءٌ) مستفاد جس میں (ھَلْ) حرف استفہام مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ مرفوع لفظاً فعل تام۔ صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کم) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (ماء) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح۔ جس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (اشرب) فعل مضارع معروف مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ماء) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف مرفوع محلاً معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل تام اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تمھاری جانب سے پانی کی آمد ہو اور بر وقت آمد میرا اُس کو پینا۔ یا تمنی ہو جیسے لَیْتَ لِیْ مَالاً و اُنْفِقَہٗ (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (لام) حرف جار مبنی بر کسر (یا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (مالاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (لیت) اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (لَیْتَ لِیْ ثُبُوْتَ مَالٍ) مستفاد جس میں (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (لی) بترکیب سابق خبر مقدم (ثبوت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف

Marfat.com

مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح (اللبن) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ موصول حرفی (اَنْ) مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (واو) صرف سے پیشتر امر ہو جیسے زُرْنِیْ وَاُکْرِمَکَ (زُرْ) امر حاضر معروف مبنی برسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (لِیَجْتَمِعْ مِنْکَ الزِّیَارَۃُ) مستفاد جس میں (لام) برائے امر مبنی بر کسر (یَجْتَمِعْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی برسکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور مل کر ظرف لغو (الزیارۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی برسکون (اُکْرِمَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) مقدر موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ تمہاری طرف سے ملاقات کو آنا ہو اور میری جانب سے بروقت ملاقات تمہاری تعظیم بجالانا یا استفہام ہو جیسے هَلْ عِنْدَکُمْ مَاءٌ وَاَشْرَبَہٗ۔ (ھل) حرف استفہام مبنی برسکون (عند) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کم) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت)

Marfat.com

(مال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (انفق) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم۔ راجع بسوئے (مال) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (ان) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر تاویل مفرد ہو کر معطوف۔ منصوب محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (لیت) اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کاش کہ میرے پاس مال ہوتا اور میں اسے خرچ کرتا ... انفاق اور (ترجی) کو ذکر نہیں فرمایا کہ وہ بحکم (تمنی) ہے جیسے ہی مذکورہ مثال میں (لیت) کی جگہ (لعل) رکھ دیا جائے اور یہی ترکیب اور یہی ترجمہ یا (نفی) ہو جیسے ما تاتینا فتحدثنا (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (تاتی) مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اس کے بعد (لَیْسَ مِنْکَ اِتْیَان) مستفاد جس میں (لیس) فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا (ثابتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (اتیان) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (تحدث) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب

مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (ماءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے موخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (هَلْ يَكُوْنُ مِنْكُمْ مَاءٌ) مستفاد جس میں (هَلْ) حرف استفہام مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ مرفوع لفظاً فعل تام۔ صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کم) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (ماء) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح۔ جس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (اشرب) فعل مضارع معروف مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ماء) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف مرفوع محلاً معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل تام اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تمہاری جانب سے پانی کی آمد ہو اور بہ وقت آمد میرا اس کو پینا۔ یا تمنی ہو جیسے لَيْتَ لِيْ مَالاً وَ اُنْفِقَهٗ (لیت) حرف شبہ بفعل مبنی بر فتح (لام) حرف جار مبنی بر کسر (یا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (مالاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (لیت) اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (لَيْتَ لِيْ ثُبُوْتَ مَالٍ) مستفاد جس میں (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (لی) بترکیب سابق خبر مقدم (ثبوت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف

Marfat.com

محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَن) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف۔ مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (لیس) فعل ناقص اپنے اسم مؤخر و خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ تمھاری جانب سے ہمارے پاس آنا اور ہم سے گفتگو کرنا نہیں ہے۔ یا عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (ہمزہ) برائے عرض مبنی بر فتح (تَنْزِلُ) فعل مضارع معروف اس میں (لا) حرف نفی مبنی بر سکون (تَنْزِلُ) صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (با) حرف جار مبنی بر کسر (نا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (اَلَا یَکُوْنُ مِنْكَ نُزُوْلٌ) استفہام جس میں ہمزہ برائے عرض مبنی بر فتح (لَا یَکُوْنُ) میں (لا) برائے نفی مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ فعل تام۔ صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ (نزول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ واو حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر۔ مبنی بر سکون (تصیب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (خیرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (ان) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل تام اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ آپ کی جانب سے تشریف آوری اور ہماری جانب سے خدمت دونوں کا اجتماع ہونا چاہئے۔ مخفی نہ رہے کہ ان مثالوں میں (واو) کے بجائے (فا) رکھ دی جائے تو سب کی سب (فا) کی مثالیں بن جائیں گی۔

Marfat.com

(مال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ ۔ مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَن) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (انفق) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم۔ راجع بسوئے (مال) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (ان) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف ۔منصوب محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (لیت) اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کاش کہ میرے پاس مال ہوتا اور اس کے ساتھ انفاق اور (ترجی) کو ذکر نہیں فرمایا کہ وہ بحکم (تمنی) ہے جیسے یہی مذکورہ مثال جب کہ (لیت) کی جگہ (لعل) رکھ دیا جائے اور یہی ترکیب اور یہی ترجمہ یا (نفی) ہو جیسے مَا تَاتِینَا وَتُحَدِّثَنَا (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (تاتی) مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اس کے بعد (لَیْسَ مِنْكَ اِتْیَان) مستفاد جس میں (لیس) فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح ۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر کا (ثابتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (اتیان) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَن) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (تحدث) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً ۔صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب

Marfat.com

ترکیب

(أُرِیْدُ أَنْ تَقُوْمَ) اس میں (أُرِیْدُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (أنا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (أَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تقوم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (أنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (أنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ منصوب محلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں چاہتا ہوں تمہارا کھڑا ہونا۔ (اُرِیْدُ قِیَامَکَ) اس میں (اُرِیْدُ) بترکیب سابق (قیام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب۔ مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہی جو پہلے تھا (لن یَخْرُجَ زَیْدٌ) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ہرگز نہیں نکلے گا زید۔ (اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) اس میں (اسلمت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (کی) حرف ناصب مبنی بر سکون (ادخل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الجنۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس جملہ کو بھی (معللہ) کہتے ہیں کیونکہ اسم فاعل بایں معنی کہ اس کا مضمون [illegible]

Marfat.com

محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف۔ مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (لیس) فعل ناقص اپنے اسم مؤخر وخبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ تمھاری جانب سے ہمارے پاس آنا اور ہم سے گفتگو کرنا نہیں ہے۔ یا عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (ہمزہ) برائے عرض مبنی بر فتح (تَنْزِلُ) فعل مضارع معروف اس میں (لا) حرف نفی مبنی بر سکون (تنزل) صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (با) حرف جار مبنی بر کسر (نا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اس کے بعد (اَلَا يَكُوْنُ مِنْكَ نُزُوْلٌ) مستفاد جس میں ہمزہ برائے عرض مبنی بر فتح (لَا يَكُوْنُ) میں (لا) برائے نفی مبنی بر سکون (یکون) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ فعل تام صیغہ واحد مذکر غائب (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (نزول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ واو حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر۔ مبنی بر سکون (تصیب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (خیرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (ان) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل تام اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ آپ کی جانب سے تشریف آوری اور ہماری جانب سے خدمت دونوں کا اجتماع ہونا چاہیے۔ مخفی نہ رہے کہ ان مثالوں میں (واو) کے بجائے (فا) رکھ دی جائے تو سب کی سب (فا) کی مثالیں بن جائیں گی۔

Marfat.com

کے لئے علت غائیہ ہے یعنی مضمون ماقبل پر مترتب کہ دخول جنت اسلام پر مترتب ہوتا ہے کیونکہ اسلام سبب ہے دخول جنت کے لئے تو دخول جنت مسبب ہوا۔ اور مسبب اپنے سبب پر مترتب ہوا کرتا ہے۔ نہ یہ کہ دخول جنت سبب ہے اور اسلام مسبب کیونکہ دخول جنت اسلام کا سبب نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ اسلام مترتب ہو دخول جنت پر جو خلاف واقع ہے بلکہ اسلام دخول جنت کے لئے سبب ہے اور دخول جنت اسلام پر مترتب یاد رہے کہ (جملہ مُعَلَّلَہ) عموماً اُس جملے کو کہتے ہیں جس کا مضمون دوسرے جملے کے مضمون کے واسطے علت وسبب ہو جیسے لَا تَصُومُوا فِی ھٰذِہِ الْاَیَّامِ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ اس میں جملہ ثانیہ کا مضمون جملہ اولیٰ کے مضمون کے واسطے علت وسبب ہے یعنی ان ایام کا ایام خور ونوش ہونا اس نہی کا سبب ہے۔ ترجمہ۔ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں (اِذَنْ اُکْرِمَکَ) (اذن) حرف ناصب مبنی بر سکون (اکرم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ترجمہ) اُس وقت میں تمہاری تعظیم کروں گا۔ (اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا) (انا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اتی) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (غدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں کل تمہارے پاس آؤں گا (مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ) اس میں (مررت) بترکیب معلوم (حتی) حرف جار مبنی بر سکون۔ اس کے بعد (اَنْ) مصدریہ حرفی مقدر مبنی بر سکون (ادخل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (البلد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر

Marfat.com

ترکیب

(اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ) اس میں (اُرِیْدُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تقوم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ منصوب محلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں چاہتا ہوں تمہارا کھڑا ہونا۔ (اُرِیْدُ قِیَامَکَ) اس میں (اُرِیْدُ) بترکیب سابق (قیام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب۔ مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہی جو پہلے تھا (لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ) اس میں (لن) حرف ناصب مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ہرگز نہیں نکلے گا زید۔ (اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) اس میں (اسلمت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (کَیْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (ادخل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الجنۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس جملہ کو بھی (مُعَلِّلَہ) کہتے ہیں بصیغہ اسم فاعل بایں معنی کہ اس کا مضمون ماقبل

Marfat.com

جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) مقدر موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں گذرا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوا۔ (مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ) اس میں (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص، صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (لام) حرف جار زائد مبنی بر کسر (لام جحد) اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (یُعَذِّبَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (ھم) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے اہل مکہ منصوب محلاً (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (واو) حالیہ مبنی بر فتح (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اہل مکہ (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (موجود) مقدر کا (موجود) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلاً۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ ہم نے بغرض افادۂ طلبا پوری آیت لکھ کر ترکیب کردی ہے (لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ) اس میں (لام) برائے تاکید مبنی بر فتح (اَلْزَمَنَّ) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع

Marfat.com

کے لئے علت غائیہ ہے یعنی مضمون ماقبل پر مترتب کہ دخول جنت اسلام پر مترتب ہوتا ہے کیونکہ اسلام سبب ہے دخول جنت کے لئے تو دخول جنت مسبب ہوا۔ اور مسبب اپنے سبب پر مترتب ہوا کرتا ہے۔ نہ یہ کہ دخول جنت سبب ہے اور اسلام مسبب کیونکہ دخول جنت اسلام کا سبب نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ اسلام مترتب ہو دخول جنت پر جو خلاف واقع ہے بلکہ اسلام دخول جنت کے لئے سبب ہے اور دخول جنت اسلام پر مترتب یاد رہے کہ (جملہ مُعَلِّلَہ) عموماً اُس جملے کو کہتے ہیں جس کا مضمون دوسرے جملے کے مضمون کے واسطے علت وسبب ہو جیسے لَا تَصُوْمُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ اس میں جملہ ثانیہ کا مضمون جملہ اولیٰ کے مضمون کے واسطے علت وسبب ہے یعنی ان ایام کا ایام خور ونوش ہونا اس نہی کا سبب ہے۔ ترجمہ۔ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں (اِذَنْ اُکْرِمَكَ) (اذن) حرف ناصب مبنی بر سکون (اکرم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ترجمہ) اُس وقت میں تمہاری تعظیم کروں گا۔ (اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا) (انا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اٰتی) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (غَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں کل تمہارے پاس آؤں گا (مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ) اس میں (مررت) بترکیب معلوم (حتی) حرف جار مبنی بر سکون۔ اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (ادخل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (البلد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر

Marfat.com

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (او) بمعنی (الی) مبنی بر سکون اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (تُعْطِیَ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی بر سکون (حقّ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک میں ضرور بالضرور تیرے پیچھے لگا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے میرا حق دے۔ اور (او) جب (الا) کے معنی میں ہو تو (اَنْ) مقدر موصول حرفی بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ ہوگا (وقت) مضاف مقدر کا۔ پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ باقی ترکیب حسب سابق (اَمْثِلَتُھَا مَشْھُوْرَۃٌ) اس میں (امثلۃ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے امر۔ نہی وغیرہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مَشْھُوْرَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۱۱۰ تا ۱۱۷

تنبیہ

(مہر منیر ص۱۴۹) میں ہے کہ (چونکہ ماضی۔ امر۔ نہی مبنی ہوتے ہیں) اقول یہ غلط ہے کہ (نہی)

Marfat.com

جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) مقدر موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں گذرا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوا۔ (مَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ) اس میں (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (لام) حرف جار زائد مبنی بر کسر (لام جحد) اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (یُعَذِّبَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (ھم) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے اہل مکہ منصوب محلاً (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (واو) حالیہ مبنی بر فتح (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اہل مکہ (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (موجود) مقدر کا (موجود) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلاً۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ ہم نے بغرض افادۂ طلباء پوری آیت لکھ کر ترکیب کردی ہے (لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِىْ حَقِّىْ) اس میں (لام) برائے تاکید مبنی بر فتح (اَلْزَمَنَّ) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع

Marfat.com

مبنی نہیں وہ تو مضارع میں داخل ہے کما مر۔ پھر (مہر منیر) میں اسی صفحہ پر اور (المصباح المنیر) میں صہ ۹۲ پر (اَنْ) ناصبہ کے متعلق تحریر کیا کہ (فعل مضارع کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے) یہ بھی غلط ہے کہ (اَنْ) مع الفعل یعنی مجموعہ مصدری معنی میں ہوتا ہے جیسے کہ کتاب میں مذکور ہوا۔ نہ صرف فعل مضارع مصدری معنی میں۔ پھر اسی صفحہ ۹۴ پر (اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ) کی ترکیب میں (تقوم) کے متعلق کہا کہ (فعل اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ) یہ بھی غلط ہے کہ فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہوگا۔ پھر موصول حرفی (اَنْ) اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ پھر اول نے صہ ۸۵ پر اور دوم نے صہ ۹۲ پر (کَیْ) حرف ناصب کے متعلق بیان کیا کہ (اس کا مابعد اپنے ماقبل کا سبب بنا کرتا ہے) اور کتاب میں مذکور مثال (اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کے متعلق بیان کیا کہ (اس میں اسلام لانے کا سبب دخول جنت کی خواہش ہے) یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اول اس لئے کہ (کَیْ) کا ماقبل اُس کے مابعد کے لئے سبب ہوا کرتا ہے نہ مابعد اُس کے ماقبل کے لئے۔ یہ بات شرح مائۃ عامل میں بھی مذکور ہے جو ان فاضلان دیوبند کو یاد نہیں۔ دوم اس لئے کہ مثال مذکور میں (اسلام) دخول جنت کا سبب ہے نہ (دخول جنت) اسلام لانے کا۔ یہ بات بھی شرح مائۃ میں مذکور ہے لیکن ان فاضلان دیوبند نے (دخول جنت کی خواہش) کو سبب قرار دیا ہے مثال میں (خواہش) کا ذکر نہیں۔ تو یہ دیوبندی اضافہ ہوا جو مثال کے مطابق نہیں پھر اول نے اسی صفحہ ۸۵ پر کتاب میں مذکور مثال (اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کی ترکیب میں اور دوم نے اپنی پیش کردہ مثال (اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کی ترکیب میں جملہ اول کو (مُعَلَّلْ) بصیغہ اسم مفعول اور جملہ دوم کو (علت) بتا کر کہا (معلل اپنی علت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا) یہ بھی غلط در غلط ہے اوّلاً اس لئے کہ جملہ اول کا مضمون (معلل) بصیغہ اسم مفعول اور دوم کا علت نہیں بلکہ برعکس ہے کما مر ثانیاً اس لئے کہ اول (معلل) ہو اور دوم (علت) یا اوّل (علت) اور دوم (معلل) بہرصورت یہ کہنا کہ (معلل اپنی علت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا) درست نہیں کیونکہ دونوں مل کر (مُعَلِّلَۃ) بصیغہ اسم فاعل ہوں گے۔ یا (مُعَلَّلَہ) بصیغہ اسم مفعول۔ اور دونوں غلط اس لئے کہ

Marfat.com

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (نون) ثقیلہ مبنی برفتح (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برفتح (او) بمعنی (الی) مبنی برسکون اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی برسکون (تُعْطِیَ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی برفتح (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی برسکون (حَقَّ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک میں ضرور بالضرور تیرے پیچھے لگا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے میرا حق دے۔ اور (او) جب (اِلّا) کے معنی میں ہو تو (اَنْ) مقدر موصول حرفی بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوگا (وقت) مضاف مقدر کا۔ پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ باقی ترکیب حسب سابق (اَمْثِلَتُھَا مَشْھُوْرَۃٌ) اس میں (اَمثلۃ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے امر۔ نہی وغیرہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مَشْھُوْرَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۱۱۰ تا ۱۱۱۲

(مہر منیر ص۲۳۷ میں ہے کہ (چونکہ ماضی۔ امر۔ نہی مبنی ہوتے ہیں) اقول یہ غلط ہے کہ (نہی)

Marfat.com

(مُعَلِّلَه) کے معنی ہیں علت بیان کرنے والا جملہ اور (مُعَلَّلَه) کے معنی ہیں معلول بیان کرنے والا جملہ۔ اور جب ان میں ایک جملہ علت بیان کرنے والا ہے اور دوسرا (معلول) تو دونوں کے مجموعہ کو (مُعَلِّلَه) نہیں کہہ سکتے کہ دونوں علت بیان کرنے والے نہیں۔ نہ (مُعَلَّلَه) کہہ سکتے ہیں کہ دونوں (معلول) کو بیان نہیں کرتے۔ لہٰذا دونوں کو ملانا درست نہیں دونوں کو ملانا دیوبندی بدعت ہے پھر اول نے ص۶ پر بیان کیا کہ (مصنف کے بیان میں تسامح ہوا ہے کہ انھوں نے خود او کو الی اَنْ یا اِلّا اَنْ کے معنی میں بیان کیا ہے) **اقول** مصنف علیہ الرحمۃ سے تسامح نہیں ہوا بلکہ آپ کے سمجھنے میں تقصیر ہوئی کما ذکرناہ مفصلا پھر دوم نے ص۶ پر (واو) صرف کی مثال (لَیْتَ لِیْ مالاً وَّاَنْفِقَهٗ) کی تقدیر یہ بیان کی ہے (لَیْتَ یَجْتَمِعُ لِیْ ثُبُوْتُ مَالٍ وَّ اِنْفَاقُ مِنِّیْ) یہ بھی غلط ہے کہ اس میں (لیت) کو (یجتمع) فعل پر داخل کر دیا ہے جو سوائے دیوبندی فاضل کسی دوسرے سے متصور نہیں سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا   حال طفلاں زبوں شدہ است

قسم دوم حروفیکہ فعل مضارع را بجزم کند و آں پنج است لَمْ
دوسری قسم وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں اور وہ پانچ ہیں لم
و لَمَّا و لام امر و لائے نہی و اِنْ شرطیہ چوں لَمْ یَنْصُرْ و لَمَّا یَنْصُرْ و لِیَنْصُرْ
اور لَمَّا اور لام امر اور لائے نہی اور اِنْ شرطیہ جیسے لَمْ یَنْصُرْ اور لَمَّا یَنْصُرْ اور لِیَنْصُرْ
و لَا تَنْصُرْ و اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ بدانکہ اِنْ در دو جملہ رود چوں اِنْ تَضْرِبْ
اور لَا تَنْصُرْ اور اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ جان لو کہ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ
اَضْرِبْ۔ جملۂ اول را شرط گویند و جملۂ دوم را جزا۔ و اِنْ برائے مستقبل است
اَضْرِبْ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملہ کو جزا اور اِنْ مستقبل کے لئے ہے
اگرچہ در ماضی رود چوں اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ و ایں جا جزم تقدیری بود
اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہوتا ہے
زیرا کہ ماضی معرب نیست و بدانکہ چوں جزائے شرط جملہ اسمیہ باشد یا امر
اس لئے کہ ماضی معرب نہیں ہے اور جان لو کہ جب جزا شرط کی جملہ اسمیہ ہو یا امر

Marfat.com

مبنی نہیں وہ تو مضارع میں داخل ہے کما مر۔ پھر (مہر منیر) میں اسی صفحہ پر اور (المصباح المنیر) میں ص۹۲ پر (اَنْ) ناصبہ کے متعلق تحریر کیا کہ (فعل مضارع کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے) یہ بھی غلط ہے کہ (اَنْ) مع الفعل یعنی مجموعہ مصدری معنی میں ہوتا ہے جیسے کہ کتاب میں مذکور ہوا۔ نہ صرف فعل مضارع مصدری معنی میں۔ پھر اسی صفحہ ۴۰ پر (اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ) کی ترکیب میں (تقومَ) کے متعلق کہا کہ (فعل اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ) یہ بھی غلط ہے کہ فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہوگا۔ پھر موصول حرفی (اَنْ) اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ پھر اول نے ص۵۰ پر اور دوم نے ص۹۲ پر (کَیْ) حرف ناصب کے متعلق بیان کیا کہ (اس کا مابعد اپنے ماقبل کا سبب بنا کرتا ہے) اور کتاب میں مذکور مثال (اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کے متعلق بیان کیا کہ (اس میں اسلام لانے کا سبب دخول جنت کی خواہش ہے) یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اول اس لئے کہ (کَیْ) کا ماقبل اُس کے مابعد کے لیے سبب ہوا کرتا ہے نہ مابعد اُس کے ماقبل کے لئے۔ یہ بات شرح مائۃ عامل میں بھی مذکور ہے جو ان فاضلان دیوبند کو یاد نہیں۔ دوم اس لئے کہ مثال مذکور میں (اسلام) دخول جنت کا سبب ہے نہ (دخول جنت) اسلام لانے کا۔ یہ بات بھی شرح مائۃ میں مذکور ہے لیکن ان فاضلان دیوبند نے (دخول جنت کی خواہش) کو سبب قرار دیا ہے مثال میں (خواہش) کا ذکر نہیں۔ تو یہ دیوبندی اضافہ ہوا جو مثال کے مطابق نہیں پھر اول نے اسی صفحہ ۵۰ پر کتاب میں مذکور مثال (اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کی ترکیب میں اور دوم نے اپنی پیش کردہ مثال (اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کی ترکیب میں جملہ اول کو (مُعَلَّلْ) بصیغۂ اسم مفعول اور جملۂ دوم کو (علّت) بتا کر کہا (معلل اپنی علت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا) یہ بھی غلط در غلط ہے اوّلاً اس لئے کہ جملۂ اول کا مضمون (معلل) بصیغۂ اسم مفعول اور دوم کا علت نہیں بلکہ برعکس ہے کما مر ثانیًا اس لئے کہ اول (معلل) ہو اور دوم (علت) یا اوّل (علت) اور دوم (معلل) بہرصورت یہ کہنا کہ (معلل اپنی علت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا) درست نہیں کیونکہ دونوں مل کر (مُعَلِّلَہ) بصیغۂ اسم فاعل ہوں گے۔ یا (مُعَلَّلَہ) بصیغۂ اسم مفعول۔ اور دونوں غلط اس لئے کہ

Marfat.com

یا نہی یا دعا فا در جزا آوردن لازم بود چنانکہ گوئی اِنْ تَاتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ
یا نہی یا دعا تو فا جزا میں لانا لازم ہوتا ہے چنانچہ تم کہو گے اِنْ تَاتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ
وَاِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ وَاِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُھِنْہُ وَاِنْ
اور اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ اور اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُھِنْہُ اور اِنْ
اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔
اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔

سوال۔ اعراب لفظی اور تقدیری معرب کے ساتھ مخصوص ہے۔ مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے کیسے فرما دیا کہ (اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) میں دونوں پر بوجہ (اِنْ) شرطیہ جزم تقدیری ہے۔ **جواب**۔ یہاں پر مصنف علیہ الرحمۃ کی جزم تقدیری سے مراد جزم محلی ہے۔

ترکیب

(لَمْ یَنْصُرْ) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَنْصُرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے مدد نہیں کی۔ (لَمَّا یَنْصُرْ) اس میں (لما) حرف جازم مبنی بر سکون (ینصر) بترکیب سابق۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے اب تک مدد نہیں کی (لِیَنْصُرْ) اس میں لام (لام امر) مبنی بر کسر (ینصر) بترکیب سابق۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ چاہیے کہ زید مدد کرے (لَا تَنْصُرْ) اس میں (لا) برائے نہی مبنی بر سکون (تنصر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو مدد مت کر

Marfat.com

(مُعَلِّلَہ) کے معنی ہیں علت بیان کرنے والا جملہ اور (مُعَلَّلَہ) کے معنی ہیں معلول بیان کرنے والا جملہ۔ اور جب ان میں ایک جملہ علت بیان کرنے والا ہے اور دوسرا (معلول) تو دونوں کے مجموعہ کو (مُعَلِّلَہ) نہیں کہہ سکتے کہ دونوں علت بیان کرنے والے نہیں۔ نہ (مُعَلَّلَہ) کہہ سکتے ہیں کہ دونوں (معلول) کو بیان نہیں کرتے۔ لہٰذا دونوں کو ملانا درست نہیں دونوں کو ملانا دیوبندی بدعت ہے پھر اول نے ص۶۰ پر بیان کیا کہ (مصنف کے بیان میں تسامح ہوا ہے کہ انھوں نے خود او کو الیٰ اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں بیان کیا ہے) **اقول** مصنف علیہ الرحمۃ سے تسامح نہیں ہوا بلکہ آپ کے سمجھنے میں تقصیر ہوئی کما ذکرنا مفصلا پھر دوم نے ص۶۳ پر (واو) صرف کی مثال (لَیْتَ لِی مالاً وَاُنْفِقَہٗ) کی تقدیر یہ بیان کی ہے (لَیْتَ یَجْتَمِعُ لِی ثُبُوْتُ مَالٍ وَاِنْفَاقُ مِنِّی) یہ بھی غلط ہے کہ اس میں (لیت) کو (یجتمع) فعل پر داخل کر دیا ہے جو سوائے دیوبندی فاضل کسی دوسرے سے متصور نہیں سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

قسم دوم حرفیکہ فعل مضارع را بجزم کند و آن پنج است **لَمْ**
دوسری قسم وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں اور وہ پانچ ہیں **لَمْ**
و لَمَّا و لامِ امر و لائے نہی و اِنْ شرطیہ چوں لَمْ یَنْصُرْ و لَمَّا یَنْصُرْ و لِیَنْصُرْ
اور لَمَّا اور لامِ امر اور لائے نہی اور اِنْ شرطیہ جیسے لَمْ یَنْصُرْ اور لَمَّا یَنْصُرْ اور لِیَنْصُرْ
و لَا تَنْصُرْ و اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ **بدانکہ** اِنْ در دو جملہ رود چوں اِنْ تَضْرِبْ
اور لَا تَنْصُرْ اور اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ جان لو کہ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ
اَضْرِبْ جملۂ اول را شرط گویند و جملۂ دوم را جزا۔ و اِنْ برائے مستقبل است
اَضْرِبْ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملہ کو جزا اور اِنْ مستقبل کے لئے ہے
اگرچہ در ماضی رود چوں اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ و ایں جا جزم تقدیری بود
اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہوتا ہے
زیرا کہ ماضی معرب نیست **و بدانکہ** چوں جزائے شرط جملہ اسمیہ باشد یا امر
اس لئے کہ ماضی معرب نہیں ہے اور جان لو کہ جب جزا شرط کی جملہ اسمیہ ہو یا امر

Marfat.com

(اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی برسکون (تَنْصُرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر بترکیب سابق فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (انصر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو مدد کرے گا تو میں مدد کردوں گا (اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا (اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی برسکون (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون مجزوم محلاً صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا (اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ) اس میں (ان) شرطیہ مبنی برسکون (تات) مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی برفتح (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فا) جزائیہ مبنی برفتح (انت) میں (ان) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی سکون (تا) علامت خطاب مبنی برفتح (مکرم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی برفتح اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو میرے پاس آئے گا تو تیری عزت کی جائے گی (اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی برسکون (رَاَیْتَ)

Marfat.com

یا نہی یا دُعا فا در جزا آوردن لازم بود چنانکہ گوئی اِنْ تَاتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ
یا نہی یا دعا تو فا جزا میں لانا لازم ہوتا ہے چنانچہ تم کہو گے اِنْ تَاتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ
وَاِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ وَاِنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ وَاِنْ
اور اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ اور اِنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ اور اِنْ
اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا ۔
اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا ۔

سوال۔ اعراب لفظی اور تقدیری معرب کے ساتھ مخصوص ہے۔ مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے کیسے فرمادیا کہ (اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) میں دونوں پر بوجہ (اِنْ) شرطیہ جزم تقدیری ہے۔ **جواب**۔ یہاں پر مصنف علیہ الرحمۃ کی جزم تقدیری سے مراد جزم محلی ہے۔

ترکیب

(لَمْ یَنْصُرْ) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی برسکون (یَنْصُرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے مدد نہیں کی۔ (لَمَّا یَنْصُرْ) اس میں (لما) حرف جازم مبنی برسکون (ینصر) بترکیب سابق۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید نے اب تک مدد نہیں کی (لِیَنْصُرْ) اس میں لام (لام امر مبنی برکسر) (ینصر) بترکیب سابق۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ چاہئے کہ زید مدد کرے (لَا تَنْصُرْ) اس میں (لا) برائے نہی مبنی برسکون (تنصر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی برفتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ تو مدد مت کر

Marfat.com

فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اکرم) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا۔ مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو زید کو دیکھے تو اس کی تعظیم کرنا (اِنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (اتی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (لا) حرف برائے نہی۔ مبنی بر سکون (تُهِنْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عمرو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تیرے پاس عمرو آئے تو اس کی توہین نہ کرنا (اِنْ اَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا) اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (اَكْرَمْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (جزیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی بر فتح (اسم جلالت) مفرد منصرف

Marfat.com

(اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (تَنْصُرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر بترکیب سابق فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (انصر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو مدد کرے گا تو میں مدد کروں گا (اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا (اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا (اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ) اس میں (ان) شرطیہ مبنی بر سکون (تات) مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (انت) میں (ان) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (مکرم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو میرے پاس آئے گا تو تیری عزت کی جائے گی (اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (رَاَیْتَ)

Marfat.com

صحیح مرفوع لفظاً فاعل (خیرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو میری عزت کرے تو اللہ تجھ کو جزائے خیر دے۔

تنبیہ ۱۱۸ تا ۱۲۴

(مہر منیر ص۹۸) پر اپنی پیش کردہ مثال (اِن نَصَرتَ نَصَرتُ) کے اول فعل (نَصَرتَ) میں ضمیر فاعل (انت) مستتر بتائی ہے اور فعل دوم (نَصَرتُ) میں ضمیر فاعل (انا) مستتر بتائی پھر ص۹۹ پر مہر منیر میں اور ص۹۷ پر (المصباح المنیر) میں کتاب کی مثال (اِن رَاَیتَ کے فعل (رَاَیتَ) میں ضمیر فاعل (انت) مستتر بیان کی پھر اول نے ص۹۰ پر اور دوم نے ص۹۷ پر مثال کتاب (ان اکرمتنی الخ) کے فعل (اَکرَمتَ) میں (انت) مستتر ضمیر فاعل بتائی ہے۔ **اقول** یہ سب غلط ہے۔ ان سب میں تو فاعل ضمیر بارز ہے جس کو اول نے ص۳۰ پر نقشہ ضمیر مرفوع متصل میں اور دوم نے ص۳۳ پر خود تحریر کیا تھا* لیکن بات وہی ہے کہ (حافظہ نباشد) پھر دوم نے اسی ص۹۰ پر (اِن تاتنی) کی (یا) ضمیر منصوب متصل کو اور (اِن اٰتاکَ کی ضمیر منصوب متصل (کاف) کو مفعول بہ قرار نہیں دیا بلکہ شابہ مفعول بہ تحریر کیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ فعل متعدی بنفسہ ہے پھر شابہ مفعول ہونے کے کیا معنی الفوائد الشافیہ ص۴۲ پر (اَلَّذِی یَاتِینِی) کی ترکیب میں فرمایا (وَالیَاءُ ضَمِیرٌ مَنصُوبٌ مَبنِیٌّ عَلَی السُّکُونِ مَنصُوبُ المَحَلِّ مَفعُولٌ بِہٖ) مگر یہ فاضل دیوبند۔ کہاں ہے ان کی پرواز اتنی بلند۔ جس کو نحو میر نہیں ہے یاد۔ وہ اور الفوائد الشافیہ تک رسائی دونوں ہیں متضاد۔ پھر دوم نے ص۹۸ میں اور اول نے ص۹۰ میں مذکورہ جزا پر (فا) کے لزوماً لانے کی وجہ بالفاظ مختلف بیان کی۔ حالانکہ موجودہ دور میں اس کتاب کے پڑھنے والے طلبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کتاب ایسی باتوں کے بیان کرنے کا محل نہیں۔ یہ سب باتیں اگلی کتابوں میں آرہی ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو صرف مسائل محفوظ کرائے جائیں۔ مسائل کے وجوبات سمجھنے کے متحمل نہ ہوسکیں گے آپ دونوں فاضلان دیوبند موجودہ زمانہ کے طلبہ کو اپنے اوپر قیاس فرمالیں۔ خیر۔ اُس وجہ کو

* نحو میر ص۱۴ پر ... [illegible]

Marfat.com

فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (زیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَکْرِمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا۔ مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو زید کو دیکھے تو اس کی تعظیم کرنا (اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُھِنْہُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (اتی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (لا) حرف برائے نہی۔ مبنی بر سکون (تُھِنْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارزہ مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عمرو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تیرے پاس عمرو آئے تو اُس کی توہین نہ کرنا (اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا) اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (اَکْرَمْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (جزیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی بر فتح (اسم جلالت) مفرد منصرف

Marfat.com

بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ (ان تمام صورتوں میں جزا پر فا جزائیہ کا لانا اس لئے ضروری ہے کہ اصل جزا میں فعلیت اور جزائیت ہے۔ انشائیت اور اسمیت کے ساتھ معنی جزائیت ضعیف ہوجاتے ہیں۔ اس لئے جزائیت کے معنی کو تقویت دینے کے لیے فا جزائیہ کا لانا ضروری قرار دیا گیا تاکہ جملہ کی ظاہری شکل اگر ایک طرف سننے اور پڑھنے والے کو کچھ دھوکہ دے تو فا جزائیہ اس کی تلافی کرسکے) یہ دیوانے کی (بڑ) سے کم نہیں کہ کچھ با معنی اور کچھ بے معنی (اصل جزا میں فعلیت ہے) اس کے یہ معنی ہیں کہ اصل جزا میں یہ ہے کہ فعل ہو اور (اصل جزا میں جزائیت ہے) یہ الفاظ بے معنی ہیں۔ اور اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ (جزائیت) کاتب کی غلطی سے لکھا گیا۔ یہ لفظ (خبریت) ہے جیسے دوم نے لکھا ہے۔ تو اب اس وجہ کے معنی یہ ہوئے کہ (اصل جزا میں فعلیت اور خبریت ہے۔ انشائیت اور اسمیت کے ساتھ معنی جزائیت ضعیف ہوجاتے ہیں) انشائیت منافی ہے خبریت کے اور اسمیت منافی ہے فعلیت کے۔ تو انشائیت سے خبریت رخصت ہوگئی اور اسمیت سے فعلیت۔ نظر براں آپ کے معنی جزائیت رخصت ہوگئے۔ ضعیف ہوجانے کے کیا معنی۔ ضعیف ہونا پ بتا ہے کہ معنی جزائیت باقی ہیں مگر بدوں قوت۔ اور آپ کے بیان کے پیش نظر سرے سے جاتے رہے۔ یہ تھی نا ضلان دیو بند کی تُک بندی جس کی چول صحیح نہیں بیٹھی نہ بدست بندہ نہ بدست بندی۔

اب ہم

(فا) کے جزا پر لانے اور نہ لانے سے متعلق نکات کا بیان کرتے ہیں جو ملا عبد الحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے (تکملہ) میں ذکر فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ (فا) لانے اور نہ لانے کا دار مدار کلمہ شرط کی تاثیر معنوی پر ہے یعنی ... کو ... استقبال کردینے پر۔ پس اگر کلمہ شرط کی تاثیر معنوی تام ہوئی (کہ جزا کو ... طرف منقلب کردیا جیسے کتاب کی مثال (اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) ... کہ ... کلمہ شرط ... دونوں بمعنی مستقبل ہوگئے ہیں) تو (فا) کی احتیاج نہ ہوگی کہ شرط و جزا کے باہمی ربط پر دلالت کرنے کے لئے یہی کافی ہے اور اگر تاثیر ناقص ہوئی (جیسے مضارع منفی بلا جزا واقع ہو تو

Marfat.com

صحیح مرفوع لفظاً فاعل (خیرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اگر تو میری عزت کرے تو اللہ تجھ کو جزائے خیر دے۔

تنبیہ
۱۱۸ تا ۱۲۴

(مہر منیر صـ۸۵) پر اپنی پیش کردہ مثال (اِن نَصَرْتَ نَصَرْتُ) کے اول فعل (نَصَرْتَ) میں ضمیر فاعل (انت) مستتر بتائی ہے اور فعل دوم (نَصَرْتُ) میں ضمیر فاعل (انا) مستتر بتائی پھر صـ۸۵ پر مہر منیر میں اور صـ۹ پر (المصباح المنیر) میں کتاب کی مثال (اِن رَأَیْتَ کے فعل (رَأَیْتَ) میں ضمیر فاعل (انت) مستتر بیان کی پھر اول نے صـ۹ پر اور دوم نے صـ۹۷ پر مثال کتاب (ان اکرمتنی اکرمک) کے فعل (اَکْرَمْتَ) میں (انت) مستتر ضمیر فاعل بتائی ہے۔ **اقول** یہ سب غلط ہے۔ ان سب میں تو فاعل ضمیر بارز ہے جس کو اول نے صـ۳ پر نقشہ ضمیر مرفوع متصل میں اور دوم نے صـ۳ پر خود تحریر کیا تھا لیکن بات وہی ہے کہ (حافظہ نباشد) پھر دوم نے اسی صـ۹۷ پر (اِنْ تَاْتِنِیْ) کی (یا) ضمیر منصوب متصل کو اور (اِنْ اٰتاکَ) کی ضمیر منصوب متصل (کاف) کو مفعول بہ قرار نہیں دیا بلکہ مشابہ مفعول بہ تحریر کیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ فعل متعدی بنفسہ ہے پھر مشابہ مفعول ہونے کے کیا معنی الفوائد الشافیہ صـ۶۴ پر (اَلَّذِیْ یَاْتِیْنِیْ) کی ترکیب میں فرمایا (وَالْیَاءُ ضَمِیْرٌ مَنْصُوْبٌ مَبْنِیٌّ عَلَی السُّکُوْنِ مَنْصُوْبُ الْمَحَلِّ مَفْعُوْلٌ بِہٖ) مگر یہ فاضل دیوبند۔ کہاں ہے ان کی پرواز اتنی بلند۔ جس کو نحو میر نہیں ہے یاد۔ وہ اور الفوائد الشافیہ تک رسائی دونوں ہیں متضاد۔ پھر دوم نے صـ۹۸ میں اور اول نے صـ۹ میں مذکورہ جزا پر (فا) کے لزوماً لانے کی وجہ بالفاظ مختلف بیان کی۔ حالانکہ موجودہ دور میں اس کتاب کے پڑھنے والے طلبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کتاب ایسی باتوں کے بیان کرنے کا محل نہیں۔ یہ سب باتیں اگلی کتابوں میں آرہی ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو صرف مسائل محفوظ کرائے جائیں۔ مسائل کے وجوہات سمجھنے کے متحمل نہ ہو سکیں گے آپ دونوں فاضلان دیوبند موجودہ زمانہ کے طلبہ کو اپنے اوپر قیاس فرمالیں۔ خیر۔ اُس وجہ کو

* در نحو میر میں صـ۱۶۲ پر آرہا ہے کہ واحد متکلم کے صیغے میں فاعل ضمیر بارز ہے۔

Marfat.com

(فا) کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں (کیونکہ اس صورت میں من وجہٍ تاثیر ہوئی ہے اور من وجہٍ نہیں ہوئی - وجہ یہ کہ (لا) مطلق نفی کے لئے ہے کہ حال کی نفی کے لئے آتا ہے اور استقبال کی نفی کے لئے بھی - پس اس حیثیت سے کہ کلمہ شرط کے دخول سے مضارع منفی بلا استقبال کے لئے مخصوص ہوگیا۔ اس میں حال کا احتمال نہ رہا تاثیر ہوئی تو (فا) کا نہ لانا جائز کہ باہمی ربط پر دلالت ہوگئی - اور اس حیثیت سے کہ زمانۂ ماضی سے زمانۂ مستقبل کی طرف منقلب نہیں کیا جیسے ماضی میں کیا تھا) تو (فا) کا لانا جائز تاکہ بذریعہ (فا) باہمی ربط پر دلالت ہو - اور اگر اصلاً تاثیر نہ کی تو (فا) کا لانا واجب تاکہ (فا) باہمی ربط پر دلالت کرے جیسے جزا کے جملہ اسمیہ ہونے یا امر ہونے یا نہی ہونے یا دُعا ہونے کی صورت میں - جملہ اسمیہ میں تاثیر کا نہ ہونا تو ظاہر ہے کہ جملہ اسمیہ کی دلالت زمانۂ ماضی پر نہیں ہوتی حتیٰ کہ کلمۂ شرط کے دخول سے ماضی سے مستقبل کی طرف انقلاب ہو جائے جیسے فعل ماضی میں تھا نہ جملہ اسمیہ صالح ہے زمانۂ حال اور استقبال پر دلالت کرنے کے لئے حتیٰ کہ کلمۂ شرط کے داخل ہونے پر زمانۂ استقبال کے لئے مخصوص ہو جائے جیسے مضارع منفی بلا میں تھا اور امر - نہی - دُعا میں تاثیر اس لئے نہیں کہ وہ تو کلمۂ شرط کے دخول سے پہلے ہی زمانۂ مستقبل کے لئے ہیں - پھر یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ (اصل جزا میں فعلیت اور خبریت ہے) بلکہ شرط میں فعلیت اور خبریت اصل ہیں بلکہ لازم جو رضی وغیرہ کتب نحو میں مذکور ہے لیکن ان ماغلان دیوبند کی وہاں تک رسائی کہاں اور ہوئی بھی ہو تو سمجھنے کی توفیق سے عُریاں - یہ تو (المکل: بچّو) اُڑانے کے عادی ہیں سچ ہے کہ

بہ رہی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

باب دوم - در عمل افعال

دوسرا باب عمل افعال کے بیان میں

بدانکہ ہیچ فعل غیر عامل نیست و افعال در عمل بر دو گونہ است قسم اول

جان و کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں اور افعال عمل کرنے میں دو قسم پر ہیں - پہلی قسم

Marfat.com

بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ (ان تمام صورتوں میں جزا پر فا جزائیہ کا لانا اس لئے ضروری ہے کہ اصل جزا میں فعلیت اور جزائیت ہے۔ انشائیت اور اسمیت کے ساتھ معنی جزائیت ضعیف ہوجاتے ہیں۔ اس لئے جزائیت کے معنی کو تقویت دینے کے لئے فا جزائیہ کا لانا ضروری قرار دیا گیا تاکہ جملہ کی ظاہری شکل اگر ایک طرف سننے اور پڑھنے والے کو کچھ دھوکہ دے تو فا جزائیہ اس کی تلافی کر سکے) یہ دیوانے کی (بڑ) سے کم نہیں کہ کچھ با معنی اور کچھ بے معنی (اصل جزا میں فعلیت ہے) اس کے یہ معنی ہیں کہ اصل جزا میں یہ ہے کہ فعل ہو اور (اصل جزا میں جزائیت ہے) یہ الفاظ بے معنی ہیں۔ اور اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ (جزائیت) کاتب کی غلطی سے لکھا گیا۔ یہ لفظ (خبریت) ہے جیسے دوم نے لکھا ہے۔ تو اب اس وجہ کے معنی یہ ہوئے کہ (اصل جزا میں فعلیت اور خبریت ہے۔ انشائیت اور اسمیت کے ساتھ معنی جزائیت ضعیف ہوجاتے ہیں) انشائیت منافی ہے خبریت کے اور اسمیت منافی ہے فعلیت کے۔ تو انشائیت سے خبریت رخصت ہوگئی اور اسمیت سے فعلیت۔ نظر برآں آپ کے معنی جزائیتا رخصت ہوگئے۔ ضعیف ہوجانے کے کیا معنی۔ ضعیف ہونا چاہتا ہے کہ معنی جزائیت باقی ہیں مگر بدوں قوت۔ اور آپ کے بیان کے پیش نظر رہے سے جاتے رہے۔ یہ تھی نا ضلان دیوبند کی ٹیک بندی جس کی چول صحیح نہیں بیٹھی نہ بدست بندہ نہ بدست بندی۔

اب ہم

(فا) کے جزا پر لانے اور نہ لانے سے متعلق نحات کا بیان کردہ ضابطہ بیان کرتے ہیں جو ملا عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے (تکملہ) میں ذکر فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ (فا) لانے اور نہ لانے کا دار و مدار کلمۂ شرط کی تاثیر معنوی پر ہے یعنی جزا کو بمعنی استقبال کر دینے پر۔ پس اگر کلمۂ شرط کی تاثیر معنوی تام ہوئی (کہ جزا کو زمانہ ماضی سے مستقبل کی طرف منقلب کر دیا جیسے کتاب کی مثال (اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) میں کہ بوجہ کلمۂ شرط (ان) دونوں بمعنی مستقبل ہوگئے ہیں) تو (فا) کی احتیاج نہ ہوگی کہ شرط و جزا کے باہمی ربط پر دلالت کرنے کے لئے یہی کافی ہے اور اگر تاثیر ناقص ہوئی (جیسے مضارع منفی بلا جزا واقع ہو) تو

Marfat.com

معروف۔ بدانکہ فعل معروف خواہ لازم باشد یا متعدی فاعل را برفع کند
فعل معروف۔ جان تو کہ فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع کرتا ہے
چوں قَامَ زَیْدٌ و ضَرَبَ عَمْرٌو وشش اسم را بنصب کند اول مفعول مطلق
جیسے قَامَ زَیْدٌ اور ضَرَبَ عَمْرٌو اور چھ اسموں کو نصب کرتا ہے پہلے اسم یعنی مفعول مطلق
را چوں قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا و ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا۔ دوم مفعول فیہ را چوں
کو جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا اور ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا۔ دوسرے اسم یعنی مفعول فیہ کو جیسے
صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ و جَلَسْتُ فَوْقَكَ۔ سوم مفعول معہ را چوں جَاءَ
صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ اور جَلَسْتُ فَوْقَكَ۔ تیسرے اسم یعنی مفعول معہ کو جیسے جَاءَ
الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ۔ چہارم مفعول لہٗ را چوں قُمْتُ اِکْرَامًا
الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ یعنی مَعَ الْجُبَّاتِ۔ چوتھے اسم یعنی مفعول لہٗ کو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا
لِزَیْدٍ و ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔ پنجم حال را چوں جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ ششم
لِزَیْدٍ اور ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔ پانچویں اسم یعنی حال کو جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ چھٹے اسم
تمیز را وقتیکہ در نسبت فعل بفاعل ابہامے باشد چوں طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا۔ اما
یعنی تمیز کو جبکہ فعل کی نسبت بسوئے فاعل میں کوئی ابہام ہو جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا۔ لیکن
فعل متعدی مفعول بہ را بنصب کند چوں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا و ایں عمل فعل لازم
فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب کرتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا اور یہ عمل فعل لازم
را نباشد۔

تشریح۔
حروف عاملہ کی بحث ختم ہوگئی اب یہاں سے عمل افعال کی بحث شروع ہوتی ہے۔ فعل دو قسم پر ہے۔ اول معروف۔ دوم مجہول جس کی تعریف آیندہ آئے گی۔ معروف اُس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔

ترکیب

(قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف

Marfat.com

(فا) کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں (کیونکہ اس صورت میں من وجہٍ تاثیر ہوئی ہے اور من وجہٍ نہیں ہوتی - وجہ یہ کہ (لا) مطلق نفی کے لئے ہے کہ حال کی نفی کے لئے آتا ہے اور استقبال کی نفی کے لئے بھی - پس اس حیثیت سے کہ کلمہ شرط کے دخول تمضارع منفی بلا استقبال کے لئے مخصوص ہوگیا - اُس میں حال کا احتمال نہ رہا تاثیر ہوئی تو (فا) کا - لانا جائز کہ باہمی ربط پر دلالت ہوگئی - اور اس حیثیت سے کہ زمانہ ماضی سے زمانہ مستقبل کی طرف منقلب نہیں کیا جیسے ماضی میں کیا تھا) تو (فا) کا لانا جائز تاکہ بذریعہ (فا) باہمی ربط پر دلالت ہو - اور اگر اصلاً تاثیر نہ کی تو (فا) کا لانا واجب تاکہ (فا) باہمی ربط پر دلالت کرے جیسے جزا کے جملہ اسمیہ ہونے یا امر ہونے یا نہی ہونے یا دُعا ہونے کی صورت میں - جملہ اسمیہ میں تاثیر کا نہ ہونا تو ظاہر ہے کہ جملہ اسمیہ کی دلالت زمانہ ماضی پر نہیں ہوتی حتیٰ کہ کلمۂ شرط کے دخول سے ماضی سے مستقبل کی طرف انقلاب ہوجائے جیسے فعل ماضی میں تھا نہ جملہ اسمیہ صالح ہے زمانۂ حال اور استقبال پر دلالت کرنے کے لئے حتیٰ کہ کلمۂ شرط کے داخل ہونے پر زمانۂ استقبال کے لئے مخصوص ہوجائے جیسے مضارع منفی بلا میں تھا اور امر - نہی - دُعا میں تاثیر اس لئے نہیں کہ وہ تو کلمۂ شرط کے دخول سے پہلے ہی زمانۂ مستقبل کے لئے ہیں - پھر یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ اصل جزا میں فعلیت اور خبریت ہے ہاں شرط میں فعلیت اور خبریت اصل ہیں بلکہ لازم جو رضی وغیرہ کتب نحو میں مذکور ہے لیکن ان ماغلان دیوبند کی وہاں تک رسائی کہاں اور ہوئی بھی ہو تو سمجھنے کی توفیق سے عُریاں - یہ تو (الٹکل پچو) اُڑانے کے عادی ہیں سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

باب دوم - درعمل افعال

دوسرا باب عمل افعال کے بیان میں

بدانکہ ہیچ فعل غیر عامل نیست و افعال در عمل بر دو گونہ است قسم اول

جان تو کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں اور افعال عمل کرنے میں دو قسم پر ہیں - پہلی قسم

Marfat.com

صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا ہوا
یہ فعل لازم کی مثال ہے (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب
(عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ۔ عمر نے مارا۔ یہ فعل متعدی کی مثال ہے (قام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ
واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (قیاماً) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ
زید حقیقۃً کھڑا ہوا۔ یہ فعل لازم کے مفعول مطلق کی مثال ہے (ضرب) فعل ماضی معروف
مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) ترکیب سابق فاعل (ضرباً) مفرد منصرب صحیح
منصوب لفظاً مفعول مطلق فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ
زید نے حقیقۃً مارا۔ یہ فعل متعدی کے مفعول مطلق کی مثال ہے (صمتُ) فعل ماضی معروف
مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم
(یوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الجمعۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا۔ یہ مفعول فیہ زمانی کی مثال ہے (جلست)
فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل
مرفوع محلاً مبنی بر ضم (فوق) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل
مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے
فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں تیرے اوپر بیٹھا۔ یہ مفعول فیہ
مکانی کی مثال ہے (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (البرد) مفرد
منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (واو) بمعنی (مع) مبنی بر فتح (الجبات) جمع مؤنث سالم منصوب
بکسرہ مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اَی) حرف تفسیر
مبنی بر سکون (جَاءَ الْبَرْدُ) بقرینۂ سابق مقدر جس کی ترکیب معلوم (مع) مفرد منصرف صحیح منصوب
لفظاً مضاف (الجُبات) جمع مؤنث سالم مضاف الیہ مجرور بکسرہ۔ مضاف مضاف الیہ

Marfat.com

معروف۔ بدانکہ فعل معروف خواہ لازم باشد یا متعدی فاعل را برفع کند
فعل معروف۔ جان لو کہ فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع کرتا ہے
چوں قَامَ زَیْدٌ و ضَرَبَ عَمْرٌو و شش اسم را بنصب کند اول مفعول مطلق
جیسے قَامَ زَیْدٌ اور ضَرَبَ عَمْرٌو اور چھ اسموں کو نصب کرتا ہے پہلے اسم یعنی مفعول مطلق
را چوں قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا و ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا۔ دوم مفعول فیہ را چوں
کو جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا اور ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا۔ دوسرے اسم یعنی مفعول فیہ کو جیسے
صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ و جَلَسْتُ فَوْقَکَ۔ سوم مفعول معہ را چوں جَاءَ
صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ اور جَلَسْتُ فَوْقَکَ۔ تیسرے اسم یعنی مفعول معہ کو جیسے جَاءَ
الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ۔ چہارم مفعول لہٗ را چوں قُمْتُ اِکْرَامًا
الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ یعنی مَعَ الْجُبَّاتِ۔ چوتھے اسم یعنی مفعول لہٗ کو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا
لِزَیْدٍ و ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔ پنجم حال را چوں جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ ششم
لِزَیْدٍ اور ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔ پانچویں اسم یعنی حال کو جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ چھٹے اسم
تمیز را وقتیکہ در نسبت فعل بفاعل ابہامے باشد چوں طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا۔ اما
یعنی تمیز کو جبکہ فعل کی نسبت بسوئے فاعل میں کوئی ابہام ہو جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا۔ لیکن
فعل متعدی مفعول بہ را بنصب کند چوں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا و ایں عمل فعل لازم
فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب کرتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور یہ عمل فعل لازم
را نباشد۔
کے لئے نہیں۔

حروف عاملہ کی بحث ختم ہوگئی اب یہاں سے عمل افعال کی بحث شروع ہوتی ہے۔ فعل دو قسم پر ہے۔ اوّل معروف۔ دوم مجہول جس کی تعریف آیندہ آئے گی۔ معروف اُس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔

ترکیب

(قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف

Marfat.com

سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ ترجمہ آیا جاڑا جبّوں کے ساتھ۔ یہ مفعول معہ کی مثال ہے (قُمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اکراماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر (لام) حرف جار مبنی بر کسر (زیدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں زید کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا یہ فعل لازم کے مفعول لہ کی مثال ہے (ضربتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید (تادیبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میں نے اس کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔ یہ فعل متعدی کے مفعول لہ کی مثال ہے۔ (جاءَ) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم ذوالحال (راکبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا زید سوار ہو کر (طاب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زیدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (نفسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز نسبت۔ فعل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید طبیعت کا اچھا ہے (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (زید) بترکیب سابق فاعل (عمروًا) بترکیب سابق مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ مارا زید نے عمرو کو۔

۱۳۱ ، ۱۳۱ ، ۱۴۵

تنبیہ

(المصباح المنیر ص ۹۹) اور (مہر منیر ص ۹۱) میں (قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا) کا ترجمہ کیا ہے۔

Marfat.com

صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا ہوا۔ یہ فعل لازم کی مثال ہے (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ عمر نے مارا۔ یہ فعل متعدی کی مثال ہے (قام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (قیاماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ زید حقیقۃً کھڑا ہوا۔ یہ فعل لازم کے مفعول مطلق کی مثال ہے (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) ترکیب سابق فاعل (ضرباً) مفرد منصرب صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ زید نے حقیقۃً مارا۔ یہ فعل متعدی کے مفعول مطلق کی مثال ہے (صمت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (یوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الجمعۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا۔ یہ مفعول فیہ زمانی کی مثال ہے (جلست) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (فوق) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں تیرے اوپر بیٹھا۔ یہ مفعول فیہ مکانی کی مثال ہے (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (البرد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (واو) بمعنی (مع) مبنی بر فتح (الجبات) جمع مؤنث سالم منصوب بکسرہ مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (جَاءَ الْبَرْدُ) بقرینۂ سابق مقدر جس کی ترکیب معلوم (مع) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الجُبَّات) جمع مؤنث سالم مضاف الیہ مجرور بکسرہ۔ مضاف مضاف الیہ

Marfat.com

پوری طرح کھڑا ہوگیا) اور (زید پوری طرح کھڑا ہوا) اور (ضرب زید ضربًا) کا ترجمہ
کیا ہے (زید نے خوب مارا) اور (زید نے اچھی طرح مارا) **اقول** یہ دونوں ترجمے غلط
ہیں۔ اس لئے کہ دونوں مثالوں میں (قیامًا) اور (ضربًا) مفعول مطلق تاکیدی ہیں۔ اور
مفعول مطلق تاکیدی فعل مذکور سے فہم شدہ حدث یعنی معنی مصدری کی تاکید کرتا ہے۔ اور
تاکید احتمال سہو اور احتمال مجاز کو دفع کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ دفعِ احتمال سہو بایں طور کہ
(قام زید) کہنے پر سامع کے دل میں اگر یہ احتمال پیدا ہو کہ متکلم سے یہ لفظ سہواً صادر
ہوا نہ قصداً۔ تو (قیامًا) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہوجائے گا کہ عاقل سے دو مرتبہ سہو
نہیں ہوتا۔ نظر برآں مثال مذکور کا صحیح ترجمہ یہ ہوا کہ زید حقیقۃً کھڑا ہوا۔ اور دفع
احتمال مجاز بایں طور کہ (ضرب زید) کہنے پر سامع کے دل میں اگر یہ احتمال گذرے
کہ (ضرب) سے مجازاً (شتم) مراد ہے۔ تو (ضربًا) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہوجائے گا
کیونکہ جب معنی حقیقی سے صارف قرینہ نہ ہو تو ثانیاً ذکر احتمال مجاز کو دفع کر دیتا ہے نظر برآں
مثال مذکور کا صحیح ترجمہ یہ ہوا کہ زید نے حقیقۃً مارا۔ اور مثال اول کا یہ ترجمہ کہ (زید
پوری طرح کھڑا ہوا) اور مثال ثانی کا یہ ترجمہ کہ (زید نے خوب مارا) یا زید نے اچھی طرح
مارا) مفعول مطلق تاکیدی کا ترجمہ نہیں۔ یہ تو مفعول مطلق نوعی کا ترجمہ ہوا جو فعل مذکور
سے فہم شدہ معنی مصدری کی (قسم) پر دلالت کرتا ہے (قیام) کی دو قسم ہوئیں۔ اول۔ پوری
طرح کھڑا ہونا۔ دوم۔ ادھورا کھڑا ہونا۔ اس ترجمے نے پہلی قسم پر دلالت کی۔ اسی طرح ضرب
کی دو قسم اول خوب مارنا یا اچھی طرح مارنا۔ دوم کم مارنا یا کمی کے ساتھ مارنا۔ اس ترجمے
نے پہلی قسم پر دلالت کی لیکن یہ ہر دو فاضلانِ دیوبند کہاں ہیں اتنے ہوشمند۔ پھر اول
نے ص۱ پر تحریر کیا کہ (جس چیز سے فعل کی حالت بیان کی جاتی ہے اس کو حال کہتے
ہیں) یہ بھی غلط ہے جس کو مبتدی طلبہ بھی زبان پر نہیں لا سکتے۔ خود اگلی فصل میں آرہا
ہے کہ حال اُس کو کہتے ہیں جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے جیسے مثال
کتاب میں (راکبًا) جو (زید) ذوالحال کی حالت بیان کرتا ہے کہ وہ بروقت آمد سوار
تھا۔ پھر اول نے مفعول بہ کے نصب کے بارے میں ص۱ پر تحریر کیا (اور یہ عمل فعل لازم

Marfat.com

سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ ترجمہ آیا جاء ما جبتوں کے ساتھ۔ یہ مفعول معہ کی مثال ہے (قُمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اکراماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر (لام) حرف جار مبنی بر کسر (زیدا) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں زید کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا یہ فعل لازم کے مفعول لہ کی مثال ہے (ضربتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ہا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید (تادیبا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے اس کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔ یہ فعل متعدی کے مفعول لہ کی مثال ہے۔ (جاء) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم ذوالحال (راکباً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آیا زید سوار ہو کر (طاب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (نفسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز نسبت۔ فعل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید طبیعت کا اچھا ہے (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (زید) بترکیب سابق فاعل (عمرًا) بترکیب سابق مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ مارا زید نے عمرو کو۔

تنبیہ ۱۲۶ تا ۱۳۱

(المصباح المنیر ص۹۹) اور (مہر منیر ص۹) میں (قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا) کا ترجمہ کیا ہے از ید

Marfat.com

نہیں کرسکتا۔ اسی وجہ سے اگر فعل لازم کے بعد کوئی منصوب واقع ہوتا ہے تو وہ درحقیقت مفعول بہ واقع نہیں ہوتا بلکہ منصوب بنزع خافض ہوتا ہے خافض حرف جر کو کہتے ہیں اور نزع کے معنی اکھیڑ دینے کے آتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرف جار کو ہٹائے جانے کی وجہ سے اس کو نصب آیا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب حرف جار کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے معنی مُراد ہوتے ہیں تو اس وقت حرف جر نصب دیا کرتا ہے اور ایسے منصوب کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں جیسے جاءنی زید میں جاء فعل ہے اور یا ضمیر متکلم مفعول بہ نہیں ہے بلکہ منصوب بنزع الخافض ہے اصل عبارت یہ تھی جاء الیّ زید (یعنی میرے پاس زید آیا) یہاں الی حرف جار کو حذف کر دیا گیا اور اُس کے معنی یہاں مراد رہے اس لئے یا ضمیر متکلم منصوب بنزع الخافض ہے (ھٰذا سمعت من العلامۃ الاکبر شیخنا الانور نوراللہ مرقدہ) یہ کلام بچند وجوہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ منصوب بنزع الخافض فعل لازم کے بعد بھی واقع ہوتا ہے جیسے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ میں صراطک منصوب بنزع خافض ہے اور وہ خافض (علی) اور یہ (لَاَقْعُدَنَّ) فعل کے بعد واقع جو لازم ہے اور فعل متعدی کے بعد بھی واقع ہوتا ہے جیسے وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا میں (قومہ) منصوب بنزع خافض ہے اور خافض (من) اور یہ (اختار) فعل کے بعد واقع جو متعدی ہے۔ لہٰذا (اگر فعل لازم کے بعد) کہنا غلط ہوا کہ اس سے بنظر مفہوم مخالف جو کلام الناس میں معتبر ہے مستفاد ہوتا ہے کہ حکم مذکور فعل لازم کے ساتھ مخصوص ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ثانیاً اس لئے کہ منصوب بنزع خافض کا ناصب حرف جار کو قرار دینا بھی غلط ہے کہ یہ کسی نحوی کا قول نہیں۔ نحاتِ بصریہ فرماتے ہیں کہ فعل مذکور ناصب ہے اور کوفیہ فرماتے ہیں کہ (اسقاط حرف جار) ناصب ہے کما فی حاشیۃ الصبان جلد دوم ص۶ (نہ خود حرف جار جیسے کہ لکھ بیٹھے یہ فاضل نادار) اسی مسلک کوفیہ کے پیش نظر اس کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے (نزع خافض) سبب ہے منصوب ہونے کا کیونکہ (بنزع الخافض) میں (با) برائے سببیت ہے تو (نزع خافض) سبب ہوا منصوب ہونے کا اور منصوب ہونے کا سبب وہ جس کی وجہ سے نصب آئے اور جس کی وجہ سے نصب آتا ہے اُس کو ناصب کہتے ہیں

Marfat.com

پوری طرح کھڑا ہوگیا) اور (زید پوری طرح کھڑا ہوا) اور (ضرب زید ضربًا) کا ترجمہ کیا ہے (زید نے خوب مارا) اور (زید نے اچھی طرح مارا) **اقول** یہ دونوں ترجمے غلط ہیں۔ اس لئے کہ دونوں مثالوں میں (قیامًا) اور (ضربًا) مفعول مطلق تاکیدی ہیں۔ اور مفعول مطلق تاکیدی فعل مذکور سے فہم شدہ حدث یعنی معنی مصدری کی تاکید کرتا ہے۔ اور تاکید احتمال سہو اور احتمال مجاز کو دفع کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ دفع احتمال سہو بایں طور کہ (قام زید) کہنے پر سامع کے دل میں اگر یہ احتمال پیدا ہو کہ متکلم سے یہ لفظ سہواً صادر ہوا نہ قصداً۔ تو (قیامًا) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہوجائے گا کہ عاقل سے دو مرتبہ سہو نہیں ہوتا۔ نظر برآں مثال مذکور کا صحیح ترجمہ یہ ہوا کہ زید حقیقۃً کھڑا ہوا۔ اور دفع احتمال مجاز بایں طور کہ (ضرب زید) کہنے پر سامع کے دل میں اگر یہ احتمال گذرے کہ (ضرب) سے مجازاً (شتم) مراد ہے۔ تو (ضربًا) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہوجائے گا کیونکہ جب معنی حقیقی سے صارف قرینہ نہ ہو تو ثانیاً ذکر احتمال مجاز کو دفع کر دیتا ہے نظر برآں مثال مذکور کا صحیح ترجمہ یہ ہوا کہ زید نے حقیقۃً مارا۔ اور مثال اول کا یہ ترجمہ کہ (زید پوری طرح کھڑا ہوا) اور مثال ثانی کا یہ ترجمہ کہ (زید نے خوب مارا) یا زید نے اچھی طرح مارا) مفعول مطلق تاکیدی کا ترجمہ نہیں۔ یہ تو مفعول مطلق نوعی کا ترجمہ ہوا جو فعل مذکور سے فہم شدہ معنی مصدری کی (قسم) پر دلالت کرتا ہے (قیام) کی دو قسم ہوئیں۔ اول۔ پوری طرح کھڑا ہونا۔ دوم۔ ادھورا کھڑا ہونا۔ اس ترجمے نے پہلی قسم پر دلالت کی۔ اسی طرح ضرب کی دو قسم اول خوب مارنا یا اچھی طرح مارنا۔ دوم کم مارنا یا کمی کے ساتھ مارنا۔ اس ترجمے نے پہلی قسم پر دلالت کی لیکن یہ ہر دو فاضلانِ دیوبند کہاں ہیں اتنے ہوشمند۔ پھر اول نے صنہ پر تحریر کیا کہ (جس چیز سے فعل کی حالت بیان کی جاتی ہے اس کو حال کہتے ہیں) یہ بھی غلط ہے جس کو مبتدی طلبہ بھی زبان پر نہیں لا سکتے۔ خود اگلی فصل میں آرہا ہے کہ حال اُس کو کہتے ہیں جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے جیسے مثال کتاب میں (راکبًا) جو (زید) ذوالحال کی حالت بیان کرتا ہے کہ وہ بروقت آمد سوار تھا۔ پھر اول نے مفعول بہ کے نصب کے بارے میں صنہ پر تحریر کیا (اور یہ عمل فعل لازم

Marfat.com

تو (نزع خافض) ناصب ہوا لیکن یہ فاضل دیوبند ہیں اتنی سی بات سمجھنے سے کوسوں دور اختراع کرنے کے معتاد ہیں اور اسی میں ہیں مغمور ثالثًا اس لئے کہ (جاءنی) میں (یائے متکلم) کو منصوب بنزع خافض قرار دینا اور اس کے مفعول بہ ہونے کا انکار کرنا اور (جاءنی) میں واقع (جاء) کو فعل لازم سمجھنا درست نہیں۔ ہم ماقبل میں علامہ ابو البقا علیہ الرحمۃ کا ارشاد نقل کر چکے ہیں کہ یہ فعل لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور یہ کہ الفوائد الشافیہ کے مصنف علیہ الرحمۃ اس (یا) کو مفعول بہ قرار دیتے ہیں۔ اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ یہ فعل متعدی ہے اور (یائے متکلم) منصوب بنزع خافض نہیں۔ رہی یہ بات کہ آپ فرماتے ہیں (ھکذا سمعت الخ) میں نے ایسا ہی سنا مولانا انور شاہ صاحب کشمیری سے جو آپ کے استاذ ہیں اور دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس تھے تو (ھکذا) کا مشار الیہ امور ثلثہ ہوں یا فقط مرا خیر۔ بہرصورت آپ کا سماع قابل اعتبار نہیں کیونکہ آپ کے حافظہ کا یہ حال ہے کہ اپنا لکھا یاد نہیں۔ اور فہم کی یہ حالت کہ باین فضیلت نحو میر بھی نہ سمجھ سکے جیسے کہ گذشتہ اوراق میں یہ بات اظھر من الشمس اور ابین من الامس ہو چکی اور اگر (قد یصدق) کے پیش نظر آپ کے سماع کا اعتبار کر لیا جائے تو مولانا انور شاہ صاحب کا یہ قول گذشتہ حوالجات کی موجودگی میں لائق اعتماد نہیں ہو سکتا جیسے کہ دیوبندی است کے حکیم معنوی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اپنی کتاب (تیسیر المبتدی) میں (اذا) کو حرف شرط کہنا نحو میر جیسی ابتدائی کتاب میں تصریح باسمیت کے باوجود قابل اعتماد نہیں۔ اور یہ دونوں صاحبان حوال مذکورہ میں اس قبیل سے ہیں کہ (اُلْحُوْدُ قَدْ یَکْبُوْ) رابعًا اس لئے کہ مطلقًا (انور) کہنا صحیح نہیں کہ (انور) بدون الف لام آپ کے استاذ کا علم ہے اور علم پر الف لام زائد اگرچہ آتا ہے مگر قیاسی نہیں کہ ہر شخص کو چھوٹ ہو جس علم پر چاہے داخل کرے بلکہ سماعی ہے۔ مگر آپ میں اتنی دور اندیشی کہاں۔ اللھم الا ان یجعل صفۃ۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل۔ بدانکہ فاعل اسمیست کہ پیش از وے فعلے باشد مسند بداں اسم

جان لو کہ فاعل وہ اسم ہے جس سے پیشتر ایسا فعل ہو جس کی نسبت کی گئی ہو اس اسم

Marfat.com

نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے اگر فعل لازم کے بعد کوئی منصوب واقع ہوتا ہے تو وہ دراصل مفعول بہ واقع نہیں ہوتا بلکہ منصوب بنزع خافض ہوتا ہے خافض حرف جر کو کہتے ہیں اور نزع کے معنی اکھیڑ دینے کے آتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرف جار کو ہٹائے جانے کی وجہ سے اس کو نصب آیا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب حرف جار کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے معنی مراد ہوتے ہیں تو اس وقت حرف جر نصب دیا کرتا ہے لہذا ایسے منصوب کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں جیسے جاءنی زید میں جاء فعل ہے اور یا ضمیر متکلم مفعول بہ نہیں ہے بلکہ منصوب بنزع الخافض ہے اصل عبارت یہ تھی جَاءَ اِلَیَّ زَیْدٌ یعنی میرے پاس زید آیا یہاں الی حرف جار کو حذف کر دیا گیا اور اس کے معنی یہاں مراد ہے اس لئے یا ضمیر متکلم منصوب بنزع الخافض ہے (هكذا سمعت من العلامة الاكبر شيخنا الانور نور الله مرقده) یہ کلام بچند وجوہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ منصوب بنزع الخافض فعل لازم کے بعد بھی واقع ہوتا ہے جیسے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ میں صراطک منصوب بنزع خافض ہے اور وہ خافض (علی) اور یہ (لَاَقْعُدَنَّ) فعل کے بعد واقع جو لازم ہے اور فعل متعدی کے بعد بھی واقع ہوتا ہے جیسے وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا میں (قومہ) منصوب بنزع خافض ہے وہ خافض (من) اور یہ (اختار) فعل کے بعد واقع جو متعدی ہے۔ لہذا (اگر فعل لازم کے بعد) کہنا غلط ہوا کہ اس سے بنظر مفہوم مخالف جو کلام الناس میں معتبر ہے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ حکم مذکور فعل لازم کے ساتھ مخصوص ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ثانیاً اس لئے کہ منصوب بنزع خافض کا ناصب حرف جار کو قرار دینا بھی غلط ہے کہ یہ کسی نحوی کا قول نہیں۔ نحات بصریہ فرماتے ہیں کہ فعل مذکور ناصب ہے اور کوفیہ فرماتے ہیں کہ (اسقاط حرف جار) ناصب ہے کما فی حاشیۃ الصبان جلد دوم ص۹۶ (نہ خود حرف جار جیسے کہ لکھ بیٹھے یہ فاضل نادار) اسی مسلک کوفیہ کے پیش نظر اس کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے (نزع خافض) سبب ہے منصوب ہونے کا کیونکہ (بنزع الخافض) میں (با) برائے سببیت ہے تو (نزع خافض) سبب ہوا منصوب ہونے کا اور منصوب ہونے کا سبب وہ جس کی وجہ سے نصب آئے اور جس کی وجہ سے نصب آتا ہے اس کو ناصب کہتے ہیں

Marfat.com

بہ طریق قیام فعل بداں اسم چوں زَیْدٌ در ضَرَبَ زَیْدٌ۔

کی جانب بایں طور کہ فعل کا قیام اُس اسم کے ساتھ ہو جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ زَیْدٌ میں۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے ماقبل میں بیان فرمایا تھا کہ فعل فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ اسموں کو نصب اب اس فصل میں ہر ایک کی تعریف بیان فرماتے ہیں۔ **سوال**۔ فاعل کی تعریف مذکور اُس کے کل افراد کو شامل نہیں کہ (مَا ضَرَبَ زَیْدٌ) میں واقع (زید) پر صادق نہیں آتی حالانکہ فاعل ہے کیونکہ اس مثال میں (زید) کے ساتھ (ضرب) قائم نہیں اس لئے کہ اُس کے معنی ہیں کہ زید نے نہیں مارا تو (ضرب) کی اُس سے نفی ہوئی نہ کہ (ضرب) کا اُس کے ساتھ قیام۔ **جواب**۔ فعل کے اُس اسم کی طرف مسند بطریق قیام ہونے سے مُراد یہ ہے کہ فعل معروف کی اُس اسم کی طرف نسبت ہو۔ خواہ نسبت ثبوتی ہو جیسے مثال کتاب میں یا نسبت سلبی جیسے اس مثال میں اور شک نہیں کہ اس (زید) پر فاعل کی تعریف مذکور بایں مُراد صادق ہے۔ کیونکہ اُس سے پہلے (ضَرَبَ) فعل معروف ہے جس کی نسبت سلبی اُس کی جانب ہو رہی ہے۔ مثال مذکور کی ترکیب گذر گئی۔

ومفعول مطلق مصدر یست کہ واقع شود بعد از فعلے وآں مصدر بمعنی

اور مفعول مطلق وہ مصدر منصوب ہے جو واقع ہو کسی فعل کے بعد اور وہ مصدر اسی فعل

آں فعل باشد چوں ضَرْبًا در ضَرَبْتُ ضَرْبًا و قِیَامًا در قُمْتُ قِیَامًا۔

کے معنی میں ہو جیسے ضَرْبًا ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں اور قِیَامًا قُمْتُ قِیَامًا میں۔

قولہ (بمعنی آں فعل باشد) اس میں معنی مضاف سے مراد معنی تضمنی حدثی ہیں اب معنی یہ ہوئے کہ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنی تضمنی حدثی میں ہو جیسے (ضربا) مثال مذکور میں مصدر ہے جو (ضربتُ) کے بعد واقع اور (ضربت) فعل کے معنی تضمنی حدثی اس کے معنی ہیں۔ یا یہ عبارت بتقدیر مضاف ہے یعنی (بمعنی مصدر آں فعل باشد) یعنی مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے مصدر کے ہم معنی ہو۔ جس کے معنی اُس فعل کے

Marfat.com

تو (بنزع خافض) ناصب ہوا لیکن یہ فاضل دیوبند ہیں اتنی سی بات سمجھنے سے کوسوں دور اختراع کرنے کے معتاد ہیں اور اپنی ہی ہیں مغمور۔ ثالثاً اس لیے کہ (جاء نی) میں (یائے متکلم) کو منصوب بنزع خافض قرار دینا اور اس کے مفعول بہ ہونے کا انکار کرنا اور (جاءنی) میں واقع (جاء) کو فعل لازم سمجھنا درست نہیں۔ ہم ماقبل میں علامہ ابوالبقا علیہ الرحمۃ کا ارشاد نقل کر چکے ہیں کہ یہ فعل لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور یہ کہ الفوائد الشافیہ کے مصنف علیہ الرحمۃ اس (یا) کو مفعول بہ قرار دیتے ہیں۔ اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ یہ فعل متعدی ہے اور (یائے متکلم) منصوب بنزع خافض نہیں۔ رہی یہ بات کہ آپ فرماتے ہیں (ھکذا سمعت الخ) میں نے ایسا ہی سنا مولانا انور شاہ صاحب کشمیری سے جو آپ کے اُستاذ ہیں اور دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس تھے تو (ھکذا) کا مشارٌ الیہ امور ثلثہ ہوں یا فقط امر اخیر۔ بہر صورت آپ کا سماع قابل اعتبار نہیں کیونکہ آپ کے حافظہ کا یہ حال ہے کہ اپنا لکھا یاد نہیں۔ اور فہم کی یہ حالت کہ باین فضیلت نحو میر بھی نہ سمجھ سکے جیسے کہ گذشتہ اوراق میں یہ بات اُظھَرُ مِنَ الشَّمس اور اَبْیَنُ مِنَ الاَمْسِ ہو چکی اور اگر (قد یصدق) کے پیش نظر آپ کے سماع کا اعتبار کر لیا جائے تو مولانا انور شاہ صاحب کا یہ قول گذشتہ حوالجات کی موجودگی میں لائق اعتماد نہیں ہو سکتا جیسے کہ دیوبندی امت کے حکیم معنوی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اپنی کتاب (تیسیر المبتدی) میں (اذا) کو حرف شرط کہنا نحو میر جیسی ابتدائی کتاب میں تصریح بِاسمیت کے باوجود قابل اعتماد نہیں۔ اور یہ دونوں صاحبان اقوال مذکورہ میں اس قبیل سے ہیں کہ (اَلْجَوَادُ قَدْ یَکْبُوْ) رابعاً اس لئے کہ (شیخنا الانور) کہنا صحیح نہیں کہ (انور) بدوں الف لام آپ کے اُستاذ کا علم ہے اور علم پر الف لام زائد اگرچہ آتا ہے مگر قیاسی نہیں کہ ہر شخص کو چھوٹ ہو جس علم پر چاہے داخل کر دے بلکہ سماعی ہے۔ مگر آپ میں اتنی دور اندیشی کہاں۔ اللھم الا ان یجعل صفۃ۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا   حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل۔ بدانکہ فاعل اسمیست کہ پیش از وے فعلے باشد مسند بداں اسم

جان لو کہ فاعل وہ اسم ہے جس سے پیشتر ایسا فعل ہو جس کی نسبت کی گئی ہو اس اسم

Marfat.com

ضمن میں مذکور ہیں جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں (ضربا) مصدر ہے اور یہ (ضربتُ) فعل کے بعد واقع ہے اور یہ (ضربًا) مصدر (ضربتُ) یعنی (ضَرَب) کے ہم معنی ہے اور (ضَرَب) مصدر کے معنی (ضَرَبْتُ) کے ضمن میں مذکور ہیں۔ **قولہ** (مصدریت) اس میں مصدر سے مراد مصدر منصوب کیونکہ مفعول مطلق منصوبات سے ہے۔

تنبیہ

۱۳۲ تا ۱۳۵

(المصباح المنیر ص۱۰۱) میں ہے کہ (جو مصدر فعل کے بعد ہم معنی فعل واقع ہو اُس کو مفعول مطلق کہتے ہیں۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ ہم معنی دو مترادف لفظوں کو کہتے ہیں اور مصدر و فعل اصطلاحی مترادف نہیں پھر ص۱۰۲ ۱۰۱ پر لکھا کہ (حضرت میر صاحب کا ارشاد۔ وآں مصدر بمعنی آں فعل باشد سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ میر صاحب کے نزدیک بھی یہی تو راجح ہے کہ مصدر کا فعل کے ساتھ ہم معنی ہونا کافی ہے۔ واللہ اعلم) یہ غلط بھی ہے اور میر علیہ الرحمۃ پر افترا بھی۔ وہ مصدر کو فعل اصطلاحی کے ہم معنی نہیں فرما سکتے۔ یہ تو دیوبندی ذہنیت ہے اور اور (مہر منیر ص۹۳) میں (ضربت ضربًا) کا ترجمہ کیا ہے (میں نے خوب خوب مارا) اور (قَعَدْتُ جُلُوْسًا) کا (میں اچھی طرح بیٹھا) یہ دونوں ترجمے بھی غلط ہیں۔ کیونکہ یہ ترجمے مفعول مطلق نوعی کے ہوئے اور مذکورہ مثالوں میں (ضربًا) اور (جلوسًا) مفعول مطلق نوعی نہیں بلکہ مفعول مطلق تاکیدی ہیں۔ ت ج

بر ہمی مکتب و ہمی مُلّا　　حال طفلاں زبوں شدہ است

مفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور درو واقع شود و اورا ظرف گویند و

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو اور اُس کو ظرف کہتے ہیں اور

ظرف بر دو گونہ است ظرف زمان چوں یَوْمَ در صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ و

ظرف دو قسم پر ہے ظرف زمان جیسے یوم۔ صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ میں اور

ظرف مکان چوں عِنْدَ در جَلَسْتُ عِنْدَكَ۔

ظرف مکان جیسے عِنْدَ جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں۔

Marfat.com

بہ طریق قیام فعل بداں اسم چوں زَیْدٌ در ضَرَبَ زَیْدٌ۔

کی جانب بایں طور کہ فعل کا قیام اُس اسم کے ساتھ ہو جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ زَیْدٌ میں۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے ماقبل میں بیان فرمایا تھا کہ فعل فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ اسموں کو نصب اب اس فصل میں ہرایک کی تعریف بیان فرماتے ہیں۔ سوال۔ فاعل کی تعریف مذکور اُس کے کل افراد کو شامل نہیں کہ (مَا ضَرَبَ زَیْدٌ) میں واقع (زید) پر صادق نہیں آتی حالانکہ فاعل ہے کیونکہ اس مثال میں (زید) کے ساتھ (ضرب) قائم نہیں اس لئے کہ اُس کے معنی ہیں کہ زید نے نہیں مارا تو (ضرب) کی اس سے نفی ہوئی نہ کہ (ضرب) کا اُس کے ساتھ قیام۔ **جواب**۔ فعل کے اُس اسم کی طرف مسند بطریق قیام ہونے سے مُراد یہ ہے کہ فعل معروف کی اُس اسم کی طرف نسبت ہو۔ خواہ نسبت ثبوتی ہو جیسے مثال کتاب میں یا نسبت سلبی جیسے اس مثال میں اور شک نہیں کہ اس (زید) پر فاعل کی تعریف مذکور بایں مُراد صادق ہے۔ کیونکہ اُس سے پہلے (ضَرَبَ) فعل معروف ہے جس کی نسبت سلبی اُس کی جانب ہو رہی ہے۔ مثال مذکور کی ترکیب گذر گئی۔

ومفعول مطلق مصدریست کہ واقع شود بعد از فعلے وآں مصدر بمعنی

اور مفعول مطلق وہ مصدر منصوب ہے جو واقع ہو کسی فعل کے بعد اور وہ مصدر اُسی فعل

آں فعل باشد چوں ضَرْبًا در ضَرَبْتُ ضَرْبًا وقِیَامًا در قُمْتُ قِیَامًا۔

کے معنی میں ہو جیسے ضَرْبًا ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں اور قِیَامًا قُمْتُ قِیَامًا میں۔

قولہ (بمعنی آں فعل باشد) اس میں معنی مضاف سے مراد معنی تضمنی حدثی ہیں اب معنی یہ ہوئے کہ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنی تضمنی حدثی میں ہو جیسے (ضَرْبًا) مثال مذکور میں مصدر ہے جو (ضَرَبْتُ) کے بعد واقع اور (ضربت) فعل کے معنی تضمنی حدثی اس کے معنی ہیں۔ یا یہ عبارت بتقدیر مضاف ہے یعنی (بمعنی مصدرِ آں فعل باشد) یعنی مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے مصدر کے ہم معنی ہو۔ جس کے معنی اُس فعل کے

Marfat.com

ظرف زمان۔ اُس کو کہتے ہیں جو (متی) کے جواب میں واقع ہو جیسے کسی نے تم سے سوال کیا (متیٰ صُمتَ) تم نے کب روزہ رکھا۔ اس کے جواب میں تم نے کہا (اَمسِ) یعنی میں کل گذشتہ روزہ رکھا تو (امس) ظرف زمان ہوا۔ اور ظرف مکان اُس کو کہتے ہیں جو (اَینَ) کے جواب میں واقع ہو جیسے کسی نے تم سے سوال کیا (اَینَ کُنتَ) تم کہاں تھے۔ اس کے جواب میں تم نے کہا (عِندَ زَیدٍ) یعنی میں زید کے پاس تھا۔ تو (عند) ظرف مکان ہوا۔

ترکیب

(صُمتُ یَومَ الجُمُعَۃِ) کی ترکیب گذر گئی (جَلَستُ عِندَكَ) میں (جَلَستُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم۔ (عند) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں تمہارے پاس بیٹھا۔

مفعول معہ اسمیست کہ مذکور باشد بعد از واو بمعنی مع چوں والجبات

مفعول معہ وہ اسم منصوب ہے جو ذکر کیا جائے بعد واو کے جو مع کے معنی میں ہو جیسے والجبات

در جَاءَ البَردُ وَالجُبَّاتِ ای مَعَ الجُبَّاتِ

جاء البرد والجبات۔ میں۔ یعنی مع الجبات۔

سوال۔ مفعول معہ کو (واو) بمعنی (مع) کے بعد ذکر کرنے سے کیا فائدہ۔ **جواب**۔ اس سے معیت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفعول معہ کو فعل کے فاعل کی معیت حاصل ہے جیسے مثال کتاب میں (الجبات) کو (آمد) میں (البرد) فاعل کی معیت حاصل ہوئی۔ کہ جُبّے جاڑے کے ساتھ تھے۔ یا فعل کے مفعول بہ کی جیسے کفاكَ وَزَیدًا دِرھَمٌ ترجمہ۔ تجھے اور زید دونوں کو ایک روپیہ کافی ہوگیا۔ اس میں (زیدًا) مفعول معہ ہے جس کو (کاف) مفعول بہ (مخاطب) کی کفایت درہم میں معیت حاصل کہ دونوں کو ایک درہم کفایت کی۔ **سوال**۔ مفعول معہ سے پیشتر (واو) کے بجائے (مع) کیوں نہیں لایا گیا۔

Marfat.com

ضمن میں مذکور ہیں جیسے ضَرَبتُ ضَرباً میں (ضربا) مصدر ہے اور یہ (ضربتُ) فعل کے بعد واقع ہے اور یہ (ضربا) مصدر (ضربتُ) یعنی (ضرب) کے ہم معنی ہے اور (ضرب) مصدر کے معنی (ضَرَبتُ) کے ضمن میں مذکور ہیں۔ **قولہ** (مصدریت) اس میں مصدر سے مراد مصدر منصوب کیونکہ مفعول مطلق منصوبات سے ہے۔

۱۳۲ تا ۱۳۵

تنبیہ

(المصباح المنیر ص۱۰۱) میں ہے کہ (جو مصدر فعل کے بعد ہم معنی فعل واقع ہو اُس کو مفعول مطلق کہتے ہیں۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ ہم معنی دو مترادف لفظوں کو کہتے ہیں اور مصدر وفعل اصطلاحی مترادف نہیں پھر ص۱۰۱ و ۱۰۲ پر لکھا کہ (حضرت میر صاحب کا ارشاد۔ وآں مصدر بمعنی آں فعل باشد سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ میر صاحب کے نزدیک بھی یہی تو راجح ہے کہ مصدر کا فعل کے ساتھ ہم معنی ہونا کافی ہے۔ واللہ اعلم) یہ غلط بھی ہے اور میر علیہ الرحمۃ پر افترا بھی۔ وہ مصدر کو فعل اصطلاحی کے ہم معنی نہیں فرما سکتے۔ یہ تو دیوبندی ذہنیت ہے اور اور (مہر منیر ص۹۳) میں (ضربت ضربا) کا ترجمہ کیا ہے (میں نے خوب مارا) اور (قعدتُ جلوساً) کا (میں اچھی طرح بیٹھا) یہ دونوں ترجمے بھی غلط ہیں۔ کیونکہ یہ ترجمے مفعول مطلق نوعی کے ہوئے اور مذکورہ مثالوں میں (ضربا) اور (جلوسا) مفعول مطلق نوعی نہیں بلکہ مفعول مطلق تاکیدی ہیں۔ سچ ہے۔

پر ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

مفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور درو واقع شود و اورا ظرف گویند و

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو اور اُس کو ظرف کہتے ہیں اور

ظرف بر دو گونہ است ظرف زمان چوں یومَ در صُمتُ یومَ الجُمُعَۃِ و

ظرف دو قسم پر ہے ظرف زمان جیسے یوم۔ صُمتُ یومَ الجُمُعَۃِ میں اور

ظرف مکان چوں عِندَ در جَلَستُ عِندَکَ۔

ظرف مکان جیسے عِندَ جَلَستُ عِندَکَ میں۔

Marfat.com

جواب۔ بنظر اختصار کہ (مع) دو حرفی ہے اور (واو) یک حرفی۔ مثال کتاب کی ترکیب گذر گئی۔

ترکیب

(کفی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (واو) بمعنی (مع) مبنی بر فتح (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہ (درھم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و مفعول لہ اسمیست کہ دلالت کند بر چیزے کہ سبب فعل مذکور باشد چوں

اور مفعول لہ ایسا اسم منصوب ہے جو دلالت کرے ایسی چیز پر جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے

إِكْرَامًا در قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ۔

اِکْرَامًا قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ میں۔

اگر کسی عبارت میں پانچوں مفعول مجتمع ہوں تو ان کو بایں ترتیب ذکر کرنا مناسب ہے کہ پہلے مفعول مطلق پھر وہ مفعول بہ جس کی جانب عامل متعدی بنفسہ ہو پھر وہ مفعول بہ جس کی طرف عامل بواسطہ حرف جار متعدی ہو پھر مفعول فیہ زمانی پھر مکانی پھر مفعول لہ پھر مفعول معہ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا زَيْدًا بِسَوْطٍ نَهَارًا هٰهُنَا تَادِيْبًا وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ۔ ترجمہ۔ میں نے حقیقۃً مارا زید کو کوڑے سے دن میں یہاں پر ادب سکھانے کے لئے طلوع آفتاب کے ساتھ۔

و حال اسمیست نکرہ کہ دلالت کند بر ہیئت فاعل چوں رَاكِبًا در جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا یا بر ہیئت مفعول چوں مَشْدُوْدًا در ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا

اور حال وہ اسم منصوب نکرہ ہے جو دلالت کرے فاعل کی حالت پر جیسے رَاكِبًا جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا میں یا مفعول کی حالت پر جیسے مَشْدُوْدًا ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا

یا بر ہیئت ہر دو چوں رَاكِبَيْنِ در لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ و فاعل و مفعول را

میں۔ یا دونوں کی حالت پر جیسے رَاكِبَيْنِ لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ میں اور فاعل و مفعول کو

Marfat.com

ظرف زمان۔ اس کو کہتے ہیں جو (متی) کے جواب میں واقع ہو جیسے کسی نے تم سے سوال کیا (متی صُمتَ) تم نے کب روزہ رکھا۔ اس کے جواب میں تم نے کہا (امس) یعنی میں کل گذشتہ روزہ رکھا تو (امس) ظرف زمان ہوا۔ اور ظرف مکان اُس کو کہتے ہیں جو (اَینَ) کے جواب میں واقع ہو جیسے کسی نے تم سے سوال کیا (اَینَ کُنتَ) تم کہاں تھے۔ اس کے جواب میں تم نے کہا (عندَ زیدٍ) یعنی میں زید کے پاس تھا۔ تو (عند) ظرف مکان ہوا۔

ترکیب

(صُمتُ یَومَ الجُمُعَۃِ) کی ترکیب گذر گئی (جَلَستُ عِندَکَ) میں (جَلَستُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ (عند) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ **ترجمہ۔ میں تمھارے پاس بیٹھا۔**

مفعول معہ چیست کہ مذکور باشد بعد از واو بمعنی مع چون والجبات

مفعول معہ وہ اسم منصوب ہے جو ذکر کیا جائے بعد واو کے جو مع کے معنی میں ہو جیسے والجبات

در جاءَ البَردُ وَالجُبّاتِ ای مع الجُبّاتِ

جاء البرد والجبات۔ میں۔ یعنی مع الجبات۔

سوال۔ مفعول معہ کو (واو) بمعنی مع کے بعد ذکر کرنے سے کیا فائدہ۔ **جواب** اس معیت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفعول معہ کو فعل کے فاعل کی معیت حاصل ہے جیسے مثال کتاب میں (الجبات) کو (آمد) میں (البرد) فاعل کی معیت حاصل ہوئی کہ جُبّے جاڑے کے ساتھ تھے۔ یا فعل کے مفعول بہ کی جیسے کَفَاکَ وَزَیداً درھم ترجمہ۔ تجھے اور زید دونوں کو ایک روپیہ کافی ہوگیا۔ اس میں (زیداً) مفعول معہ ہے جس کو (کاف) مفعول بہ (مخاطب) کی کفایت درہم میں معیت حاصل کہ دونوں کو ایک درہم سے کفایت کی۔ **سوال**۔ مفعول معہ سے پیشتر (واو) کے بجائے (مع) کیوں نہیں لایا گیا۔

Marfat.com

ذوالحال گویند۔ وآں غالباً معرفہ باشد و اگر نکرہ باشد حال را مقدم دارند چوں
ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم رکھتے ہیں جیسے
جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ۔ و حال جملہ نیز باشد چنانچہ رَأَیْتُ الْأَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ
جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ الْأَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ۔

ترکیب

(جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا) کی ترکیب گذر گئی (ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا) میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال (مشدودًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو باندھ کر مارا (لَقِیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز مبنی بر ضم۔ ذوالحال اول (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ ذوالحال دوم (راکبین) مثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (ھما) پوشیدہ ہے جس میں (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال اول و دوم تغلیباً کہ ذوالحال اول ضمیر متکلم ہے جس کے پیش نظر حال میں پوشیدہ ضمیر اس کی طرف راجع ہونے والی (انا) ہونا چاہیے اور ذوالحال دوم اسم ظاہر ہے جو حکم میں غائب کے ہوتا ہے تو حال میں پوشیدہ ضمیر اس کی طرف راجع ہونے والی (ھو) ہوگی جو ضمیر غائب ہے یعنی غائب کو متکلم پر تغلیب دے کر دونوں کو ضمیر غائب تعبیر کیا گیا تاکہ ایک صیغہ میں دو مختلف ضمیروں کا استتار نہ ہو کہ کلام عرب میں اس کی نظیر نہیں ملتی ھذا ما خطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال ہاں دو صیغوں میں ایک ضمیر کے استتار کی تصریح ملتی ہے جیسے ھذَا حُلْوٌ حَامِضٌ میں کہ (حُلْوٌ) اور (حَامِضٌ) کے مجموعہ میں

Marfat.com

جواب۔ بنظر اختصار کہ (مع) دو حرفی ہے۔ و (واو) یک حرفی۔ مثال کتاب کی ترکیب گذر گئی۔

ترکیب

(کفی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (واو) بمعنی (مع) مبنی بر فتح (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہ (درھم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و مفعول لہ اسمیست کہ دلالت کند بر چیزے کہ سبب فعل مذکور باشد چوں

اور مفعول لہ ایسا اسم منصوب ہے جو دلالت کرے ایسی چیز پر جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے

إِكْرَامًا در قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ۔

اِکْرَامًا قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ میں۔

اگر کسی عبارت میں پانچوں مفعول مجتمع ہوں تو اُن کو بایں ترتیب ذکر کرنا مناسب ہے کہ پہلے مفعول مطلق پھر وہ مفعول بہ جس کی جانب عامل متعدی بنفسہ ہو پھر وہ مفعول بہ جس کی طرف عامل بواسطہ حرف جار متعدی ہو پھر مفعول فیہ زمانی پھر مکانی پھر مفعول لہ پھر مفعول معہ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا زَيْدًا بِسَوْطٍ نَهَارًا هٰهُنَا تَادِيبًا وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ۔ ترجمہ۔ میں نے حقیقۃً مارا زید کو کوڑے سے دن میں یہاں پر ادب سکھلانے کے لئے طلوع آفتاب کے ساتھ۔

و حال اسمیست نکرہ کہ دلالت کند بر ہیئت فاعل چوں رَاكِبًا درجَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا یا بر ہیئت مفعول چوں مُشَدَّدًا در ضَرَبْتُ زَيْدًا مُشَدَّدًا

اور حال وہ اسم منصوب نکرہ ہے جو دلالت کرے فاعل کی حالت پر جیسے رَاكِبًا جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا میں یا مفعول کی حالت پر جیسے مُشَدَّدًا ضَرَبْتُ زَيْدًا مُشَدَّدًا

یا بر ہیئت ہر دو چوں رَاكِبَيْنِ در لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ و فاعل و مفعول۔

میں۔ یا دونوں کی حالت پر جیسے رَاكِبَيْنِ لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ میں اور فاعل و مفعول

Marfat.com

ایک ضمیر (ھو) مستتر ہے جو راجع بسوئے مبتدا۔ کما فی حاشیۃ العصام علیہ رحمۃ المنعام (یسیر) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اول اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً اور دوم اپنے حال سے مل کر مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید سے ملاقات کی درآنحالیکہ ہم دونوں سوار تھے (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (راکباً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال موخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال مقدم (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال موخر۔ ذوالحال مؤخر اپنے حال مقدم سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک مرد سوار ہو کر آیا۔ (رأیتُ) بترکیب سابق (الامیر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال (واو) حالیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (راکبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے امیر کو دیکھا درآنحالیکہ وہ سوار تھا۔

تنبیہ ۱۳۶ تا ۱۴۰

(المصلح المنیر ص۱۰۴) اور (مہر منیر ص۹۵ و ۹۶) میں (راکباً) اسم فاعل کو اور (مشدوداً) اسم مفعول کو اور (راکبین) اسم فاعل کو بدون ضم مرفوع حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کما مر۔ اور دوم نے (لقیت) میں (انا) ضمیر مستتر ذوالحال بتائی ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما سبق اور دوم نے (جاءَنِی رَاکِبًا رَجُلٌ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس کوئی آدمی سوار ہو کر آیا) یہ

Marfat.com

ذوالحال گویند وآں غالباً معرفہ باشد واگر نکرہ باشد حال را مقدم دارند چوں
ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو حال کو (اس پر) مقدم رکھتے ہیں جیسے
جَاءَنِیْ رَاكِبًا رَجُلٌ۔ و حال جملہ نیز باشد چنانچہ رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ۔
جَاءَنِیْ رَاكِبًا رَجُلٌ۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ۔

ترکیب

(جَاءَ زَیْدٌ رَاكِبًا) کی ترکیب گذر گئی (ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا) میں ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل رز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال (مشدودًا) فرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) مرفوع متصل پوشیدہ ئب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ لمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو باندھ کر مارا (لَقِیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون یغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز مبنی بر ضم۔ ذوالحال اول (زیدًا) مفرد صرف صحیح منصوب لفظاً۔ ذوالحال دوم (رَاكِبَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل یغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً نی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال اول و دوم تغلیباً کہ ذوالحال اول ضمیر متکلم ہے جس کے ش نظر حال میں پوشیدہ ضمیر اُس کی طرف راجع ہونے والی (انا) ہونا چاہئے اور ذوالحال دوم م ظاہر ہے جو حکم میں غائب کے ہوتا ہے تو حال میں پوشیدہ ضمیر اُس کی طرف راجع ہونے والی ھو) ہوگی جو ضمیر غائب ہے لیکن غائب کو متکلم پر تغلیب دے کر دونوں کو بضمیر غائب تعبیر یا گیا تاکہ ایک صیغہ میں دو مختلف ضمیروں کا استتار نہ ہو کہ کلام عرب میں اس کی نظیر نہیں ق ھذا ما خطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال ہاں دو صیغوں میں ایک ضمیر کے استتار یا تصریح ملتی ہے جیسے ھٰذَا حُلْوٌ حَامِضٌ۔ میں کہ (حُلْوٌ) اور (حَامِضٌ) کے مجموعہ میں

Marfat.com

بھی غلط ہے کہ (رجل) کے معنی (مرد) ہیں نہ آدمی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

وتمیز اسمیست کہ رفع ابہام کند از عدد چوں عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا

اور تمیز ایسا اسم منصوب ہے جو ابہام کو دور کرے معدود سے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا

یا از وزن چوں عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا از کیل چوں عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا از مساحت

یا موزون سے جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا کیل سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا ممسوح سے

چوں مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا **ومفعول بہ** اسمیست کہ فعل فاعل برو واقع

جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا اور مفعول بہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع

شود چوں ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا **بدانکہ** ایں ہمہ منصوبات بعد از تمامی جملہ باشند

ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا جان لو کہ یہ تمام منصوبات جملہ تمام ہونے کے بعد ہوتے ہیں

وجملہ بفعل وفاعل تمام شود وبدیں سبب گویند اَلْمَنْصُوْبُ فُضْلَةٌ۔

اور جملہ فعل و فاعل کے ساتھ تمام ہو جاتا ہے اور اسی سبب سے کہتے ہیں اَلْمَنْصُوْبُ فُضْلَةٌ۔

(عدد) سے مراد (معدود) ہے کیونکہ عدد میں ابہام نہیں جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔ کہ دس اور بارہ کے درمیانی مرتبہ کا نام ہے جس کو اردو میں (گیارہ) کہتے ہیں۔ ہاں (احد عشر) کا معدود باعتبار جنس مبہم ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ از قبیل درہم ہے یا کتاب یا ثوب وغیرہ۔ جب (درهمًا) کہا تو وہ جنسی ابہام دور ہوگیا اور معلوم ہوا کہ معدود از جنس درہم ہے اسی طرح (وزن سے مراد (موزون) اور (کیل) سے مراد (مکیل) اور (مساحت) سے مراد ممسوح۔ کہ ممسوح۔ مکیل۔ موزون۔ میں باعتبار جنس ابہام ہے نہیں معلوم کہ کس جنس سے ہیں۔ جب (زیتًا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہوگیا کہ وہ موزون روغن زیتون ہے۔ اور جب (برًّا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہوگیا کہ وہ مکیل گندم ہے۔ اور جب (سحابًا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہوگیا کہ وہ ممسوح ابر ہے (درہم) چاندی کا سکہ عرب میں رائج تھا جس کا وزن تین ماشے ۱½ سرخ چاندی۔ (رطل ایک باٹ ہے اسّی کے سیر سے سات چھٹانک روپیہ بھر اوپر۔ اور قفیز ایک پیمانہ ہے جس میں اسّی کے سیر سے تینتالیس سیر تین چھٹانک

Marfat.com

ایک ضمیر (ھو) مستتر ہے جو راجع بسوئے مبتدا۔ کما فی حاشیۃ العصام علیہ رحمۃ المنعام (ہم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اول اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً اور دوم اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید سے ملاقات کی درآنحالیکہ ہم دونوں سوار تھے (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) نون وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (راکباً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال مقدم (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال مؤخر۔ ذوالحال مؤخر اپنے حال مقدم سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک مرد سوار ہو کر آیا۔ (رأیتُ) بترکیب سابق (الامیر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال (واو) حالیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (راکبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے امیر کو دیکھا درآنحالیکہ وہ سوار تھا۔

تنبیہ

(١٢٣/١٤٠١)

المصباح المنیر (ص١٠١) اور مہر منیر (ص٩٥، ٩٦) میں (راکباً) اسم فاعل کو اور (مشدوداً) اسم مفعول کو اور (راکبین) اسم فاعل کو بدون ضم مرفوع حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کما مر۔ اور دوم نے (لقیت) میں (انا) ضمیر مستتر ذوالحال بتائی ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما سبق۔ اور دوم نے (جاءنی راکباً رجلٌ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس کوئی آدمی سوار ہو کر آیا یہ

ایک روپیہ بھر غلہ آتا ہے۔ (فُضلۃ) بفتح (فا) اور بضم دونوں ہے بمعنی بچی کھچی چیز۔ منصوبات کو (فضلہ) باین مناسبت کہتے ہیں کہ جملہ کی تمامیت میں ان کی طرف احتیاج نہیں۔ کہ نہ مسند ہوتے ہیں نہ مسند الیہ جس کی طرف جملہ محتاج ہوا کرتا ہے اور جن کی جملہ کہ ضرورت ہوتی ہے تو یہ باین معنی بچے کھچے ہوئے کو ضرورت سے زائد ہیں۔

ترکیب

(عندی احد عشر درھما) کی ترکیب اوائل کتاب میں گذر گئی (عندی رطل زیتا) میں (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رطل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز (زیتا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس روغن زیتون سات چھٹانک روپیہ بھر ہے (عندی) بترکیب سابق مفعول فیہ ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل او ر مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (قفیزان) مثنی مرفوع بالف ممیز (بُرّاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس چھیاسی سیر چھ چھٹانک دو روپئے بھر گندم ہیں۔ (ما) مشابہ بلیس مبنی بر سکون ملغی عن العمل بوجہ تقدم خبر (فی) حرف جار مبنی بر سکون (السماء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل

Marfat.com

بھی غلط ہے کہ (رجل) کے معنی (مرد) ہیں نہ آدمی۔ سچ ہے کہ

بے ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

وتمیز اسمیست کہ رفع ابہام کند از عدد چوں عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا

اور تمیز ایسا اسم منصوب ہے جو ابہام کو دور کرے معدود سے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا

یا از وزن چوں عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا از کیل چوں عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا از مساحت

یا موزون سے جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا مکیل سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا ممسوح سے

چوں مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا **ومفعول بہ** اسمیست کہ فعل فاعل برو واقع

جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا اور مفعول بہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع

شود چوں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا **بدانکہ** ایں ہمہ منصوبات بعد از تمامی جملہ باشند

ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا جان لو کہ یہ تمام منصوبات جملہ تمام ہونے کے بعد ہوتے ہیں

وجملہ بفعل وفاعل تمام شود وبدیں سبب گویند اَلْمَنْصُوْبُ فُضْلَةٌ۔

اور جملہ فعل وفاعل کے ساتھ تمام ہو جاتا ہے اور اسی سبب سے کہتے ہیں اَلْمَنْصُوْبُ فُضْلَةٌ۔

(عدد) سے مراد (معدود) ہے کیونکہ عدد میں ابہام نہیں جیسے احد عشر۔ کہ دس اور بارہ کے درمیانی مرتبہ کا نام ہے جس کو اردو میں (گیارہ) کہتے ہیں۔ ہاں (احد عشر) کا معدود باعتبار جنس مبہم ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ از قبیل درہم ہے یا کتاب یا ثوب وغیرہ۔ جب (درھمًا) کہا تو وہ جنسی ابہام دور ہو گیا اور معلوم ہوا کہ معدود از جنس درہم ہے اسی طرح (وزن سے مراد (موزون) اور (کیل) سے مراد (مکیل) اور (مساحت) سے مراد ممسوح۔ کہ ممسوح۔ مکیل۔ موزون۔ میں باعتبار جنس ابہام ہے نہیں معلوم کہ کس جنس سے ہیں۔ جب (زیتًا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہو گیا کہ وہ موزون روغن زیتون ہے۔ اور جب (برًّا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہو گیا کہ وہ مکیل گندم ہے۔ اور جب (سحابًا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہو گیا کہ وہ ممسوح ابر ہے (درہم) چاندی کا سکہ عرب میں رائج تھا جس کا وزن تین ماشے ۱⅕ سرخ چاندی۔ (رطل) ایک باٹ ہے اتی کے سیر سے سات چھٹانک روپیہ بھر اوپر۔ اور قفیز ایک پیمانہ ہے جس میں اتی کے سیر سے تینتالیس سیر تین چھٹانک

Marfat.com

صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم۔ (قدر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (راحۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز۔ (سحابا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آسمان میں ہتھیلی برابر ابر نہیں (ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا) کی ترکیب گذرگئی۔ (المنصوب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (فضلۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اسم منصوب زائد از ضرورت ہوتا ہے۔

تنبیہ ۱۴۲۱ا ۱۴۲۱

(المصباح المنیر صہ۱۰۶) میں اور (مہر منیر صہ۹۵) میں ہے کہ (عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا) اس میں درھما تمیز نے احد عشر کے عدد میں جو ابہام تھا اس کو رفع کر دیا **اقول** یہ غلط ہے کہ عدد میں ابہام ہی کہاں تھا جو درھما نے رفع کر دیا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عدد سے مراد معدود ہے اور اسی میں باعتبار جنس ابہام ہے جس کو درھما نے دور کر دیا۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو کیا خبر۔ پھر اول نے اسی صہ۱۰۱ پر اور دوم نے صہ۹۸ پر (مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا) کی ترکیب میں (ما) مشابہ بلیس کو باوجود تقدم خبر عامل قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ تقدم خبر سے عمل باطل ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ (ما) کے عمل کے واسطے ترتیب بھی شرط ہے کہ مرفوع مقدم اور منصوب مؤخر ہو تاکہ فرع یعنی (ما) کا مرتبہ اصل یعنی (لیس) سے پست رہے کہ اصل کے لئے یہ شرط نہیں ہاں بر قول بعض جو ترتیب کو شرط قرار نہیں دیتے لیکن یہ قول خلاف جمہور ہے جس سے یہ فاضلان دیوبند غافل ہیں۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

ایک روپیہ بھر غلہ آتا ہے۔ (فُضلۃ) بفتح (فا) اور بضم دونوں ہے۔ بمعنی بچی کھچی چیز، منصوبات کو (فضلہ) بایں مناسبت کہتے ہیں کہ جملہ کی تمامیت میں ان کی طرف احتیاج نہیں۔ کہ نہ مسند ہوتے ہیں نہ مسند الیہ جس کی طرف جملہ محتاج ہوا کرتا ہے اور جن کی جملہ کو ضرورت ہوتی ہے تو یہ بایں معنی بچے کھچے ہوئے کو ضرورت سے زائد ہیں۔

ترکیب

(عندی احد عشر درهما) کی ترکیب اوائل کتاب میں گذر گئی (عندی رطل زیتا) میں (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رطل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز (زیتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس روغن زیتون سات چھٹانک روپیہ بھر ہے (عندی) بترکیب سابق مفعول فیہ ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (قفیزان) مثنی مرفوع بالف ممیز (بُرّاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس چھیاسی سیر چھ چھٹانک دو روپئے بھر گندم ہیں۔ (ما) مشابہ بلیس مبنی بر سکون ملغی عن العمل بوجہ تقدم خبر (فی) حرف جار مبنی بر سکون (السماء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل

Marfat.com

فصل۔ بدانکہ فاعل بر دو قسم است مظہر چوں ضَرَبَ زَیْدٌ۔ و مضمر
جان لو کہ فاعل دو قسم پر ہے مظہر جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اور مضمر
بارز چوں ضَرَبْتُ و مضمر مستتر یعنی پوشیدہ چوں زَیْدٌ ضَرَبَ کہ فاعل ضَرَبَ
بارز جیسے ضَرَبْتُ اور مضمر مستتر یعنی پوشیدہ جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ کہ فاعل ضَرَبَ
ھُوَ است در ضَرَبَ مستتر۔ بدانکہ چوں فاعل مؤنث حقیقی باشد یا ضمیر مؤنث
کا ھُوَ ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ۔ جان لو کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو یا ضمیر مؤنث تو
علامت تانیث در فعل لازم باشد چوں قَامَتْ ھِنْدٌ و ھِنْدٌ قَامَتْ اَیْ ھِیَ۔
علامت تانیث فعل میں لازم ہوتی ہے جیسے قَامَتْ ھِنْدٌ اور ھِنْدٌ قَامَتْ اَیْ ھِیَ۔
و در مظہر مؤنث غیر حقیقی و در مظہر جمع تکسیر دو وجہ روا باشد چوں طَلَعَ الشَّمْسُ و
اور مظہر مؤنث غیر حقیقی اور مظہر جمع تکسیر میں دو وجہ روا ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ و
طَلَعَتِ الشَّمْسُ و قَالَ الرِّجَالُ و قَالَتِ الرِّجَالُ۔
طَلَعَتِ الشَّمْسُ و قَالَ الرِّجَالُ و قَالَتِ الرِّجَالُ۔

سوال۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل کی تانیث لازم ہے۔ یہ حکم صحیح نہیں کیونکہ اہل عرب کا استعمال اس کے خلاف ہے وہ بولتے ہیں (سَارَ النَّاقَۃُ) اس میں (ناقہ) فاعل مؤنث حقیقی ہے پھر بھی فعل کو مؤنث نہیں لائے۔
جواب۔ یہاں پر مؤنث حقیقی سے مراد وہ جو نوع انسان سے ہو اور (ناقہ) مؤنث حقیقی تو ہے مگر نوع انسان سے نہیں۔ نظر برآں جب فاعل مؤنث حقیقی نوع انسان سے ہو تو فعل کی تانیث لازم ہوتی ہے۔ **سوال**۔ فاعل جب ضمیر مؤنث ہو تو بھی فعل کی تانیث لازم ہے اس ضمیر مؤنث سے مراد ضمیر مؤنث حقیقی یا ضمیر مؤنث غیر حقیقی۔ **جواب**۔ عام مراد ہے خواہ مؤنث حقیقی کی طرف راجع ہونے والی ضمیر فاعل ہو یا مؤنث غیر حقیقی کی طرف راجع ہونے والی۔ دونوں صورت میں فعل کی تانیث لازم ہے۔ چنانچہ (قَامَتْ ھِنْدٌ) مثال ہے اُس فاعل مؤنث حقیقی کی جو نوع انسان سے ہے۔ اور (ھِنْدٌ قَامَتْ) مثال ہے اُس فاعل کی جو ضمیر ہے راجع بسوئے مؤنث حقیقی از نوع انسان اور اس فاعل

Marfat.com

صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم۔ (قدر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (راحۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز۔ (سحابا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آسمان میں ہتھیلی برابر ابر نہیں (ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا) کی ترکیب گذر گئی۔ (المنصوب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (فضلۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اسم منصوب زائد از ضرورت ہوتا ہے۔

تنبیہ

(المصباح المنیر ص۱۰۱) میں اور (مہر منیر ص۹۷) میں ہے کہ (عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا) اس میں درھما تمیز نے احد عشر کے عدد میں جو ابہام تھا اس کو رفع کر دیا **اقول** یہ غلط ہے کہ عدد میں ابہام ہی کہاں تھا جو درھما نے رفع کر دیا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عدد سے مراد معدود ہے اور اسی میں باعتبار جنس ابہام ہے جس کو درھما نے دور کر دیا۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو کیا خبر۔ پھر اول نے اسی ص۱۰۱ پر اور دوم نے ص۹۹ پر (مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا) کی ترکیب میں (ما) مشابہ بلیس کو باوجود تقدم خبر عامل قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ تقدم خبر سے عمل باطل ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ (ما) کے عمل کے واسطے ترتیب بھی شرط ہے کہ مرفوع مقدم اور منصوب مؤخر ہو تاکہ فرع یعنی (ما) کا مرتبہ اصل یعنی (لیس) سے پست رہے کہ اصل کے لئے یہ شرط نہیں الا قول بعض جو ترتیب کو شرط قرار نہیں دیتے لیکن یہ قول خلاف جمہور ہے جس سے یہ فاضلان دیوبند غافل ہیں۔ سچ ہے کہ:

یہ ہمی مکتب وہ ہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

کی مثال جو ضمیر ہو راجع بسوئے مؤنث غیر حقیقی یہ ہے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ اس میں ضمیر فاعل (ھی) ہے جو راجع بسوئے (الشمس) اور وہ مؤنث غیر حقیقی ہے اور جب مؤنث غیر حقیقی فاعل ہو یا جمع تکسیر تو فعل کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ یہ مؤنث غیر حقیقی کی مثال ہے اور جمع تکسیر کی مثال جیسے قَالَ الرِّجَالُ اور قَالَتِ الرِّجَالُ۔ یہی حکم ہے جمع مؤنث سالم کا جیسے جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ اور جَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ

سوال۔ اگر فاعل ضمیر ہو راجع بسوئے جمع تکسیر تو اُس کا حکم کیا ہے۔ جواب۔ جمع تکسیر اگر عاقل کی ہے تو فعل کی تذکیر بضمیر (واو) بھی جائز ہے جیسے الرجال قاموا اور تانیث بھی بضمیر واحد مؤنث جیسے الرجال قامت۔ اور جمع تکسیر اگر غیر عاقل کی ہے تو فعل کی تانیث بضمیر واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں جائز جیسے الایام مضت اور الایام مضین۔ اور اگر مؤنث لفظی ایسا اسم ہے جس کو حیوان نر اور مادہ دونوں پر اطلاق کرتے ہیں جیسے حَمَامَۃ کبوتر اور کبوتری دونوں پر بولا جاتا ہے اور (نملۃ) چیونٹی اور چیونٹے دونوں پر بولتے ہیں پس اگر یہ فاعل واقع ہو تو فعل کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہے۔ خواہ اُس کا مصداق نر ہو یا مادہ جیسے قَالَتْ نَمْلَۃٌ بھی جائز اور قَالَ نَمْلَۃٌ بھی جائز۔ ھذا والتفصیل فی المطولات۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باریک بیں نظر

جلیل القدر تابعی حضرت قتادہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفے میں تشریف لائے۔ یہ سُن کر لوگ جوق در جوق حاضر ہونے لگے تاکہ زیارت سے مشرف ہوں اور علوم کا استفادہ کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا (سَلُوْنِیْ مَا شِئْتُمْ) جو چاہو پوچھو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر تھے جوانی کا عالم تھا آپ نے (نَمْلَۃ) کے متعلق سوال کیا کہ وہ نر تھی یا مادہ جس کو قرآن کریم نے سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں بیان فرمایا ہے اور جس نے تین میل کے فاصلے سے آپ کے لشکر کو دیکھ کر کہا تھا اے چیونٹیو اپنے اپنے بل میں داخل ہو جاؤ۔ کہیں لشکر بے توجہی میں تمھیں کچل نہ ڈالے۔ اس پر حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہو گئے پھر امام اعظم

Marfat.com

فصل۔ بدانکہ فاعل بر دو قسم است مظہر چوں ضَرَبَ زَیْدٌ۔ و مضمر
جان لو کہ فاعل دو قسم پر ہے مظہر جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اور مضمر
بارز چوں ضَرَبْتُ و مضمر مستتر یعنی پوشیدہ چوں زَیْدٌ ضَرَبَ کہ فاعل ضَرَبَ
بارز جیسے ضَرَبْتُ اور مضمر مستتر یعنی پوشیدہ جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ کہ فاعل ضَرَبَ
هُوَ است در ضَرَبَ مستتر۔ بدانکہ چوں فاعل مؤنث حقیقی باشد یا ضمیر مؤنث
کا هُوَ ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ۔ جان لو کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو یا ضمیر مؤنث تو
علامت تانیث در فعل لازم باشد چوں قَامَتْ هِنْدٌ و هِنْدٌ قَامَتْ اَیْ هِیَ۔
علامت تانیث فعل میں لازم ہوتی ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ اور هِنْدٌ قَامَتْ اَیْ هِیَ۔
و در مظہر مؤنث غیر حقیقی و در مظہر جمع تکسیر دو وجہ روا باشد چوں طَلَعَ الشَّمْسُ و
اور مظہر مؤنث غیر حقیقی اور مظہر جمع تکسیر میں دو وجہ روا ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ و
طَلَعَتِ الشَّمْسُ و قَالَ الرِّجَالُ و قَالَتِ الرِّجَالُ۔
طَلَعَتِ الشَّمْسُ و قَالَ الرِّجَالُ و قَالَتِ الرِّجَالُ۔

سوال۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل کی تانیث لازم ہے۔ یہ حکم صحیح نہیں کیونکہ اہل عرب کا استعمال اس کے خلاف ہے وہ بولتے ہیں (سَارَ النَّاقَۃُ) اس میں (ناقہ) فاعل مؤنث حقیقی ہے پھر بھی فعل کو مؤنث نہیں لائے۔
جواب۔ یہاں پر مؤنث حقیقی سے مراد وہ جو نوع انسان سے ہو اور (ناقہ) مؤنث حقیقی تو ہے مگر نوع انسان سے نہیں۔ نظر برآں جب فاعل مؤنث حقیقی نوع انسان سے ہو تو فعل کی تانیث لازم ہوتی ہے۔ **سوال۔** فاعل جب ضمیر مؤنث ہو تو بھی فعل کی تانیث لازم ہے اس ضمیر مؤنث سے مراد ضمیر مؤنث حقیقی یا ضمیر مؤنث غیر حقیقی۔ **جواب۔** عام مراد ہے خواہ مؤنث حقیقی کی طرف راجع ہونے والی ضمیر فاعل ہو یا مؤنث غیر حقیقی کی طرف راجع ہونے والی۔ دونوں صورت میں فعل کی تانیث لازم ہے۔ چنانچہ (قَامَتْ هِنْدٌ) مثال ہے اُس فاعل مؤنث حقیقی کی جو نوع انسان سے ہے۔ اور (هِنْدٌ قَامَتْ) مثال ہے اُس فاعل کی جو ضمیر ہے راجع بسوئے مؤنث حقیقی از نوع انسان اور اُس فا

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا کہ وہ مادہ تھی کسی نے کہا کہ آپ کو کہاں سے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سے۔ بایں طور کہ فرمایا (قالت نملۃ) اور (قال نملۃ) نہ فرمایا۔ حالانکہ دونوں جائز ہیں (قال) سہ حرفی ہے اور اقصر اور (قالت) چہار حرفی ہے اور اطول۔ تو اقصر کو ترک کرکے اطول کو اختیار کرنا اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ مادہ تھی ورنہ اقصر اختیار کرنا چاہئے تھا کہ خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ۔ **سوال**۔ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوا پر سفر فرماتے تھے۔ پھر چیونٹی کو کچل ڈالنے کا خطرہ کیوں ہوا؟ **جواب**۔ اس مقام پر وہ مع لشکر اُترنے والے تھے اس لئے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ بے توجہی میں کچل نہ ڈالیں۔ **سوال**۔ چیونٹی کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ اس مقام پر اُتریں گے۔ **جواب**۔ اللہ عزوجل کے بتانے سے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ چیونٹی کو بھی علم غیب ہوتا ہے۔ جب چیونٹی کے لئے علم غیب ثابت ہے تو انبیائے کرام کے علم غیب میں کلام کرنا کس قدر بے عقلی اور کور باطنی ہے۔

تنبیہ [۱۴۳]

(المصباح المنیر[۱۰۹]) میں ہے کہ (اگر جمع تکسیر مؤنث ہو تو فاعل کی رعایت کرتے ہوئے فعل کو مؤنث ہی لایا جائے گا جیسے (قَالَتْ نِسْوَۃٌ) **اقول** یہ غلط ہے۔ نحو میر کے بھی خلاف ہے اور قرآن کریم کے بھی خلاف۔ **نحو میر** کے خلاف اس لئے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے مطلقاً مظہر جمع تکسیر میں دو وجہ (تذکیر و تانیثِ فعل) جائز بتائی ہیں۔ خواہ وہ جمع تکسیر مذکر کی ہو یا مؤنث کی۔ اور قرآن کریم کے خلاف اس لئے کہ سورہ یوسف شریف میں ہے (وَقَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ) دیکھئے وہی (نسوۃ) جمع تکسیر فاعل ظاہر ہے اور فعل (قال) مذکر لایا گیا۔ نظر برآں یہ کہنا باطل ہوا کہ (فعل کو مؤنث ہی لایا جائے گا) معلوم ہوتا ہے کہ ان فاضل دیوبند کو قرآن کریم کی تلاوت کا اتفاق نہیں ہوتا۔ اور ہو بھی تو اتنی سمجھ کہاں۔ جو نحو میر نہ سمجھے وہ سمجھ سکتا ہے حدیث و قرآن۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

کی مثال جو ضمیر ہو راجع بسوئے مؤنث غیر حقیقی یہ ہے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ اس میں ضمیر فاعل (ھی) ہے جو راجع بسوئے (الشمس) اور وہ مؤنث غیر حقیقی ہے اور جب مؤنث غیر حقیقی فاعل ہو یا جمع تکسیر تو فعل کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ یہ مؤنث غیر حقیقی کی مثال ہے اور جمع تکسیر کی مثال جیسے قَالَ الرِّجَالُ اور قَالَتِ الرِّجَالُ۔ یہی حکم ہے جمع مؤنث سالم کا جیسے جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ اور جَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ **سوال**۔ اگر فاعل ضمیر ہو راجع بسوئے جمع تکسیر تو اُس کا حکم کیا ہے۔ **جواب**۔ جمع تکسیر اگر عاقل کی ہے تو فعل کی تذکیر بضمیر (واو) بھی جائز ہے جیسے الرجال قاموا اور تانیث بھی بضمیر واحد مؤنث جیسے الرجال قامت۔ اور جمع تکسیر اگر غیر عاقل کی ہے تو فعل کی تانیث بضمیر واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں جائز جیسے الایام مضت اور الایام مضین۔ اور اگر مؤنث لفظی ایسا اسم ہے جس کو حیوان نر اور مادہ دونوں پر اطلاق کرتے ہیں جیسے حَمَامَۃٌ کبوتر اور کبوتری دونوں پر بولا جاتا ہے اور (نملۃ) چیونٹی اور چیونٹے دونوں پر بولتے ہیں پس اگر یہ فاعل واقع ہو تو فعل کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہے۔ خواہ اُس کا مصداق نر ہو یا مادہ جیسے قَالَتْ نَمْلَۃٌ بھی جائز اور قَالَ نَمْلَۃٌ بھی جائز۔ ھذا والتفصیل فی المطولات۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باریک بین نظر

جلیل القدر تابعی حضرت قتادہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفے میں تشریف لائے۔ یہ سُن کر لوگ جوق در جوق حاضر ہونے لگے تاکہ زیارت سے مشرف ہوں اور علوم کا استفادہ کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا (سَلُوْنِیْ مَا شِئْتُمْ) جو چاہو پوچھو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر تھے جوانی کا عالم تھا آپ نے (نملۃ) کے متعلق سوال کیا کہ وہ نر تھی یا مادہ جس کو قرآن کریم نے سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں بیان فرمایا ہے اور جس نے تین میل کے فاصلے سے آپ کے لشکر کو دیکھ کر کہا تھا اے چیونٹیو اپنے اپنے بل میں داخل ہو جاؤ۔ کہیں لشکر بے توجہی میں تمھیں کچل نہ ڈالے۔ اس پر حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہو گئے پھر امام اعظم

Marfat.com

قسم دوم مجہول - بدانکہ فعل مجہول بجائے فاعل مفعول بہ را رفع کند
دوسری قسم مجہول جان لو کہ فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے
و باقی مفعولات را بنصب چوں ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا
اور باقی مفعولات کو نصب جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا
شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ - و فعل مجہول را فِعْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ
شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ - اور فعل مجہول کو فِعْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ
گویند و مرفوعش را مفعول مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ گویند -
کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں -

(جو فعل) فاعل کی طرف منسوب نہ ہو اُس کو (فعل مجہول) کہتے ہیں اور (فعل مالم یسم فاعلہ) بھی اور (مبنی للمفعول) بھی اور ایسے فعل کے مرفوع کو (مفعول مالم یسم فاعلہ) کہتے ہیں اور (نائب فاعل) بھی - **سوال** - کیا مفعول بہ کے سوا اور مفعولات بھی نائب فاعل ہوتے ہیں - **جواب** - مفعولات پانچ ہیں - ان میں سے مفعول مطلق تاکیدی - مفعول لہ - مفعول معہ نائب فاعل نہیں ہوتے - مفعول مطلق نوعی - مفعول مطلق عددی - مفعول فیہ زمانی معین - مفعول فیہ مکانی معین - نائب فاعل ہو سکتے ہیں لیکن اس وقت جبکہ کلام میں مفعول بہ نہ ہو ورنہ نائب فاعل ہونے کے لئے وہ متعین ہے جیسے (ضُرِبَ ضَرْبٌ شَدِیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ) اس مثال میں مفعول بہ نہیں لہٰذا مفعول مطلق نوعی کو نائب فاعل بنایا گیا - ترجمہ - شدید مار ماری گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے (ضُرِبَ ضَرْبَۃٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ) اس میں مفعول مطلق عددی کو نائب فاعل بنایا گیا - ترجمہ - ایک مار ماری گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے (ضُرِبَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا) اس میں مفعول فیہ زمانی معین کو نائب فاعل بنایا گیا - ترجمہ - یوم جمعہ کو بضرب شدید امیر کے سامنے مارا گیا - یعنی یوم جمعہ میں امیر کے سامنے ضرب شدید واقع ہوئی (ضُرِبَ اَمَامُ الْاَمِیْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ضَرْبًا شَدِیْدًا) اس میں مفعول فیہ مکانی معین کو نائب فاعل بنایا - ترجمہ - جمعہ کے دن بضرب شدید امیر کا سامنا مارا گیا - یعنی جمعہ کے دن ضرب شدید امیر کے مواجہہ میں واقع ہوئی -

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا کہ وہ مادہ تھی کسی نے کہا کہ آپ کو کہاں سے معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سے۔ بایں طور کہ فرمایا (قالت نملۃ) اور (قال نملۃ) نہ فرمایا۔ حالانکہ دونوں جائز ہیں (قال) سہ حرفی ہے اور اقصر اور (قالت) چہار حرفی ہے اور اطول۔ تو اقصر کو ترک کر کے اطول کو اختیار کرنا اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ مادہ تھی ورنہ اقصر اختیار کرنا چاہئے تھا کہ خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ۔ **سوال**۔ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوا پر سفر فرماتے تھے۔ پھر چیونٹی کو کچل ڈالنے کا خطرہ کیوں ہوا؟ **جواب**۔ اس مقام پر وہ مع لشکر اترنے والے تھے اس لئے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ بے توجہی میں کچل نہ ڈالیں۔ **سوال**۔ چیونٹی کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ اس مقام پر اتریں گے۔ **جواب**۔ اللہ عزوجل کے بتانے سے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ چیونٹی کو بھی علم غیب ہوتا ہے۔ جب چیونٹی کے لئے علم غیب ثابت ہے تو انبیائے کرام کے علم غیب میں کلام کرنا کس قدر بے عقلی اور کور باطنی ہے۔

تنبیہ [۱۴۳]

(المصباح المنیر ص۱) میں ہے کہ (اگر جمع تکسیر مؤنث ہو تو فاعل کی رعایت کرتے ہوئے فعل کو مؤنث ہی لایا جائے گا جیسے (قَالَتْ نِسْوَۃٌ) **اقول** یہ غلط ہے۔ نحو میر کے بھی خلاف ہے اور قرآن کریم کے بھی خلاف۔ نحو میر کے خلاف اس لئے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے مطلقاً مظہر جمع تکسیر میں دو وجہ (تذکیر و تانیثِ فعل) جائز بتائی ہیں۔ خواہ وہ جمع تکسیر مذکر کی ہو یا مؤنث کی۔ اور قرآن کریم کے خلاف اس لئے کہ سورہ یوسف شریف میں ہے (وَقَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ) دیکھئے وہی (نسوۃ) جمع تکسیر فاعل ظاہر ہے اور فعل (قال) مذکر لایا گیا۔ نظر برآں یہ کہنا باطل ہوا کہ (فعل کو مؤنث ہی لایا جائے گا) معلوم ہوتا ہے کہ ان فاضل دیوبند کو قرآن کریم کی تلاوت کا اتفاق نہیں ہوتا۔ اور ہو بھی تو اتنی سمجھ کہاں۔ جو نحو میر نہ سمجھے وہ سمجھ سکتا ہے حدیث و قرآن۔ سچ ہے کہ:

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حالِ طفلاں زبوں نشدہ است

Marfat.com

سوال۔ آپ نے مفعول فیہ زمانی اور مکانی میں (معین) کی قید کیوں بیان کی۔ جواب۔ اس لئے کہ غیر معین نائب فاعل نہیں ہوتا جیسے (حین) اور (مکان) چنانچہ (ضُرِبَ حِیْنٌ) یا (ضُرِبَ مَکَانٌ) نہ کہا جائے گا۔ سوال۔ مفعول بہ کی دو قسم ہیں۔ اول مفعول بہ بلا واسطہ جیسے (ضَرَبْتُ زَیْدًا) میں (زیدًا)۔ دوم مفعول بہ بواسطہ جیسے (مررت بزید) میں (زید) تو کیا دونوں مفعول بہ نائب فاعل ہو سکتے ہیں یا صرف اول۔ جواب۔ دونوں نائب فاعل ہوتے ہیں چنانچہ جب مفعول بہ بواسطہ کو نائب فاعل بنایا جائے تو یوں کہیں گے (مُرَّ بِزَیْدٍ) اس میں (زیدٍ) نائب فاعل ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع۔ مخفی نہ رہے کہ ہیچ قسم مسائل اس کتاب میں بیان کرنے کے لائق نہیں کیونکہ آجکل کے پڑھنے والے متحمل نہ ہو سکیں گے۔ لیکن دیوبندی ست جدا ہے۔ یہ فاضلانِ دیوبند ابتدائے کتاب سے ایسے مسائل بیان کرتے چلے آرہے ہیں اور وہ بھی غلط نظر۔ بر آں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے لئے ہم نے بھی اب تک مجبوراً بیان کئے اور کریں گے۔

ترکیب

جملہ مذکورہ میں (ضرب) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (یوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الجمعۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ زمانی (امام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الامیر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مکانی (ضربًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (شدیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ۔ صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی (فی) حرف جار مبنی بر سکون (دار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (الامیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور

Marfat.com

قسم دوم مجہول۔ بدانکہ فعل مجہول بجائے فاعل مفعول بہ را رفع کند
دوسری قسم مجہول جان لو کہ فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے
و باقی مفعولات را بنصب چوں ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا
اور باقی مفعولات کو نصب جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا
شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ۔ و فعل مجہول را فِعْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ
شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَادِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ۔ اور فعل مجہول کو فِعْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ
گویند و مرفوعش را مفعول مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ گویند۔
کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں۔

(جو فعل) فاعل کی طرف منسوب نہ ہو اُس کو (فعل مجہول) کہتے ہیں اور (فعل مالم یسم فاعلہ) بھی اور (مبنی للمفعول) بھی اور ایسے فعل کے مرفوع کو (مفعول مالم یسم فاعلہ) کہتے ہیں اور (نائب فاعل) بھی۔ سوال۔ کیا مفعول بہ کے سوا اور مفعولات بھی نائب فاعل ہوتے ہیں۔ جواب۔ مفعولات پانچ ہیں۔ ان میں سے مفعول مطلق تاکیدی۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ نائب فاعل نہیں ہوتے۔ مفعول مطلق نوعی۔ مفعول مطلق عددی۔ مفعول فیہ زمانی معین۔ مفعول فیہ مکانی معین۔ نائب فاعل ہو سکتے ہیں لیکن اس وقت جبکہ کلام میں مفعول بہ نہ ہو ورنہ نائب فاعل ہونے کے لئے وہ متعین ہے جیسے (ضُرِبَ ضَرْبٌ شَدِیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ) اس مثال میں مفعول بہ نہیں لہٰذا مفعول مطلق نوعی کو نائب فاعل بنایا گیا۔ ترجمہ۔ شدید مار ماری گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے (ضُرِبَ ضَرْبَۃٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ) اس میں مفعول مطلق عددی کو نائب فاعل بنایا گیا۔ ترجمہ۔ ایک مار ماری گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے (ضُرِبَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا) اس میں مفعول فیہ زمانی معین کو نائب فاعل بنایا گیا۔ ترجمہ۔ یوم جمعہ کو بضرب شدید امیر کے سامنے مارا گیا۔ یعنی یوم جمعہ میں امیر کے سامنے ضرب شدید واقع ہوئی (ضُرِبَ اَمَامُ الْاَمِیْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ضَرْبًا شَدِیْدًا) اس میں مفعول فیہ مکانی معین کو نائب فاعل بنایا۔ ترجمہ۔ جمعہ کے دن بضرب شدید امیر کا سامنا مارا گیا۔ یعنی جمعہ کے دن ضرب شدید امیر کے مواجہہ میں واقع ہوئی۔

Marfat.com

مل کر ظرف لغو۔ (تادیبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہ (واو) بمعنی (مع) مبنی بر فتح (الخشبۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہ۔ فعل اپنے نائب فاعل۔ مفعول فیہ زمانی۔ مفعول فیہ مکانی۔ مفعول مطلق نوعی۔ ظرف لغو۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ زید پر شدید مار پڑی لکڑی سے جمعہ کے دن امیر کے سامنے۔ امیر کے گھر میں ادب سکھانے کے لئے۔

۱۴۴ تا ۱۴۸

تنبیہ

(المصباح المنیر ۱۰۹) میں اور (مہر منیر صفحہ) میں بالفاظ مختلف ہے (لیکن اگر جملہ میں مفعول بہ موجود نہ ہو مگر دیگر مفاعیل موجود ہوں تو جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بنا کر مرفوع کیا جاسکتا ہے کسی خاص مفعول کی کوئی تخصیص نہیں ہے جیسے ذھب بزید امام الامیر ذھابا یوم الجمعۃ۔ زید کو جمعہ کے دن امیر کے سامنے اچھی طرح لے جایا گیا۔ اس مثال میں مفعول بہ موجود نہیں ہے البتہ مفعول فیہ (ظرف مکان) مفعول مطلق اور دوسرا مفعول فیہ (ظرف زمان) موجود ہیں۔ اس لئے جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھا جاسکتا ہے) **اقول** یہ سب خرافات اور نافہمی پر مبنی ہے اولاً اس لئے کہ (جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل) نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ مفعول مطلق تاکیدی۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ۔ نائب فاعل نہیں بنائے جاتے ہیں چنانچہ اخیر ین کے متعلق خود اسی کتاب نحو میر کی اگلی فصل میں آرہا ہے لیکن ان فاضلان دیوبند کو نحو میر یاد ہی نہیں ثانیاً اس لئے کہ یہ کہنا کہ (اس مثال میں مفعول بہ موجود نہیں) باطل ہے کیونکہ (بزید) میں (زید) مفعول بہ بالواسطہ تھا جو اس مثال میں نائب فاعل ہے۔ اب اس کے نائب فاعل ہوتے ہوئے دوسرے کو نائب فاعل کس طرح بنایا جاسکتا ہے کیا نائب فاعل دو ہزار

بریں عقل و دانش بباید گریست

ثالثاً اس لئے کہ مثال مذکور کے مفاعیل کے متعلق یہ عام حکم کہ (جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھا جاسکتا ہے) صحیح نہیں کہ ان مفاعیل میں (ذھابا) مفعول مطلق تاکیدی

Marfat.com

سوال۔ آپ نے مفعول فیہ زمانی اور مکانی میں (معین) کی قید کیوں بیان کی۔ جواب اس لئے کہ غیر معین نائب فاعل نہیں ہوتا جیسے (حین) اور (مکان) چنانچہ (ضُرِبَ حِینٌ) یا (ضُرِبَ مَکَانٌ) نہ کہا جائے گا۔ سوال۔ مفعول بہ کی دو قسم ہیں۔ اول مفعول بہ بلا واسطہ جیسے (ضَرَبْتُ زَیْدًا) میں (زیدًا)۔ دوم مفعول بہ بواسطہ جیسے (مررت بزید) میں (زید) تو کیا دونوں مفعول بہ نائب فاعل ہو سکتے ہیں یا صرف اول۔ جواب۔ دونوں نائب فاعل ہوتے ہیں چنانچہ جب مفعول بہ بواسطہ کو نائب فاعل بنایا جائے تو یوں کہیں گے (مُرَّ بِزَیْدٍ) اس میں (زید) نائب فاعل ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع۔ مخفی نہ رہے کہ ہمو قسم مسائل اس کتاب میں بیان کرنے کے لائق نہیں کیونکہ آجکل کے پڑھنے والے متحمل نہ ہوسکیں گے۔ لیکن دیوبندی رت جدا ہے۔ یہ فاضلان دیوبند ابتدائے کتاب سے ایسے مسائل بیان کرتے چلے آرہے ہیں اور وہ بھی غلط نظر بر آں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے لئے ہم نے بھی اب تک مجبوراً بیان کئے اور کریں گے۔

ترکیب

جملہ مذکورہ میں (ضرب) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (یوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الجمعۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ زمانی (امام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الامیر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مکانی (ضربا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (شدیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی (فی) حرف جار مبنی بر سکون (دار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (الامیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور

Marfat.com

ہے جو نائب فاعل نہیں بن سکتا کما فی الرضی رابعًا اس لئے کہ اس مفعول مطلق تاکیدی کا یہ ترجمہ کہ (اچھی طرح لے جایا گیا) بھی غلط ہے کیونکہ یہ ترجمہ مفعول مطلق نوعی کا ہے کما مر۔

خامسًا اول نے مثال کتاب میں واقع (فی دارہ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (زید) کو قرار دیا ہے یہ غلط ہے اولًا ثانیًا اسلئے کہ امیرا اپنے گھر بلوا کر پٹوایا کرتا ہے خود کسی کے یہاں اس کام کے لئے نہیں جایا کرتا اس لئے کہ مرجع ضمیر اقرب ہوتا ہے اور اقرب (زید) نہیں مگر ان فاضل دیوبند میں اتنی سوجھ بوجھ نہیں ہے بالیقیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل۔ بدانکہ فعل متعدی بر چہار قسم است **اول** متعدی بیک مفعول چوں

جان تو کہ فعل متعدی چار قسم پر ہے پہلی قسم متعدی بیک مفعول جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا **دوم** متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا دوسری متعدی بدو مفعول کہ (اس کے) ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہو

چوں اَعْطٰی و آنچہ در معنی او باشد چوں اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا و ایں جا اَعْطَیْتُ

جیسے اَعْطٰی اور وہ فعل جو اس کے معنی میں ہو جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا اور اس مثال میں اَعْطَیْتُ

زَیْدًا نیز جائز است۔ **سوم** متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نباشد

زَیْدًا بھی جائز ہے۔ تیسری متعدی بدو مفعول کہ (اس کے) ایک مفعول پر اکتفا جائز نہ ہو

و ایں در افعال قلوب است چوں عَلِمْتُ و ظَنَنْتُ و حَسِبْتُ و خِلْتُ و زَعَمْتُ

اور یہ حکم افعال قلوب میں ہے جیسے عَلِمْتُ اور ظَنَنْتُ اور حَسِبْتُ اور خِلْتُ اور زَعَمْتُ

و رَأَیْتُ و وَجَدْتُ چوں عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا و ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔

اور رَأَیْتُ اور وَجَدْتُ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا اور ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔

چہارم متعدی بسہ مفعول چوں اَعْلَمَ و اَرٰی و اَنْبَأَ و اَخْبَرَ و خَبَّرَ و نَبَّأَ

چوتھی متعدی بسہ مفعول جیسے اَعْلَمَ اور اَرٰی اور اَنْبَأَ اور اَخْبَرَ اور خَبَّرَ اور نَبَّأَ

و حَدَّثَ چوں اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا **بدانکہ** ایں ہمہ مفعولات مفعول بہ

اور حَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا جان تو کہ یہ سب مفاعیل مفعول بہ

Marfat.com

مل کر ظرف لغو۔ (تا دیبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہ (واو) بمعنی (مع) مبنی بر فتح (الخشبة) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہ فعل اپنے نائب فاعل۔ مفعول فیہ زمانی۔ مفعول فیہ مکانی۔ مفعول مطلق نوعی۔ ظرف لغو۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ زید پر شدید مار پڑی لکڑی سے جمعہ کے دن امیر کے سامنے۔ امیر کے گھر میں ادب سکھانے کے لئے۔

۱۴۴ تا ۱۴۸

تنبیہ

(المصباح المنیر ۱۰۹) میں اور (مہر منیر ۱۰۰) میں بالفاظ مختلف ہے (لیکن اگر جملہ میں مفعول بہ موجود نہ ہو مگر دیگر مفاعیل موجود ہوں تو جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بناکر مرفوع کیا جاسکتا ہے کسی خاص مفعول کی کوئی تخصیص نہیں ہے جیسے ذھب بزید امام الامیر ذھابا یوم الجمعة۔ زید کو جمعہ کے دن امیر کے سامنے اچھی طرح لے جایا گیا۔ اس مثال میں مفعول بہ موجود نہیں ہے البتہ مفعول فیہ ظرف مکان، مفعول مطلق اور دوسرا مفعول فیہ (ظرف زمان) موجود ہیں۔ اس لئے جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بناکر مرفوع پڑھا جاسکتا ہے) **اقول** یہ سب خرافات اور نافہمی پر مبنی ہے اولاً اس لئے کہ (جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل) نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ مفعول مطلق تاکیدی۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ۔ نائب فاعل نہیں بنائے جاتے ہیں چنانچہ خیرین کے متعلق خود اسی کتاب نحو میر کی اگلی فصل میں آرہا ہے لیکن ان فاضلان دیوبند کو نحو میر یاد ہی نہیں ثانیاً اس لئے کہ یہ کہنا کہ (اس مثال میں مفعول بہ موجود نہیں) باطل ہے کیونکہ (بزید) میں (زید) مفعول بہ بالواسطہ تھا جو اس مثال میں نائب فاعل ہے۔ اب اس کے نائب فاعل ہوتے ہوئے دوسرے کو نائب فاعل کس طرح بنایا جاسکتا ہے کیا نائب فاعل دوہرا ہو گا

؎ بریں عقل و دانش بباید گریست

ثالثاً اس لئے کہ مثال مذکور کے مفاعیل کے متعلق یہ عام حکم کہ (جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بناکر مرفوع پڑھا جاسکتا ہے) صحیح نہیں کہ ان مفاعیل میں (ذھابا) مفعول مطلق تاکیدی

Marfat.com

اند. ومفعول دوم در باب عَلِمْتُ ومفعول سوم در باب اَعْلَمْتُ ومفعول لہ و
ہیں اور مفعول دوم کو باب عَلِمْتُ کے اور مفعول سوم کو باب اَعْلَمْتُ کے اور مفعول لہ اور
مفعول معہ را بجائے فاعل نتوانند نہاد و دیگر ہارا شاید ودر باب اَعْطَیْتُ
مفعول معہ کو فاعل کے قائم مقام نہیں کرسکتے اور دوسروں کے لئے یہ حکم درست ہے اور باب اَعْطَیْتُ
مفعول اول بمفعول مالم یسم فاعلہ لائق تر باشد از مفعول دوم۔
کا مفعول اول مفعول مالم یسم فاعلہ بننے کے لئے زیادہ لائق ہے مفعول دوم سے۔

سوال ۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا (چوں اعطیٰ وآنچہ در معنی او باشد) یعنی وہ فعل جو (اعطیٰ) کے معنی میں ہو۔اس سے کیا مراد ہے۔ **جواب**۔ فعل کے (اعطیٰ) کے معنی میں ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ فعل (اعطیٰ) کی طرح متعدی بدو مفعول ہو اور اس کے دونوں مفعول ایک دوسرے کے مغایر ہوں کہ ایک کا دوسرے پر حمل صحیح نہ ہو جیسے (اعطیٰ) کے دونوں مفعول کا آپس میں حمل صحیح نہیں ہوتا۔ مثال کتاب میں (اعطیت) کا ایک مفعول (زیدًا) ہے اور دوسرا (درھمًا) ان کا آپس میں حمل صحیح نہیں چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے (زَیْدٌ دِرْھَمٌ) اور اس فعل کی مثال جو (اعطیٰ) کے معنی میں ہو (کَسَوْتُ) ہے کہ یہ بھی متعدی بدو مفعول ہے جیسے (کَسَوْتُ زَیْدًا ثَوْبًا) اور اس کے دونوں مفعول ایک دوسرے کے مغایر ہیں کہ ایک کا دوسرے پر حمل درست نہیں چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے زَیْدٌ ثَوْبٌ جیسے زَیْدٌ دِرْھَمٌ نہیں کہہ سکتے۔ **سوال** مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر صرف مفعول لہ اور مفعول معہ کے متعلق بیان فرمایا کہ یہ نائب فاعل نہیں ہوسکتے۔ اب مفعول بہ کے علاوہ دو رہ گئے۔ مفعول فیہ اور مفعول مطلق۔ ان کے متعلق فرمایا (و دیگر ہارا شاید) یعنی مفعول لہ اور مفعول معہ کے سوا باقی مفعولات کو فاعل کی جگہ رکھ سکتے ہیں اور باقی یہی دو ہے تو مفعول فیہ اور مطلق دونوں کو فاعل کی جگہ رکھنا صحیح ہوا۔ اور مفعول مطلق میں تعمیم ہے کہ وہ تاکیدی ہو یا نوعی یا عددی۔ پھر آپ نے کیسے کہہ دیا کہ مفعول مطلق تاکیدی نائب فاعل نہیں ہوتا۔ **جواب**۔ یہاں پر در دیگر ہا سے مراد مفعول فیہ اور مفعول مطلق نوعی اور مفعول مطلق عددی ہیں چونکہ یہ کتاب ابتدائی ہے

Marfat.com

ہے جو نائب فاعل نہیں بن سکتا کما فی الرضی سرابعًا اس لئے کہ اس مفعول مطلق تاکیدی کا یہ ترجمہ کہ (اچھی طرح لے جایا گیا) بھی غلط ہے کیونکہ یہ ترجمہ مفعول مطلق نوعی کا ہے کما مر۔
خامسًا اول نے مثال کتاب میں واقع (فی دارہ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (زید) کو قرار دیا ہے یہ غلط ہے اولًا ثانیاً اسلئے کہ امیر اپنے گھر بلوا کر پٹوایا کرتا ہے خود کسی کے یہاں اس کام کے لئے نہیں جایا کرتا اس لئے کہ مرجع ضمیر اقرب ہوتا ہے اور اقرب (زید) نہیں مگر ان فاضل دیوبند میں اتنی سوجھ بوجھ نہیں ہے بالیقیں۔ سچ ہے کہ

یہ بھی مکتب و یہی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل - بدانکہ فعل متعدی بر چہار قسم است اول متعدی بیک مفعول چوں
جان لو کہ فعل متعدی چار قسم پر ہے پہلی قسم متعدی بیک مفعول جیسے
ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا **دوم** متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد
ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا دوسری متعدی بدو مفعول کہ (اس کے) ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہو
چوں اَعْطٰی و آنچہ در معنی او باشد چوں اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا و ایں جا اَعْطَیْتُ
جیسے اَعْطٰی اور وہ فعل جو اس کے معنی میں ہو جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا اور اس مثال میں اَعْطَیْتُ
زَیْدًا نیز جائز است۔ **سوم** متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نباشد
زَیْدًا بھی جائز ہے۔ تیسری متعدی بدو مفعول کہ (اس کے) ایک مفعول پر اکتفا جائز نہ ہو
و ایں در افعال قلوب است چوں عَلِمْتُ و ظَنَنْتُ و حَسِبْتُ و خِلْتُ و زَعَمْتُ
اور یہ حکم افعال قلوب میں ہے جیسے عَلِمْتُ اور ظَنَنْتُ اور حَسِبْتُ اور خِلْتُ اور زَعَمْتُ
و رَأَیْتُ و وَجَدْتُ چوں عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا و ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔
اور رَأَیْتُ اور وَجَدْتُ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا اور ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔
چہارم متعدی بسہ مفعول چوں اَعْلَمَ و اَرٰی و اَنْبَأَ و اَخْبَرَ و خَبَّرَ و نَبَّأَ
چوتھی متعدی بسہ مفعول جیسے اَعْلَمَ اور اَرٰی اور اَنْبَأَ اور اَخْبَرَ اور خَبَّرَ اور نَبَّأَ
و حَدَّثَ چوں اَعْلَمَ اللّٰهُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا بدانکہ ایں ہمہ مفعولات مفعول بہ
اور حَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰهُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا جان لو کہ یہ سب مفاعیل مفعول بہ

Marfat.com

اس لئے تفصیل بیان نہیں فرمائی۔

ترکیب

مثال کتاب میں (اَعْطَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اول (درھمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ دوم فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو ایک درہم دیا (عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا) اس میں (علمت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اول (فاضلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل۔صیغہ واحد مذکر۔اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (زیدًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم ھکذا فی الفوائد الشافیہ۔فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو فاضل جانا۔ لیکن (فاضلًا) کو فاعل کے ساتھ ملا کر مفعول بہ قرار دینے پر یہ اعتراض واقع ہوگا کہ مفعول بہ اسم ہوتا ہے اور اسم میں افراد معتبر ہے کہ جزو لفظ جزو معنی پر دلالت نہ کرے۔اور (فاضلا) فاعل کے ساتھ مرکب ہے تو اُس کو مفعول بہ بنانا درست نہیں۔نظر برآں اگر (فاضلًا) کو فاعل کے ساتھ ملا کر موصوف مقدر (رجلًا) کی صفت قرار دیا جائے تو یہ اعتراض مذکور وارد نہ ہوگا۔ ھذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال (ظننت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زیدًا) بترکیب سابق مفعول بہ اول (عالمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زیدًا۔اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر

Marfat.com

ند ومفعول دوم در باب عَلِمْتُ ومفعول سوم در باب اَعْلَمْتُ ومفعول له و

ہیں اور مفعول دوم کو باب عَلِمْتُ کے اور مفعول سوم کو باب اَعْلَمْتُ کے اور مفعول لہ اور

مفعول معه را بجائے فاعل نتوانند نہاد و دیگر ہارا شاید ودر باب اَعْطَیْتُ

مفعول معہ کو فاعل کے قائم مقام نہیں کرسکتے اور دوسروں کے لئے یہ حکم درست ہے اور باب اَعْطَیْتُ

مفعول اول بمفعول مالم یسم فاعلہ لائق تر باشد از مفعول دوم۔

مفعول اوّل مفعول مالم یسم فاعلہ بننے کے لئے زیادہ لائق ہے مفعول دوم سے۔

سوال۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا (چوں اعطیٰ وآنچہ در معنی او باشد) نی وہ فعل جو (اعطیٰ) کے معنی میں ہو اس سے کیا مراد ہے۔ جواب۔ فعل کے (اعطیٰ) معنی میں ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ فعل (اعطیٰ) کی طرح متعدی بدو مفعول ہو ند اس کے دونوں مفعول ایک دوسرے کے مغایر ہوں کہ ایک کا دوسرے پر حمل یح نہ ہو جیسے (اعطیٰ) کے دونوں مفعول کا آپس میں حمل صحیح نہیں ہوتا۔ مثال کتاب میں عطیت) کا ایک مفعول (زیدًا) ہے اور دوسرا (درھمًا) ان کا آپس میں حمل صحیح ہیں چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے (زَیْدٌ دِرْھَمٌ) اور اس فعل کی مثال جو (اعطیٰ) کے معنی ما ہو (کَسَوْتُ) ہے کہ یہ بھی متعدی بدو مفعول ہے جیسے (کَسَوْتُ زَیْدًا ثَوْبًا) اور ں کے دونوں مفعول ایک دوسرے کے مغایر ہیں کہ ایک کا دوسرے پر حمل درست ہیں چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے زَیْدٌ ثَوْبٌ جیسے زَیْدٌ دِرْھَمٌ نہیں کہہ سکتے۔ سوال مصنف لیہ الرحمۃ نے یہاں پر صرف مفعول لہ اور مفعول معہ کے متعلق بیان فرمایا کہ یہ نائب فاعل ہیں ہوتے۔ اب مفعول بہ کے علاوہ دو رہ گئے۔ مفعول فیہ اور مفعول مطلق۔ ان کے متعلق رمایا (و دیگر ہارا شاید) یعنی مفعول لہ اور مفعول معہ کے سوا باقی مفعولات کو فاعل کی جگہ رکھ سکتے ہیں اور باقی یہی دو رہے تو مفعول فیہ اور مطلق دونوں کو فاعل کی جگہ رکھنا صحیح ہوا۔ اور مفعول مطلق میں تعمیم ہے کہ وہ تاکیدی ہو یا نوعی یا عددی۔ پھر آپ نے سے کہہ دیا کہ مفعول مطلق تاکیدی نائب فاعل نہیں ہوتا۔ جواب۔ یہاں پر دیگر ہا سے مراد مفعول فیہ اور مفعول مطلق نوعی، ور مفعول مطلق عددی ہیں چونکہ یہ کتاب ابتدائی ہے

Marfat.com

مفعول بہ دوم۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ۔ میں نے زید کو عالم گمان کیا۔ اس پر بھی وہی اعتراض اور وہی جواب (اَعْلَمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً (زَیدًا) بترکیب سابق مفعول بہ اول (عمرًا) بترکیب معلوم مفعول بہ دوم (فاضلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ۔ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (عمرًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ۔ سوم۔ فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اللہ (تعالیٰ) نے زید کو بتایا کہ عمر فاضل ہے۔ اس پر بھی وہی اعتراض اور وہی جواب۔

فصل بدانکہ افعال ناقصہ ہفدہ اند کَانَ وصَارَ وظَلَّ وبَاتَ واَصْبَحَ
جان لو کہ افعال ناقصہ سترہ ہیں کَانَ اور صَارَ اور ظَلَّ اور بَاتَ اور اَصْبَحَ
واَمْسٰی وعَادَ واٰضَ وغَدَا ورَاحَ ومَازَالَ ومَاانْفَكَّ ومَابَرِحَ
اور اَمْسٰی اور عَادَ اور اٰضَ اور غَدَا اور رَاحَ اور مَازَالَ اور مَاانْفَكَّ اور مَابَرِحَ
ومَافَتِئَ ومَادَامَ ولَيْسَ ایں افعال بفاعل تنہا تمام نشوند ومحتاج باشند بخبرے
اور مَافَتِئَ اور مَادَامَ اور لَيْسَ۔ یہ افعال اکیلے فاعل کے ساتھ تمام نہیں ہوتے اور محتاج ہوتے ہیں خبر کے
بدیں سبب اینہا را ناقصہ گویند ودر جملہ اسمیہ روند ومسندالیہ را برفع کنند
اسی سبب سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسندالیہ کو رفع کرتے ہیں
ومسند را بنصب چوں كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا۔ ومرفوع را اسم كَانَ گویند۔ ومنصوب
اور مسند کو نصب جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا اور مرفوع کو اسم كَانَ کہتے ہیں اور منصوب
را خبر كَانَ وباقی را بریں قیاس کن۔ بدانکہ بعضے ازیں افعال در بعضے احوال
کو خبر كَانَ اور باقی کو اسی پر قیاس کرلو۔ جان لو کہ ان افعال میں سے بعض افعال بعض حالتوں
بفاعل تنہا تمام شوند چوں كَانَ مَطَرٌ۔ شد باراں بمعنی حَصَلَ واورا كَانَ تامہ
میں اکیلے فاعل کے ساتھ تمام ہو جاتے ہیں جیسے كَانَ مَطَرٌ۔ بارش ہوئی۔ یہ بمعنی حَصَلَ ہے اور اس کو كَانَ تامہ

Marfat.com

اس لئے تفصیل بیان نہیں فرمائی۔

ترکیب

مثال کتاب میں (اَعْطَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم (زیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اول (درھماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ دوم فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو ایک درہم دیا (عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا) اس میں (علمت) فعل ماضی معروف مبنی برسکون۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم (زیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل (فاضلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (زیداً) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم ھکذا فی الفوائد الشافیہ۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو فاضل جانا۔ لیکن (فاضلاً) کو فاعل کے ساتھ ملا کر مفعول بہ قرار دینے پر یہ اعتراض واقع ہوگا کہ مفعول بہ اسم ہوتا ہے اور اسم میں افراد معتبر ہے کہ جزو لفظ جزو معنی پر دلالت نہ کرے۔ اور (فاضلا) فاعل کے ساتھ مرکب ہے تو اس کو مفعول بہ بنانا درست نہیں۔ نظر برآں اگر (فاضلاً) کو فاعل کے ساتھ ملا کر موصوف مقدر (رجلاً) کی صفت قرار دیا جائے تو یہ اعتراض مذکور وارد نہ ہوگا۔ ھذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال (ظننت) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم (زیداً) بترکیب سابق مفعول بہ اول (عالماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے زیداً۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر

Marfat.com

گوینہ وکان زائدہ نیز باشد۔

کہتے ہیں اور کان زائدہ بھی ہوتا ہے۔

(عَادَ) فعل ناقص بمعنی (صَارَ) آتا ہے جیسے عَادَ زَیْدٌ غَنِیًّا۔ زید مالدار ہوگیا۔ اور فعل تام بھی ہے بمعنی (رَجَعَ) جیسے عَادَ زَیْدٌ۔ زید لوٹ گیا۔ آیت کریمہ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِھِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا) میں (لَتَعُوْدُنَّ) مضارع اسی (عاد) ناقص کا ہے۔ دیوبندی اُمت کے حکیم معنوی۔ حضرت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی۔ اور ہندی دیوبندی صاحبان کے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند وغیرہ قرآن کریم کا اُردو ترجمہ کرنے والوں سے اس مقام پر خطائے عظیم صادر ہوئی کہ اس (لَتَعُوْدُنَّ) کو (عَادَ) فعل تام کا مضارع سمجھ کر فعل تام کا ترجمہ کر گئے۔ جس سے رسولوں پر کُفر کی تہمت لگ گئی حالانکہ یہ پاک ہستیاں کُفر سے اجماعًا منزہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ تھانوی صاحب کا ترجمہ یہ ہے (اور ان کُفار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دیں گے۔ یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ) اس پھر آجاؤ سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ وہ رسول پہلے کُفار کے مذہب پر تھے اور ان کا مذہب کُفری تھا۔ العیاذ باللہ

تف بریں ترجمہ ناپاک و بریں گندہ خیال

اور دیوبندی شیخ الہند صاحب کا ترجمہ یہ ہے (اور کہا کافروں نے اپنے رسولوں کو کہ ہم نکال دیں گے تم کو اپنی زمین سے یا لوٹ آؤ ہمارے دین میں) اس (لوٹ آؤ) سے بھی یہی مفہوم تو ہوا کہ رسول پہلے اُن کے دین میں تھے۔ اور ان کا دین کفری تھا۔ تو رسول پہلے کفری دین میں تھے۔ معاذ اللہ

خاکش بدہن

یہ خطائے عظیم ان سے کیوں سرزد ہوئی۔ اس لئے کہ ان حضرت کو نحو میر مستحضر نہ تھی نیز یہ صاحبان رسول کو اپنا جیسا بشر سمجھتے تھے جیسے کہ کافروں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ صحیح ترجمہ وہ ہے جو مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیٰحضرت

Marfat.com

مفعول بہ دوم۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے زید کو عالم گمان کیا۔ اس پر بھی وہی اعتراض اور وہی جواب (اَعْلَمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً (زیدًا) بترکیب سابق مفعول بہ اول (عمرًا) بترکیب معلوم مفعول بہ دوم (فاضلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ۔ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (عمرًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ۔ سوم۔ فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے زید کو بتایا کہ عمر فاضل ہے۔ اس پر بھی وہی اعتراض اور وہی جواب۔

فصل بدانکہ افعال ناقصہ ہفدہ اند کَانَ و صَارَ و ظَلَّ و بَاتَ و اَصْبَحَ

جان لو کہ افعال ناقصہ سترہ ہیں کَانَ اور صَارَ اور ظَلَّ اور بَاتَ اور اَصْبَحَ

و اَمْسٰی و عَادَ و اٰضَ و غَدَا و رَاحَ و مَا زَالَ و مَا انْفَکَّ و مَا بَرِحَ

اور اَمْسٰی اور عَادَ اور اٰضَ اور غَدَا اور رَاحَ اور مَا زَالَ اور مَا انْفَکَّ اور مَا بَرِحَ

و مَا فَتِئَ و مَادَامَ و لَیْسَ ایں افعال بفاعل تنہا تمام نشوند و محتاج باشند بخبرے

اور مَا فَتِئَ اور مَادَامَ اور لَیْسَ۔ یہ افعال اکیلے فاعل کے ساتھ تمام نہیں ہوتے اور محتاج ہوتے ہیں خبر کے

بدیں سبب اینہا را ناقصہ گویند و در جملہ اسمیہ روند و مسند الیہ را بر فع کنند

اسی سبب سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو رفع کرتے ہیں

و مسند را بنصب چوں کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔ و مرفوع را اسم کَانَ گویند و منصوب

اور مسند کو نصب جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا اور مرفوع کو اسم کَانَ کہتے ہیں اور منصوب

را خبر کَانَ و باقی را بریں قیاس کن۔ بدانکہ بعضے ازیں افعال در بعضے احوال

کو خبر کان اور باقی کو اسی پر قیاس کرلو۔ جان لو کہ ان افعال میں سے بعض افعال بعض حالتوں

بفاعل تنہا تمام شوند چوں کَانَ مَطَرٌ۔ شد باراں بمعنی حَصَلَ و اورا کان تامہ

میں کیلے فاعل کے ساتھ تمام ہو جاتے ہیں جیسے کَانَ مَطَرٌ۔ بارش ہوئی۔ یہ بمعنی حَصَلَ ہے اور اس کو کان تامہ

Marfat.com

عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے فرمایا۔ وہ یہ ہے (اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمھیں اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ)۔

ناظرین۔! ابھی پوبس نہیں ان دو صاحبان نے اپنے ترجمے میں خداوند قدوس کو بھی نہیں چھوڑا اُس کی ذات پاک پر بھی جہل کا دھبہ لگا گئے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو پارہ سیقول میں آیت کریمہ (وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ) کا ترجمہ تھانوی صاحب نے بایں الفاظ کیا ہے (اور جس سمت قبلہ آپ رہ چکے ہیں یعنی بیت المقدس ہیں وہ تو محض اس مصلحت کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے کو ہٹتا جاتا ہے) اس (ہم کو معلوم ہو جائے) سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے سے معلوم نہ تھا بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنے سے معلوم ہوا کہ فلاں نے رسول کی پیروی کی اور فلاں نے گریز کیا۔ استغفر اللہ اور شیخ الہند نے بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے (اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کہ کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں) اس معلوم کریں سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ مقرر کرنے سے پہلے معلوم نہ تھا۔ مقرر کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ اور جب مقرر کرنے سے پہلے معلوم نہ تھا تو علم کی نفی ہو گئی اور علم کی نفی کہتے ہیں جہل کو۔ تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ان دونوں صاحبان کے نزدیک اللہ عز وجل پہلے متصف بالجہل تھا۔ قبلہ مقرر کرنے کے بعد متصف بالعلم ہوا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وسبحان اللہ عما یصفانہ بہ من الجہل الذمیم۔ اس خطائے قبیح تر کا صدور کیوں ہوا۔ اس لئے کہ دیوبندی صاحبان اللہ عز وجل کو بھی اپنا جیسا سمجھتے ہیں بایں معنی کہ تمام وہ عیوب اور تمام وہ قبائح جن کے ساتھ یہ متصف ہو سکتے ہیں جیسے ظلم و ستم۔ کذب و غداری فریب و مکاری وغیرہ۔ اللہ عز وجل بھی ان کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ یہ تو ان عیوب کے ساتھ متصف ہوتے رہتے ہیں اور وہ متصف ہو سکتا ہے ہوتا نہیں اور اس فرق کی وجہ یہ کہ جیسے اشعر

گویند و کان ناقصہ نیز باشد۔

کہتے ہیں اور کان ناقصہ بھی ہوتا ہے۔

(عَادَ) فعل ناقص بمعنی (صار) آتا ہے جیسے عَادَ زَیْدٌ غَنِیًّا۔ زید مالدار ہو گیا۔ اور فعل تام بھی ہے بمعنی (رَجَعَ) جیسے عَادَ زَیْدٌ۔ زید لوٹ گیا۔ آیت کریمہ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِھِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا) میں (لَتَعُوْدُنَّ) مضارع اسی (عاد) ناقص کا ہے۔ دیوبندی اُمت کے حکیم معنوی۔ مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی۔ اور ہندی دیوبندی صاحبان کے شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند وغیرہ قرآن کریم کا اُردو ترجمہ کرنے والوں سے اس مقام پر خطائے عظیم صادر ہوئی کہ اس (لَتَعُوْدُنَّ) کو (عَادَ) فعل تام کا مضارع سمجھ کر فعل تام کا ترجمہ کر گئے۔ جس سے رسولوں پر کُفر کی تہمت لگ گئی حالانکہ یہ پاک ہستیاں کُفر سے اجماعًا منزہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ تھانوی صاحب کا ترجمہ یہ ہے اور ان کُفّار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دیں گے۔ یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ) اس پھر آجاؤ سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ وہ رسول پہلے کُفّار کے مذہب پر تھے اور ان کا مذہب کُفری تھا۔ العیاذ باللہ

تُف بریں ترجمہ ناپاک و بریں گندہ خیال

اور دیوبندی شیخ الہند صاحب کا ترجمہ یہ ہے (اور کہا کافروں نے اپنے رسولوں کو کہ ہم نکال دیں گے تم کو اپنی زمین سے یا لوٹ آؤ ہمارے دین میں) اس (لوٹ آؤ) سے بھی یہی مفہوم تو ہوا کہ رسول پہلے اُن کے دین میں تھے۔ اور ان کا دین کفری تھا۔ تو رسول پہلے کفری دین میں تھے۔ معاذ اللہ

خاکش بدہن

یہ خطائے عظیم ان سے کیوں سرزد ہوئی۔ اس لیے کہ ان حضرت کو نحو میر مستحضر نہ تھی نیز یہ صاحبان رسول کو اپنا جیسا بشر سمجھتے تھے جیسے کہ کافروں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ صحیح ترجمہ وہ ہے جو مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ۔ اعلیٰحضرت

Marfat.com

عزّ و جل متصف ہو سکتا ہے۔ ہوتا نہیں۔ اگر یہ بھی متصف ہو سکتے ہوں ہوتے نہ ہوں۔ تو دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور برابری باطل تو یہ فرق لابدی ہوا۔ ؎

تیر بر جاہ انبیا انداز طعن در حضرتِ الٰہی کُن
بے ادب زی و آنچہ دانی گو بیحیا باش و ہرچہ خواہی کُن

(۳) (کان) زائدہ بھی ہوتا ہے اور زائدہ اُس کو کہتے ہیں جس کا عدم معنیٔ مقصود کیلئے مخل نہ ہو یہ درمیان کلام میں ہوتا ہے۔ اول میں نہیں۔ جیسے اس آیت کریمہ میں (کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا) ترجمہ۔ ہم کیسے بات کریں اُس سے جو پالنے میں بچہ ہے اس کی تفصیل البشیر الکامل میں ملاحظہ ہو۔

ترکیب

(کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (قائماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ زید کھڑا تھا (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل تام) صیغہ واحد مذکر غائب (مطر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ بارش ہوئی۔

تنبیہ

۱۵۴ تا ۱۴۹

المصباح المنیر ص۲۶۴ میں اور (مہر منیر ص۱۰۱) میں فعل ناقص کی تعریف بایں طور کی ہے کہ (فعل ناقص ایسے فعل کو کہتے ہیں جو اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدر کے علاوہ کوئی دوسری صفت ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں) پھر فعل تام کی تعریف بایں طریق کہ (فعل تام اُس کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے فاعل کے لئے اپنے مصادر کی صفات کو ثابت کرتے ہیں چنانچہ ضَرَبَ زَیْدٌ

عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے فرمایا۔ وہ یہ ہے (اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ)۔

ناظرین ! اسی پر بس نہیں ان دو صاحبان نے اپنے ترجمے میں خداوند قدوس کو بھی نہیں چھوڑا اس کی ذات پاک پر بھی جہل کا دھبہ لگا گئے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو پارہ سیقول میں آیت کریمہ (وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ) کا ترجمہ تھانوی صاحب نے بایں الفاظ کیا ہے (اور جس سمت قبلہ آپ رہ چکے ہیں یعنی بیت المقدس میں وہ تو محض اس مصلحت کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے کو ہٹتا جاتا ہے) اس (ہم کو معلوم ہو جائے) سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے سے معلوم نہ تھا بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنے سے معلوم ہوا کہ فلاں نے رسول کی پیروی کی اور فلاں نے گریز کیا۔ استغفر اللہ اور شیخ الہند نے بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے (اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کہ کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں) اس معلوم کریں سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ مقرر کرنے سے پہلے معلوم نہ تھا۔ مقرر کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ اور جب مقرر کرنے سے پہلے معلوم نہ تھا تو علم کی نفی ہوگئی اور علم کی نفی کہتے ہیں جہل کو۔ تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ان دونوں صاحبان کے نزدیک اللہ عزوجل پہلے متصف بالجہل تھا۔ قبلہ مقرر کرنے کے بعد متصف بالعلم ہوا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وسبحان اللہ عما یصفانہ بہ من الجہل الذمیم اس خطائے قبیح تر کا صدور کیوں ہوا اس لئے کہ دیوبندی صاحبان اللہ عزوجل کو بھی اپنا جیسا سمجھتے ہیں بایں معنی کہ تمام وہ عیوب اور تمام وہ قبائح جن کے ساتھ یہ متصف ہو سکتے ہیں جیسے ظلم و ستم، کذب و غداری فریب و بدکاری وغیرہ۔ اللہ عزوجل بھی ان کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ یہ تو ان عیوب کے ساتھ متصف ہوتے رہتے ہیں اور وہ متصف ہو سکتا ہے ہوتا نہیں اور اس فرق کی وجہ یہ کہ جیسے اللہ

Marfat.com

میں (ضَارِبٌ) اپنے فاعل یعنی زید کے لئے صفت ضرب ثابت کرتا ہے) **اقول** فعل تام
کی یہ تعریف غلط ہے کیونکہ فعل تام کا خود مصدر فاعل کے لئے ثابت ہوتا ہے نہ مصدر
کی صفت چنانچہ (ضَرَبَ زَیْدٌ) میں (ضَرَبَ) فعل تام ہے۔ زید کے لئے اُس کے مصدر
(ضَرْبٌ) کا اثبات ہوا۔ نہ (ضَرْبٌ) مصدر کی صفت کا۔ پھر فاضل دیوبند نمبر اول کی
اُردوئے معلّٰی ملاحظہ ہو کہ فعل ناقص اور تام کی تعریف مذکور ہیں (فعل) مفرد کے لئے وضع
کیئے گئے ہوں) اور (ثابت کرتے ہیں) صیغہ جمع استعمال کیئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
اُردو پرائمری اسکول میں پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا پھر فاضل دیوبند نمبر دوم نے صفحہ ۱۰۱
پر (مَاانْفَكَّ) کی مثال پیش کی ہے (مَا انْفَكَّ بَكْرٌ بَلَدَہٗ) بایں ترجمہ کہ بکر اپنے شہر
سے جُدا نہیں ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فاضل دیوبند (مَاانْفَكَّ) فعل ناقص کے
معنی نہیں سمجھے۔ اسی واسطے غلط مثال پیش کردی۔ غلط اس لئے کہ (مَاانْفَكَّ) فعل ناقص کی خبر
اُس کے اسم پر محمول ہوا کرتی ہے۔ اور مثال مذکور میں (بکر) اسم ہے اور (بَلَدَہٗ) خبر جس کا
اسم پر حمل درست نہیں۔ اور معنی نہ سمجھنا اس لئے کہ یہ فعل ناقص اس پر دلالت کرتا ہے کہ
اس کے اسم کے لئے اس کی خبر کا ثبوت بالاستمرار ہے جب سے اسم خبر کے ساتھ متصف
ہوا جیسے مَاانْفَكَّ بَكْرٌ فَاضِلًا کے معنی ہیں کہ بکر کے لئے فضیلت کا ثبوت مستمر ہے یعنی جب سے
فضیلت کے ساتھ متصف ہوا اُس وقت سے اب تک فضیلت کے ساتھ موصوف ہے اگر یہ
معنی سمجھے ہوتے تو مثال مذکورہ نہ پیش کرتے پھر اول نے صفحہ ۱۱۵ پر اور دوم نے صفحہ ۱۰۱ پر
(مادام) فعل ناقص کی مثال اول نے (اِجْلِسْ مَادَامَ شَاهِدٌ جَالِسًا) پیش کی ہے اور
دوم نے (اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا) اور ترکیب یوں کی ہے (اجلس فعل با فاعل مادام
فعل ناقص شاہد یا زید اس کا اسم۔ جالسًا خبر۔ فعل ناقص باسم وخبر جملہ فعلیہ یا جملہ
فعلیہ خبریہ) بتاویل مفرد ظرف فعل اجلس کا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ
فعلیہ انشائیہ ہوا) یہ سب از قبیل خرافات ہے اولًا اس لئے کہ ترکیب میں یہ کہنا کہ
(مادام) فعل ناقص غلط ہے کیونکہ اس میں (ما) مصدریہ ہے اور (دام) فعل ہے پورا فعل
ناقص نہیں۔ ثانیًا اس لئے کہ (جالسًا) اسم فاعل کو بدون ضم فاعل خبر قرار دینا غلط ہے

Marfat.com

عزوجل متصف ہو سکتا ہے۔ ہوتا نہیں۔ اگر یہ بھی متصف ہو سکتے ہوں ہوتے نہ ہوں۔ تو دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور برابری باطل تو یہ فرق لابدی ہوا۔ ؎

تیر بر جاہ انبیا انداز طعن در حضرت الٰہی کن
بے ادبی رو آنچہ دانی گو حیا باش و ہرچہ خواہی کن

(۳) (کان) زائدہ بھی ہوتا ہے اور زائدہ اُس کو کہتے ہیں جس کا عدم معنی مقصود کیلئے مخل نہ ہو یہ درمیان کلام میں ہوتا ہے۔ اول میں نہیں۔ جیسے اس آیت کریمہ میں کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا ترجمہ۔ ہم کیسے بات کریں اُس سے جو پالنے میں بچہ ہے اس کی تفصیل البشیر الکامل میں ملاحظہ ہو۔

ترکیب

(کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (قائماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ زید کھڑا تھا (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل تام) صیغہ واحد مذکر غائب (مطر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ بارش ہوئی۔

تنبیہ

(المصباح المنیر ص۱۱) میں اور (مہر منیر ص۱۰۲) میں فعل ناقص کی تعریف بایں طور کی ہے کہ فعل ناقص ایسے فعل کو کہتے ہیں جو اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدر کے علاوہ کوئی دوسری صفت ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں) پھر فعل تام کی تعریف بایں طریق کہ (فعل تام اُس کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے فاعل کے لئے اپنے مصادر کی صفات کو ثابت کرتے ہیں چنانچہ ضرب زیدٌ

Marfat.com

کما ... اور یہ غلطی ان فاضلان دیوبند سے بکثرت واقع ہوئی ہے۔ ہم نے بعض مقامات پر اس کا ذکر کیا ہے۔ متروکہ مقامات کو اسی پر قیاس کرلیا جائے ثالثًا اس لئے کہ یہ کہنا (جملہ فعلیہ یا جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ظرف فعل اجلس کا) نیز غلط ہے کیونکہ جملہ بتاویل مفرد ظرف نہیں ہوتا۔ اس کی صحیح ترکیب یوں ہے (اِجْلِسْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ما) مصدریہ مبنی بر سکون موصول حرفی (دام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب۔ (شَاهِدٌ) یا (زَيْدٌ) مفرد متصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم (جالسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا (وقت) مضاف مقدر کا۔ مجرور محلًا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیٹھو زید کے بیٹھے رہنے تک۔ پھر اول نے ص۱۱۶ پر آیت کریمہ (كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ٥) کا ترجمہ کیا ہے (بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے) یہ بھی غلط ہے کہ (مهد) کے معنی (گود) نہیں (مهد) پالنے کو کہتے ہیں سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی ملّا ؛ حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ افعال مقاربہ چہار است عَسٰی و کَادَ و کَرَبَ و اَوْشَكَ

جان لو کہ افعال مقاربہ چار ہیں عسٰی اور کَادَ اور کَرَبَ اور اَوْشَكَ

و این افعال در جملہ اسمیہ روند چوں کَانَ اسم را برفع کنند و خبر را بنصب لا

اور یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جیسے کَانَ اسم کو رفع کرتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے

آنند خبر اینہا فعل مضارع باشد با اَنْ چوں عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ یا بے اَنْ

ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔ اَنْ کے ساتھ جیسے عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ یا بغیر اَنْ

Marfat.com

میں (ضَرَبَ) اپنے فاعل یعنی زید کے لیے صفت ضرب ثابت کرتا ہے) **اقول** فعل تام کی یہ تعریف غلط ہے کیونکہ فعل تام کا خود مصدر فاعل کے لئے ثابت ہوتا ہے نہ مصدر کی صفت چنانچہ (ضَرَبَ زیدٌ) میں (ضَرَبَ) فعل تام ہے۔ زید کے لئے اس کے مصدر (ضَرْب) کا اثبات ہوا۔ نہ (ضَرْب) مصدر کی صفت کا۔ پھر فاضل دیوبند نمبر اول کی اردوئے معلی ملاحظہ ہو کہ فعل ناقص اور تام کی تعریف مذکور میں (فعل) مفرد کے لئے (وضع کئے گئے ہوں) اور (ثابت کرتے ہیں) صیغہ جمع استعمال کئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو پرائمری اسکول میں پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ پھر فاضل دیوبند نمبر دوم نے صفحہ ۱ پر (ما انفکّ) کی مثال پیش کی ہے (مَا انْفَكَّ بَكْرٌ بَلَدَهُ) بایں ترجمہ کہ ابکر اپنے شہر سے جُدا نہیں ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فاضل دیوبند (مَا انْفَكَّ) فعل ناقص کے معنی نہیں سمجھے۔ اسی واسطے غلط مثال پیش کر دی۔ غلط اس لئے۔ (مَا انْفَكَّ) فعل ناقص کی خبر اس کے اسم پر محمول ہوا کرتی ہے۔ اور مثال مذکور میں (بکر) اسم ہے اور (بلدہ) خبر جس کا اسم پر حمل درست نہیں۔ اور معنی نہ سمجھنا اس لئے کہ یہ فعل ناقص اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے اسم کے لئے اس کی خبر کا ثبوت بالاستمرار ہے جب سے اسم خبر کے ساتھ متصف ہوا جیسے مَا انْفَكَّ بَكْرٌ فَاضِلًا کے معنی ہیں کہ بکر کے لئے فضیلت کا ثبوت مستمر ہے یعنی جب سے فضیلت کے ساتھ متصف ہوا اُس وقت سے اب تک فضیلت کے ساتھ موصوف ہے اگر یہ معنی سمجھے ہوتے تو مثال مذکور نہ پیش کرتے پھر اول نے صفحہ ۱۱۵ پر اور دوم نے صفحہ ۱۰ پر (مادام) فعل ناقص کی مثال اول نے (اِجْلِسْ مَا دَامَ شَاهِدٌ جَالِسًا) پیش کی ہے اور دوم نے (اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا) اور ترکیب یوں کی ہے (اجلس فعل با فاعل مادام فعل ناقص شاهد یا زید اس کا اسم۔ جالسا خبر۔ فعل ناقص با اسم و خبر جملہ فعلیہ یا (جملہ فعلیہ خبریہ) بتاویل مفرد ظرف فعل اجلس کا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) یہ سب از قبیل خرافات ہے اولاً اس لئے کہ ترکیب میں یہ کہنا کہ (مادام) فعل ناقص غلط ہے کیونکہ اس میں (ما) مصدریہ ہے اور (دام) فعل ہے پورا فعل ناقص نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ (جالسا) اسم فاعل کو بدون ضم فاعل خبر قرار دینا غلط ہے

Marfat.com

چوں عَسٰی زَیۡدٌ یَخۡرُجُ و شاید کہ فعل مضارع باأن فاعل عسی باشد و احتیاج بخبر
جیسے عَسٰی زَیۡدٌ یَخۡرُجُ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فعل مضارع مع اَنۡ عَسٰی کا فاعل ہو اور احتیاج خبر کی
نیفتد چوں عَسٰی اَنۡ یَخۡرُجَ زَیۡدٌ در محل رفع بمعنی مصدر۔
نہ پڑے جیسے عَسٰی اَنۡ یَخۡرُجَ زَیۡدٌ یہ مضارع مع اَنۡ محل رفع میں ہے بمعنی مصدر ہو کر۔

بر مذہب جمہور افعال مقاربہ عمل میں افعال ناقصہ کی طرح ہیں لیکن ان میں یہ قید ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع با (اَنۡ) یا بدون (اَنۡ) ہوتی ہے اور افعال ناقصہ اس قید کے ساتھ مقید نہیں۔ اسی واسطے ان کو مصنف علیہ الرحمہ نے افعال ناقصہ کے بعد بیان فرمایا ان چاروں کو افعال مقاربہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ چاروں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے لئے قریب ہے۔ پھر حصول قرب کی تین قسم ہیں اول یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار اُمید متکلم ہو۔ اس کے لئے (عسی) آتا ہے۔ دوم یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار جزم متکلم ہو۔ اس کے لئے (کاد) آتا ہے۔ سوم یہ کہ متکلم کو اس بات پر جزم ہو کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی۔ اس کے لئے (کَرَبَ) اور (اوشک) آتے ہیں۔ اور انھیں کے ہم معنی تین اور بھی ہیں (جَعَلَ) اور (طَفِقَ) اور (اَخَذَ) جن کو مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا۔

ترکیب

مثال کتاب ہیں (عسی) فعل مقاربہ مبنی بر فتح مقدر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلاً۔ فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُمید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا (عسی) ترکیب سابق فعل مقاربہ (زید) بترکیب سابق اسم (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع

Marfat.com

کما مر اور یہ غلطی ان فاضلان دیوبند سے بکثرت واقع ہوئی ہے ہم نے بعض مقامات پر ذکر کیا ہے۔ متروکہ مقامات کو انہی پر قیاس کر لیا جائے ثالثًا اس لئے کہ یہ کہنا (جملہ فعلیہ یا جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ظرف فعل اجلس کا) نیز غلط ہے کیونکہ جملہ بتاویل مفرد ظرف نہیں ہوتا۔ اس کی صحیح ترکیب یوں ہے (اِجْلِسْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مستتر (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ما) مصدریہ مبنی بر سکون موصول حرفی (دام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (شَاهِدٌ) یا (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (جالسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ ہوا (وقت) مضاف مقدر کا۔ مجرور محلاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیٹھو نہ کے بیٹھے رہنے تک۔ پھر اول نے ص۱۳۶ پر آیت کریمہ (کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا) کا ترجمہ کیا ہے (بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہے) یہ بھی غلط ہے کہ (مھد) کے معنی (گود) نہیں (مَھْد) پالنے کو کہتے ہیں سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی مُلّا ۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ افعال مقاربہ چہار است عَسٰی وکَادَ وکَرَبَ واَوْشَکَ

جان لو کہ افعال مقاربہ چار ہیں عسٰی اور کَادَ اور کَرَبَ اور اَوْشَکَ

وایں افعال در جملہ اسمیہ روند چوں کَانَ اسم را برفع کنند و خبر را بنصب بہ

اور یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جیسے کَانَ اسم کو رفع کرتے ہیں اور خبر کو نصب مگر

آنکہ خبر اینہا فعل مضارع باشد با اَنْ چوں عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ یا بے اَنْ

ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔ اَنْ کے ساتھ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ یا بغیر اَنْ

Marfat.com

محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر منصوب محلاً فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (عسٰی) بترکیب سابق (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (زید) بترکیب معلوم فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلاً۔ فعل مقاربہ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُمید ہے کہ زید کا نکلنا قریب ہوا۔

تنبیہ[155]

(المصباح المنیر ص[161]) اور (مہر منیر ص[180 اور 181]) میں (عسٰی زید ان یخرج) اور (عسٰی ان یخرج زید) کی ترکیب بایں طور کی ہے کہ (یخرج) کو فاعل کے ساتھ ملا کر بتاویل مفرد قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور یہ غلطی اس پر مبنی ہے کہ ماقبل میں عبارت نحو میر کا مطلب نہیں سمجھا کما حقہ۔ فعل مضارع بغیر (اَنْ) کے تاویل میں مفرد کے نہیں ہوتا ہے بلکہ (اَنْ) کا صلہ ہو کر مجموعہ بتاویل مفرد ہوتا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ افعال مدح و ذم چہار است۔ نِعْمَ و حَبَّذَا برائے
جان لو کہ مدح و ذم کے افعال چار ہیں نعم اور حبذا مدح کے لئے

مدح و بِئْسَ و سَاءَ برائے ذم و ہرچہ مابعد فاعل باشد آنرا مخصوص بالمدح
ہیں اور بئس اور ساءَ واسطے ذم کے اور جو اسم ان کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح

یا مخصوص بالذم گویند و شرط آں است کہ فاعل معرّف بلام باشد چوں نِعْمَ الرَّجُلُ
یا مخصوص بالذم کہتے ہیں اور اسوائے حبذا کی شرط یہ ہے کہ فاعل معرف بلام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ

زَیْدٌ یا مضاف بسوئے معرف بلام باشد چوں نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ یا ضمیر
زیدٌ یا مضاف ہو معرف بلام کی طرف جیسے نعم صاحب القوم زیدٌ یا فاعل

مستتر ممیز بنکرہ منصوبہ چوں نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ فاعل نعم ھُوَ است مستتر در نعم
ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ جیسے نعم رجلاً زیدٌ اس میں فاعل نعم کا ھُوَ جو پوشیدہ ہے نعم میں

Marfat.com

چوں عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ و شاید کہ فعل مضارع باَنْ فاعل عسٰی باشد و احتیاج بخبر
جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فعل مضارع مع اَنْ عسٰی کا فاعل ہو اور احتیاج خبر کی
نیفتد چوں عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ در محل رفع بمعنی مصدر۔
نہ پڑے جیسے عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ یہ مضارع مع اَنْ محل رفع میں ہے معنی مصدر ہو کر۔

بر مذہب جمہور افعال مقاربہ عمل میں افعال ناقصہ کی طرح ہیں لیکن ان میں یہ قید ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع با (اَنْ) یا بدون (اَنْ) ہوتی ہے اور افعال ناقصہ اس قید کے ساتھ مقید نہیں۔ اسی واسطے ان کو مصنف علیہ الرحمہ نے افعال ناقصہ کے بعد بیان فرمایا ان چاروں کو افعال مقاربہ کہنے کی وجہ یہ ہے۔ چاروں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے لئے قریب ہے۔ پھر حصول قرب کی تین قسم ہیں اول یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار امید متکلم ہو۔ اس کے لئے (عسٰی) آتا ہے۔ دوم یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار جزم متکلم ہو۔ اس کے لئے (کاد) آتا ہے۔ سوم یہ کہ متکلم کو اس بات پر جزم ہو کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی۔ اس کے لئے (کرب) اور (اوشک) آتے ہیں۔ اور انہیں کے ہم معنی تین اور بھی ہیں (جعل) اور (طفق) اور (اخذ) جن کو مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا۔

ترکیب

مثال کتاب میں (عسٰی) فعل مقاربہ مبنی بر فتح مقدر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلاً۔ فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ امید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا (عسٰی) بترکیب سابق فعل مقاربہ (زید) بترکیب سابق اسم (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشید فاعل مرفوع

Marfat.com

وَرَجُلاً منصوب است بر تمیز زیرا کہ ھُوَ مبہم است وحَبَّذَا زَیْدٌ۔ حَبَّ فعل مدح
اور رجلاً منصوب ہے بنا بر تمیز اس لئے کہ ھُوَ مبہم ہے اور حَبَّذَا زَیْدٌ۔ حَبَّ فعل مدح
است و ذَا فاعل او و زید مخصوص بالمدح وہمچنیں بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ و سَاءَ
ہے اور ذَا فاعل اُس کا اور زید مخصوص بالمدح اور اسی طرح بئس الرجل زید اور ساء
الرَّجُلُ عَمْرٌو۔
الرجل عمرو۔

ترکیب

(نِعْمَ[۱] الرَّجُلُ زَیْدٌ) یہ فاعل کے معرف بلام ہونے کی مثال ہے (نعم) فعل مدح مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم۔ مرفوع محلاً (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ خوب مرد ہے زید۔ (نِعْمَ[۲]) فعل مدح مبنی بر فتح (صاحب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (القوم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم۔ مرفوع محلاً (زید) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ خوب مصاحب قوم ہے زید۔ یہ فاعل کے بسوئے معرف بلام مضاف ہونے کی مثال ہے۔ (نِعْمَ[۳]) فعل مدح مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ممیز (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہ فاعل کے ضمیر مستتر ممیز بنکرہ منصوبہ ہونے کی مثال ہے (حَبَّ[۴]) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون فاعل مرفوع محلاً۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (زید) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے

Marfat.com

محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر منصوب محلاً فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (عسٰی) بترکیب سابق (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (زید) بترکیب معلوم فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلاً۔ فعل مقاربہ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اُمید ہے کہ زید کا نکلنا قریب ہوا۔

تنبیہ [۱۵۵]

(المصباح المنیر ص۱۷) اور (مہر منیر ص۱۰۰ و ۱۰۱) میں (عسٰی زید ان یخرج) اور (عسٰی ان یخرج زید) کی ترکیب بایں طور کی ہے کہ (یخرج) کو فاعل کے ساتھ ملا کر بتاویل مفرد قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور یہ غلطی اس پر مبنی ہے کہ ماقبل میں عبارت نحو میر کا مطلب نہیں سمجھا گیا ہے۔ فعل مضارع بغیر (اَن) کے تاویل میں مفرد کے نہیں ہوتا ہے بلکہ (اَن) کا صلہ ہو کر مجموعہ بتاویل مفرد ہوتا ہے۔ سچ ہے کہ

ہمی مکتب و ہمی مُلّا حالِ طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ افعال مدح و ذم چہار است۔ نِعْمَ و حَبَّذَا برائے
جان لو کہ مدح و ذم کے افعال چار ہیں نعم اور حبذا مدح کے لئے
مدح و بِئْسَ و سَاءَ برائے ذم و ہرچہ مابعد فاعل باشد آنرا مخصوص بالمدح
ہیں اور بئس اور ساء واسطے ذم کے اور جو اسم ان کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح
یا مخصوص بالذم گویند و شرط آں است کہ فاعل معرّف بلام باشد چوں نِعْمَ الرَّجُلُ
یا مخصوص بالذم کہتے ہیں اور ماسوائے حبذا کی شرط یہ ہے کہ فاعل معرف بلام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ
زَیْدٌ یا مضاف بسوئے معرف بلام باشد چوں نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ یا ضمیر
زیدٌ یا مضاف ہو معرف بلام کی طرف جیسے نعم صاحب القوم زیدٌ یا فاعل
مستتر ممیز بنکرہ منصوبہ چوں نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ فاعل نعم ھُوَ است مستتر در نعم
ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ جیسے نعم رجلاً زیدٌ اس میں فاعل نعم کا ھُوَ جو پوشیدہ ہے نعم میں

Marfat.com

مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ خوب ہے یہ زید (بئس) فعل ذم مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً۔ (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بُرا ہے مرد زید۔ (ساء) فعل ذم مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بُرا ہے مرد عمرو۔ اسی طرح (بئس صاحب القوم زید) اور (بئس رجلاً زید) اور (ساء صاحب القوم عمرو) اور (ساء رجلاً عمرو) اور ان کی ترکیب بھی سابق کی طرح۔

تنبیہ ۱۵۶ تا ۱۶۱

(المصباح المنیر ص۱۱۰ و ۱۱۹) میں اور (مہر منیر ص۱۰۹ و ۱۱۰) میں نمبر دادہ اول پانچ مثالوں کی ترکیب کی ہے اور چھٹی مثال کی ترکیب ترک کر دی اس پر کوئی گرفت نہیں کی جاسکتی لیکن ترکیب دونوں صاحبان نے غلط کی ہے۔ چنانچہ اول صاحب نے اول مثال کی ترکیب میں (نعم الرجل) کو خبر مقدم اور (زید) کو مبتدا قرار دے کر فرمایا (مبتدا و خبر جملہ انشائیہ ہوا) اور دوسرے صاحب نے فرمایا (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) **اقول**۔ یہ سب غلط ہے جس پر مبتدی ہنستے ہیں **اولاً** اس لئے کہ یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ انشائیہ نہیں۔ انشائیہ تو اس جملہ کی خبر ہے چنانچہ محرم آفندی جلد دوم ص۴۱۹ میں ہے فعلی الوجہ الاول نعم الرجل زید جملة واحدة ای اسمیة خبریة مرکبة من المبتدا والجملة الفعلیة الانشائیة۔ ثانیاً اس لئے کہ مبتدا وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوتا ہے نہ فعلیہ۔ یہ بات تو شروع نحو میر میں گذر گئی مگر ان فاضلان دیوبند کو یاد نہیں رہی اور مثال دوم (نعم صاحب القوم زید) کے متعلق دونوں صاحبان نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ

Marfat.com

و رَجُلاً منصوب است بر تمیز زیرا کہ هُوَ مبہم است و حَبَّذَا زَیْدٌ۔ حَبَّ فعل مدح
اور رجلاً منصوب ہے بنا بر تمیز اس لئے کہ ھُو مبہم ہے اور حَبَّذَا زَیْدٌ۔ حَبَّ فعل مدح
است و ذَا فاعل او و زید مخصوص بالمدح و ہمچنیں بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ و سَاءَ
ہے اور ذَا فاعل اُس کا اور زید مخصوص بالمدح اور اسی طرح بئس الرجل زید اور ساء
الرَّجُلُ عَمْرٌو۔
الرجل عمرو۔

ترکیب

(نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) یہ فاعل کے معرف باللام ہونے کی مثال ہے (نعم) فعل مدح مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، مرفوع محلاً (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ خوب مرد ہے زید۔ (نِعْمَ) فعل مدح مبنی بر فتح (صاحب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (القوم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً (زید) ترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ خوب مصاحب قوم ہے زید۔ یہ فاعل کے بسوئے معرف باللام مضاف ہونے کی مثال ہے۔ (نِعْمَ) فعل مدح مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ تمیز (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ تمیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہ فاعل کے ضمیر مستتر ممیز بنکرہ منصوبہ ہونے کی مثال ہے (حَبَّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون فاعل مرفوع محلاً فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم (زید) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدا

Marfat.com

انشائیہ ہوا) اسی طرح مثال سوم (نعم رجلاً زید) کے متعلق دونوں صاحبان نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) اور مثال چہارم (حبذا زید) کے متعلق اول صاحب نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا) اور دوسرے صاحب نے وہی کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) اور مثال پنجم کے متعلق پھر دونوں صاحبان ہم زبان ہو گئے کہ دونوں نے فرمایا (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) غرضکہ مبتدا و خبر کو ملا کر جملہ فعلیہ کہنا ایسی غلط بیانی ہے جو دیوبندی صاحبان کے سوا کسی اور سے نہیں سُنی گئی۔ نہ اس دور میں نہ سنین ماضیہ میں۔ اب ناظرین خود غور کریں کہ یہ ہر دو فاضلان دیوبند حدیث ذیل کی زد میں آتے ہیں یا نہیں۔

یَكُوْنُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاۗؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔ ترجمہ۔ آخری زمانے میں دھوکے باز غلط بیانی کرنے والے ہوں گے۔ تمھارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سُنیں نہ تمھارے آبا نے تو تم اپنے آپ کو ان سے دور رکھنا اور ان کو اپنے آپ سے۔ وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں اور تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ سچ ہے کہ ؎

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ افعال تعجب دو صیغہ از مصدر ہر ثلاثی مجرد باشد اول

جان لو کہ افعال تعجب دو صیغے ہوتے ہیں ہر ثلاثی مجرد کے مصدر سے۔ اول

مَا اَفْعَلَهٗ چوں مَا اَحْسَنَ زَيْدًا چہ نیکو است زید تقدیرش اَيُّ شَيْءٍ اَحْسَنَ زَيْدًا

ما افعلہ جیسے ما احسن زیدًا کیا اچھا ہے زید اس کی اصل بمعنی ای شیء احسن زیدًا

مَا بمعنی اَيُّ شَيْءٍ است در محل رفع بابتدا و اَحْسَنَ در محل رفع خبر مبتدا و فاعل

ہے۔ ما بمعنی ای شیء ہے محل رفع میں بوجہ ابتدا اور احسن محل رفع میں خبر مبتدا ہے۔ اور فاعل

اَحْسَنَ هُوَ است در وے مستتر و زَيْدًا مفعول بہ دوم اَفْعِلْ بِهٖ چوں اَحْسِنْ بِزَيْدٍ

احسن کا ھو ہے جو اس میں پوشیدہ اور زیدًا مفعول بہ دوم افعل بہ جیسے احسن بزید

صیغہ امر است بمعنی خبر تقدیرش اَحْسَنَ زَيْدٌ اَيْ صَارَ ذَا حُسْنٍ و با زائدہ است۔

(یہ احسن) صیغہ امر ہے بمعنی خبر (یعنی ماضی) اس کی اصل ہے احسن زید یعنی صار ذا حسن و با زائدہ ہے۔

Marfat.com

مؤخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ خوب ہے یہ زید (بئس) فعل ذم مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً۔ (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بُرا ہے مرد زید۔ (ساءَ) فعل ذم مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بُرا ہے مرد عمرو۔ اسی طرح (بئس صاحب القوم زید) اور (بئس رجلاً زید) اور (ساء صاحب القوم عمرو) اور (ساء رجلاً عمرو) اور ان کی ترکیب بھی سابق کی طرح۔

تنبیہ ۱۵۶ تا ۱۶۱

(المصباح المنیر ص۱۱۰ و ۱۱۹) میں اور (مہر منیر ص۱۰۹ و ۱۱۰) میں نمبر دادہ اول پانچ مثالوں کی ترکیب کی ہے اور چھٹی مثال کی ترکیب ترک کر دی اس پر کوئی گرفت نہیں کی جا سکتی لیکن ترکیب دونوں صاحبان نے غلط کی ہے۔ چنانچہ اول صاحب نے اول مثال کی ترکیب میں (نعم الرجل) کو خبر مقدم اور (زید) کو مبتدا قرار دے کر فرمایا (مبتدا و خبر جملہ انشائیہ ہوا) اور دوسرے صاحب نے فرمایا (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) **اقول**۔ یہ سب غلط ہے جس پر مبتدی ہنستے ہیں **اولاً** اس لئے کہ یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ انشائیہ نہیں۔ انشائیہ تو اس جملہ کی خبر ہے چنانچہ محرم آفندی جلد دوم ص۹۴ میں ہے فعلی الوجہ الاول نعم الرجل زید جملۃ واحدۃ ای اسمیۃ خبریۃ مرکبۃ من المبتدا و الجملۃ الفعلیۃ الانشائیۃ۔ **ثانیاً** اس لئے کہ مبتدا و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوتا ہے نہ فعلیہ۔ یہ بات تو شروع نحومیر میں گذر گئی مگر ان فاضلان دیوبند کو یاد نہیں رہی اور مثال دوم (نعم صاحب القوم زید) کے متعلق دونوں صاحبان نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ

Marfat.com

سوال۔ ثلاثی مجرد کہنے سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ثلاثی مزید اور رباعی مجرد اور مزید سے یہ صیغے نہیں آتے۔ تو اگر ان سے فعل تعجب بنانا ہو تو کیا طریقہ ہے۔ **جواب**۔ جی ہاں۔ ان سے فعل تعجب کے یہ صیغے نہیں آتے۔ ان سے فعل تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ (مَا اَشَدَّ) کے بعد ان کا مصدر منصوب مضاف ذکر کیا جائے جیسے مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجَ زَیْدٍ یہ ثلاثی مزید کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ کیسا شدید ہے زید کا نکالنا۔ مَا اَشَدَّ دَحْرَجَۃَ زَیْدٍ۔ یہ رباعی مجرد کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ کیسا شدید ہے زید کا لڑھکانا۔ مَا اَشَدَّ تَسَرْبُلَ زَیْدٍ۔ یہ رباعی مزید کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ کیسا شدید ہے زید کا کرتہ پہننا۔ یہ (اَشَدَّ) اس وقت ذکر کریں گے جبکہ مقصود شدت ہو اور اگر ضعف مقصود ہے تو (اَشَدَّ) کے بجائے (اَضْعَفَ) ذکر کیا جائے گا۔ **سوال**۔ جو مصدر لون کے معنی پر دلالت کرتا ہو یا عیب ظاہری پر تو کیا اس سے بھی پہلے ذکر کردہ دو صیغے آتے ہیں **جواب** ۔ جی نہیں۔ اس سے بھی فعل تعجب بنانے کا یہی طریقہ ہے کہ (ما اشد) کے بعد یا (ما اضعف) وغیرہ کے بعد اس مصدر کو منصوب مضاف کر کے ذکر کریں جیسے مَا اَشَدَّ حُمْرَۃَ زَیْدٍ ۔ ترجمہ۔ زید کی سرخی کیسی گہری ہے۔ اور مَا اَقْبَحَ عَرَجَ زَیْدٍ۔ ترجمہ۔ زید کی لنگ کس قدر بری ہے۔ اسی طرح ان سب سے دوسرا صیغہ بنایا جائے گا جیسے اَشْدِدْ بِاِسْتِخْرَاجِ زَیْدٍ۔ اَشْدِدْ بِدَحْرَجَۃِ زَیْدٍ۔ اَشْدِدْ بِتَسَرْبُلِ زَیْدٍ اَشْدِدْ بِحُمْرَۃِ زَیْدٍ۔ اَقْبِحْ بِعَرَجِ زَیْدٍ۔

ترکیب

(ما) اسمیہ برائے استفہام مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (اَحْسِنْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون بمعنی (اَحْسَنَ) ماضی (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ مرفوع محلاً

Marfat.com

انشائیہ ہوا) اسی طرح مثال سوم (نعم رجلاً زید) کے متعلق دونوں صاحبان نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) اور مثال چہارم (حبذا زید) کے متعلق اول صاحب نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا) اور دوسرے صاحب نے وہی کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) اور مثال پنجم کے متعلق پھر دونوں صاحبان ہم زبان ہو گئے کہ دونوں نے فرمایا (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) غرضکہ مبتدا و خبر کو ملا کر جملہ فعلیہ کہنا ایسی غلط بیانی ہے جو دیوبندی صاحبان کے سوا کسی اور سے نہیں سُنی گئی۔ نہ اس دور میں نہ سنین ماضیہ ہیں۔ اب ناظرین خود غور کریں کہ یہ ہر دو فاضلان دیوبند حدیث ذیل کی زد میں آتے ہیں یا نہیں۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔ ترجمہ۔ آخری زمانے میں دھوکے باز غلط بیانی کرنے والے ہوں گے۔ تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سُنیں نہ تمہارے آبا نے تو تم اپنے آپ کو ان سے دور رکھنا اور ان کو اپنے آپ سے۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ سچ ہے کہ ؎

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل بدانکہ افعال تعجب دو صیغہ از مصدر ہر ثلاثی مجرد باشد اول
جان لو کہ افعال تعجب دو صیغے ہیں ہر ثلاثی مجرد کے مصدر سے۔ اول

مَا اَفْعَلَهٗ چوں مَا اَحْسَنَ زَیْدًا چہ نیکو است زید تقدیرش اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا
ما افعلہ جیسے ما احسن زیداً کیا اچھا ہے زید اس کی اصل بمعنی ای شیء احسن زیداً

مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ است در محل رفع بابتدا و اَحْسَنَ در محل رفع خبر مبتدا و فاعل
ما بمعنی ای شیء ہے محل رفع میں بوجہ ابتدا اور احسن محل رفع میں خبر مبتدا ہے۔ اور فاعل

اَحْسَنَ ھُوَ است در وے مستتر و زَیْدًا مفعول بہ دوم اَفْعِلْ بِهٖ چوں اَحْسِنْ بِزَیْدٍ
احسن کا ھو ہے جو اس میں پوشیدہ اور زیداً مفعول بہ دوم افعل بہ جیسے احسن بزیدٍ

صیغہ امر است بمعنی خبر تقدیرش اَحْسَنَ زَیْدٌ اَیْ صَارَ ذَا حُسْنٍ و با زائدہ است۔
(یہ احسن) صیغہ امر ہے بمعنی خبر (یعنی ماضی) اس کی اصل ہے حسن زید بمعنی صار ذا حُسنٍ اور با زائدہ ہے۔

Marfat.com

فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کیسا اچھا ہے زید (اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (صار) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زید (ذا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف مضاف (حُسْنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید حسین ہوگیا۔ یہ دونوں جملے خبریہ ہیں۔ انشائیہ نہیں۔ انشاء کے معنی ہیں (اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) مستعمل ہے نہ یہ دونوں۔

تنبیہ ۱۶۲ تا ۱۶۴

(مہر منیر ص۵۱) میں ہے کہ (اگر رنگ اور عیب کے معنی پائے جائیں تو ثلاثی مجرد سے اور ثلاثی مزید اور رباعی سے بھی تعجب کے لئے مصدر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جو مَا اَشَدَّ۔ مَا اَقْبَحَ۔ مَا اَضْعَفَ۔ یا مَا اَحْسَنَ کے بعد بطور مفعول کے یا کسی حرف جر کا مجرور بنا کر لایا جاتا ہے جیسے ما اشد صممہ۔ اس کا بہرا پن کتنا سخت ہے۔ اور ما اقبح من عرجہ۔ اس کا لنگڑا پن کتنا برا ہے) **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اس وزن یعنی (اَفْعَلَہٗ) میں مصدر کو حرف جار کا مجرور بنا کر نہیں لایا جاتا۔ بلکہ منصوب ذکر کرتے ہیں جس کی مثالیں ہم بیان کر چکے۔ مصدر کو حرف جار کا مجرور بنا کر وزن (اَفْعِلْ) میں لایا جاتا ہے اور وہ بھی حرف جار (با) کا نہ (من) کا۔ لہٰذا ما اقبح من عرجہ مثال غلط ہے صحیح یوں ہے (مَا اَقْبَحَ عَرَجَہٗ) اتنا نہیں سمجھے کہ حرف جار لانے سے ما افعلہ کا وزن باقی نہیں رہے گا پھر (المصباح المنیر ص۱۲) میں دوسرے وزن (اَفْعِلْ بِہٖ) کے متعلق ہے کہ (یہ صیغہ اگرچہ امر حاضر کا ہے مگر معنی کے لحاظ سے ماضی کے معنی دیتا ہے جیسا کہ صاحب نحو میر نے فرمایا کہ اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) معنی میں (اَحْسَنَ زَیْدٌ) کے ہے لہٰذا اَحْسِنْ صیغہ امر جملہ انشائیہ اَحْسَنَ فعل ماضی جملہ

Marfat.com

سوال۔ ثلاثی مجرد کہنے سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ثلاثی مزید اور رباعی مجرد اور مزید سے یہ صیغے نہیں آتے۔ تو اگر ان سے فعل تعجب بنانا ہو تو کیا طریقہ ہے۔ **جواب**۔ جی ہاں۔ ان سے فعل تعجب کے یہ صیغے نہیں آتے۔ ان سے فعل تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ (مَا اَشَدَّ) کے بعد ان کا مصدر منصوب مضاف ذکر کیا جائے جیسے مَا اَشَدَّ اِستِخرَاجَ زَیدٍ یہ ثلاثی مزید کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ کیسا شدید ہے زید کا نکالنا۔ مَا اَشَدَّ دَحرَجَۃَ زَیدٍ۔ یہ رباعی مجرد کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ کیسا شدید ہے زید کا لڑھکانا۔ مَا اَشَدَّ تَسَربُلَ زَیدٍ۔ یہ رباعی مزید کی مثال ہے۔ ترجمہ۔ کیسا شدید ہے زید کا کرتہ پہننا۔ یہ (اَشَدَّ) اس وقت ذکر کریں گے جبکہ مقصود شدت ہو اور اگر ضعف مقصود ہے تو (اَشَدَّ) کے بجائے (اَضعَفَ) ذکر کیا جائے گا۔ **سوال**۔ جو مصدر لون کے معنی پر دلالت کرتا ہو یا عیب ظاہری پر تو کیا اس سے بھی پہلے ذکر کردہ دو صیغے آتے ہیں **جواب**۔ جی نہیں۔ اس سے بھی فعل تعجب بنانے کا یہی طریقہ ہے کہ (مَا اَشَدَّ) کے بعد یا اَضعَفَ وغیرہ کے بعد اس مصدر کو منصوب مضاف کرکے ذکر کریں جیسے مَا اَشَدَّ حُمرَۃَ زَیدٍ۔ ترجمہ۔ زید کی سرخی کیسی گہری ہے۔ اور مَا اَقبَحَ عَرَجَ زَیدٍ۔ ترجمہ۔ زید کی لنگ کس قدر بری ہے۔ اسی طرح ان سب سے دوسرا صیغہ بنایا جائے گا جیسے اَشدِد بِاستِخرَاجِ زَیدٍ۔ اَشدِد بِدَحرَجَۃِ زَیدٍ۔ اَشدِد بِتَسَربُلِ زَیدٍ اَشدِد بِحُمرَۃِ زَیدٍ۔ اَقبِح بِعَرَجِ زَیدٍ۔

ترکیب

(مَا) اسمیہ برائے استفہام مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی برسکون (اَحسَنَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا (زَیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (اَحسِن) فعل امر حاضر معروف مبنی برسکون بمعنی (اَحسَنَ) ماضی (با) حرف جار زائد مبنی برکسر (زَیدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ مرفوع محلاً

Marfat.com

خبریہ کے معنی دیتا ہے) یہ بھی غلط ہے کیونکہ جب جملہ خبریہ کے معنی دیتا ہے تو (اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) جملہ انشائیہ نہ ہوا۔ حالانکہ مصنف علیہ الرحمۃ شروع کتاب میں اس کو جملہ انشائیہ کی مثال میں بیان فرما چکے ہیں۔ اول فاضل دیوبند کی طرح یہ فاضل دیوبند بھی نہیں سمجھے۔ بات یہ ہے کہ تعجب اس چیز پر ہوا کرتا ہے جو زمانۂ ماضی میں تحقق ہو چکی ہوتی ہے اور مستمر بھی ہوتی ہے کما فی التکملۃ ص۵۲۶ نظر بر آں (اَحْسِنْ) کو باعتبار اصل بمعنی (اَحْسَنَ) لیا گیا تاکہ انشائے تعجب گذشتہ مستمر پر ہو۔ نہ یہ کہ تعجب میں استعمال ہونے کے وقت جملہ خبریہ کے معنی دیتا ہے جیسے کہ یہ فاضل دیوبند سمجھ بیٹھے۔ سچ ہے کہ

بے ہمی مکتب و بے ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

باب سوم در عمل اسمائے عاملہ و آں یازدہ قسم است

تیسرا باب اسمائے عاملہ کے عمل کے بیان میں اور وہ گیارہ قسم پر ہیں

اول اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ و آں نہ است مَنْ و مَا و اَیْنَ و مَتٰی

پہلی قسم اسمائے شرطیہ جو اِنْ کے معنی کو متضمن اور وہ نو ہیں من اور ما اور این اور متی

و اَیُّ و اَنّٰی و اِذْ مَا و حَیْثُمَا و مَھْمَا۔ فعل مضارع را بجزم کنند چوں

اور ایّ اور انّٰی اور اذ ما اور حیثما اور مھما۔ فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں جیسے

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ و مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ و اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ و مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ

من تضرب اضرب اور ما تفعل افعل اور این تجلس اجلس اور متی تقم اقم

و اَیَّ شَیْءٍ تَاکُلْ اٰکُلْ و اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ و اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ و حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ و مَھْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ۔

اور ای شیءٍ تاکل آکل اور انّٰی تکتب اکتب اور اذ ما تُسافر اسافر اور حیثما تقصد اقصد اور مھما تقعد اقعد۔

سوال ۔ (اِذَا) بھی معنیٰ (اِن) کو متضمن ہو کر اسمائے شرطیہ میں داخل ہے پھر اُس کو کیوں شمار نہیں فرمایا **جواب** ۔ یہاں پر اُن اسمائے شرطیہ کا بیان ہے جو عمل کرتے ہیں

Marfat.com

فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ کیسا اچھا ہے زید (اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (صار) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زید (ذا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف مضاف (حُسْنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ مفسرہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید حسین ہوگیا۔ یہ دونوں جملے خبریہ ہیں۔ انشائیہ نہیں۔ انشاء کے معنی میں (اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) مستعمل ہے نہ یہ دونوں۔

تنبیہ ۱۶۲ تا ۱۶۳

(مہر منیر ص۲۰) میں ہے کہ (اگر رنگ و عیب کے معنی پائے جائیں تو ثلاثی مجرد سے اور ثلاثی مزید اور رباعی سے بھی تعجب کے لئے مصدر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جو مَا اَشَدَّ۔ مَا اَقْبَحَ۔ مَا اَضْعَفَ۔ یا مَا اَحْسَنَ کے بعد بطور مفعول کے یا کسی حرف جر کا مجرور بنا کر لایا جاتا ہے جیسے مَا اَشَدَّ صُمَّہٗ۔ اس کا بہرا پن کتنا سخت ہے۔ اور مَا اَقْبَحَ مِنْ عَرَجِہٖ۔ اس کا لنگڑا پن کتنا بڑا ہے) اقول یہ غلط ہے کیونکہ اس وزن یعنی (اَفْعَلَ) میں مصدر کو حرف جار کا مجرور بنا کر نہیں لایا جاتا۔ بلکہ منصوب ذکر کرتے ہیں جس کی مثالیں ہم بیان کرچکے۔ مصدر کو حرف جار کا مجرور بنا کر وزن (اَفْعِلْ) میں لایا جاتا ہے اور وہ بھی حرف جار (با) کا نہ (مِن) کا۔ لہٰذا مَا اَقْبَحَ مِنْ عَرَجِہٖ مثال غلط ہے صحیح یوں ہے (مَا اَقْبَحَ عَرَجَہٗ) اتنا نہیں سمجھے کہ حرف جار لانے سے مَا اَفْعَلَہٗ کا وزن باقی نہیں رہے گا۔ پھر (المصباح المنیر ص۲۲) میں دوسرے وزن (اَفْعِلْ بِہٖ) کے متعلق ہے کہ (یہ صیغہ اگرچہ امر حاضر کا ہے مگر معنی کے لحاظ سے ماضی کے معنی دیتا ہے جیسا کہ صاحب نحو میر نے فرمایا کہ اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) معنی میں (اَحْسَنَ زَیْدٌ) کے ہے لہٰذا اَحْسِنْ صیغہ امر جملہ انشائیہ اَحْسَنَ فعل ماضی جملہ

Marfat.com

اور (اذا) عمل نہیں کرتا۔ اسی واسطے یہاں پر ذکر نہیں کیا گیا۔

ترکیب

(من) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (انْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جس کو تو مارے گا میں ماروں گا (ما) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تفعل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (انْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (افعل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جو تو کرے گا میں کروں گا (این) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر فتح (تجلس) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں انت پوشیدہ۔ جس میں انْ ضمیر مرفوع متصل فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اجلس) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے

Marfat.com

خبریہ کے معنی دیتا ہے) یہ بھی غلط ہے کیونکہ جب جملہ خبریہ کے معنی دیتا ہے تو (اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) جملہ انشائیہ نہ ہوا۔ حالانکہ مصنف علیہ الرحمۃ شروع کتاب میں اس کو جملہ انشائیہ کی مثال میں بیان فرما چکے ہیں۔ اول فاضل دیوبند کی طرح یہ فاضل دیوبند بھی نہیں سمجھے۔ بات یہ ہے کہ تعجب اس چیز پر ہوا کرتا ہے جو زمانۂ ماضی میں متحقق ہو چکی ہوتی ہے اور مستمر بھی ہوتی ہے کما فی التکملۃ صفحہ ۵۲۶ نظر بر آں (اَحْسِنْ) کو باعتبار اصل بمعنی (اَحْسَنَ) لیا گیا۔ تاکہ انشائے تعجب گذشتہ مستمر پر ہو۔ نہ یہ کہ تعجب میں استعمال ہونے کے وقت جملہ خبریہ کے معنی دیتا ہے جیسے کہ یہ فاضل دیوبند سمجھ بیٹھے۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدنی ست

باب سوم در عمل اسمائے عاملہ و آں یازدہ قسم است

تیسرا باب اسمائے عاملہ کے عمل کے بیان میں اور وہ گیارہ قسم پر ہیں۔

اول اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ و آں نہ است مَنْ و مَا و اَیْنَ و مَتٰی

پہلی قسم اسمائے شرطیہ جو اِنْ کے معنی کو متضمن اور وہ نو ہیں من اور ما اور این اور متی

و اَنّٰی و اَیّ و اِذْ مَا و حَیْثُمَا و مَهْمَا۔ فعل مضارع را بجزم کنند چوں

اور انّی اور ایّ اور اذ ما اور حیثما اور مھما۔ فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں جیسے

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ و مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ و اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ و مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ

من تضرب اضرب اور ما تفعل افعل اور این تجلس اجلس اور متی تقم اقم

و اَیَّ شَیْءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ و اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ و اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ و حَیْثُمَا

اور ای شیء تاکل آکل اور انّی تکتب اکتب اور اذ ما تسافر اسافر اور حیثما

تَقْصِدْ اَقْصِدْ و مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ۔

تقصد اقصد اور مھما تقعد اقعد۔

سوال۔ (اِذَا) بھی معنی (اِنْ) کو متضمن ہو کر اسمائے شرطیہ میں داخل ہے پھر اس کو کیوں شمار نہیں فرمایا **جواب**۔ یہاں پر ان اسمائے شرطیہ کا بیان ہے جو عمل کرتے ہیں

Marfat.com

مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا (متی) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تقم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (اقم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جب تو کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا (اَیّ) مفرد منصرف جاری بجرائے صحیح منصوب لفظاً اسم شرط مضاف (شیءٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم (تاکل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (آکل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا (انی) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تکتب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (اکتب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جہاں تو لکھے گا میں لکھوں گا۔ (اذ ما) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً

Marfat.com

اور (اذا) عمل نہیں کرتا۔ اسی واسطے یہاں پر ذکر نہیں کیا گیا۔

ترکیب

(من) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اَضرِب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جس کو تو مارے گا میں ماروں گا (ما) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تفعل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (افعل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جو تو کرے گا میں کروں گا (این) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر فتح (تجلس) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اجلس) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے

Marfat.com

مبنی بر سکون۔ (تسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جب تو سفر کرے گا میں کروں گا۔ (حیثما) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تقصد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (اقصد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جہاں کا تو قصد کرے گا میں کروں گا (مهما) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ (تقعد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اقعد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جب تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

تنبیہ ۱۶۴/۱۱/۱۷۱

(مہر منیر ص ۱۱۱ و ۱۱۲) پر (مَتٰی تَضرِب اَضرِب) کی ترکیب میں لکھا ہے کہ (شرط جزا سے مل کر

مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا (متٰی) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تقم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (قم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جب تو کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا (اَیّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً اسم شرط مضاف (شیءٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم (تاکل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (آکل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا (اَنّٰی) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تکتب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (اکتب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جہاں تو لکھے گا میں لکھوں گا۔ (اذ ما) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً

Marfat.com

جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا) اور باقی سات مثالوں کے متعلق لکھا کہ (حسب سابق) یعنی وہ بھی جملہ فعلیہ شرطیہ ہیں۔ **اقول** نحات بصریہ کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسم ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ علامہ زمخشری نے ایک قسم (شرطیہ) کا اضافہ کیا۔ جس کی تفصیل البشیر الکامل کے دیباچہ ص۱۴ میں مذکور ہے۔ الغرض جملہ مذکورہ نحات بصری کے نزدیک جملہ فعلیہ ہے شرطیہ نہیں۔ یہ قسم اُن کے بعد حادث ہوئی اور زمخشری کے مسلک پر یہ جملہ مذکورہ جملہ شرطیہ ہے فعلیہ نہیں۔ ان فاضل دیوبند نے جملہ مذکورہ میں دونوں جمع کر دیئے جو کسی مسلک پر درست نہیں۔ سچ ہے کہ

حال طفلاں زبوں شدہ است بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

دوم اسمائے افعال بمعنی ماضی چوں هَيْهَاتَ و شَتَّانَ و سَرْعَانَ

دوسری قسم اسمائے افعال جو ماضی کے معنی میں جیسے هیهات اور شتان اور سرعان

اسم را بنا بر فاعلیت برفع کنند چوں هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ اى بَعُدَ۔

اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع کرتے ہیں جیسے هیهات یوم العید یعنی بَعُدَ۔

سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر چوں رُوَيْدَ و بَلْهَ و حَيَّهَلَ و عَلَيْكَ و دُوْنَكَ و هَا۔ اسم را بنصب کنند بنا بر مفعولیت چوں رُوَيْدَ زَيْدًا اى أَمْهِلْهُ۔

تیسری قسم اسمائے افعال جو امر حاضر (معروف) کے معنی میں جیسے رُوَیْدَ اور بَلْهَ اور حَيَّهَلَ اور عَلَيْكَ اور دونك اور ها اسم کو نصب کرتے ہیں مفعول ہونے کی بنا پر جیسے روید زیداً یعنی امهله۔

(هَيْهَاتَ) اصل میں (هَيْهَيَتَ) تھا۔ یائے ثانی بوجہ تحرک اور انفتاح ماقبل الف سے بدل گئی تو (هَيْهَاتَ) ہوگیا۔ اس میں (تا) مفتوح ہے اور کبھی ساکن بھی پڑھتے ہیں (شتان) شین پر فتح اور (تا) مشدد مفتوح۔ اور نون پر فتح اور کبھی کسرہ بھی آتا ہے۔ یہ بمعنی (افترق) جو دو اسم پر داخل ہوتا ہے کیونکہ افتراق کے لئے دو ضروری ہیں۔ اسی طرح (شتان) بھی دو اسم پر داخل ہوتا ہے کیونکہ وہ بمعنی (افترق) ہے۔ جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

Marfat.com

مبنی بر سکون۔ (تسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (اسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جب تو سفر کرے گا میں کروں گا۔ (حیثما) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تقصد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (اقصد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جہاں کا تو قصد کرے گا میں کروں گا (مهما) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ (تقعد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (اقعد) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ جب تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

تنبیہ

(مہر منیر ص۱۱۲) پر (مَنْ تَضرِبْ اَضرِبْ) کی ترکیب میں لکھا ہے کہ (شرط جزا سے مل کر

Marfat.com

ترجمہ۔ کیسے جدا ہو گئے زید و عمر۔ (سَرْعَانَ) سین پر تینوں حرکتیں مگر فتح مشہور ہے۔ اور (را) پر سکون اور نون مفتوح بمعنی (سَرُعَ) جیسے (سَرْعَانَ زَیْدٌ)۔ ترجمہ۔ کتنا تیز چلا زید۔
فائدہ ۔ اسمائے افعال بمعنی ماضی میں معنیٰ تعجب ہوتے ہیں کما فی حاشیۃ الملاعبد الغفور رحمہ اللہ الکریم۔ اسی واسطے یہ جملہ انشائیہ ہوں گے۔ (بَلْهَ) بمعنی (اُتْرُكْ) اور (حَيَّهَلْ) بمعنی (اِئْتِ) (عَلَيْكَ) بمعنی (اِلْزَمْ) اور (دُوْنَكَ) بمعنی (خُذْ) اور (ها) بمعنی (خُذْ)۔

ترکیب

(هَيْهَاتَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح (یوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ۔ (العید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر۔ مبتدا اپنے قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ کتنا دور ہو گیا عید کا دن ۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بَعُدَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (یوم العید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا (بَعُدَ) کو انشائیہ اس لئے قرار دیا کہ یہ باب کَرُمَ سے ہے اور باب کَرُمَ کی خاصیت تعجب ۔ تو مفسَّر اور مُفسِّر انشائیت میں متحد ہو گئے اور انشاء کی تفسیر خبر سے لازم نہ آئی (رُوَيْدَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کو ضرور مہلت دو (اَیْ) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اَمْهِلْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (زیدًا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

Marfat.com

جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا) اور باقی سات مثالوں کے متعلق لکھا کر (حسب سابق) یعنی وہ بھی جملہ فعلیہ شرطیہ ہیں۔ **اقول** نحات بصریہ کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسم ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ علامہ زمخشری نے ایک قسم (شرطیہ) کا اضافہ کیا۔ جس کی تفصیل البشیر الکامل کے دیباچہ ص۱۴ میں مذکور ہے۔ الغرض جملہ مذکورہ نحات بصری کے نزدیک جملہ فعلیہ ہے شرطیہ نہیں۔ یہ قسم اُن کے بعد حادث ہوئی اور زمخشری کے مسلک پر یہ جملہ مذکورہ جملہ شرطیہ ہے فعلیہ نہیں۔ ان فاضل دیوبند نے جملہ مذکورہ میں دونوں جمع کر دیئے جو کسی مسلک پر درست نہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہامی مکتب و ہمی مُلاّ　　حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم اسمائے افعال بمعنی ماضی چوں هَيْهَاتَ و شَتَّانَ و سَرْعَانَ

دوسری قسم اسمائے افعال جو ماضی کے معنی میں ہیں جیسے هیهات اور شتان اور سرعان

اسم را بنا بر فاعلیت برفع کنند چوں هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيدِ ای بَعُدَ۔

اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع کرتے ہیں جیسے هیهات یوم العید یعنی بَعُدَ

سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر چوں رُوَيْدَ و بَلْهَ و حَيَّهَلَ و عَلَيْكَ و دُونَكَ و هَا۔ اسم را بنصب کنند بنا بر مفعولیت چوں رُوَيْدَ زَيْدًا ای أَمْهِلْهُ۔

تیسری قسم اسمائے افعال جو امر حاضر (معروف) کے معنی میں جیسے رُوَيْدَ اور بَلْهَ اور حَيَّهَلَ اور عَلَيْكَ اور دونك اور ها اسم کو نصب کرتے ہیں مفعول ہونے کی بنا پر جیسے روید زیدا یعنی امهله۔

(هَيْهَاتَ) اصل میں (هَيْهَيَتَ) تھا۔ یائے ثانی بوجہ تحرک اور انفتاح ماقبل الف سے بدل گئی تو (هَيْهَاتَ) ہوگیا۔ اس میں (تا) مفتوح ہے اور کبھی ساکن بھی پڑھتے ہیں (شتان) شین پر فتح اور (تا) مشدد مفتوح۔ اور نون پر فتح اور کبھی کسرہ بھی آتا ہے۔ یہ بمعنی (افترق) جو دو اسم پر داخل ہوتا ہے کیونکہ افتراق کے لئے دو ضروری ہیں۔ اسی طرح (شتان) بھی دو اسم پر داخل ہوتا ہے کیونکہ وہ بمعنی (افترق) ہے۔ جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

Marfat.com

تنبیہ ۱۷۳ تا ۱۸۰

(المصباح المنیر ص۱۲۲) میں اور (مہر منیر ص۱۱۳) میں (ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بدو وجہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف ہوں یا بمعنی ماضی دونوں جملہ اسمیہ ہوتے ہیں نہ فعلیہ جیسے ہماری ترکیب میں بعض نحویوں نے جملہ فعلیہ قرار دیا لیکن امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس کی تغلیط فرمائی اور جملہ اسمیہ ہونے کے متعلق الاشباہ والنظائر النحویہ میں فرمایا ھو الصحیح۔ **ثانیاً** اس لئے کہ اسمائے افعال بمعنی ماضی میں تعجب کے معنی ہوتے ہیں کما مر۔ تو یہ جملہ انشائیہ ہوئے نہ خبریہ۔ پھر اول نے ص۱۲۳ پہ اور دوم نے صفحہ مذکورہ پہ (رُوَیْدَ زَیْدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما مر۔ پھر اول نے ص۱۲۲ پہ (شَتَّانَ) کی مثال پیش کی (شَتَّانَ زَیْدٌ) اور اس کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ یہ بسہ وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (شَتَّانَ) کے لئے دو اسم ضروری ہیں کما مر۔ **ثانیاً** اس لئے کہ اس کو جملہ فعلیہ قرار دینا غلط کما مر۔ **ثالثاً** اس لئے کہ اس کو جملہ خبریہ قرار دینا غلط۔ کما مر۔ پھر (سُرْعَانَ) کی مثال پیش کی (سُرْعَانَ زَیْدٌ خُرُوْجًا) اور ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (خروجا) کو تمیز بنایا اور اس جملہ کو فعلیہ قرار دیا ہے۔ یہ بھی بسہ وجوہ غلط۔ اولاً اس لئے کہ (زید) ممیز نہیں کہ اس میں ابہام نہیں پایا جاتا۔ پھر (خروجا) اس سے تمیز کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ تمیز نسبت ہے جس کا خود اقرار بھی کیا ہے بایں الفاظ۔ (خروجا منصوب بنا بر تمیز برائے رفع ابہام نسبت) جب نسبت سے ابہام دور کیا تو تمیز نسبت ہوئی نہ زید۔ **ثانیاً** اس کو جملہ فعلیہ قرار دینا غلط ہے کما مر۔ **ثالثاً** اس کو جملہ خبریہ قرار دینا بھی غلط کما مر۔ سچ ہے کہ

بر ہمی مکتب و ہمی ملّا — حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال عمل فعل معروف کند بشرط آنکہ اعتماد
چوتھی قسم اسم فاعل - حال یا استقبال کے معنی میں ہو کر فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اعتماد
کردہ باشد بر لفظیکہ پیش از و باشد و آں لفظ یا مبتدا باشد در لازم چوں زَیْدٌ
کئے ہوئے ہو ایسے لفظ پہ جو اس سے پہلے ہے اور وہ لفظ یا مبتدا ہو لازم میں جیسے زید

Marfat.com

ترجمہ۔ کیسے جدا ہو گئے زید و عمر۔ (سَرْعَانَ) سین پر تینوں حرکتیں مگر فتح مشہور ہے اور (را) پر سکون اور نون مفتوح بمعنی (سَرُعَ) جیسے (سَرْعَانَ زَیْدٌ)۔ ترجمہ۔ کتنا تیز چلا زید
فائدہ۔ اسمائے افعال بمعنی ماضی میں معنیٰ تعجب ہوتے ہیں کما فی حاشیۃ الملا عبد الحکیم رحمہ اللہ الکریم۔ اسی واسطے یہ جملہ انشائیہ ہوں گے۔ (تَلْهُ) بمعنی (اُتْرُكْ) اور (حَیَّهَلْ) بمعنی (اِیْتِ) (عَلَیْكَ) بمعنی (اِلْزَمْ) اور (دُوْنَكَ) بمعنی (خُذْ) اور (ها) بمعنی (خُذْ)۔

ترکیب

(هَیْهَاتَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح (یوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف۔ (العید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر۔ مبتدا اپنے قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کتنا دور ہو گیا عید کا دن۔ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بَعُدَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (یوم العید) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا (بَعُدَ) کو انشائیہ اس لئے قرار دیا کہ یہ باب کَرُمَ سے ہے اور باب کَرُمَ کی خاصیت تعجب۔ تو مفسَّر اور مفسِّر انشائیت میں متحد ہو گئے اور انشاء کی تفسیر خبر سے لازم نہ آئی (رُوَیْدَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کو ضرور مہلت دو (اَیْ) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اَمْهِلْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ہا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَیْدًا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

Marfat.com

قائمٌ اَبُوْہُ و در متعدی چوں زیدٌ ضاربٌ اَبُوْہُ عمرًا یا موصوف چوں
قائم ابوہ اور متعدی میں جیسے زید ضارب ابوہ عمرا یا وہ لفظ موصوف ہو جیسے
مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْرًا یا موصول چوں جاءَنِی القائمُ اَبُوْہُ و جاءَنِی
مررت برجل ضارب ابوہ بکرا یا موصول ہو جیسے جاءنی القائم ابوہ اور جاءنی
الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًا یا ذوالحال چوں جاءَنِی زیدٌ راکِبًا غلامُہٗ فرسًا یا ہمزہ
الضارب ابوہ عمرا یا ذوالحال ہو جیسے جاءنی زید راکبا غلامہ فرسا یا وہ لفظ ہمزہ
استفہام چوں اَضَارِبٌ زیدٌ عمرًا یا حرف نفی چوں مَا قائمٌ زیدٌ ہماں عمل کہ
استفہام ہو جیسے اضارب زید عمرا یا حرف نفی ہو جیسے ما قائم زید جو عمل کہ قام
قَامَ و ضَرَبَ می کرد قائمٌ و ضاربٌ می کند۔
اور ضرب کرتے تھے وہی قائم اور ضارب کرتے ہیں۔

سوال۔ حروف مشبہ بفعل کی بحث میں (اِنَّ زیدًا قائمٌ) مثال گذری اس میں آپ نے (قائمٌ) اسم فاعل کو عمل دیا ہے حالانکہ مبتدا پر اعتماد نہیں۔ **جواب**۔ مبتدا سے مراد مسند الیہ ہے اور وہ مثال مذکور میں موجود یعنی (زیدا) کہ حروف مشبہ بفعل کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ زید کا باپ کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (زید) بترکیب سابق مبتدا (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ھا) بترکیب سابق مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (عمرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

Marfat.com

تنبیہ
۱۷۲ تا ۱۸۰

(المصباح المنیر ص۱۲۲) میں اور (مہر منیر ص۱۱۱) میں (هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيدِ) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ بدو وجہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف ہوں یا بمعنی ماضی دونوں جملہ اسمیہ ہوتے ہیں نہ فعلیہ جیسے ہماری ترکیب میں بعض نحویوں نے جملہ فعلیہ قرار دیا لیکن امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس کی تغلیط فرمائی اور جملہ اسمیہ ہونے کے متعلق الاشباہ والنظائر النحویہ میں فرمایا ھو الصحیح۔ ثانیاً اس لئے کہ اسمائے افعال بمعنی ماضی میں تعجب کے معنی ہوتے ہیں کما مر۔ تو یہ جملہ انشائیہ ہوئے نہ خبریہ۔ پھر اول نے ص۱۲۳ پر اور دوم نے صفحہ مذکورہ پر (رُوَيْدَ زَيْدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کما مر۔ پھر اول نے ص۱۲۲ پر (شَتَّانَ) کی مثال پیش کی (شَتَّانَ زَيْدٌ) اور اس کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ یہ بسہ وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (شَتَّانَ) کے لئے دو اسم ضروری ہیں کما مر۔ ثانیاً اس لئے کہ اس کو جملہ فعلیہ قرار دینا غلط کما مر۔ ثالثاً اس لئے کہ اس کو جملہ خبریہ قرار دینا غلط۔ کما مر۔ پھر (سَرْعَانَ) کی مثال پیش کی (سَرْعَانَ زَيْدٌ خُرُوجًا) اور ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (خروجا) کو تمیز۔ اور اس جملہ کو فعلیہ قرار دیا ہے۔ یہ بھی بسہ وجوہ غلط۔ اولاً اس لئے کہ (زید) ممیز نہیں کہ اس میں ابہام نہیں پایا جاتا۔ پھر (خروجا) اس سے تمیز کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ تمیز نسبت ہے۔ جس کا خود اقرار بھی کیا ہے بایں الفاظ (خروجا منصوب بنا بر تمیز برائے رفع ابہام نسبت) جب نسبت سے ابہام دور کیا تو ممیز نسبت ہوئی نہ زید۔ ثانیاً اس کو جملہ فعلیہ قرار دینا غلط ہے کما مر۔ ثالثاً اس کو جملہ خبریہ قرار دینا بھی غلط کما مر۔ سچ ہے کہ۔

بر ہمی مکتب و ہمی ملا — حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال عمل فعل معروف کند بشرط آنکہ اعتماد
چوتھی قسم اسم فاعل - حال یا استقبال کے معنی میں ہو کر فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اعتماد
کردہ باشد بر لفظیکہ پیش ازو باشد و آں لفظ یا مبتدا باشد در لازم چوں زَيْدٌ
کئے ہوئے ہو ایسے لفظ پر جو اس سے پہلے ہے اور وہ لفظ یا مبتدا ہو لازم میں جیسے زید

Marfat.com

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کا باپ عمر کو مارتا ہے یا مارے گا۔ (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار مبنی بر کسر۔ (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ضارب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواؤ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی ضم راجع بسوئے موصوف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (بکراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ایسے مرد کے پاس سے گذرا جس کا باپ بکر کو مارتا ہے یا مارے گا (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (الف لام) بمعنی (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل مرفوع محلاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا تھا یا کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا۔ **فائدہ**۔ یہ ترجمہ اس لئے کہ جب اسم فاعل پر الف لام بمعنی اسم موصول ہو تو اس وقت تینوں زمانوں میں سے ہر ایک مراد ہو سکتا ہے۔ (جاءنی) بترکیب سابق (الف لام) بمعنی (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ھا) بترکیب سابق مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (عمراً) بترکیب سابق مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل مرفوع محلاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس وہ شخص آیا جس کے باپ نے عمر کو مارا۔ یا مارتا ہے

Marfat.com

قَائِمٌ اَبُوْہُ و در متعدی چوں مثال ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًا یا موصوف چوں
قَائِمٌ اَبُوْہُ اور متعدی میں جیسے زید ضارب ابوہ عمرًا یا وہ لفظ موصوف ہو جیسے
مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْرًا یا موصول چوں جَاءَنِی الْقَائِمُ اَبُوْہُ و جَاءَنِی
مررت برجل ضارب ابوہ بکرًا یا موصول ہو جیسے جاءنی القائم ابوہ اور جاءنی
الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًا یا ذوالحال چوں جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا یا ہمزۂ
الضارب ابوہ عمرًا یا ذوالحال ہو جیسے جاءنی زید راکبا غلامہ فرسا یا وہ لفظ ہمزۂ
استفہام چوں اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا یا حرف نفی چوں مَا قَائِمٌ زَیْدٌ ہماں عمل کہ
استفہام ہو جیسے اضارب زید عمرًا یا حرف نفی ہو جیسے ما قائم زید جو عمل کہ قام
قَامَ و ضَرَبَ می کرد قَائِمٌ و ضَارِبٌ می کند۔
اور ضرب کرتے تھے وہی قائم اور ضارب کرتے ہیں۔

سوال۔ حروف مشبہ بفعل کی بحث میں (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) مثال گذری ایں میں آپ نے (قَائِمٌ) اسم فاعل کو عمل دیا ہے حالانکہ مبتدا پر اعتماد نہیں۔ **جواب**۔ مبتدا سے مراد مسند الیہ ہے اور وہ مثال مذکور میں موجود یعنی (زیدًا) کہ حروف مشبہ بفعل کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ترجمہ۔ زید کا باپ کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (زید) بترکیب سابق مبتدا (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ھا) بترکیب سابق مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (عمرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

Marfat.com

یا مارے گا۔ (جاءنی) بترکیب سابق (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (راکبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (فرسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید آیا درآں حالیکہ اُس کا غلام گھوڑے پر سوار تھا (ہمزہ) برائے استفہام مبنی بر فتح (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ مبتدا کی قسم دوم۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل قائم مقام خبر (عمراً) بترکیب سابق مفعول بہ۔ مبتدا کی قسم دوم اپنے فاعل قائم مقام خبر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کیا زید عمر کو مارتا ہے یا مارے گا (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا کی قسم دوم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل قائم مقام خبر۔ مبتدا کی قسم دوم اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا نہیں ہے یا کھڑا نہ ہوگا۔

تنبیہ ۱۸۱ تا ۱۸۷

(المصباح المنیر ص۱۲۳) میں اور (مہر منیر ص۱۱۴) میں عمل اسم فاعل کی دوسری شرط کے متعلق بیان کیا کہ (دوم اسم فاعل سے قبل ایک اسم موجود ہو جو مبتدا ہو اور یہ اسم فاعل اس کی صفت ہو) **اقول** یہ غلط ہے بلکہ اس صورت میں اسم فاعل اُس کی خبر ہوگا۔ چونکہ یہ عبارت دونوں میں ہے اس لئے کاتب کے سر تھوپنا انصاف سے بعید ہوگا بلکہ گذشتہ اکثر و بیشتر غلطیاں بھی دونوں میں مشترک ہونے کی وجہ سے کاتب کی جانب منسوب نہیں کی جاسکتیں۔ پھر اول نے ص۱۲۴ میں اور دوم نے ص۱۱۵ میں (مررت برجل ضارب ابوہ بکراً) کا ترجمہ کیا ہے (میں ایک آدمی کے ساتھ گذرا جس کا باپ بکر کو مارنے والا ہے)

Marfat.com

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کا باپ عمر کو مارتا ہے یا مارے گا۔ (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (تُ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار مبنی بر کسر۔ (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ضارب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی ضم راجع بسوئے موصوف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (بکراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ایسے مرد کے پاس سے گذرا جس کا باپ بکر کو مارتا ہے یا مارے گا (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (الف لام) بمعنی (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل مرفوع محلاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا تھا یا کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا۔ فائدہ۔ یہ ترجمہ اس لئے کہ جب اسم فاعل پر الف لام بمعنی اسم موصول ہو تو اس وقت تینوں زمانوں میں سے ہر ایک مراد ہوسکتا ہے۔ (جاءنی) بترکیب سابق (الف لام) بمعنی (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ہا) بترکیب سابق مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (عمراً) بترکیب سابق مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل مرفوع محلاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس وہ شخص آیا جس کے باپ نے عمر کو مارا۔ یا مارتا ہے

Marfat.com

یہ بدو وجہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ (رجل) کا ترجمہ آدمی نہیں۔کہ نابالغ پر (آدمی) صادق آتا ہے (رجل) صادق نہیں آتا۔ ثانیاً اس لئے کہ (کے ساتھ گذرا) ترجمہ صحیح نہیں۔کیونکہ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ متکلم کی طرح وہ بھی گذرنے والا ہے۔ حالانکہ یہ عبارت صرف متکلم کے گذرنے پر دلالت کرتی ہے۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم بیان کر آئے پھر اول نے ص۱۲۵ پر اور دوم نے ص۱۱۵ پر (جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا) کا ترجمہ یوں کیا ہے (زید میرے پاس اس حال میں آیا کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہونے والا ہے) یہ بھی غلط ہے کہ زید کا آنا گذشتہ زمانہ میں واقع ہوا۔ اور اس کے غلام کا سوار ہونا آیندہ زمانہ میں ہوگا تو حال کا زمانہ اور عامل ذوالحال کا زمانہ متحد نہ رہا حالانکہ یہ شرط ہے مگر یہ فاضل دیوبند اس کو کیا جانیں۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا۔ اور یاد رہے کہ یہ حال حکائی ہے جس کی تفصیل شرح جامی بحث اسم فاعل اور تکملہ میں دیکھی جائے۔ یہ مقام اس کے بیان کا نہیں۔ پھر اول نے اسی ص۱۲۵ پر اور دوم نے ص۱۱۵ و ۱۱۶ پر (اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا) کو شبہ جملہ انشائیہ اور (مَاقَائِمٌ زَیْدٌ) کو شبہ جملہ خبریہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اول کے الفاظ پہلی مثال کے متعلق یہ ہیں زیادہ لکھو کہ یہ اسم فاعل مع فاعل و مفعول بہ جملہ انشائیہ نہیں ہے ہمزۂ استفہام کی وجہ سے بلکہ شبہ جملہ انشائیہ کہلاتا ہے اور دوسری مثال کے متعلق الفاظ یہ ہیں (اور اسم فاعل مع فاعل زید کے جملہ اسمیہ خبریہ نہیں ہے بلکہ شبہ اسمیہ خبریہ ہے۔ خوب سمجھ لو) یہ بھی بدو وجہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ کسی نحوی نے شبہ جملہ نہیں کہا۔ اور کہتے بھی کیسے شبہ جملہ مفید نہیں ہوتا کیونکہ اس میں نسبت تامہ نہیں ہوتی۔ اور یہ دونوں مفید ہیں کہ پہلی مثال سے طلب مفہوم ہوتی ہے اور دوسری سے خبر۔ البتہ ان کے جملہ اسمیہ اور فعلیہ ہونے میں اختلاف ہے جمہور کا مسلک ہے کہ دونو جملہ اسمیہ ہیں کما فی الفوائد الشافیہ ص۵۵ ثانیاً اس لئے کہ یہ کہنا (بلکہ شبہ جملہ انشائیہ کہلاتا ہے) اس سے اگر یہ مراد ہے کہ نحویوں کے مسلک میں شبہ جملہ کہلاتا ہے تو یہ نحویوں پر افترا ہوا۔ اور ان کی توہین بھی۔ افترا اس لئے کہ وہ شبہ جملہ نہیں کہتے بلکہ جملہ کہتے ہیں کما مر۔ اور توہین اس لئے کہ سلیم العقل کی جانب غلط بات کی نسبت اس کی توہین

Marfat.com

مارے گا۔ (جاءنی) بترکیب سابق (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (راکبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع سوئے ذوالحال۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (فرسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید آیا درآں حالیکہ اُس کا غلام گھوڑے پر سوار تھا (ہمزہ) برائے استفہام مبنی بر فتح (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ مبتدا کی قسم دوم۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل قائم مقام خبر (عمرًا) بترکیب سابق مفعول بہ۔ مبتدا کی قسم دوم اپنے فاعل قائم مقام خبر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کیا زید عمر کو مارتا ہے یا مارے گا (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا کی قسم دوم اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل قائم مقام خبر۔ مبتدا کی قسم دوم اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا نہیں ہے یا کھڑا نہ ہوگا۔

تنبیہ ۱۸۱ تا ۱۸۷

(المصباح المنیر صفحہ ۱۲۴) میں اور (مہر منیر صفحہ ۱۱۴) میں عمل اسم فاعل کی دوسری شرط کے متعلق بیان کیا کہ (دوم اسم فاعل سے قبل ایک اسم موجود ہو جو مبتدا ہو اور یہ اسم فاعل اس کی صفت ہو) اقول یہ غلط ہے بلکہ اس صورت میں اسم فاعل اُس کی خبر ہوگا۔ چونکہ یہ عبارت دونوں میں ہے اس لئے کاتب کے سر تھوپنا انصاف سے بعید ہوگا بلکہ گذشتہ اکثر و بیشتر غلطیاں بھی دونوں میں مشترک ہونے کی وجہ سے کاتب کی جانب منسوب نہیں کی جاسکتیں۔ پھر اول نے صفحہ ۱۲۴ میں اور دوم نے صفحہ ۱۱۵ میں (مررت برجل ضارب ابوہ بکرًا) کا ترجمہ کیا ہے (میں ایک آدمی کے ساتھ گذرا جس کا باپ بکر کو مارنے والا ہے)

Marfat.com

ہوتی ہے۔اور اگر یہ مراد ہے کہ دیوبندی مسلک میں شبہ جملہ کہلاتا ہے تو اس پر اتنی گذارش ہے کہ یہ کتاب نحوی مسلک کو بیان کرنے کے لئے ہے نہ دیوبندی مسلک کو۔نظر بر آں اس دیوبندی مسلک کا بیان یہاں پر درست نہیں۔اس کا بیان تو ان کتابوں میں مناسب ہے جن میں مصنفین دیوبندی مسلک بیان کیا کرتے ہیں جیسے ہندوستانی دیوبندی صاحبان کے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے (جہد المقل) میں دیوبندی مسلک یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ جملہ قبائح کے ساتھ متصف ہوسکتا ہے۔یعنی جھوٹ بول سکتا ہے۔زنا کرسکتا ہے۔خودکشی کرسکتا ہے کہ یہ سب قبائح ہیں۔العیاذ باللہ۔اور مولانا خلیل احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے (براہین قاطعہ) میں یہ دیوبندی مسلک بیان کیا کہ صاحب لولاک رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شیطان کا علم زیادہ ہے معاذ اللہ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم اسم مفعول بمعنی حال و استقبال عمل فعل مجہول کند۔بشرط اعتماد مذکور چوں زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ وَعَمْرٌو مُعْطٰی غُلَامُہٗ دِرْہَمًا وَبَکْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا وَخَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا۔ہماں عمل کہ ضُرِبَ وَاُعْطِیَ وَعُلِمَ وَاُخْبِرَ می کرد مَضْرُوْبٌ وَمُعْطًی وَمَعْلُوْمٌ وَمُخْبَرٌ می کنند۔

پانچویں قسم اسم مفعول حال و استقبال کے معنی میں ہو کر فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے اعتماد مذکور کی شرط پر جیسے زید مضروب ابوہ اور عمرو معطی غلامہ درھما اور بکر معلوم ابنہ فاضلا اور خالد مخبر ابنہ عمرا فاضلا۔وہی عمل کہ ضُرِبَ اور اُعْطِیَ اور علم اور اخبر کرتے تھے مضروب اور معطی اور معلوم اور مخبر کرتے ہیں

ترکیب

(زید) بترکیب سابق مبتدا (مضروب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول

یہ بدو وجہ غلط ہے اوّلاً اس لئے کہ (رجل) کا ترجمہ آدمی نہیں۔ کہ نابالغ پر (آدمی) صادق آتا ہے (رجل) صادق نہیں آتا۔ ثانیاً اس لئے کہ (کے ساتھ گذرا) ترجمہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ متکلم کی طرح وہ بھی گذرنے والا ہے۔ حالانکہ یہ عبارت صرف متکلم کے گذرنے پر دلالت کرتی ہے۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم بیان کر آئے پھر اول نے ص۱۲۵ پر اور دوم نے ص۱۱۵ پر (جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا) کا ترجمہ یوں کیا ہے (زید میرے پاس اس حال میں آیا کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہونے والا ہے) یہ بھی غلط ہے کہ زید کا آنا گذشتہ زمانہ میں واقع ہوا۔ اور اس کے غلام کا سوار ہونا آیندہ زمانہ میں ہوگا تو حال کا زمانہ اور عامل ذوالحال کا زمانہ متحد نہ رہا حالانکہ یہ شرط ہے مگر یہ فاضل دیوبند اس کو کیا جانیں۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا۔ اور یاد رہے کہ یہ حال حکائی ہے جس کی تفصیل شرح جامی بحث اسم فاعل اور تکملہ میں دیکھی جائے۔ یہ مقام اس کے بیان کا نہیں۔ پھر اول نے اسی ص۱۲۵ پر اور دوم نے ص۱۱۵ و ۱۱۶ پر (اضارب زید عمرًا) کو شبہ جملہ انشائیہ اور (ماقام زید) کو شبہ جملہ خبریہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اول کے الفاظ پہلی مثال کے متعلق یہ ہیں (یاد رکھو کہ یہ اسم فاعل مع فاعل ومفعول یہ جملہ انشائیہ نہیں ہے ہمزۂ استفہام کی وجہ سے بلکہ شبہ جملہ انشائیہ کہلاتا ہے اور دوسری مثال کے متعلق الفاظ یہ ہیں (اور اسم فاعل مع فاعل زید کے جملہ اسمیہ خبریہ نہیں ہے بلکہ شبہ اسمیہ خبریہ ہے۔ خوب سمجھ لو) یہ بھی بدو وجہ غلط ہے اوّلاً اس لئے کہ کسی نحوی نے شبہ جملہ نہیں کہا۔ اور رہتے بھی کیسے شبہ جملہ مفید نہیں ہوتا کیونکہ اس میں نسبت تامہ نہیں ہوتی۔ اور یہ دونوں مفید ہیں کہ پہلی مثال سے طلب مفہوم ہوتی ہے اور دوسری سے خبر۔ البتہ ان کے جملہ اسمیہ اور فعلیہ ہونے میں اختلاف ہے جمہور کا مسلک ہے کہ دونوں جملہ اسمیہ ہیں کما فی الفوائد الشافیہ ص۵ ثانیاً اس لئے کہ یہ کہنا (بلکہ شبہ جملہ انشائیہ کہلاتا ہے) اس سے اگر یہ مراد ہے کہ نحویوں کے مسلک میں شبہ جملہ کہلاتا ہے تو یہ نحویوں پر افترا ہوا۔ اور ان کی توہین بھی۔ افترا اس لئے کہ وہ شبہ جملہ نہیں کہتے بلکہ جملہ کہتے ہیں کما مر۔ اور توہین اس لئے کہ سلیم العقل کی جانب غلط بات کی نسبت اس کی توہین

صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کا باپ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (معطیٰ) اسم مقصور مرفوع تقدیراً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (درھماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ عمر کے غلام کو درہم دیا جاتا ہے یا دیا جائے گا۔ (بکر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (معلوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (ابن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (فاضلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (شخصاً) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ پسر بکر فاضل جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا (خالد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مخبر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (ابن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (عمراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اول (فاضلاً) بترکیب سابق صفت۔ موصوف مقدر مذکور اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ دوم۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ پسر خالد

Marfat.com

ہوتی ہے۔اور اگر یہ مراد ہے کہ دیوبندی مسلک میں شبہ جملہ کہلاتا ہے تو اس پر اتنی گذارش ہے کہ یہ کتاب نحوی مسلک کو بیان کرنے کے لئے ہے نہ دیوبندی مسلک کو۔نظر بر آں اس دیوبندی مسلک کا بیان یہاں پر درست نہیں۔اس کا بیان تو ان کتابوں میں مناسب ہے جن میں مصنفین دیوبندی مسلک بیان کیا کرتے ہیں جیسے ہندوستانی دیوبندی صاحبان کے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے (جھد المقل) میں دیوبندی مسلک یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ جملہ قبائح کے ساتھ متصف ہوسکتا ہے۔یعنی جھوٹ بول سکتا ہے۔زنا کر سکتا ہے۔خودکشی کر سکتا ہے کہ یہ سب قبائح ہیں۔العیاذ باللہ۔اور مولانا خلیل احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے (براھین قاطعہ) میں یہ دیوبندی مسلک بیان کیا کہ صاحب لولاک رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شیطان کا علم زیادہ ہے معاذ اللہ سچ ہے کہ

بہ ہمی کمتب و ہمی ملا ——— حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم اسم مفعول بمعنی حال و استقبال عمل فعل مجہول کند۔ بشرط
پانچویں قسم اسم مفعول حال و استقبال کے معنی میں ہو کر فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے اعتماد
اعتماد مذکور چوں زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ وَعَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُہٗ دِرْھَمًا و
مذکور کی شرط پر جیسے زید مضروب ابوہ اور عمرو معطی غلامہ درھما اور
بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا و خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا۔ ہماں عمل کہ
بکر معلوم ابنہ فاضلا اور خالد مخبر ابنہ عمرا فاضلا۔ جو عمل کہ
ضُرِبَ و اُعْطِیَ و عُلِمَ و اُخْبِرَ می کرد مَضْرُوْبٌ و مُعْطًی و مَعْلُوْمٌ و مُخْبَرٌ می کند۔
ضُرِبَ اور اُعْطِیَ اور علم اور اخبر کرتے تھے مضروب اور معطی اور معلوم اور مخبر کرتے ہیں

ترکیب

(زید) بترکیب سابق مبتدا (مضروب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول

کو خبر دی جاتی ہے کہ عمر فاضل ہے یا خبر دی جائے گی کہ عمر فاضل ہے۔

تنبیہ

۱۸۸ تا ۱۹۱

(المصباح المنیر ص۱۲۷) میں اور (مہر منیر ص۱۱۸،۱۱۷) میں باختلاف اقل قلیل (زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ) کا ترجمہ کیا ہے (زید کا باپ پیٹا ہوا ہے) اور (عَمْرٌو مُعْطیً غُلَامُہٗ دِرْہَمًا) کا (عمر کے غلام کو ایک درہم دیا ہوا ہے) اور (بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا) کا بکر کے بیٹے کو فاضل جانا ہوا ہے) اور (خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا) کا (خالد کے بیٹے کو خبر دی ہوئی ہے کہ عمر فاضل ہے) **اقول** یہ سب کے سب غلط ہیں کیونکہ ان مثالوں میں اسم مفعول بمعنی حال ہے یا بمعنی استقبال۔ اور یہ ترجمے سب کے سب ماضی کے ہیں سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم صفت مشبہ عمل فعل خود کند بشرط اعتماد مذکور چوں زَیْدٌ حَسَنٌ

چھٹی قسم۔ صفت مشبہ اپنے فعل جیسا عمل کرتی ہے اعتماد مذکور کی شرط پر جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ

غُلَامُہٗ ہماں عمل کہ حَسُنَ می کرد حَسَنٌ می کند۔

غُلَامُہٗ جو عمل کہ حَسُنَ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

سوال۔ صفت مشبہ کے عمل کے واسطے کیا صرف اعتماد شرط ہے حال اور استقبال کے معنی میں ہونا شرط نہیں؟ **جواب**۔ صفت مشبہ حال اور استقبال کے معنی میں نہیں ہوتی۔ اس لئے عمل کے واسطے صرف **اعتماد** شرط ہے۔ **سوال**۔ (اعتماد مذکور) جو صفت مشبہ کے عمل کے واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے شرط بتایا۔ اُس سے مراد اگر وہی اعتماد ہے جو اسم فاعل کی بحث میں گذرا۔ یعنی جو چھ چیزوں میں سے ایک پر ہوتا ہے تو یہ صحیح نہیں کہ صفت مشبہ **کا اعتماد** الف لام بمعنی اسم موصول پر نہیں ہوتا۔ مصنف علیہ الرحمۃ کو چاہئے تھا کہ اُس **کا استثنا** فرماتے۔ **جواب**۔ بیشک الف لام بمعنی اسم موصول پر اعتماد نہیں ہوتا۔ **استثنار کی ضرورت** اس لئے نہ ہوئی کہ اسمائے موصولہ کی بحث میں گذر چکا ہے کہ الف لام بمعنی **اسم موصول** صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے۔ تو اعتماد مذکور

Marfat.com

صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کا باپ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (معطیٰ) اسم مقصور مرفوع تقدیراً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (درھمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ عمر کے غلام کو درہم دیا جاتا ہے یا دیا جائے گا۔ (بکر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (معلوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (ابن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (فاضلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر (شخصًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ پسر بکر فاضل جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا (خالد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مخبو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (ابن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (عمراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اول (فاضلاً) بترکیب سابق صفت۔ موصوف مقدر مذکور اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ دوم۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ پسر خالد

Marfat.com

سے مراد وہ اعتماد ہے جو باقی ماندہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر ہو۔ مبتدا پر اعتماد ہو اس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔ موصوف پر جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ۔ ذوالحال پر جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ۔ ہمزۂ استفہام پر جیسے اَحَسَنٌ زَیْدٌ۔ حرف نفی پر جیسے مَاحَسَنٌ زَیْدٌ۔ ان کی ترکیب اسم فاعل کی مثالوں کی طرح ہوگی۔ **سوال**۔ اس کو صفت مشبہ کیوں کہتے ہیں۔ **جواب**۔ اسم فاعل کے ساتھ مثنی۔ مجموع۔ مذکر۔ مؤنث ہونے میں اس کو نحوی تشبیہ دیتے ہیں۔ اس لئے مشبہ کہا جاتا ہے۔

ترکیب

(زید) ترکیب معلوم مبتدا (حَسَنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کا غلام حسین ہے۔

ھفتم اسم تفضیل و استعمال او بر سہ وجہ است بہ مِنْ چوں زَیْدٌ اَفْضَلُ

ساتویں قسم اسم تفضیل اور اُس کا استعمال تین طریقہ پر ہے مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ

مِنْ عَمْرٍو یا **بالف و لام** چوں جَاءَنِی زَیْدُ الْاَفْضَلُ **یا باضافت** چوں زَیْدٌ اَفْضَلُ

مِنْ عَمْرٍو یا الف اور لام کے ساتھ جیسے جَاءَنِی زَیْدُ الْاَفْضَلُ یا اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ

الْقَوْمِ و عمل **او در فاعل باشد و آں ھُوَ است فاعل** اَفْضَلُ **کہ در وستتر است**۔

الْقَوْمِ اور عمل اُس کا فاعل میں ہوتا ہے اور وہ ھُوَ ہے اَفْضَلُ کا فاعل جو اُس میں پوشیدہ ہے۔

سوال۔ کیا اسم تفضیل کے لئے بھی اعتماد شرط ہے جیسے صفت مشبہ کے واسطے ہوا۔ اگر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ نے کیوں بیان نہ فرمایا۔ **جواب**۔ اعتماد شرط ہے بغیر اعتماد کسی صفت کا عمل ثابت نہیں۔ خواہ وہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا صفت مشبہ یا اسم تفضیل یا اسم منسوب۔ لیکن۔ اسم تفضیل کے اعتماد میں تفصیل تھی جو اس ابتدائی کتاب

Marfat.com

کو خبر دی جاتی ہے کہ عمر فاضل ہے یا خبر دی جائے گی کہ عمر فاضل ہے۔

۱۸۸ تا ۱۹۱

تنبیہ

(المصباح المنیر صلا) میں اور (مہر منیر صلا) میں باختلاف اقل قلیل (زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ) کا ترجمہ کیا ہے (زید کا باپ پیٹا ہوا ہے) اور (عَمْرٌو مُعْطٰی غُلَامُہٗ دِرْھَمًا) کا (عمر کے غلام کو ایک درہم دیا ہوا ہے) اور (بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا) کا بکر کے بیٹے کو فاضل جانا ہوا ہے) اور (خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا) کا (خالد کے بیٹے کو خبر دی ہوئی ہے کہ عمر فاضل ہے) **اقول** یہ سب کے سب غلط ہیں کیونکہ ان مثالوں میں اسم مفعول بمعنی حال ہے یا بمعنی استقبال۔ اور یہ ترجمے سب کے سب ماضی کے ہیں سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم صفت مشبہ عمل فعل خود کند بشرط اعتماد مذکور چوں زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ ہماں عمل رحسن می کرد حسن نی کند۔

چھٹی قسم۔ صفت مشبہ اپنے فعل جیسا عمل کرتی ہے اعتماد مذکور کی شرط پر جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ جو عمل کہ حَسُنَ کرتا تھا حسن کرتا ہے۔

سوال ۔صفت مشبہ کے عمل کے واسطے کیا صرف اعتماد شرط ہے حال و استقبال کے معنی میں ہونا شرط نہیں؟ **جواب**۔ صفت مشبہ حال اور استقبال کے معنی میں نہیں ہوتی۔ اس لئے عمل کے واسطے صرف اعتماد شرط ہے۔ **سوال**۔ (اعتماد مذکور) جو صفت مشبہ کے عمل کے واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے شرط بتایا۔ اس سے وہ اعتماد مراد ہے جو اسم فاعل کی بحث میں گذرا۔ یعنی جو چھ چیزوں میں سے ایک پر ہوتا ہے تو یہ صحیح نہیں کہ صفت مشبہ کا اعتماد الف لام بمعنی اسم موصول پر نہیں ہوتا۔ مصنف علیہ الرحمۃ کو چاہئے تھا کہ اس کا استثنا فرماتے۔ **جواب**۔ بیشک الف لام بمعنی اسم موصول پر اعتماد نہیں ہوتا۔ استثنار کی ضرورت اس لئے نہ ہوئی کہ اسمائے موصولہ کی بحث میں گذر چکا ہے کہ الف لام بمعنی اسم موصول صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے۔ تو اعتماد مذکور

Marfat.com

کے مناسب نہیں اس واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان نہ فرمائی۔ وہ تفصیل یہ ہے کہ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم منسوب کی طرح بجز مسئلہ کحل اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا۔ لہٰذا یہ مبتدا کی قسم ثانی نہ بنے گا حتیٰ کہ اس پر حرف استفہام اور حرف نفی داخل ہو تو حرف استفہام اور حرف نفی پر اعتماد تو یوں گیا۔ اور الف لام بمعنی اسم موصول بھی اس پر داخل نہیں ہوتا۔ تو اس پر بھی اعتماد گیا۔ اب صرف تین رہ گئے جن پر بر وقت عمل اعتماد ہوتا ہے۔ اول مبتدا پر اعتماد جس کی دو مثالیں کتاب میں مذکور ہیں یعنی اوّل اور سوم دوم موصوف پر اعتماد جیسے مثال دوم۔ سوم ذوالحال پر اعتماد جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَمْرٍو۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (عمرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے (جاءنی) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم موصوف (کالافضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً۔ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس (مثلاً عمر سے) فاضل تر زید آیا (زید) بترکیب معلوم مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً مضاف اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (القوم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ اسم تفضیل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید قوم سے فاضل تر ہے۔

Marfat.com

سے مراد وہ اعتماد ہے جو باقی ماندہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر ہو۔ مبتدا پر اعتماد ہو اس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔ موصوف پر جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ۔ ذوالحال پر جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ۔ ہمزۂ استفہام پر جیسے اَحَسَنٌ زَیْدٌ۔ حرف نفی پر جیسے مَا حَسَنٌ زَیْدٌ۔ ان کی ترکیب اسم فاعل کی مثالوں کی طرح ہوگی۔ سوال۔ اس کو صفت مشبہ کیوں کہتے ہیں۔ جواب۔ اسم فاعل کے ساتھ مثنیٰ۔ مجموع۔ مذکر۔ مؤنث ہونے میں اس کو نحوی تشبیہ دیتے ہیں۔ اس لئے مشبہ کہا جاتا ہے۔

ترکیب

(زید) بترکیب معلوم مبتدا (حَسَنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کا غلام حسین ہے۔

ہفتم اسم تفضیل و استعمال او بر سہ وجہ است بہ مِنْ چوں زَیْدٌ اَفْضَلُ
ساتویں قسم اسم تفضیل اور اس کا استعمال تین طریقہ پر ہے مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ
مِنْ عَمْرٍو یا بالف ولام چوں جَاءَنِی زَیْدُ الْاَفْضَلُ یا باضافت چوں زَیْدٌ اَفْضَلُ
مِنْ عَمْرٍو یا الف اور لام کے ساتھ جیسے جَاءَنِی زَیْدُ الْاَفْضَلُ یا اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ
الْقَوْمِ و عمل او در فاعل باشد و آں ھُوَ است فاعل اَفْضَلُ کہ در و مستتر است۔
الْقَوْمِ اور عمل اس کا فاعل میں ہوتا ہے اور وہ ھُوَ ہے اَفْضَلُ کا فاعل جو اس میں پوشیدہ ہے۔

سوال۔ کیا اسم تفضیل کے لئے بھی اعتماد شرط ہے جیسے صفت مشبہ کے واسطے تھا۔ اگر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ نے کیوں بیان نہ فرمایا۔ جواب۔ اعتماد شرط ہے بغیر اعتماد کسی صفت کا عمل ثابت نہیں۔ خواہ وہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا صفت مشبہ یا اسم تفضیل یا اسم منسوب۔ لیکن۔ اسم تفضیل کے اعتماد میں تفصیل تھی جو اس ابتدائی کتاب

Marfat.com

۱۹۲ تا ۱۹۶
تنبیہ

(المصباح المنیر ۱۲۹) پر اور (مہر منیر ۱۲۰) پر (جاءنی زید الافضل) کی ترکیب میں (الافضل) کو بدون عمل دیئے صفت قرار دے دیا **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے عمل کی مثال میں اس کو بیان فرمایا ہے اور بتا بھی دیا ہے کہ اس کا فاعل ان مثالوں میں (ھو) ہے اور وہ (افضل) میں پوشیدہ۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا سمجھنے کی بھی توفیق نہ ہوئی پھر اول نے اس مثال کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے (میرے پاس زید آیا جو سب سے افضل شخص ہے) اور دوم نے بایں الفاظ (میرے پاس وہ زید آیا جو سب سے افضل ہے) یہ دونوں ترجمے بدو وجہ غلط ہیں **اولاً** اس لئے کہ مثال مذکور میں (زید) موصوف ہے اور (الافضل) صفت۔ اور موصوف وصفت میں نسبت ناقصہ ہوتی ہے اسی واسطے یہ مرکب غیر مفید کی قسم ہیں اور نسبت ناقصہ کا ترجمہ (ہے) نہیں ہوتا جو ان دونوں فاضلان دیوبند نے کیا ہے۔ یہ تو نسبت تامہ کا ترجمہ ہے لیکن ان فاضلان دیوبند کے نزدیک تام اور ناقص دونوں برابر ہیں کیوں۔ اس لئے کہ ادو نہیں پڑھی **ثانیاً** اس لئے کہ ترجمہ میں لفظ (سب) جملہ موجودات کو شامل ہے تو زید جملہ موجودات سے افضل ہوا اور جملہ موجودات میں خالق عالم عز وجل اور اس کے انبیاء و رسل علیہم الصلاۃ والسلام سب داخل۔ اگر تاویل کی گنجائش نہ ہو تو اس کے کلمۂ کفر ہونے میں کیا شک پھر دونوں صاحبان نے مذکورہ صفحات میں دوسری مثال کے (الافضل) اور تیسری مثال کے (افضل) کو بدون ضم فاعل صفت اور خبر قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ خود فرما رہے ہیں کہ (افضل) کا فاعل اس میں پوشیدہ (ھو) ہے اور اس کو آخر میں بیان فرمایا تاکہ تینوں مثالوں کے افضل کو شامل رہے پھر اول نے صفحہ ۱۳۰ پر اور دوم نے صفحہ ۱۲۱ پر تحریر کیا کہ (اگر فاعل ضمیر ہو تو عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں) یہ بھی غلط ہے کہ بدوں اعتماد عمل نہیں ہوتا تو اعتماد شرط ہوا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

کے مناسب نہیں اس واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان نہ فرمائی۔ وہ تفصیل یہ ہے کہ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم منسوب کی طرح بجز مسئلہ کحل اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا۔ لہذا یہ مبتدا کی قسم ثانی نہ بنے گا حتی کہ اس پہ حرف استفہام اور حرف نفی داخل ہو تو حرف استفہام اور حرف نفی پر اعتماد تو یوں گیا۔ اور الف لام بمعنی اسم موصول بھی اس پہ داخل نہیں ہوتا۔ تو اس پر بھی اعتماد گیا۔ اب صرف تین رہ گئے جن پر بوقت عمل اعتماد ہوتا ہے۔ اول مبتدا پر اعتماد جس کی دو مثالیں کتاب میں مذکور ہیں یعنی اوّل اور سوم دوم موصوف پر اعتماد جیسے مثال دوم۔ سوم ذوالحال پر اعتماد جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَعْلَمَ مِنْ عَمْرٍو۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (عمرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے (جاءنی) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم موصوف (لافضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً۔ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس (مثلاً عمر سے) فاضل تر زید آیا (زید) بترکیب معلوم مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً مضاف اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (القوم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ اسم تفضیل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید قوم سے فاضل تر ہے۔

Marfat.com

ہشتم مصدر بشرط آنکہ مفعول مطلق نباشد عمل فعلش کند چوں اَعْجَبَنِی

آٹھویں قسم مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو۔ تو اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے جیسے اعجبنی

ضَرَابُ زَیْدٍ عَمْراً۔

ضرب زید عمراً۔

سوال۔ مصدر کے عمل کے واسطے اعتماد شرط ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان کیوں نہ فرمایا اور اگر نہیں تو کیا وجہ۔ **جواب۔** عمل مصدر کے واسطے اعتماد شرط نہیں وجہ یہ کہ عمل میں فعل اصل ہے اور مصدر فرع۔ چونکہ فعل کے ساتھ مناسبت رکھنے کی بنا پر عمل کرتا ہے اور وہ مناسبت اشتقاق ہے کہ ایک دوسرے سے نکلتا ہے تو دونوں میں لفظی تناسب بھی ہوا اور معنوی بھی۔ لفظی بایں طور کہ حروف اصلی دونوں کے متحد ہوتے ہیں۔ اور معنوی بایں طور کہ مصدر کے معنی فعل کے معنی کے جزء ہوتے ہیں چونکہ یہ تناسب تھا اس لئے اعتماد کی طرف احتیاج نہ ہوئی۔ **سوال** مصدر مفعول مطلق ہونے کی صورت میں عمل کیوں نہیں کرتا۔ **جواب۔** مفعول مطلق ہونے کی صورت میں چونکہ فعل موجود ہوتا ہے اور وہ عمل میں اصل ہے اس لئے اصل کی موجودگی میں فرع کو عامل قرار دینا مناسب نہیں۔ مصدر کا فعل اگر لازم ہے تو فاعل میں عمل کرے گا نہ مفعول بہ میں جیسے اَعْجَبَنِی قِیَامُ زَیْدٍ اور متعدی ہے تو مفعول بہ میں بھی عمل کرے گا جیسے اَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْراً۔

ترکیب

(اعجب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (ضراب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت (عمراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ ترجمہ۔ مجھے متعجب کر دیا زید کی مار نے عمرو کو۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۹۲ تا ۱۹۶

المصباح النیر ص۱۲۹ پر اور مہر منیر ص۲۰ پر (جاءنی زید الافضل) کی ترکیب میں (الافضل) کو بدون عمل دیئے صفت قرار دے دیا **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے عمل کی مثال میں اس کو بیان فرمایا ہے اور بتا بھی دیا ہے کہ اس کا فاعل ان مثالوں میں (ھو) ہے اور وہ (افضل) میں پوشیدہ۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا سمجھنے کی بھی توفیق نہ ہوئی پھر اول نے اس مثال کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے (میرے پاس زید آیا جو سب سے افضل شخص ہے) اور دوم نے بایں الفاظ (میرے پاس وہ زید آیا جو سب سے افضل ہے) یہ دونوں ترجمے بدو وجہ غلط ہیں **اولاً** اس لئے کہ مثال مذکور میں (زید) موصوف ہے اور (الافضل) صفت۔ اور موصوف و صفت میں نسبت ناقصہ ہوتی ہے اسی واسطے یہ مرکب غیر مفید کی قسم ہیں اور نسبت ناقصہ کا ترجمہ (ہے) نہیں ہوتا جو ان دونوں فاضلان دیوبند نے کیا ہے۔ یہ تو نسبت تامہ کا ترجمہ ہے لیکن ان فاضلان دیوبند کے نزدیک تامہ و ناقصہ دونوں برابر ہیں کیوں۔ اس لئے کہ اردو نہیں پڑھی۔ **ثانیاً** اس لئے کہ ترجمہ میں غلط ہے۔ جملہ موجودات سے تفضیل ہے تو زید جملہ موجودات سے افضل ہوا اور جملہ موجودات میں حق تعالیٰ وجل شانہ اور حضرات انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سب داخل۔ اگر تاویل کی گنجائش نہ ہو تو ان کے کلمہ کفر ہونے میں کیا شک۔ پھر دونوں صاحبان نے مذکورہ صفحات میں دوسری مثال کے (الافضل) اور تیسری مثال کے (افضل) کو بدون ضم فاعل صفت اور خبر قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ خود فرما رہے ہیں کہ (افضل) کا فاعل اس میں پوشیدہ (ھو) ہے اور اس کو آخر میں بیان فرمایا تاکہ تینوں مثالوں کے (افضل) کو شامل رہے پھر اول نے ص۱۳۰ پر اور دوم نے ص۱۲۱ پر تحریر کیا کہ (اگر فاعل ضمیر ہو تو عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں) یہ بھی غلط ہے کہ بدون اعتماد عمل نہیں ہوتا تو اعتماد شرط ہوا۔ سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب نہ ہی ملا   حال طفلاں زبوں شدہ است

Marfat.com

تنبیہ ۱۹۷

(مہر منیر صفحہ ۱۲۲) پر مثال کتاب کی ترکیب کرتے ہوئے کہا (مصدر اپنے مضاف الیہ یا فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل) **اقول** یہ غلط ہے اس لئے کہ یہاں پر مفرد کی تاویل میں کرنے والی کوئی چیز نہیں جیسے (اَن) اور (اَنَّ) موصول حرفی کہ یہ اپنے مدخول کے ساتھ مل کر مفرد کی تاویل میں ہوا کرتے ہیں اور یہاں پر ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ نہ مفرد کی تاویل میں کرنے کے لئے کوئی ضرورت داعی پھر تاویل میں مفرد کیسے ہو گیا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

نہم اسم مضاف مضاف الیہ را بجر کند چوں جاءَنِی غُلَامُ زَیْدٍ۔ **بدانکہ**

نویں قسم اسم مضاف۔ یہ مضاف الیہ کو جر کرتا ہے جیسے جاءَنِی غُلَامُ زَیْدٍ۔ جان لو کہ

ایں جا لام بحقیقت مقدر است زیرا کہ تقدیرش آن است کہ غُلَامُ لِزَیْدٍ۔

یہاں پر یعنی مضاف مضاف الیہ کے درمیان درحقیقت لام مقدر ہے کیونکہ اس کی اصل یہ ہے غلام لزید

ترکیب

(جاء نی) بترکیب معلوم (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید کا غلام آیا۔ **سوال**۔ ترکیب میں یہ کہنا صحیح ہے کہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ **جواب**۔ ہرگز صحیح نہیں اس لئے کہ مضاف مضاف الیہ کا مجموعہ مرکب ہے اور فاعل مرکب نہیں ہوتا۔ فاعل اسم ہوتا ہے جیسے کہ اس کی تعریف میں گذرا۔ اور اسم کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ کی تعریف میں افراد ماخوذ ہے نظر برآں فاعل مفرد ہوگا نہ مرکب۔ اسی طرح مفعول بہ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول معہ۔ مفعول لہ۔ تمیز۔ مستثنیٰ۔ حال۔ نائب فاعل وغیرہ

Marfat.com

ہشتم مصدر بشرط آنکہ مفعول مطلق نباشد عمل فعلش کند چوں اُعْجِبَنِی
آٹھویں قسم مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو۔ تو اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے جیسے اعجبنی

ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا۔

ضرب زید عمراً۔

سوال۔ مصدر کے عمل کے واسطے اعتماد شرط ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان کیوں نہ فرمایا اور اگر نہیں تو کیا وجہ۔ **جواب۔** عمل مصدر کے واسطے اعتماد شرط نہیں۔ وجہ یہ کہ عمل میں فعل اصل ہے اور مصدر فرع۔ چونکہ فعل کے ساتھ مناسبت رکھنے کی بنا پر عمل کرتا ہے اور وہ مناسبت اشتقاق ہے کہ ایک دوسرے سے نکلتا ہے تو دونوں میں لفظی تناسب بھی ہوا اور معنوی بھی۔ لفظی بایں طور کہ حروف اصلی دونوں کے متحد ہوتے ہیں۔ اور معنوی بایں طور کہ مصدر کے معنی فعل کے معنی کے جزء ہوتے ہیں چونکہ یہ تناسب تھا اس لئے اعتماد کی طرف احتیاج نہ ہوئی۔ **سوال** مصدر مفعول مطلق ہونے کی صورت میں عمل کیوں نہیں کرتا۔ **جواب۔** مفعول مطلق ہونے کی صورت میں چونکہ فعل موجود ہوتا ہے اور وہ عمل میں اصل ہے اس لئے اصل کی موجودگی میں فرع کو عامل قرار دینا مناسب نہیں۔ مصدر کا فعل اگر لازم ہے تو فاعل میں عمل کرے گا نہ مفعول بہ میں جیسے اعجبنی قیام زید اور متعدی ہے تو مفعول بہ میں بھی عمل کرے گا جیسے اعجبنی ضرب زید عمراً۔

ترکیب

(اعجب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت (عمراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ مجھے متعجب کر دیا زید کی مارنے عمر کو۔

Marfat.com

معمولات جواز قبیل اسماء ہیں۔ لیکن مبتدی کی سہولت کے پیش نظر ہندوستان میں ایسا کیا جاتا ہے جیسے تیسویں پارہ کی ترتیب بچوں کی سہولت پر نظر رکھتے ہوئے بدل دی گئی ہے۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب علیہ الرحمۃ نے شرح مائۃ عامل کی ترکیب اسی سہولت کے انداز پر فرمائی ہے اور الفوائد الشافیہ میں کافیہ کی ترکیب کا انداز بنظر حقیقت ہے۔ اس اعتبار سے ترکیب یوں کی جائے گی (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ ترکیب اُن حضرات کے نزدیک جو صرف مسند الیہ اور مسند کو کلام قرار دیتے ہیں۔ باقی متعلقات کو کلام سے خارج۔ یہ حضرات ان متعلقات کا اعراب بیان فرما دیتے ہیں لیکن ان کو ملا کر جملہ قرار نہیں دیتے بلکہ مسند الیہ اور مسند کو ملا کر جملہ قرار دیتے ہیں جیسے الفوائد الشافیہ کے مصنف علیہ الرحمۃ۔ اور جو حضرات متعلقات کو کلام میں داخل قرار دیتے ہیں وہ متعلقات کو ملا کر جملہ قرار دیتے ہیں چنانچہ اُن کے نزدیک مثال مذکور میں یوں کہا جائے گا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح (غلام زید) میں صرف (غلام) کو مفعول بہ قرار دیا جائے گا اور (ضَرْبًا شَدِیْدًا) میں صرف (ضربًا) کو مفعول مطلق نوعی اور (یوم الجمعۃ) میں صرف (یوم) کو مفعول فیہ وَ ھَلُمَّ جَرًّا۔

دھم اسم تام۔ تمیز را بنصب کند و تمامی اسم یا با تنوین باشد چوں

دسویں قسم اسم تام۔ یہ تمیز کو نصب کرتا ہے۔ اور اسم کی تامیت یا تنوین سے ہوتی ہے جیسے

مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا بتقدیر تنوین چوں عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا و

مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا بتقدیر تنوین جیسے عندی احد عشر رجلاً اور

زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْكَ مَالًا یا بنون تثنیہ چوں عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ یا بنون جمع

زید اکثر منك مالاً یا بنون تثنیہ جیسے عندی قفیزان براً یا بنون جمع

چوں هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا یا بمشابہ نون جمع چوں عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ

جیسے هل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً یا بمشابہ نون جمع جیسے عندی عشرون

دِرْهَمًا تا تِسْعُوْنَ یا باضافت چوں عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔

درھمًا۔ تسعون تک یا باضافت جیسے عندی ملؤہ عسلاً۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۹۷

(مہر منیر ص۱۲۲) پر مثال کتاب کی ترکیب کرتے ہوئے کہا (مصدر اپنے مضاف الیہ یا فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل) **اقول** یہ غلط ہے اس لئے کہ یہاں پر مفرد کی تاویل میں کرنے والی کوئی چیز نہیں جیسے (اَن) اور (اَنَّ) موصول حرفی کہ یہ اپنے مدخول کے ساتھ مل کر مفرد کی تاویل میں ہوا کرتے ہیں اور یہاں پر ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ نہ مفرد کی تاویل میں کرنے کے لئے کوئی ضرورت داعی پھر تاویل میں مفرد کیسے ہو گیا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

نہم اسم مضاف مضاف الیہ را جر کند چوں جاءَنی غُلامُ زَیدٍ۔ **بدانکہ** ایں جا لام حقیقت مقدر است زیرا کہ تقدیرش آن است کہ غُلامٌ لِزَیدٍ۔

نواں قسم اسم مضاف ہے مضاف الیہ کو جر کرتا ہے جیسے جاءَنی غُلامُ زَیدٍ۔ جان و کہ یہاں پر یعنی مضاف مضاف الیہ کے درمیان در حقیقت لام مقدر ہے کیونکہ اس کی اصل یہ ہے غلام لزید

ترکیب

(جاء ا) بترکیب معلوم (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید کا غلام آیا۔ **سوال**۔ ترکیب میں یہ کہنا صحیح ہے کہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ **جواب**۔ ہرگز صحیح نہیں اس لئے کہ مضاف مضاف الیہ کا مجموعہ مرکب ہے اور فاعل مرکب نہیں ہوتا۔ فاعل اسم ہوتا ہے جیسے کہ اس کی تعریف میں گذرا۔ اور اسم کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ کی تعریف میں افراد ماخوذ ہے نظر بر آں فاعل مفرد ہوگا نہ مرکب۔ اسی طرح مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ۔ مفعول معہ۔ مفعول لہ۔ تمیز۔ مستثنیٰ۔ حال۔ نائب فاعل وغیرہ

Marfat.com

مخفی نہ رہے کہ اس مقام پر کتابت میں دو سہو واقع ہوئے **اول** یہ کہ اسم کی تمامیت بتنوین کی مثال میں (مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا) کو ذکر کر دیا حالانکہ اس میں اسم (قدر) کی تمامیت اضافت سے ہے نہ تنوین سے۔ تمامیت بتنوین کی مثال (عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا) ہے جس میں (رطل) اسم کی تمامیت تنوین سے ہوئی ہے۔ **دوم** یہ کہ تمامیت بتقدیر تنوین کی مثال میں (زید اکثر منک مالاً) ذکر کر دیا حالانکہ یہ درست نہیں کیونکہ جس اسم کی تمامیت تنوین سے ہوتی ہے خواہ تنوین ملفوظ ہو یا مقدر اُس میں ابہام ہوتا ہے اور (اکثر) میں ابہام نہیں۔ ابہام تو (اکثر) کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے تو (مالاً) نسبت سے تمیز ہوئی نہ (اکثر) سے اور (الاخسرین) اُس اسم کی مثال ہے جس کی تمامیت بنون جمع ہوئی ہے لیکن اس میں بھی ابہام نہیں۔ ابہام اس کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے اور (اعمالاً) اس نسبت سے تمیز ہے۔

ترکیب

(عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (احد عشر) مرکب بنائی جس کے دونوں جز مبنی بر فتح۔ ممیز (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ: میرے پاس گیارہ مرد ہیں (زید) بترکیب معلوم مبتدا (اکثر) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ (مالاً) مفرد منصرف صحیح منصوب

Marfat.com

معمولات جواز قبیل اسماء ہیں۔ لیکن مبتدی کی سہولت کے پیش نظر ہندوستان میں ایسا کیا جاتا ہے جیسے تیسویں پارہ کی ترتیب بچوں کی سہولت پر نظر رکھتے ہوئے بدل دی گئی ہے چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب علیہ الرحمۃ نے شرح مائۃ عامل کی ترکیب اسی سہولت کے انداز پر فرمائی ہے اور الفوائد الشافیہ میں کافیہ کی ترکیب کا انداز منظر حقیقت ہے۔ اس اعتبار سے ترکیب یوں کی جائے گی (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (زید) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ ترکیب اُن حضرات کے نزدیک جو صرف مسند الیہ اور مسند کو کلام قرار دیتے ہیں۔ باقی متعلقات کو کلام سے خارج۔ یہ حضرات ان متعلقات کا اعراب بیان فرما دیتے ہیں لیکن اُن کو ملا کر جملہ قرار نہیں دیتے بلکہ مسند الیہ اور مسند کو ملا کر جملہ قرار دیتے ہیں جیسے الفوائد الشافیہ کے مصنف علیہ الرحمۃ۔ اور جو حضرات متعلقات کو کلام میں داخل قرار دیتے ہیں وہ متعلقات کو ملا کر جملہ قرار دیتے ہیں چنانچہ اُن کے نزدیک مثال مذکور میں یوں کہا جائے گا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح (غلام زید) میں صرف (غلام) کو مفعول بہ قرار دیا جائے گا اور (ضربًا شدیدًا) میں صرف (ضربًا) کو مفعول مطلق نوعی اور (یوم الجمعۃ) میں صرف (یوم) کو مفعول فیہ وَ ھٰلُمَّ جَرًّا۔

دھم اسم تام۔ تمیز را نصب کند و تمامی اسم یا بانوین باشد چوں

دسویں قسم اسم تام۔ یہ تمیز کو نصب کرتا ہے۔ اور اسم کی تمامیت یا تنوین سے ہوتی ہے جیسے

مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا بتقدیر تنوین چوں عِنْدِی اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا و

مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا بتقدیر تنوین جیسے عندی احد عشر رجلاً اور

زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْكَ مَالًا یا بنون تثنیہ چوں عِنْدِی قَفِیْزَانِ بُرًّا۔ یا بنون جمع

زید اکثر منك مالاً یا بنون تثنیہ جیسے عندی قفیزان براً یا بنون جمع

چوں هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ہ یا بمشابہ نون جمع چوں عِنْدِی عِشْرُوْنَ

جیسے ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً یا بمشابہ نون جمع جیسے عندی عشرون

دِرْهَمًا تا تِسْعُوْنَ یا باضافت چوں عِنْدِی مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔

درھما۔ تسعون تک یا باضافت جیسے عندی ملؤہ عسلاً۔

Marfat.com

لفظاً تمیز نسبت۔ یعنی نسبت (اکثر) بسوئے فاعل۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور تمیز نسبت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید تجھ سے مال میں زیادہ ہے (هل) حرف استفہام مبنی بر سکون (نُنَبِّئُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم معظم۔ اس میں (نحن) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (الاخسرین) جمع مذکر سالم مجرور لفظاً بیائے ماقبل مکسور۔ منصوب معنیً بنا بر مفعولیت اسم تفضیل صیغہ جمع مذکر۔ اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (هم) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر۔ (الاشخاص) اور (اعمالاً) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً تمیز نسبت۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے مل کر صفت (الاشخاص) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً منصوب معنیً موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ دوم۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ترجمہ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب بڑھ کر ناقص عمل کس کے ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہو (ثابت) مقدر کا اور وہ بترکیب معلوم خبر مقدم (عشرون) مشابہ بجمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم ممیز (درهمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس بیس درہم ہیں (عندی) بترکیب معلوم خبر مقدم (مِلْءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ظرف معہود۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز (عسلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میرے پاس ظرف معہود بھر شہد ہے۔

تنبیہ ۱۹۸ تا ۲۰۲

(المصباح المنیر) میں ص ۱۳۳ و ۱۳۴ پر اور (مہر منیر) میں ص ۱۲۴ و ۱۲۵ پر (مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ

مخفی نہ رہے کہ اس مقام پر کتابت میں دو سہو واقع ہوئے **اول** یہ کہ اسم کی تمامیت بتنوین کی مثال میں (مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا) کو ذکر کر دیا حالانکہ اس میں اسم (قدر) کی تمامیت اضافت سے ہے نہ تنوین سے۔ تمامیت بتنوین کی مثال (عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا) ہے جس میں (رطل) اسم کی تمامیت تنوین سے ہوئی ہے۔ **دوم** یہ کہ تمامیت بتقدیر تنوین کی مثال میں (زید اکثر منک مالاً) ذکر کر دیا حالانکہ یہ درست نہیں کیونکہ جس اسم کی تمامیت تنوین سے ہوتی ہے خواہ تنوین ملفوظ ہو یا مقدر اس میں ابہام ہوتا ہے اور (اکثر) میں ابہام نہیں۔ ابہام تو (اکثر) کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے تو (مالاً) نسبت سے تمیز ہوئی نہ (اکثر) سے اور (الاخسرین) اس اسم کی مثال ہے جس کی تمامیت بنون جمع ہوئی ہے لیکن اس میں بھی ابہام نہیں۔ ابہام اس کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے اور (اعمالاً) اس نسبت سے تمیز ہے۔

ترکیب

(عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (احد عشر) مرکب بنائی جس کے دونوں جز مبنی بر فتح۔ ممیز (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً۔ مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس گیارہ مرد ہیں (زید) بترکیب معلوم مبتدا (اکثر) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل۔ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ (مالاً) مفرد منصرف صحیح منصوب

Marfat.com

سحابًا) میں (راحۃ) کو اسم تام بتنوین قرار دیا ہے اور (سحابًا) اُس کی تمیز۔ اقول یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ اسم تام بتنوین مبہم ہوا کرتا ہے اور (راحۃ) میں کوئی ابہام نہیں اور جب ابہام نہیں تو (سحابًا) کو اُس کی تمیز قرار دینا بھی غلط ہوا۔ اس میں اسم تام (قدس) ہے جو اضافت بسوئے (راحۃ) سے تام ہوا۔ کما فی الرضی ص۱۹۹ اور (سحابًا) اُس سے تمیز ہے۔ اور یہ مثال یہاں پر سہو کاتب سے لکھی گئی۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنی تمیز کہاں۔ پھر حماقت بر حماقت یہ کہ ترکیب میں (اقدس راحۃ) کو ممیز قرار دیا اور (سحابًا) کو اس کی تمیز پھر (زید اکثر منک مالاً) میں (اکثر) کو ممیز قرار دیا۔ اور (مالاً) کو اس کی تمیز۔ یہ بھی غلط ہے کہ (مالاً) تمیز نسبت ہے یعنی نسبت (اکثر) بسوئے فاعل سے تمیز ہے کما فی الرضی ص۲۰۲ پھر اس مثال کا ترجمہ یوں کیا (مال کے اعتبار سے زید مجھ سے بڑھا ہوا ہے) یعنی (منک) کا ترجمہ مجھ سے پھر مثال مذکور میں (الاخسرین) کو ممیز اور (اعمالاً) کو اس کی تمیز قرار دیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ (اعمالاً) اُس کی تمیز نہیں بلکہ یہ بھی تمیز نسبت ہے پھر (بالاخسرین) کی (با) کو فعل مذکور سے متعلق قرار دے دیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ یہ بائے زائدہ ہے جو کسی سے متعلق نہیں ہوا کرتی۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا شعور کہاں سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

یازدھم اسمائے کنایہ از عدد و آں دو لفظ است کَمْ و کَذَا۔ کَمْ بر دو

گیارہویں قسم عدد پر غیر واضح دلالت کرنے والے اسماء۔ اور وہ دو لفظ ہیں کم اور کذا۔ کم دو

قسم است۔ استفہامیہ و خبریہ۔ کم استفہامیہ تمیز را بنصب کند۔ و کذا نیز۔ چوں

قسم پر ہے استفہامیہ اور خبریہ۔ کم استفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور کذا بھی جیسے

کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ و عِنْدِی کَذَا دِرْهَمًا و کَمْ خبریہ تمیز را بجر کند

کم رجلا عندک اور عندی کذا درهما اور کم خبریہ تمیز کو جر کرتا ہے

چوں کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ و کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ و گاہے مِنْ جار بر تمیز کَمْ خبریہ

جیسے کم مال انفقت اور کم دار بنیت اور کبھی مِن جار کم خبریہ کی تمیز پر

Marfat.com

لفظاً تمیز نسبت۔ یعنی نسبت (اکثر) بسوئے فاعل۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور تمیز نسبت سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید تجھ سے مال میں زیادہ ہے (ھل) حرف استفہام مبنی بر سکون (ننبئ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم معظم۔ اس میں (نحن) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی بر ضم (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (با) حرف جر زائد مبنی بر کسرہ (الاخسرین) جمع مذکر سالم مجرور لفظاً بیائے ماقبل مکسور۔ منصوب معنیً بنا بر مفعولیت اسم تفضیل صیغہ جمع مذکر۔ اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (الاشخاص) اور (اعمالا) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً تمیز نسبت۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے مل کر صفت (الاشخاص) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً منصوب معنیً موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ دوم فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ترجمہ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کس کے ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا اور وہ بترکیب معلوم خبر مقدم (عشرون) مشابہ بجمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم ممیز (درھما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس بیس درہم ہیں (عندی) بترکیب معلوم خبر مقدم (ملؤ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ظرف معہود۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز (عسلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میرے پاس ظرف معہود بھر شہد ہے۔

تنبیہ ۱۹۸ تا ۲۰۲

(المصباح المنیر) میں ص۱۳۳ و ۱۳۴ پر اور (مہر منیر) میں ص۱۲۲ و ۱۲۵ پر ۱ تا ۱۱ اسماء و قنائر مناقبہ

آید چوں قولہ تعالیٰ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ۔
آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا مقولہ وکم من ملک فی السمٰوٰت۔

(کنایۃ) مصدر ہے جس کے لغت اور اصطلاح میں ایک معنی ہیں یعنی کسی معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جس کی دلالت اُس پر واضح نہ ہو۔ لیکن یہاں پر معنی مصدری مراد نہیں بلکہ وہ لفظ مراد ہے جس کی دلالت اُس معین چیز پر واضح نہ ہو کم استفہامیہ اُس عدد کے لئے آتا ہے جو متکلم کے نزدیک مبہم ہو اور اُس کے خیال میں مخاطب کو معلوم اور (کم) خبریہ اُس عدد کے لئے جو مخاطب کے نزدیک مبہم ہوتا ہے اور متکلم کے نزدیک بسا اوقات معلوم۔

ترکیب

(کَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً ممیز (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا (عند) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کتنے مرد تیرے پاس ہیں۔ (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر ظرف مقدم (کم) اسم کنایہ مرفوع محلاً مبنی بر سکون ممیز (درھمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر

Marfat.com

سحابًا) میں (راحۃ) کو اسم تام بتنوین قرار دیا ہے اور (سحابًا) اُس کی تمیز۔ اقول یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ اسم تام بتنوین مبہم ہوا کرتا ہے اور (راحۃ) میں کوئی ابہام نہیں اور جب ابہام نہیں تو (سحابًا) کو اُس کی تمیز قرار دینا بھی غلط ہوا۔ اس میں اسم تام (قدر) ہے جو اضافت بسوئے (راحۃ) سے تام ہوا۔ کما فی الرضی صـ۱۹۹ اور (سحابًا) اُس سے تمیز ہے۔ اور یہ مثال یہاں پر سہو کاتب سے لکھی گئی۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنی تمیز کہاں۔ پھر حماقت بر حماقت یہ کہ ترکیب میں (قدر راحۃ) کو ممیز قرار دیا اور (سحابًا) کو اس کی تمیز پھر (زید اکثر منک مالًا) میں (اکثر) کو ممیز قرار دیا۔ اور (مالًا) کو اس کی تمیز۔ یہ بھی غلط ہے کہ (مالًا) تمیز نسبت ہے یعنی نسبت (اکثر) بسوئے فاعل سے تمیز ہے کما فی الرضی صـ۲۰۲ پھر اس مثال کا ترجمہ یوں کیا (مال کے اعتبار سے زید مجھ سے بڑھا ہوا ہے (یعنی منک) کا ترجمہ مجھ سے پھر مثال مذکور میں (الاخسرین) کو ممیز اور (اعمالًا) کو اس کی تمیز قرار دیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ (اعمالًا) اُس کی تمیز نہیں بلکہ یہ بھی تمیز نسبت ہے پھر (بالاخسرین) کی (با) کو فعل مذکور سے متعلق قرار دے دیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ یہ بائے زائدہ ہے جو کسی سے متعلق نہیں ہوا کرتی۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا شعور کہاں سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

یازدھم اسمائے کنایہ از عدد وآں دو لفظ است کَمْ و کَذَا۔ کَمْ بر دو قسم است۔ استفہامیہ و خبریہ۔ کم استفہامیہ تمیز را بنصب کند۔ و کذا نیز۔ چوں

گیارہویں قسم عدد پر غیر واضح دلالت کرنے والے اسماء۔ اور وہ دو لفظ ہیں کَمْ اور کذا۔ کم دو قسم پر ہے استفہامیہ اور خبریہ۔ کم استفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور کذا بھی جیسے

کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ و عِنْدِی کَذَا دِرْهَمًا و کَمْ خبریہ تمیز را بجر کند

کم رجلا عندک اور عندی کذا درهمًا اور کم خبریہ تمیز کو جر کرتا ہے

چوں کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ و کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ و گاہے مِنْ جار بر تمیز کَمْ خبریہ

جیسے کم مال انفقت اور کم دار بنیت اور کبھی مِنْ جار کم خبریہ کی تمیز پر

مبنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کتنے درہم ہیں (کم) خبریہ مبنی بر سکون منصوب محلاً ممیز مضاف (مال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم (انفقت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کتنا مال خرچ کر دیا میں نے (کم) خبریہ مبنی بر سکون منصوب محلاً ممیز مضاف (دار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ تمیز۔ ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم (بنیت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کتنے گھر بنا ڈالے ہیں میں نے (وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝) میں (کم) خبریہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً ممیز (من) حرف جار زائد مبنی بر سکون (ملک) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (فی) حرف جار مبنی بر سکون (السمٰوٰت) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا (لا تغنی) میں (لا) برائے نفی مبنی بر سکون (تغنی) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مؤنث غائب (شفاعۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھما) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (شیئا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (من) حرف جار مبنی بر سکون (بعد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یاذن) فعل مضارع معروف

Marfat.com

آید چوں قولہ تعالیٰ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ۔
آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا مقولہ وکم من ملک فی السموٰت۔

(کنایۃ) مصدر ہے جس کے لغت اور اصطلاح میں ایک معنی ہیں۔ یعنی کسی معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جس کی دلالت اُس پر واضح نہ ہو۔ لیکن یہاں پر معنی مصدری مراد نہیں بلکہ وہ لفظ مراد ہے جس کی دلالت اُس معین چیز پر واضح نہ ہو (کم) استفہامیہ اُس عدد کے لئے آتا ہے جو متکلم کے نزدیک مبہم ہو اور اُس کے خیال میں مخاطب کو معلوم اور (کم) خبریہ اُس عدد کے لئے جو مخاطب کے نزدیک مبہم ہوتا ہے اور متکلم کے نزدیک بسا اوقات معلوم۔

ترکیب

(کم) استفہامیہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً ممیز (رجلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا (عند) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کتنے مرد تیرے پاس ہیں۔ (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (کذا) اسم کنایہ مرفوع محلاً مبنی بر سکون ممیز (درھماً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر

Marfat.com

صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (لام) حرف جار مبنی بر کسر (من) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً (یشاء) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (ھا) ضمیر منصوب متصل مقدر مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (یرضی) فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (عنہ) مقدر جس میں (عن) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف (یشاء) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ۔ موصول اسمی اپنے صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (یاذن) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو (لاتغنی) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ آسمانوں میں رہنے والے کثیر فرشتوں کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دیدے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔

۲۰۳ تا ۲۰۶

تنبیہ

(المصباح المنیر) میں ص ۱۳۵ پر اور (مہر منیر) میں ص ۱۲۶ پر (کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ) کا ترجمہ کیا ہے (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں) **اقول** یہ ترجمہ غلط ہے اس لئے کہ (رجلا) کے معنی (آدمی) نہیں بلکہ اس کے معنی ہیں (مرد) جس کا اطلاق بالغ پر ہوتا ہے بخلاف

Marfat.com

اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کتنے درہم ہیں (کم) خبریہ مبنی برسکون منصوب محلاً ممیز مضاف (مال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم (انفقت) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کتنا مال خرچ کر دیا میں نے (کم) خبریہ مبنی برسکون منصوب محلاً ممیز مضاف (دار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ تمیز۔ ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم (بنیت) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کتنے گھر بنا ڈالے میں نے (وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى) میں (کم) خبریہ مبنی برسکون مرفوع محلاً ممیز (من) حرف جار زائد مبنی برسکون (ملک) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (فی) حرف جار مبنی برسکون (السموات) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا (لا تغنی) میں (لا) برائے نفی مبنی برسکون (تغنی) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مؤنث غائب (شفاعة) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (شیئًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق (الا) حرف استثناء مبنی برسکون (من) حرف جار مبنی برسکون (بعد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَن) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (یاذن) فعل مضارع معروف

Marfat.com

آدمی کہ بالغ اور نابالغ دونوں کو شامل ہے پھر اول نے اسی صفحہ پر تحریر کیا کہ (لفظ گاہے) سے اس طرف اشارہ کیا کہ استعمال اکثری تو یہ ہے کہ کم خبریہ کی تمیز منصوب ہو مگر کبھی حرف جار داخل ہونے سے مجرور ہو جاتی ہے) یہ بھی غلط ہے اور نحو میر نہ سمجھنے پر مبنی۔ اس لئے کہ (کم) خبریہ کی تمیز تو کبھی منصوب نہیں ہوتی چہ جائیکہ اکثر اور لفظ (گاہے) سے اس طرف اشارہ ہوا کہ (کم) خبریہ کی تمیز پر کبھی (من) حرف جار آتا ہے اور اکثر اوقات نہیں آتا۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے تو اس سے پہلے خود فرمایا ہے کہ (کم خبریہ تمیز را بجر کند) مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا سمجھنے کی بھی توفیق نہیں اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔

پھر دوم نے صفحہ مذکورہ پر تحریر کیا کہ (مصنف نے یہاں پر مذہب مشہور کی پیروی کرتے ہوئے صرف کم خبریہ کے ساتھ من کا استعمال بیان کیا ہے ورنہ ابن حاجب کا قول ہے کہ من جارہ کم استفہامیہ اور خبریہ دونوں پر آسکتا ہے (دیکھو کافیہ) مگر امام رضی شارح کافیہ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ کم استفہامیہ پر من آتا ہو اور نہ آج تک کسی کتاب میں میں نے دیکھا۔ البتہ علامہ زمخشری نے آیۃ سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ) میں لکھا ہے کہ یہاں کم استفہامیہ اور خبریہ دونوں طرح کا ہو سکتا ہے)

اقول بچند وجوہ یہ بھی غلط ہے اولاً اس لئے کہ یہاں پر خود کم استفہامیہ اور خبریہ پر من کے دخول میں کلام نہیں حتیٰ کہ علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ کا قول مذکور یہاں پر نقل کرنا درست ہو۔ ثانیاً اس لئے کہ قول مذکور کی نسبت شارح رضی کی جانب افترائے خالص ہے۔ شارح رضی نے ہرگز نہیں کہا کہ (مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ کم استفہامیہ پر من آتا ہو اور نہ آج تک کسی کتاب میں میں نے دیکھا) کیونکہ انھوں نے اپنی شرح میں ص۹۲ پر خود تصریح کی ہے کہ (کم) استفہامیہ اور خبریہ دونوں پر عامل رفع۔ عامل نصب۔ عامل جر آتا ہے۔ اور عامل جر حرف جار بھی ہے اور حرف جار میں (من) بھی داخل۔ آپ کو مثال نہ ملتی ہو تو ہم سے سُنیئے کسی نے آپ سے دریافت کیا (مِنْ کَمْ مَجْلِسٍ اُخْرِجْتَ) تم کتنی مجلسوں سے نکالے گئے۔ تو اس میں (کم) استفہامیہ ہے اور اس پر (من) داخل۔ بلکہ کلام (کم) استفہامیہ اور خبریہ کی تمیز پر (من) کے دخول میں ہے اور علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ دونوں کا

Marfat.com

صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (لام) حرف جار مبنی برکسر (من) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً (یشاء) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (ھا) ضمیر منصوب متصل مقدر مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ (واؤ) حرف عطف مبنی بر فتح (یرضی) فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (عنہ) مقدر جس میں (عن) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف (یشاء) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ۔ موصول اسمی اپنے صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (یاذن) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو (لاتغنی) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ آسمانوں میں رہنے والے کثیر فرشتوں کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دیدے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔

۲۰۳ تا ۲۰۶

تنبیہ

(المصباح المنیر) میں ص۱۳۵ پر اور (مہ منیر) میں ص۱۲۹ پر (کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ) کا ترجمہ کیا ہے (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں) **اقول** یہ ترجمہ غلط ہے اس لئے کہ (رجلا) کے معنی (آدمی) نہیں بلکہ اس کے معنی ہیں (مرد) جس کا اطلاق بالغ پر ہوتا ہے بخلاف

Marfat.com

اثبات فرمایا۔ شارح رضی نے (کم) استفہامیہ کی تمیز کے بارے میں کہا کہ مجھے اس کی تمیز پر (من) کا دخول نہ نثر میں دستیاب ہوا نہ نظم میں۔ نہ کتب نحو میں سے کسی کتاب نے اس کے جواز پر دلالت کی۔ ثالثاً۔ اس لئے کہ (البتہ زمخشری نے الخ) کو شارح رضی کا مقولہ قرار دینا صحیح نہیں جیسے کہ عبارت اس پر صراحۃً دلالت کرتی ہے۔ یہ مقولہ تو شرح جامی میں عارف جامی قدس سرہ السامی کا ہے جو شارح رضی پر رد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کہتے ہو (کم) استفہامیہ کی تمیز پر (من) کا دخول مجھے نہ نثر میں دستیاب ہوا نہ نظم میں۔ حالانکہ زمخشری نے آیت مذکورہ میں (کم) کا استفہامیہ ہونا جائز قرار دیا ہے اور اس کی تمیز پر (من) داخل ہے تو نثر میں (کم) استفہامیہ کی تمیز پر (من) کا دخول موجود ہے اور زمخشری کی کتاب نے بھی جواز کی تصریح کر دی۔ بلکہ عارف جامی قدس سرہ السامی سے پہلے زمخشری کا قول مذکور نقل کر کے سید شریف قدس سرہ اللطیف نے حواشی شرح رضی میں یہی فرمایا کہ علامہ تفتازانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ آیت مذکورہ میں بقرینۂ (سل) یہ (کم) استفہامیہ ہے نہ خبریہ جب ثابت ہو کہ زمخشری کا قول مذکور شارح رضی کے رد میں ذکر کیا گیا ہے تو اس کو شارح رضی کی طرف منسوب کرنا بے عقلی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر ان فاضل دیوبند سے بے عقلی کی باتیں بعید نہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ

قسم دوم در عوامل معنوی۔ بدانکہ عوامل معنوی بر دو قسم است

دوسری قسم عوامل معنوی کے بیان میں جان لو کہ عوامل معنوی دو قسم پر ہیں

اول ابتدا یعنی خلو اسم از عوامل لفظی کہ مبتدا و خبر را برفع کند چوں زَیْدٌ قَائِمٌ واین جا گویند کہ زید مبتدا است مرفوع بابتدا و قائم خبر مبتدا است

پہلی قسم ابتدا یعنی اسم کا لفظی عوامل سے خالی ہونا جو مبتدا اور خبر کو رفع کرتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اور اس ترکیب میں کہتے ہیں کہ زید مبتدا ہے ابتدا کے سبب مرفوع اور قائم مبتدا کی خبر ہے

مرفوع بابتدا۔ و این جا دو مذہب دیگر است یکے آنکہ ابتدا عامل است در مبتدا

ابتدا کے سبب مرفوع۔ اور اس ترکیب میں دو مذہب اور ہیں ایک یہ کہ ابتدا عامل ہے مبتدا میں

Marfat.com

آدمی بالغ اور نابالغ دونوں کو شامل ہے پھر اول نے اسی صفحہ پر تحریر کیا کہ (لفظ گاہے سے اس طرف اشارہ کیا کہ استعمال اکثری تو یہ ہے کہ کم خبریہ کی تمیز منصوب ہو مگر کبھی حرف جار داخل ہونے سے مجرور ہوجاتی ہے) یہ بھی غلط ہے اور نحو میر نہ سمجھنے پر مبنی۔ اس لئے کہ (کم) خبریہ کی تمیز تو کبھی منصوب نہیں ہوتی چہ جائیکہ اکثر اور لفظ (گاہے) سے اس طرف اشارہ ہوا کہ (کم) خبریہ کی تمیز پر کبھی (من) حرف جار آتا ہے اور اکثر اوقات نہیں آتا۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے تو اس سے پہلے خود فرمایا ہے کہ (کم خبریہ تمیز را جر کند) مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا سمجھنے کی بھی توفیق نہیں اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔

پھر دوم نے صفحہ مذکورہ پر تحریر کیا کہ (مصنف نے یہاں پر مذہب مشہور کی پیروی کرتے ہوئے صرف کم خبریہ کے ساتھ من کا استعمال بیان کیا ہے ورنہ ابن حاجب کا قول ہے کہ من جارہ کم استفہامیہ اور خبریہ دونوں پر آسکتا ہے (دیکھو کافیہ) مگر امام رضی شارح کافیہ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ کم استفہامیہ پر من آتا ہو اور نہ آج تک کسی کتاب میں میں نے دیکھا۔ البتہ علامہ زمخشری نے آیۃ سَلْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ) میں لکھا ہے کہ یہاں کم استفہامیہ اور خبریہ دونوں طرح کا ہوسکتا ہے)

اقول بچند وجوہ یہ بھی غلط ہے اولاً اس لئے کہ یہاں پر خود کم استفہامیہ اور خبریہ پر من کے دخول میں کلام نہیں حتی کہ علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ کا قول مذکور یہاں پر نقل کرنا درست ہو۔ ثانیاً اس لئے کہ قول مذکور کی نسبت شارح رضی کی جانب افترائے خالص ہے۔ شارح رضی نے ہرگز نہیں کہا کہ (مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ کم استفہامیہ پر من آتا ہو اور نہ آج تک کسی کتاب میں میں نے دیکھا) کیونکہ انھوں نے اپنی شرح میں صـ۹۲ پر خود تصریح کی ہے کہ (کم) استفہامیہ اور خبریہ دونوں پر عامل رفع۔ عامل نصب۔ عامل جر آتا ہے۔ اور عامل جر حرف جار بھی ہے اور حرف جار میں (من) بھی داخل۔ آپ کو مثال نہ ملتی ہو تو ہم سے سنئے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا (مِنْ کَمْ مَّجْلِسٍ خَرَجْتَ) تم کتنی مجلسوں سے نکالے گئے۔ تو اس میں (کم) استفہامیہ ہے اور اس پر (من) داخل۔ بلکہ کلام (کم) استفہامیہ اور خبریہ کی تمیز پر (مِنْ) کے دخول میں ہے اور علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ دونوں

Marfat.com

و مبتدا در خبر۔ دیگر آنکہ ہر یکے از مبتدا و خبر عامل است در دیگر۔ دوم۔ خلو
اور مبتدا خبر میں اور دوسرا یہ کہ مبتدا و خبر میں سے ہرایک دوسرے میں عامل ہے۔ دوسری قسم۔ فعل
فعل مضارع از ناصب و جازم فعل مضارع را برفع کند۔ چوں یَضْرِبُ زَیْدٌ
مضارع کا خالی ہونا ناصب اور جازم سے فعل مضارع کو رفع کرتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ
اینجا یضرب مرفوع است زیرا کہ خالی است از ناصب و جازم۔ تمام شد
اس ترکیب میں یضرب مرفوع ہے کیونکہ خالی ہے ناصب اور جازم سے۔ تمام ہوئے نحو
عوامل نحو بتوفیق اللہ تعالیٰ و عونہ۔
کے عوامل اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

سوال۔ عامل معنوی اور عامل لفظی کس عامل کو کہتے ہیں۔ جواب۔ لفظی عامل اس کو کہتے ہیں جس کا زبان سے تلفظ کرسکیں اور اگر اُس کا تلفظ نہ ہوسکے تو جس پر دلالت کرنے والے کا تلفظ کرسکیں جیسے (اَنْ) ناصبہ عامل لفظی ہے کہ بعض صورتوں میں اُس کا تلفظ کرتے ہیں جب کہ یہ مذکور ہو اور بعض صورتوں میں اس کا تلفظ نہیں ہوتا جبکہ یہ (حتّٰی) وغیرہ کے بعد مقدر ہو لیکن (حتی) وغیرہ کا تلفظ ہوتا ہے جو اس پر دلالت کرتے ہیں لہٰذا یہ عامل لفظی ہوا۔ اور جو عامل ایسا نہ ہو اُس کو معنوی عامل کہتے ہیں جیسے ابتدا۔ یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا۔ جو مبتدا اور خبر کو رفع کرتا ہے تو یہ خالی ہونا ملفوظ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح فعل مضارع کا ناصب اور جازم سے خالی ہونا ملفوظ نہیں اور یہ ناصب اور جازم سے خالی ہونا فعل مضارع کو رفع کرتا ہے۔ نحویوں کے نزدیک عامل معنوی یہی دو ہیں۔ باقی لفظی۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

Marfat.com

اثبات فرمایا۔ شارح رضی نے (کم) استفہامیہ کی تمیز کے بارے میں کہا کہ مجھے اس کی تمیز پر (من) کا دخول نہ نثر میں دستیاب ہوا نہ نظم میں۔ نہ کتب نحو میں سے کسی کتاب نے اس کے جواز پر دلالت کی۔ ثالثاً۔ اس لئے کہ (البتہ زمخشری نے الخ) کو شارح رضی کا مقولہ قرار دینا صحیح نہیں جیسے کہ عبارت اس پر صراحۃً دلالت کرتی ہے۔ یہ مقولہ تو شرح جامی میں عارف جامی قدس سرہ السامی کا ہے جو شارح رضی پر رد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ استفہامیہ کی تمیز پر (من) کا دخول مجھے نہ نثر میں دستیاب ہوا نہ نظم میں۔ حالانکہ زمخشری نے آیت مذکورہ میں (کم) کا استفہامیہ ہونا جائز قرار دیا ہے اور اس کی تمیز پر (من) داخل ہے تو نثر میں (کم) استفہامیہ کی تمیز پر (من) کا دخول موجود ہے اور زمخشری کی کتاب نے بھی جواز کی تصریح کر دی۔ بلکہ عارف جامی قدس سرہ السامی سے پہلے زمخشری کا قول مذکور نقل کرکے سید شریف قدس سرہ اللطیف نے حواشی شرح رضی میں یہ بھی فرمایا کہ علامہ تفتازانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ آیت مذکورہ میں بقرینۂ (سل) یہ (کم) استفہامیہ ہے نہ خبریہ جب ثابت ہوا کہ زمخشری کا قول مذکور شارح رضی کے رد میں ذکر کیا گیا ہے تو اس کو شارح رضی کی طرف منسوب کرنا بے عقلی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر ان فاضل دیوبند سے بے عقلی کی باتیں بعید نہیں۔ سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب وہ ہی ملا حال طفلاں زبوں شدہ

قسم دوم در عوامل معنوی۔ بدانکہ عوامل معنوی بر دو قسم است

دوسری قسم عوامل معنوی کے بیان میں جان لو کہ عوامل معنوی دو قسم پر ہیں

اول ابتدا یعنی خلو اسم از عوامل لفظی کہ مبتدا و خبر را برفع کند چوں زیدٌ

پہلی قسم ابتدا یعنی اسم کا لفظی عوامل سے خالی ہونا جو مبتدا اور خبر کو رفع کرتا ہے جیسے زید

قَائِمٌ وایں جا گویند کہ زید مبتدا است مرفوع بابتدا و قائم خبر مبتدا است

قَائِمٌ اور اس ترکیب میں کہتے ہیں کہ زید مبتدا ہے ابتدا کے سبب مرفوع اور قائم مبتدا کی خبر ہے

مرفوع بابتدا۔ وایں جا دو مذہب دیگر است یکے آنکہ ابتدا عامل است در مبتدا

ابتدا کے سبب مرفوع۔ اور اس ترکیب میں دو مذہب اور ہیں ایک یہ کہ ابتدا عامل ہے مبتدا میں

Marfat.com

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب (ساپیلا) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید مارتا ہے یا مارے گا۔

(تمام) خبر مقدم (شد) فعل ماضی مطلق معروف صیغہ واحد غائب فعل ناقص (عوامل) مضاف (نحو) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ (با) حرف جار مبنی بر کسر (توفیق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عون) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

خاتمہ در فوائد متفرقہ کہ دانستن آں واجب است۔ وآں سہ فصل

خاتمہ متفرق فائدوں کے بیان میں جن کا جاننا واجب ہے اور وہ تین فصل پر

است **فصل اول** در توابع۔ **بدانکہ** تابع لفظے است کہ دومی از لفظ سابق

مشتمل ہے پہلی فصل توابع کے بیان میں۔ جان لو کہ تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ سے دوسرے رتبہ

باشد باعراب سابق از یک جہت۔ ولفظ سابق را متبوع گویند و حکم تابع

میں ہو پہلے لفظ کے اعراب کے ساتھ ایک جہت سے اور پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں اور تابع کا حکم

آں است کہ ہمیشہ در اعراب موافق متبوع باشد و تابع پنج نوع است

یہ ہے کہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کی طرح ہوتا ہے اور تابع پانچ قسم پر ہے۔

Marfat.com

و مبتدا در خبر و دیگر آنکہ ہر یکے از مبتدا و خبر عامل است در دیگر۔ دوم۔ خلو
اور مبتدا خبر میں اور دوسرا یہ کہ مبتدا و خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے۔ دوسری قسم۔ فعل
فعل مضارع از ناصب و جازم فعل مضارع را برفع کند چوں یَضْرِبُ زَیْدٌ
مضارع کا خالی ہونا ناصب اور جازم سے فعل مضارع کو رفع کرتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ
اینجا یضرب مرفوع است زیراکہ خالی است از ناصب و جازم۔ تمام شد
اس ترکیب میں یضرب مرفوع ہے کیونکہ خالی ہے ناصب اور جازم سے۔ تمام ہوئے نحو
عوامل نحو بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ۔
کے عوامل اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

سوال۔ عامل معنوی اور عامل لفظی کس عامل کو کہتے ہیں۔ جواب۔ لفظی عامل اُس کو کہتے ہیں جس کا زبان سے تلفظ کر سکیں اور اگر اُس کا تلفظ نہ ہو سکے تو اُس پر دلالت کرنے والے کا تلفظ کر سکیں جیسے (اَنْ) ناصبہ عامل لفظی ہے کہ بعض صورتوں میں اُس کا تلفظ کرتے ہیں جب کہ یہ مذکور ہو اور بعض صورتوں میں اس کا تلفظ نہیں ہوتا جبکہ یہ (حتّٰی) وغیرہ کے بعد مقدر ہو لیکن (حتی) وغیرہ کا تلفظ ہوتا ہے جو اس پر دلالت کرتے ہیں لہٰذا یہ عامل لفظی ہوا۔ اور جو عامل ایسا نہ ہو اُس کو معنوی عامل کہتے ہیں جیسے ابتدا۔ یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا۔ جو مبتدا اور خبر کو رفع کرتا ہے تو یہ خالی ہونا ملفوظ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح فعل مضارع کا ناصب اور جازم سے خالی ہونا ملفوظ نہیں اور یہ ناصب اور جازم سے خالی ہونا فعل مضارع کو رفع کرتا ہے۔ نحویوں کے نزدیک عامل معنوی یہی دو ہیں۔ باقی لفظی۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

Marfat.com

اول صفت و او تابعیست کہ دلالت کند بر معنیٰ کہ در متبوع باشد چوں
پہلی قسم صفت اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو دلالت کرے ایسے معنی پر کہ وہ متبوع میں ہوں جیسے
جاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ یا بر معنیٰ کہ در متعلق متبوع باشد چوں جاءَنِی رَجُلٌ
جاءنی رجل عالم یا ایسے معنی پر جو متبوع کے متعلق میں ہوں جیسے جاءنی رجل
حَسَنٌ غُلَامُہٗ یا اَبُوْہُ مثلاً اول در دہ چیز موافق متبوع باشد در
حسن غلامہ یا ابوہ مثلاً پہلی صفت دس چیزوں میں متبوع کی طرح ہوتی ہے
تعریف و تنکیر و تذکیر و تانیث و افراد و تثنیہ و جمع و رفع و نصب و
معرفہ اور نکرہ ہونے میں اور مذکر اور مؤنث ہونے میں اور مفرد و مثنیٰ و مجموع ہونے میں اور مرفوع و منصوب و
جر چوں عِنْدِی رَجُلٌ عَالِمٌ و رَجُلَانِ عَالِمَانِ و رِجَالٌ عَالِمُوْنَ و
مجرور ہونے میں جیسے عندی رجل عالم اور رجلان عالمان اور رجال عالمون اور
اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ و اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ و نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ اما قسم دوم
امرأۃ عالمۃ اور امرأتان عالمتان اور نسوۃ عالمات لیکن دوسری قسم
موافق متبوع باشد در پنج چیز۔ تعریف و تنکیر و رفع و نصب و جر چوں
متبوع کی طرح صرف پانچ چیزوں میں ہوتی ہے معرفہ و نکرہ ہونے میں اور مرفوع و منصوب اور مجرور ہونے میں
جاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ بدانکہ نکرہ را بجملہ خبریہ صفت تواں کرد چوں
جیسے جاءنی رجل عالم ابوہ ۔ جان لو کہ نکرہ کو جملہ خبریہ کے ساتھ موصوف کیا جاسکتا ہے جیسے
جاءَنِی رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ و در جملہ ضمیر عائد بنکرہ لازم باشد۔
جاءنی رجل ابوہ عالم اور جملہ میں نکرہ کی طرف راجع ہونے والی ضمیر لازم ہوتی ہے۔

سوال ۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ پہلی صفت دس چیزوں میں موصوف کی طرح ہوتی ہے اور اس کی مثال یہ پیش فرمائی (عِنْدِی رَجُلٌ عَالِمٌ) اس میں (رجل) موصوف ہے اور (عالم) صفت لیکن دونوں دس چیزوں میں مطابق نہیں **جواب** ۔ یہ مراد نہیں کہ ہر ترکیب میں یہ دسوں پائی جائیں گی۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ صفت کی اپنے موصوف کے ساتھ موافقت انھیں دس میں ضروری ہے نہ ان کے غیر میں لیکن ان دس میں بعض

Marfat.com

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (لیضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید مارتا ہے یا مارے گا۔

(تمام) خبر مقدم (شد) فعل ماضی مطلق معروف صیغہ واحد غائب فعل ناقص (عوامل) مضاف (نحو) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ (با) حرف جار مبنی بر کسر (توفیق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عون) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

خاتمہ در فوائد متفرقہ کہ دانستن آں واجب است۔ و آں سہ فصل است

خاتمہ متفرق فائدوں کے بیان میں جن کا جاننا واجب ہے اور وہ تین فصل پر ہے

فصل اول در توابع۔ **بدانکہ** تابع لفظے است کہ دومی از لفظ سابق باشد باعراب سابق از یک جهت۔ و لفظ سابق را متبوع گویند و حکم تابع آن است کہ ہمیشہ در اعراب موافق متبوع باشد و تابع پنج نوع است

پہلی فصل توابع کے بیان میں۔ جان لو کہ تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ سے دوسرے درجہ میں ہو پہلے لفظ کے اعراب کے ساتھ ایک جہت سے اور پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں اور تابع کا حکم یہ ہے کہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کی طرح ہوتا ہے اور تابع پانچ قسم پر ہے۔

Marfat.com

ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ہر ترکیب میں اُن میں سے ایک ہی ہوگا جیسے تعریف و تنکیر۔ ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے تو ان میں سے ہر ترکیب میں ایک ہی ہوگا اسی طرح تذکیر و تانیث ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح افراد و تثنیہ و جمع ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح رفع و نصب و جر ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ نظر بر آں ہر ترکیب میں ان میں سے چار پائے جائیں گے۔ چنانچہ ترکیب مذکور میں چار پائے جا رہے ہیں (رجل) موصوف نکرہ ہے۔ (عالم) صفت بھی نکرہ۔ موصوف مذکر ہے صفت بھی مذکر۔ موصوف مفرد ہے صفت بھی مفرد موصوف مرفوع ہے صفت بھی مرفوع۔ ان دس کے علاوہ کسی اور چیز میں موافقت ضروری نہیں مثلاً یہ ضروری نہیں کہ موصوف مبنی ہو تو صفت بھی مبنی یا موصوف معرب ہو تو صفت بھی معرب یا موصوف غیر منصرف تو صفت بھی غیر منصرف یا موصوف منصرف ہو تو صفت بھی منصرف۔ اسی طرح دوسری صفت کی موافقت مذکورہ پانچ میں ضروری ہے نہ ان کے غیر میں لیکن ہر ترکیب میں ان میں سے دو ہی پائے جائیں گے۔ تعریف و تنکیر میں سے ایک اور رفع و نصب و جر میں سے ایک۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمۃ کی پیش کردہ دونوں صفت کی مثالوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔

ترکیب

(جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک علم والا مرد آیا۔ یہ پہلی صفت کی مثال ہے جو موصوف کے ساتھ تنکیر۔ افراد۔ تذکیر۔ رفع میں موافق ہے (جاءنی)

Marfat.com

اول صفت و او تابعیست کہ دلالت کند بر معنیٰ کہ در متبوع باشد چوں
پہلی قسم صفت اور وہ ایسا تابع ہے جو دلالت کرے ایسے معنی پر کہ وہ متبوع میں ہوں جیسے
جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ یا بر معنیٰ کہ در متعلق متبوع باشد چوں جاءنی رجل
جاءنی رجل عالم یا ایسے معنی پر جو متبوع کے متعلق میں ہوں جیسے جاءنی رجل
حسنٌ غلامُہٗ یا اَبُوْہُ مثلاً اول در دہ چیز موافق متبوع باشد در
حسن غلامہ یا ابوہ مثلاً پہلی صفت دس چیزوں میں متبوع کی طرح ہوتی ہے
تعریف و تنکیر و تذکیر و تانیث و افراد و تثنیہ و جمع و رفع و نصب و
معرفہ اور نکرہ ہونے میں اور مذکر اور مؤنث ہونے میں اور مفرد و مثنی و مجموع ہونے میں اور مرفوع و منصوب
جر چوں عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ و رَجُلَانِ عَالِمَانِ و رِجَالٌ عَالِمُوْنَ و
و مجرور ہونے میں جیسے عندی رجل عالم اور رجلان عالمان اور رجال عالمون اور
اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ و اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ و نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ اما قسم دوم
امرأۃ عالمۃ اور امرأتان عالمتان اور نسوۃ عالمات لیکن دوسری قسم
موافق متبوع باشد در پنج چیز۔ تعریف و تنکیر و رفع و نصب و جر چوں
متبوع کی طرح صرف پانچ چیزوں میں ہوتی ہے معرفہ و نکرہ ہونے میں اور مرفوع و منصوب اور مجرور ہونے میں
جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ بدانکہ نکرہ را بجملہ خبریہ صفت تواں کرد چوں
جیسے جاءنی رجل عالم ابوہ ۔ جان لو کہ نکرہ کو جملہ خبریہ کے ساتھ موصوف کیا جا سکتا ہے جیسے
جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ و در جملہ ضمیر عائد بنکرہ لازم باشد۔
جاءنی رجل ابوہ عالم اور جملہ میں نکرہ کی طرف راجع ہونے والی ضمیر لازم ہوتی ہے۔

سوال ۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ پہلی صفت دس چیزوں میں موصوف کی طرح ہوتی ہے اور اس کی مثال یہ پیش فرمائی (عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ) اس میں (رجل) موصوف ہے اور (عالم) صفت لیکن دونوں دس چیزوں میں مطابق نہیں جواب ۔ یہ مراد نہیں کہ ہر ترکیب میں یہ دسوں پائی جائیں گی ۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ صفت کی اپنے موصوف کے ساتھ موافقت انھیں دس میں ضروری ہے نہ ان کے غیر میں لیکن ان دس میں بعض

Marfat.com

بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (حسن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ: میرے پاس ایک حسین غلام والا مرد آیا۔

یہ دوسری صفت کی مثال ہے جو پانچ مذکورہ چیزوں میں موصوف کے موافق ہے جن میں سے دو پائی جا رہی ہیں تنکیر اور رفع۔ یا (غلامہ) کی جگہ (ابوہ) رکھ دیں تو (ابوہ) بترکیب معلوم (حسنٌ) صفت مشبہ کا فاعل ہو جائے گا۔ اب یہ دو مثالیں ہو جائیں گی۔ اول میں صفت مشبہ کا فاعل مفرد منصرف صحیح ہے اور دوم میں اسمائے ستہ مکبرہ سے (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک دانا مرد ہے (رجلان عالمان) بتقدیر (عندی) کما مر (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رجلان) مثنی مرفوع بالف موصوف (عالمان)

Marfat.com

ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ہر ترکیب میں اُن میں سے ایک ہی ہوگا جیسے تعریف و تنکیر۔ ہرایک دوسرے کے مخالف ہے تو ان میں سے ہر ترکیب میں ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح تذکیر و تانیث ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح افراد و تثنیہ و جمع ہرایک دوسرے کے مخالف ہے تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح رفع و نصب و جر ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ نظر برآں ہر ترکیب میں ان میں سے چار پائے جائیں گے۔ چنانچہ ترکیب مذکور میں چار پائے جارہے ہیں (رجل) موصوف نکرہ ہے۔ (عالم) صفت بھی نکرہ۔ موصوف مذکر ہے صفت بھی مذکر۔ موصوف مفرد ہے صفت بھی مفرد موصوف مرفوع ہے صفت بھی مرفوع۔ ان دس کے علاوہ کسی اور چیز میں موافقت ضروری نہیں مثلاً یہ ضروری نہیں کہ موصوف مبنی ہو تو صفت بھی مبنی یا موصوف معرب ہو تو صفت بھی معرب یا موصوف غیر منصرف تو صفت بھی غیر منصرف یا موصوف منصرف ہو تو صفت بھی منصرف۔ اسی طرح دوسری صفت کی موافقت مذکورہ پانچ میں ضروری ہے نہ ان کے غیر میں لیکن ہر ترکیب میں ان میں سے دو ہی پائے جائیں گے۔ تعریف و تنکیر میں سے ایک اور رفع و نصب و جر میں سے ایک۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمۃ کی پیش کردہ دونوں صفت کی مثالوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔

ترکیب

(جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک علم والا مرد آیا۔ یہ پہلی صفت کی مثال ہے جو موصوف کے ساتھ تنکیر۔ افراد۔ تذکیر۔ رفع میں موافق ہے جاء نی)

Marfat.com

مثنی مرفوع بالف ۔ اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دو دانا مرد ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم۔ اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رجال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (عالمون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف۔ (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دانا مرد ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا ثابتۃ، مقدر کا (ثابتۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث۔ اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (امرأۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عالمۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک دانا عورت ہے۔ (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتتان) مقدر کا (ثابتتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد

Marfat.com

بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (حسن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میرے پاس ایک حسین غلام والا مرد آیا

یہ دوسری صفت کی مثال ہے جو پانچ مذکورہ چیزوں میں موصوف کے موافق ہے جن میں سے دو پائی جا رہی ہیں تنکیر اور رفع ...... کی جگہ ...... رکھ دیں تو (ابوہ) بترکیب معلوم (حسن) صفت مشبہ کا فاعل ہوجائے گا۔ اب یہ دو مثالیں ہوجائیں گی۔ اول میں صفت مشبہ کا فاعل مفرد منصرف صحیح ہے اور دوم میں اسمائے ستہ مکبرہ سے (عندی) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدرہ کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک دانا مرد ہے (رجلان عالمان) بتقدیر (عندی) کما مر (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنی مرفوع بالالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رجلان) مثنی مرفوع بالالف موصوف (عالمان)

Marfat.com

مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (امرأتان) مثنی مرفوع بالف موصوف (عالمتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل۔ صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دو دانا عورتیں ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتات) مقدر کا (ثابتات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اس میں (ھن) پوشیدہ۔ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (نسوۃ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (عالمات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اس میں (ھُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دانا عورتیں ہیں (جاءنی) بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دانا باپ والا مرد آیا (جاءنی) بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (ابو) بترکیب معلوم مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (عالم)

Marfat.com

مثنی مرفوع بالف۔ اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دو دانا مرد ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم۔ اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (رجال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (عالمون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف۔ (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دانا مرد ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتۃ) مقدر کا (ثابتۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث۔ اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (امرأۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عالمۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس ایک دانا عورت ہے۔ (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتتان) مقدر کا (ثابتتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت مرفوع محلاً۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ میرے پاس ایک مرد آیا جس کا باپ دانا ہے۔

تنبیہ ۲۰۷ تا ۲۱۱

(المصباح المنیر) میں ص۱۳۰ پر اور (مہر منیر) میں ص۱۲۹ پر (جاءنی رجل عالم) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک عالم آدمی آیا) **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (رجل) کا ترجمہ آدمی نہیں بلکہ مرد ہے کما مر پھر انھیں صفحات پر دونوں نے (جاءنی رجل حسن غلامہ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جس کا غلام خوبصورت ہے) یہ بدو وجہ غلط اولاً اس لئے کہ (رجل) کا ترجمہ (شخص) نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ (حسن) صفت مشبہ کی اسناد اپنے فاعل کی جانب ناقص ہوتی ہے نہ تام۔ اور لفظ ہے اسناد تام کا ترجمہ ہے نہ ناقص کا کما سبق فی اول الکتاب پھر اول نے ص۱۳۵ پر اور دوم نے ص۱۳۱ پر (جاءنی رجل عالم ابوہ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے) یہ بیک وجہ غلط ہے کہ (عالم) اسم فاعل کی اسناد بھی اپنے فاعل کی طرف ناقص ہوتی ہے۔ تو اس اسناد کا ترجمہ بھی (ہے) نہیں ہوسکتا البتہ بفحوائے

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے

اس مثال میں (رجل) کا ترجمہ دونوں صاحبان صحیح کر گئے ہیں۔

ناظرین۔ ہمارا یہ کہنا کہ غلطی سے صحیح ترجمہ کر گذرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد کی مثال (جاءنی رجل ابوہ عالم) کا ترجمہ دوم نے یہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جس کا باپ عالم ہے) اور گذشتہ مثالوں میں دونوں صاحبان نے (رجل) کا ترجمہ

Marfat.com

مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون کا اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (امرأتان) مثنی مرفوع بالف موصوف (عالمتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل۔ صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دو دانا عورتیں ہیں (عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتات) مقدر کا (ثابتات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اس میں (هن) پوشیدہ۔ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (نسوۃ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (عالمات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اس میں (هُنَّ) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دانا عورتیں ہیں (جاء نی) بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دانا باپ والا مرد آیا (جاء نی) بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (ابو) بترکیب معلوم مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (عالم)

Marfat.com

(شخص) اور (آدمی) کیا ہے پھر دونوں نے اس مثال کی ترکیب میں (ابوہ) مقدم کو (عالم) مؤخر کا فاعل قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ سچ ہے کہ۔

ہم بھی مکتب و ہم بھی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم تاکید۔ واو تابعیست کہ حال متبوع را مقرر گرداند در نسبت

دوسری قسم تاکید اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو متبوع کے حال کو پختہ کردے نسبت میں

یا در شمول تا سامع را شک نماند و تاکید بر دو قسم است لفظی ومعنوی تاکید لفظی

یا شمول میں تاکہ سامع کو شک نہ رہے اور تاکید دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی تاکید لفظی

بتکرار لفظ است چوں زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ و ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ و اِنَّ اِنَّ زَیْداً

لفظ کو دوبارہ ذکر کرنے سے ہوتی ہے جیسے زید زید قائم اور ضرب ضرب زید اور ان ان زیدا

قَائِمٌ و تاکید معنوی بہ ہشت لفظ است نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا و کِلْتَا و کُلٌّ و

قائم اور تاکید معنوی آٹھ لفظ سے ہوتی ہے نفس اور عین اور کلا اور کلتا اور کل اور

اَجْمَعُ و اَکْتَعُ و اَبْتَعُ و اَبْصَعُ چوں جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ و جَاءَنِی الزَّیْدَانِ

اجمع اور اکتع اور ابتع اور ابصع جیسے جاءنی زید نفسہ اور جاءنی الزیدان

اَنْفُسُھُمَا و جَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ و عَیْنٌ را بریں قیاس کن و جَاءَنِی الزَّیْدَانِ

انفسھما اور جاءنی الزیدون انفسھم اور عین کو اس پر قیاس کرو اور جاءنی الزیدان

کِلَاھُمَا و الھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا۔ کِلَا و کِلْتَا خاص اند بمثنیٰ و جَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّھُمْ

کلاھما اور الھندان کلتاھما کلا اور کلتا خاص ہیں مثنیٰ کے ساتھ اور جاءنی القوم کلھم

اَجْمَعُوْنَ و اَکْتَعُوْنَ و اَبْتَعُوْنَ و اَبْصَعُوْنَ۔ بدانکہ اَکْتَعُ و اَبْتَعُ و اَبْصَعُ

اجمعون اور اکتعون اور ابتعون اور ابصعون۔ جان لو کہ اکتع اور ابتع اور ابصع

اتباع اند بہ اَجْمَعُ پس بدون اَجْمَعُ و مقدم بر اجمع نباشند۔

تابع ہیں اجمع کے پس بغیر اجمع کے اور مقدم اجمع پر نہیں ہوتے۔

سوال۔ تاکید متبوع کے حال کو نسبت میں پختہ کرتی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ **جواب**۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکید متبوع کے منسوب الیہ ہونے کو پختہ کرتی ہے

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلاً۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ۔ میرے پاس ایک مرد آیا جس کا باپ دانا ہے۔

۲۰۷ تا ۲۱۱

تنبیہ

(المصباح المنیر) میں ص۱۳۱ پر اور (مہر منیر) میں ص۱۲۹ پر (جاءنی رجل عالم) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک عالم آدمی آیا) **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (رجل) کا ترجمہ آدمی نہیں بلکہ مرد ہے کما مر پھر انھیں صفحات پر دونوں نے (جاءنی رجل حسن غلامہ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جس کا غلام خوبصورت ہے) یہ بدو وجہ غلط اولاً اس لئے کہ (رجل) کا ترجمہ (شخص) نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ (حسن) صفت مشبہ کی اسناد اپنے فاعل کی جانب ناقص ہوتی ہے نہ تام۔ اور لفظ ہے اسناد تام کا ترجمہ ہے نہ ناقص کا کما سبق فی اول الکتاب پھر اول نے ص۱۲۹ پر اور دوم نے ص۱۳۱ پر (جاءنی رجل عالم ابوہ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے) یہ بھی وجہ غلط ہے کہ (عالم) اسم فاعل کی اسناد بھی اپنے فاعل کی طرف ناقص ہوتی ہے۔ تو اس اسناد کا ترجمہ بھی (ہے) نہیں ہوسکتا البتہ بمضمون

گاہ باشد کہ کودک ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے

اس مثال میں (رجل) کا ترجمہ دونوں صاحبان صحیح کر گئے ہیں۔/
ناظرین۔ ہمارا یہ کہنا کہ غلطی سے صحیح ترجمہ کر گذرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد کی مثال (جاءنی رجل ابوہ عالم) کا ترجمہ دوم نے یہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جس کا باپ عالم ہے) اور گذشتہ مثالوں میں دونوں صاحبان نے (رجل) کا ترجمہ

Marfat.com

جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ میں (زید) اول منسوب الیہ ہے (زید) ثانی نے اس کے منسوب الیہ ہونے کو سُننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا بایں معنی کہ (زید) ثانی نے یہ بتایا کہ (قائم) مذکور کا منسوب الیہ زید ہی ہے کوئی اور نہیں۔ یا متبوع کے منسوب ہونے کو پختہ کوئی ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ قَائِمٌ میں (قائم) اول منسوب ہے (قائم) ثانی نے اُس کے منسوب ہونے کو سُننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا بایں معنی کہ (قائم) ثانی نے یہ بتایا کہ (زید) مذکور کا منسوب (قائم) ہی ہے کوئی اور نہیں۔ **سوال**۔ شمول میں پختہ کرنے کا مطلب کیا ہے۔ **جواب**۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ متبوع اگر افراد والا ہے تو تاکید سے متبوع کے تمام افراد کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے۔ جیسے اَلْاِنْسَانُ کُلُّہٗ حَیْوَانٌ۔ میں (الانسان) تمام افراد کو شامل ہے۔ لفظ (کل) نے اس شمول کی پختگی کر دی۔ اور اگر متبوع اجزاء والا ہے تو متبوع کے تمام اجزا کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ میں (القوم) کل اجزا کو شامل ہے لفظ (کل) نے اُس شمول کو پختہ کر دیا۔ **سوال**۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے تاکید کی تعریف کے بعد فرمایا (و تاکید بر دو قسم است) اور چاہئے یہ تھا کہ یوں فرماتے (و او بر دو قسم است) یعنی بجائے لفظ (تاکید) ضمیر (او) لاتے۔ کیونکہ (تاکید) کا پہلے ذکر آچکا۔ اور جب کسی چیز کو ایک مرتبہ ذکر کرنے کے بعد دوبارہ ذکر کیا جاتا ہے تو اُس کو بنظر تخفیف ضمیر سے ذکر کیا کرتے ہیں۔ تو بجائے ضمیر (او) لفظ (تاکید) ذکر کرنے میں کیا نکتہ ہے۔ **جواب**۔ بجائے ضمیر لفظ (تاکید) ذکر کرنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ تاکید جس کو دو قسم پر بتایا جا رہا ہے وہ نہیں جو پہلے مذکور ہو چکی کہ وہ تو اصطلاحاً صرف اسم ہوتی ہے جو نسبت یا شمول کی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ اسم۔ فعل۔ حرف سب کو شامل ہے۔ اسی واسطے آئندہ تینوں کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اور اگر (واو بر دو قسم است) فرماتے تو اس ضمیر کا مرجع تاکید مذکور ہوتی جو نسبت یا شمول کی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔ اس تقدیر پر (اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) کا ذکر درست نہ ہوتا کہ (اِنَّ) ثانی نہ نسبت کی پختگی پر دلالت کرتا ہے نہ شمول کی پختگی پر۔ کیونکہ (اِنَّ) اوّل نہ منسوب الیہ ہے نہ منسوب حتیٰ کہ (اِنَّ) ثانی اُس کے منسوب الیہ یا منسوب ہونے کی پختگی

Marfat.com

(شخص) اور (آدمی) کیا ہے پھر دونوں نے اس مثال کی ترکیب میں (ابوہ) مقدم کو (عالم) مؤخر کا فاعل قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ سچ ہے کہ۔

۔ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم تاکید۔ واو تابعیست کہ حال متبوع را مقرر گرداند در نسبت

دوسری قسم تاکید اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو متبوع کے حال کو پختہ کر دے نسبت میں

یا در شمول تا سامع را شک نماند و تاکید بر دو قسم است لفظی و معنوی تاکید لفظی

یا شمول میں تاکہ سامع کو شک نہ رہے اور تاکید دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی تاکید لفظی

بتکرار لفظ است چوں زَیۡدٌ زَیۡدٌ قَائِمٌ و ضَرَبَ ضَرَبَ زَیۡدٌ و اِنَّ اِنَّ زَیۡدًا

لفظ کو دوبارہ ذکر کرنے سے ہوتی ہے جیسے زید زید قائم اور ضرب ضرب زید اور ان ان زیدا

قَائِمٌ و تاکید معنوی بہ ہشت لفظ است نَفۡس، عَیۡن، کِلَا و کِلۡتَا و کُلّ و

قائم اور تاکید معنوی آٹھ لفظ سے ہوتی ہے نفس اور عین اور کلا اور کلتا اور کل اور

اَجۡمَع و اَکۡتَع و اَبۡتَع و اَبۡصَع چوں جَاءَنِیۡ زَیۡدٌ نَفۡسُهٗ و جَاءَنِی الزَّیۡدَانِ

اجمع اور اکتع اور ابتع اور ابصع جیسے جاءنی زید نفسہ اور جاءنی الزیدان

اَنۡفُسُهُمَا و جَاءَنِی الزَّیۡدُوۡنَ اَنۡفُسُهُمۡ و عَیۡن را بریں قیاس کن و جَاءَنِی الزَّیۡدَانِ

انفسھما اور جاءنی الزیدون انفسھم اور عین کو اس پر قیاس کرو اور جاءنی الزیدان

کِلَاهُمَا و الهِنۡدَانِ کِلۡتَاهُمَا۔ کِلَا و کِلۡتَا خاص اند بمثنّٰی و جَاءَنِی الۡقَوۡمُ کُلُّهُمۡ

کلاھما اور الھندان کلتاھما کلا اور کلتا خاص ہیں مثنی کے ساتھ اور جاءنی القوم کلھم

اَجۡمَعُوۡنَ و اَکۡتَعُوۡنَ و اَبۡتَعُوۡنَ و اَبۡصَعُوۡنَ۔ بدانکہ اَکۡتَعُ و اَبۡتَع و اَبۡصَع

اجمعون اور اکتعون اور ابتعون اور ابصعون۔ جان لو کہ اکتع اور ابتع اور ابصع

اتباع اند بہ اَجۡمَعُ پس بدون اَجۡمَع و مقدم بر اَجۡمَع نباشند۔

تابع ہیں اجمع کے پس بغیر اجمع کے اور مقدم اجمع پر نہیں ہوتے۔

سوال۔ تاکید متبوع کے حال کو نسبت میں پختہ کرتی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ جواب۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکید متبوع کے منسوب الیہ ہونے کو پختہ کرتی ہے

Marfat.com

پر دلالت کرے۔ نہ (انَّ) اوّل کے افراد ہیں نہ اجزا جیسے (انسان) اور (قوم) کے ہوتے ہیں حتیٰ کہ (انَّ) ثانی شمول افراد یا شمول اجزا کی پختگی پر دلالت کرے۔ پس لازم آتا ہے کہ تاکید کی تعریف مذکور جامع نہ ہو۔ اسی واسطے (واو بر دو قسم است) نہ فرمایا۔ ھٰذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔ **سوال**۔ تاکید کو لفظی اور معنوی کہنے کی وجہ کیا ہے۔ **جواب**۔ لفظی منسوب ہے لفظ کی طرف۔ یعنی لفظ والی چونکہ یہ تکرار لفظ سے حاصل ہوتی ہے اس لئے لفظی کہتے ہیں اور معنوی منسوب ہے معنی کی طرف یعنی معنی والی۔ چونکہ یہ بملاحظہ معنی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے معنوی کہتے ہیں۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (زید) ثانی تاکید (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید زید کھڑا ہے (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ضرب) ثانی تاکید (زید) بترکیب معلوم فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ مارا مارا زید نے (ان) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (ان) ثانی تاکید (زیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قائم) بترکیب معلوم خبر (ان) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک بیشک زید کھڑا ہے۔ (جاءنی) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم موکد (نفس) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس خود زید آیا (جاءنی) بترکیب معلوم (الزیدان) مثنی مرفوع بالف موکد (انفس) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد (میم) حرف

Marfat.com

جیسے زَیدٌ زَیدٌ قَائِمٌ۔ میں (زید) اول منسوب الیہ ہے (زید) ثانی نے اس کے منسوب الیہ ہونے کو سننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا بایں معنی کہ (زید) ثانی نے یہ بتایا کہ (قائم) مذکور کا منسوب الیہ زید ہی ہے کوئی اور نہیں۔ یا متبوع کے منسوب ہونے کو پختہ کوئی ہے جیسے زَیدٌ قَائِمٌ قَائِمٌ میں (قائم) اول منسوب ہے (قائم) ثانی نے اس کے منسوب ہونے کو سننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا بایں معنی کہ (قائم) ثانی نے یہ بتایا کہ (زید) مذکور کا منسوب (قائم) ہی ہے کوئی اور نہیں۔ **سوال**۔ شمول میں پختہ کرنے کا مطلب کیا ہے۔ **جواب**۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ متبوع اگر افراد والا ہے تو تاکید سے متبوع کے تمام افراد کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے۔ جیسے اَلانسَانُ کُلُّہٗ حَیوَانٌ۔ میں (الانسان) تمام افراد کو شامل ہے۔ لفظ (کل) نے اس شمول کی پختگی کر دی۔ اور اگر متبوع اجزاء والا ہے تو متبوع کے تمام اجزا کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ میں (القوم) کل اجزا کو شامل ہے لفظ (کل) نے اس شمول کو پختہ کر دیا۔ **سوال**۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے تاکید کی تعریف کے بعد فرمایا (و تاکید بر دو قسم است) اور چاہئے یہ تھا کہ یوں فرماتے (واو بر دو قسم است) یعنی بجائے لفظ تاکید ضمیر (او) لاتے۔ کیونکہ (تاکید) کا پہلے ذکر آچکا۔ اور جب کسی چیز کو ایک مرتبہ ذکر کرنے کے بعد دوبارہ ذکر کیا جاتا ہے تو اس کو بنظر تخفیف ضمیر سے ذکر کیا کرتے ہیں۔ تو بجائے ضمیر (او) لفظ (تاکید) ذکر کرنے میں کیا نکتہ ہے۔ **جواب**۔ بجائے ضمیر لفظ (تاکید) ذکر کرنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ تاکید جس کو دو قسم پر بتایا جا رہا ہے وہ نہیں جو پہلے مذکور ہو چکی کہ وہ تو اصطلاحاً صرف اسم ہوتی ہے جو نسبت یا شمول کی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ اسم۔ فعل۔ حرف سب کو شامل ہے۔ اسی واسطے آئندہ تینوں کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اور اگر (واو بر دو قسم است) فرماتے تو اس ضمیر کا مرجع تاکید مذکور ہوتی جو نسبت یا شمول کی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔ اس تقدیر پر (اِنَّ اِنَّ زَیدًا قَائِمٌ) کا ذکر درست نہ ہوتا کہ (اِنَّ) ثانی نہ نسبت کی پختگی پر دلالت کرتا ہے نہ شمول کی پختگی پر۔ کیونکہ (اِنَّ) اول نہ منسوب الیہ ہے نہ منسوب حتیٰ کہ (اِنَّ) ثانی اس کے منسوب الیہ یا منسوب ہونے کی پختگی

Marfat.com

عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد تاکید سے مل کر فاعل۔فعل نے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔میرے پاس دونوں زید خود آئے (جاء نی) بترکیب معلوم (الزیدون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم موکد (انفسہم) بترکیب معلوم مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی ضم راجع بسوئے موکد (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔میرے پاس سب زید خود آئے (جاء نی) بترکیب معلوم (الزیدان) بترکیب معلوم موکد (کلا) مرفوع بالف مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موکد (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکدٗ اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔میرے پاس دونوں زید آئے (جاءنی) مقدر بترکیب معلوم (الھندان) مثنی مرفوع بالف موکدٗ (کلتا) مرفوع بالف مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موکد۔ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔موکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔میرے پاس دونوں ہند آئیں۔(جاء نی) بترکیب معلوم (القوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موکدٗ (کل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موکد (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید اوّل (اجمعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (اکتعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم معطوف (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (ابتعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم معطوف (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (ابصعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم

Marfat.com

پر دلالت کرے۔ نہ (انّ) اوّل کے افراد ہیں نہ اجزا جیسے (انسان) اور (قوم) کے ہوتے ہیں حتیٰ کہ (انّ) ثانی شمول افراد یا شمول اجزا کی پختگی پر دلالت کرے۔ پس لازم آتا ہے کہ تاکید کی تعریف مذکور جامع نہ ہو۔ اسی واسطے (واو بر دو قسم است) نہ فرمایا۔ ھذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔ **سوال**۔ تاکید کو لفظی اور معنوی کہنے کی وجہ کیا ہے؟ **جواب**۔ لفظی منسوب ہے لفظ کی طرف۔ یعنی لفظ والی چونکہ یہ تکرار لفظ سے حاصل ہوتی ہے اس لئے لفظی کہتے ہیں اور معنوی منسوب ہے معنی کی طرف یعنی معنی والی۔ چونکہ یہ بملاحظہ معنی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے معنوی کہتے ہیں۔

ترکیب

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (زید) ثانی تاکید (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید زید کھڑا ہے (ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ضرب) ثانی تاکید (زید) بترکیب معلوم فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ مارا مارا زید نے (انّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (انّ) ثانی تاکید (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قائم) بترکیب معلوم خبر (انّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک بیشک زید کھڑا ہے۔ (جاءنی) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم موکد (نفس) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس، خود زید آیا (جاءنی) بترکیب معلوم (الزیدان) مثنی مرفوع بالف موکد (انفس) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ہم) میں (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد (میم) حرف

Marfat.com

معطوف۔(اجمعون) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر تاکید دوم۔ موکّد اپنی دونوں تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کل۔ سب کی سب ساری کی ساری قوم آئی۔

تنبیہ

۲۱۲تا۲۱۴

(المصباح المنیر ص۱۴۲) میں (جَاءَتْنِی الْھِنْدَانِ کِلْتَا ھُمَا) کا ترجمہ کیا ہے (دونوں ہندہ میرے پاس آئی **اقول** یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (ھندان) تثنیہ (ھند) کا ہے نہ (ھندۃ) کا۔ کافیہ میں ہے (فھند منصرف) اسی (ھند) کا تثنیہ ہے (ھندان) تو ترجمہ میں (ھندہ) کہنا غلط ہوا۔ ثانیاً اس لئے کہ دو کے لئے (آئی) کہنا درست نہیں بلکہ (آئیں) کہا جائے گا۔ ان فاضل دیوبند کی اُردو بھی صحیح نہیں۔ اگر کافیہ یاد ہوتا اور اُردو باقاعدہ پڑھی ہوتی تو ایسے اغلاط میں آلودہ نہ ہوتے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم بدل واو تابعیست کہ مقصود بہ نسبت او باشد وبدل

تیسری قسم بدل اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو مقصود بہ نسبت ہو اور بدل

بر چہار قسم است۔ بَدَلُ الْکُلِّ و بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ و بدلُ الْغَلَطِ وبَدَلُ الْبَعْضِ۔

چار قسم پر ہے بدل الکل اور بدل الاشتمال اور بدل الغلط و بدل البعض

بدل الکل آن است کہ مدلولش مدلول مبدل منہ باشد چون جَاءَنِی زَیْدٌ اَخُوْکَ

بدل الکل وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو جیسے جاءنی زید اخوک

و بدل البعض آن است کہ مدلولش جزء مبدل منہ باشد چون ضُرِبَ زَیْدٌ

اور بدل البعض وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جزو ہو جیسے ضرب زید

رَاْسُہٗ و بدل الاشتمال آن است کہ مدلولش متعلق مبدل منہ باشد چون

راسہٗ اور بدل الاشتمال ایسا اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے

Marfat.com

عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دونوں زید خود آئے (جاءنی) بترکیب معلوم (الزیدون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم موکد (انفسہم) بترکیب معلوم مضاف (ہم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس سب زید خود آئے (جاءنی) بترکیب معلوم (الزیدان) بترکیب معلوم موکد (کلا) مرفوع بالف مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس دونوں زید آئے (جاءنی) مقدر بترکیب معلوم (الھندان) مثنی مرفوع بالف موکد (کلتا) مرفوع بالف مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید۔ موکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میرے پاس دونوں ہند آئیں۔ (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موکد (کل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موکد (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید اوّل (اجمعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (اکتعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم معطوف (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (ابتعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم معطوف (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (ابصعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم

Marfat.com

سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ و بدل الغلط آن است کہ بعد از غلط بلفظ دیگر یاد کنند

سلب زید ثوبہ اور بدل الغلط ایسا اسم تابع ہے جس کو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کریں

چوں مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

جیسے مررت برجل حمار۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبدل منہ (اخو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل۔ مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید تیرا بھائی آیا۔ (ضرب) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (راس) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبدل منہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل البعض۔ مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ پیٹا گیا زید اس کا سر (سلب) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (ثوب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبدل منہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الاشتمال۔ مبدل منہ اپنے بدل الاشتمال سے مل کر نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کھینچا گیا زید اس کا کپڑا۔ (مررت) بترکیب معلوم (با) حرف جار (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مبدل منہ (حمار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل الغلط سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل و ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ایک مرد کے پاس سے گزرا (گدھے) کے پاس سے۔

Marfat.com

معطوف۔ (اجمعون) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر تاکید دوم۔ موکَّد اپنی
دونوں تاکید سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ۔ میرے پاس کل۔ سب کی سب ساری کی ساری قوم آئی۔

تنبیہ

۲۱۲ تا ۲۱۳

(المصباح المنیر صـ۱۹۲) میں (جَاءَتْنِی الْهِنْدَانِ کِلْتَا هُمَا) کا ترجمہ کیا ہے (دونوں
ہندہ میرے پاس آئی **اقول** یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (ھندان)
تثنیہ (ھند) کا ہے نہ (ھندۃ) کا۔ کافیہ میں ہے (فھند منصرف) اسی (ھند)
کا تثنیہ ہے (ھندان) تو ترجمہ میں (ھندہ) کہنا غلط ہوا۔ ثانیاً اس لئے کہ دو
کے لئے (آئی) کہنا درست نہیں بلکہ (آئیں) کہا جائے گا۔ ان فاضل دیوبند کی اردو
بھی صحیح نہیں۔ اگر کافیہ یاد ہوتا اور اردو باقاعدہ پڑھی ہوتی تو ایسے اغلاط میں آلودہ نہ
ہوتے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی کتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم بدل واو تابعیست کہ مقصود بہ نسبت او باشد وبدل
تیسری قسم بدل اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو مقصود بہ نسبت ہو اور بدل
بر چہار قسم است۔ بَدَلُ الْکُلِّ و بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ و بدلُ الْغَلَطْ وبَدَلُ الْبَعْضِ
چار قسم پر ہے بدل الکل اور بدل الاشتمال اور بدل الغلط و بدل البعض
بدل الکل آن است کہ مدلولش مدلول مبدل منہ باشد چوں جَاءَنِی زَیْدٌ اَخُوْکَ
بدل الکل وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو جیسے جاءنی زید اخوک
و بدل البعض آن است کہ مدلولش جزو مبدل منہ باشد چوں ضَرَبَ زَیْدٌ
اور بدل البعض وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جزو ہو جیسے ضرب زید
رَاْسَہٗ و بدل الاشتمال آن است کہ مدلولش متعلق مبدل منہ باشد چوں
راسہ اور بدل الاشتمال ایسا اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے

Marfat.com

تنبیہ[۲۱۴]

(المصباح المنیر ص۱۴۴) میں اور (مہر منیر ص۱۳۵) میں (مررت برجل حمار) میں واقع (رجل) کا ترجمہ (شخص) اور (آدمی) کے ساتھ کیا ہے اقول یہ غلط ہے بلکہ اس کا ترجمہ (مرد) ہے کما سلف۔ سچ ہے کہ

یہ بھی مکتب وہ بھی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم عطف بحرف واو تابعیست کہ مقصود باشد بہ نسبت با متبوعش

چوتھی قسم معطوف بحرف اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ حرف عطف کے بعد

بعد از حرف عطف چوں جاءَنِی زَیْدٌ وَعَمْرٌو و حرف عطف دہ است در فصل

نسبت سے مقصود ہو جیسے جاءنی زید وعمرو اور حرف عطف دس ہیں تیسری فصل

سوم یاد کنیم انشاء اللہ تعالیٰ واورا عطف نسق گویند۔

میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

(عطف بحرف) میں (عطف) مصدر بمعنی (معطوف) اسم مفعول ہے کیونکہ اس کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ نے جو تعریف بیان فرمائی ہے یعنی (واو تابعیست الخ) وہ معطوف بحرف کی ہے نہ (عطف بحرف) معنی مصدری کی نظر برآں تابع مذکور کا ایک نام ہو (عطف بحرف) پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ تابع مذکور کو (عطفِ نسق) بھی کہتے ہیں اس میں بھی (عطف) بمعنی (معطوف) ہے اور (نسق) بمعنی (منسوق) یعنی (مُرَتَّب) اور یہ مرکب توصیفی ہے اب معنی یہ ہوئے (معطوف مُرَتَّب) اور (مُرَتَّب) وہ چیز جو اپنے (مرتبہ) پر رکھی گئی ہو۔ اور اس معطوف کا اپنے رُتبہ پر ہونا بایں معنی کہ اپنے متبوع سے مؤخر ہوتا ہے کیونکہ تابع کا رُتبہ متبوع سے متاخر ہے۔ بایں وجہ اس کو (عطفِ نسق) کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ یہ وجہ دوسرے توابع میں بھی پائی جاتی ہے لیکن وجہ تسمیہ میں اطراد و انعکاس نہیں ہوتا لہٰذا یہ سوال وارد نہ ہوگا کہ وجہ مذکور دوسرے توابع میں بھی پائی جاتی ہے نظر برآں اُن کو بھی (عطفِ نسق) کے ساتھ موسوم کیا جائے۔ ھذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

سُلِبَ زَیدٌ ثَوبُہٗ وبدل الغلط آن است کہ بعد از غلط بلفظ دیگر یاد کنند
سلب زید ثوبہ اور بدل الغلط ایسا اسم تابع ہے جس کو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کریں
چوں مَرَرتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔
جیسے مررت برجل حمار۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (زیدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (اخو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل۔ مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید تیرا بھائی آیا۔ (ضرب) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (راس) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبدل منہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل البعض۔ مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر نائب فاعل فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ پٹیا گیا زید اس کا سر (سلب) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (ثوب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبدل منہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الاشتمال۔ مبدل منہ اپنے بدل الاشتمال سے مل کر نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ کھینچا گیا زید اُس کا کپڑا۔ (مررت) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مبدل منہ (حمار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بدل الغلط مبدل منہ اپنے بدل الغلط سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں ایک مرد کے پاس سے گزرا (بلکہ) اندھے کے پاس سے۔

Marfat.com

بحقیقۃ الحال اور حاشیہ ملا عبد الغفور علیہ الرحمۃ سے مفہوم ہوتا ہے کہ (عطف نسق) میں (نسق) بمعنی (طریقہ) ہے کہ لغت میں اس کے یہ معنی بھی آتے ہیں بریں تقدیر یہ مرکب اضافی ہوا۔ اور مراد یہ کہ ایک طریقہ والا معطوف یعنی وہ معطوف جو اپنے متبوع کے ساتھ ایک طریقہ پر ہو۔ اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دونوں نسبت سے مقصود ہوتے ہیں۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید اور عمرو آئے۔

پنجم عطف بیان و او تابعیست غیر صفت کہ متبوعش را روشن گرداند چوں اَقسَمَ

پانچویں قسم عطف بیان اور وہ ایسا تابع غیر صفت ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے جیسے اقسم

باللّٰہِ اَبُوحَفصٍ عُمَرُ وقتیکہ بعلم مشہور تر باشد وجَاءَنِی زَیدٌ اَبُو عَمرٍو وقتیکہ کنیت مشہور تر باشد۔

باللہ ابو حفص عمر یہ جبکہ علم کے ساتھ معطوف علیہ مشہور زیادہ ہو اور جاءنی زید ابو عمرو یہ جبکہ معطوف علیہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہو۔

سوال۔ (کُنیَت) کس کو کہتے ہیں۔ **جواب۔** (علم) جس کی تعریف گذرگئی نحویوں کی اصطلاح میں اُس کی تین قسم ہیں۔ اگر اُس کے شروع میں لفظ (اب) ہو یا (ابن) یا (ام) یا (بنت) تو اُس کو (کُنیَت) کہتے ہیں ورنہ اگر اُس سے مدح یا ذم مقصود ہو تو اُس کو (لَقَب) کہتے ہیں۔ ورنہ اگر مدح یا ذم مقصود نہیں تو اُس کو (اسم) کہتے ہیں۔ اور جب لفظ (علم) لقب یا کنیت کے مقابل بولا جائے تو اُس سے مراد تیسری قسم ہوتی ہے جیسے یہاں پر مصنف علیہ الرحمۃ نے کنیت کے مقابل استعمال فرمایا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی (عمر) ہے اور کنیت (ابو حفص) جس کے ساتھ آپ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

تنبیہ[214]

(المصباح المنیر[144]) میں اور (مہر منیر[145]) میں (مررت برجل حمار) میں واقع (رجل) کا ترجمہ (شخص) اور (آدمی) کے ساتھ کیا ہے اقول یہ غلط ہے بلکہ اس کا ترجمہ (مرد) ہے کما سلف۔ سچ ہے کہ

یہ بھی مکتب و ہی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم عطف بحرف و او تابعیست کہ مقصود باشد بہ نسبت با متبوعش

چوتھی قسم معطوف بحرف اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ حرف عطف کے بعد

بعد از حرف عطف چوں جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو و حرف عطف دہ است در فصل

نسبت سے مقصود ہو جیسے جاءنی زید وعمرو اور حرف عطف دس ہیں تیسری فصل

سوم یاد کنیم انشاء اللہ تعالیٰ و او را عطف نسق گویند۔

میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

(عطف بحرف) میں (عطف) مصدر بمعنی (معطوف) اسم مفعول ہے۔کیونکہ اس کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ نے جو تعریف بیان فرمائی ہے یعنی (واو تابعیست الخ) وہ معطوف بحرف کی ہے نہ (عطف بحرف) معنی مصدری کی نظر برآں تابع مذکور کا ایک نام ہو (عطف بحرف) پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ تابع مذکور کو (عطفِ نسق) بھی کہتے ہیں اس میں بھی (عطف) بمعنی (معطوف) ہے اور (نسق) بمعنی (منسوق) یعنی (مُرَتَّبٌ) اور یہ مرکب توصیفی ہے اب معنی یہ ہوئے (معطوف مُرَتَّبٌ) اور (مُرَتَّبٌ) وہ چیز جو اپنے (مرتبہ) پر رکھی گئی ہو۔اور اس معطوف کا اپنے رتبہ پر ہونا بایں معنی کہ اپنے متبوع سے مؤخر ہوتا ہے کیونکہ تابع کا رتبہ متبوع سے متاخر ہے۔بایں وجہ اس کو (عطفِ نسق) کے ساتھ موسوم کیا گیا۔یہ وجہ دوسرے توابع میں بھی پائی جاتی ہے لیکن وجہ تسمیہ میں اطراد و انعکاس نہیں ہوتا لہٰذا یہ سوال وارد نہ ہوگا کہ وجہ مذکور دوسرے توابع میں بھی پائی جاتی ہے نظر برآں ان کو بھی (عطفِ نسق) کے ساتھ موسوم کیا جائے۔ھذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

نے موسوم فرمایا تھا۔ اور (حفص) بمعنی (بچہ شیر) آپ بہ نسبت کنیت اسم کے ساتھ زیادہ مشہور تھے اس واسطے اسم گرامی کو عطف بیان قرار دیا گیا (اَقْسَمَ بِاللہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ) یہ ایک اعرابی کا قول ہے جس نے خدمت والا میں حاضر ہوکر سواری طلب کی تھی۔ یہ کہہ کر کہ میری اونٹنی لاغر ہے اور اس کے سم گھس گئے پشت زخمی ہوگئی۔ آپ نے اس کے اس بیان کو غلط سمجھ کر فرمایا۔ بخدا تیری اونٹنی کے نہ سُم گھسے ہیں نہ پُشت زخمی ہوئی ہے۔ اپنی اسی اونٹنی پر سوار ہوکر جاؤ، تمھیں ہم سے سواری طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اعرابی مایوس ہوکر واپس ہوگیا۔ راستے میں اپنی اونٹنی کے پیچھے چلتے ہوئے کہنے لگا۔

اَقْسَمَ بِاللہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ مَا مَسَّهَا نَقَبٌ وَّلَا دَبَرٌ

اِغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرْ

یعنی ابوحفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی کہ نہ اونٹنی کے سُم گھسے ہیں نہ پُشت زخمی ہوئی ہے۔ اے اللہ ان کی مغفرت فرما اگر ان کی قسم غلط بات پر ہو۔ سامنے سے حضرت فاروق اعظم تشریف لا رہے تھے۔ جب اُس کا یہ قول سُنتے (اِغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرْ) تو فرماتے (اَللّٰهُمَّ صَدِّقْ صَدِّقْ) یعنی اے اللہ بیان مذکور میں اس کے صدق کو ظاہر فرمادے۔ یہاں تک کہ دونوں کی ملاقات ہوگئی۔ آپ نے فرمایا اپنی اونٹنی سے سامان اُتار دو۔ جب سامان اُترا تو دیکھا کہ پُشت زخمی ہے اور اونٹنی لاغر ہے پھر اُس کو سواری بھی عطا فرمائی اور زاد راہ بھی دیا اور کپڑے بھی مرحمت فرمائے (نَقَبٌ) کے معنی ہیں (گھس جانا) چوپایوں کے سموں کا اور (دَبَرٌ) جمع (دَبَرَۃٌ) کی امام فرا کے نزدیک جس کے معنی ہیں (زخم) جو چوپایوں کی پُشت میں پڑ جاتا ہے۔ آپ نے بروز پنجشنبہ ۲۸ ذی الحجہ بمقام مدینہ منورہ ۶۳ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ (زید) بن ارقم ایک جلیل القدر صحابی کا اسم گرامی ہے۔ ان کی کنیت ابو عمر ہے اسی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے اسی واسطے کنیت کو مثال مذکور میں عطف بیان قرار دیا گیا (غزوۂ مریسیع) سے فارغ ہوکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنویں کے پاس قیام فرمایا۔ وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت فاروق اعظم کے اجیر (جہجاہ) غفاری اور ابن ابی منافق کے حلیف (سنان جہنی) کے درمیان جنگ ہوگئی (جہجاہ) نے مہاجرین کو پکارا اور (سنان) نے انصار کو۔

Marfat.com

بحقیقۃ الحال اور حاشیہ ملا عبدالغفور علیہ الرحمۃ سے مفہوم ہوتا ہے کہ (عطفِ نسق) میں (نسق) بمعنی (طریقہ) ہے کہ لغت میں اس کے یہ معنی بھی آتے ہیں بریں تقدیر یہ مرکب اضافی ہوا۔ اور مراد یہ کہ ایک طریقہ والا معطوف یعنی وہ معطوف جو اپنے متبوع کے ساتھ ایک طریقہ پر ہو۔ اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دونوں نسبت سے مقصود ہوتے ہیں۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید اور عمرو آئے۔

پنجم عطف بیان و او تابعیست غیر صفت کہ متبوعش را روشن گرداند چوں اَقسَمَ

پانچویں قسم عطف بیان اور وہ ایسا تابع غیر صفت ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے جیسے اقسم

باللہِ اَبُوحَفصٍ عُمَرُ وقتیکہ بعلم مشہور تر باشد وجَاءَنِی زَیدٌ اَبُوعَمرٍو وقتیکہ

باللہ ابو حفص عمر یہ جبکہ علم کے ساتھ معطوف علیہ مشہور زیادہ ہو اور جاءنی زید ابو عمرو یہ جبکہ معطوف علیہ کنیت

بکنیت مشہور تر باشد۔

کے ساتھ زیادہ مشہور ہو۔

سوال ۔ (کُنیت) کس کو کہتے ہیں۔ **جواب** ۔ (علم) جس کی تعریف گذر گئی نحویوں کی اصطلاح میں اُس کی تین قسم ہیں۔ اگر اُس کے شروع میں لفظ (اب) ہو یا (ابن) یا (ام) یا (بنت) تو اُس کو (کُنیت) کہتے ہیں ورنہ اگر اُس سے مدح یا ذم مقصود ہو تو اُس کو (لقب) کہتے ہیں۔ ورنہ اگر مدح یا ذم مقصود نہیں تو اُس کو (اسم) کہتے ہیں۔ اور جب لفظ (علم) لقب یا کنیت کے مقابل بولا جائے تو اُس سے مراد تیسری قسم ہوتی ہے جیسے یہاں پر مصنف علیہ الرحمۃ نے کنیت کے مقابل استعمال فرمایا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی (عمر) ہے اور کنیت (ابو حفص) جس کے ساتھ آپ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اُس وقت ابن اُبی منافق نے نبوی شان میں گستاخانہ کلمات بکے اور یہ کہا کہ مدینہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر تم اپنا پس خوردہ ان کو نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں۔ اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں یہی (زید) ابن ارقم تھے جن کو یہ بکواس سن کر تاب نہ رہی اور ابن اُبی منافق سے فرمایا کہ تو ہی ذلیل ہے۔ اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا۔ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تاج معراج ہے۔ اللہ عزوجل نے اُنھیں عزت بخشی ہے۔ یہ منافق بولا کہ چُپ رہو میں تو ہنسی سے کہتا تھا حضرت (زید) نے اُس کی گستاخانہ گفتگو نبوی خدمت میں نقل فرمائی۔ اُس کو بُلاکر دریافت کیا گیا تو مکر گیا۔ اللہ عزوجل نے سورۂ منافقون میں حضرت (زید) کی تصدیق نازل فرمائی کہ یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ یعنی کہتے ہیں (منافقین) ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور بڑی عزت والا اُس سے نکال دے گا نہایت ذلت والے کو۔ آپ نے بمقام کوفہ بزمانہ (مختار) ۶۶ھ یا ۶۸ھ میں وصال فرمایا۔

ترکیب

(اقسم) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (ابو حفص) کنیت ۔۔۔ کا جزو اول مرفوع بواو اور جزو ثانی مشغول باعراب سابق معطوف علیہ (عمر) غیر منصرف مرفوع لفظاً عطف بیان۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ابوحفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی (مَا مَسَّ) میں (ما) نافیہ مبنی بر سکون (مس) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (ناقہ) اعرابی (نقب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ مبنی بر سکون (دبر) اسم جنس مفرد منصرف صحیح اور بر مذہب امام فراء غیر منصرف کہ وہ اسم

Marfat.com

نے موسوم فرمایا تھا۔ اور (حفص) بمعنی (بچہ شیر) آپ بہ نسبت کنیت اسم کے ساتھ زیادہ مشہور تھے اس واسطے اسم گرامی کو عطف بیان قرار دیا گیا (اَقْسَمَ بِاللهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ) یہ ایک اعرابی کا قول ہے جس نے خدمت والا میں حاضر ہوکر سواری طلب کی تھی۔ یہ کہہ کر کہ میری اونٹنی لاغر ہے اور اُس کے سم گھس گئے پشت زخمی ہوگئی۔ آپ نے اُس کے اس بیان کو غلط سمجھ کر فرمایا۔ بخدا تیری اونٹنی کے نہ سُم گھسے ہیں نہ پُشت زخمی ہوئی ہے۔ اپنی اسی اونٹنی پر سوار ہوکر جاؤ تمھیں ہم سے سواری طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اعرابی مایوس ہوکر واپس ہوگیا۔ راستے میں اپنی اونٹنی کے پیچھے چلتے ہوئے کہنے لگا۔

اَقْسَمَ بِاللهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرْ مَا مَسَّهَا نَقَبٌ وَّلَا دَبَرْ

اِغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرْ

یعنی ابو حفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی کہ نہ اونٹنی کے سُم گھسے ہیں نہ پُشت زخمی ہوئی ہے۔ اے اللہ ان کی مغفرت فرما اگر ان کی قسم غلط بات پر ہو۔ سامنے سے حضرت فاروق اعظم تشریف لا رہے تھے۔ جب اُس کا یہ قول سُنتے (اِغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرْ) تو فرماتے (اَللّٰهُمَّ صَدِّقْ صَدِّقْ) یعنی اے اللہ بیان مذکور میں اس کے صدق کو ظاہر فرمادے۔ یہاں تک کہ دونوں کی ملاقات ہوگئی۔ آپ نے فرمایا اپنی اونٹنی سے سامان اُتار دو۔ جب سامان اُترا تو دیکھا کہ پُشت زخمی ہے اور اونٹنی لاغر ہے پھر اُس کو سواری بھی عطا فرمائی اور زاد راہ بھی دیا اور کپڑے بھی مرحمت فرمائے (نَقَبْ) کے معنی ہیں (گھس جانا) چوپایوں کے سموں کا اور (دَبَرْ) جمع (دَبَرَة) کی امام فرا کے نزدیک جس کے معنی ہیں (زخم) جو چوپایوں کی پُشت میں پڑ جاتا ہے۔ آپ نے بروز پنجشنبہ ۲۸ ذی الحجہ بمقام مدینہ منورہ ۶۳ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ (زید) بن ارقم ایک جلیل القدر صحابی کا اسم گرامی ہے۔ ان کی کنیت ابو عمر ہے اسی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے اسی واسطے کنیت کو مثال مذکور میں عطف بیان قرار دیا گیا (غزوہ مریسیع) سے فارغ ہوکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنوئیں کے پاس قیام فرمایا۔ وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت فاروق اعظم کے اجیر (جحجاہ) غفاری اور ابن اُبی منافق کے حلیف (سنان جہنی کے درمیان جنگ ہوگئی (جحجاہ) نے مہاجرین کو پکارا اور (سنان) نے انصار کو

Marfat.com

جنس کو جمع فرماتے ہیں کذا فی نوادر الاصول۔ مرفوع لفظاً معطوف۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب ہوا قسم مقدر (واللہ) کا جس کی ترکیب معلوم (اغفرلہا) امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عمر) جار مجرور مل کر ظرف لغو۔فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا ہوا مقدم (اللّٰھم) میں (اسم جلالت) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ (میم) مشدد عوض حرف ندا (یا) جو قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔(ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (عمر) اور (فجر) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر منصوب محلاً فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ جس کی جزا بقرینۂ سابق محذوف۔شرط مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (جاءنی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (ابوعمر) کنیت جس کا جزو اول مرفوع ہوا اور جزو ثانی مشغول باعراب سابق عطف بیان۔معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔میرے پاس زید ابو عمر آئے۔

۲۱۵ تا ۲۱۸

تنبیہ

(مہر منیر ص ۱۳) میں اعرابی مذکور کے قول بابت اونٹنی (نقباء) کا ترجمہ کیا ہے کہ (پیروں میں سوراخ ہو گئے ہیں) اقول (نقباء) کے ترجمہ میں یہاں پر (سوراخ) کہنا غلط ہے یہ

Marfat.com

اُس وقت ابن اُبی منافق نے نبوی شان میں گستاخانہ کلمات بکے اور یہ کہا کہ مدینہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر تم اپنا پس خوردہ ان کو نہ دو تو یہ تمھاری گردنوں پر سوار نہ ہوں۔ اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں یہی (زید) ابن ارقم تھے جن کو یہ بکواس سن کر تاب نہ رہی اور ابن اُبی منافق سے فرمایا کہ تو ہی ذلیل ہے۔ اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا۔ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تاج معراج ہے۔ اللہ عزوجل نے اُنھیں عزت بخشی ہے۔ یہ منافق بولا کہ چپ رہو میں تو ہنسی سے کہتا تھا۔ حضرت (زید) نے اُس کی گستاخانہ گفتگو نبوی خدمت میں نقل فرمائی۔ اُس کو بلا کر دریافت کیا گیا تو مکر گیا۔ اللہ عزوجل نے سورۂ منافقون میں حضرت (زید) کی تصدیق نازل فرمائی کہ یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ یعنی کہتے ہیں (منافقین) ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور بڑی عزت والا اُس سے نکال دے گا نہایت ذلت والے کو۔ آپ نے زبمقام کوفہ بزمانہ (مختار) ۶۶ھ یا ۶۸ھ میں وصال فرمایا۔

ترکیب

(اقسم) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (ابو حفص) کنیت۔ جس کا جزء اول مرفوع بواو اور جزء ثانی مشغول باعراب سابق معطوف علیہ (عمر) غیر منصرف مرفوع لفظاً عطف بیان۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ابوحفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی (ما مسّہا) میں (ما) نافیہ مبنی بر سکون (مسّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (ناقہ) اعرابی (نقب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ مبنی بر سکون (دبر) اسم جنس مفرد منصرف صحیح اور بمذہب امام فراجمع مکسر منصرف کہ وہ اسم

Marfat.com

(نقب) سے مشتق ہے جس کے معنی یہاں پر ہیں (سودہ و تنگ شدن سُم ستور) یعنی چارپائے کے سُم کا گھس جانا اور پتلا پڑ جانا۔ یہ اُس (نَقْب) سے مشتق نہیں جو (نقب زنی) میں ہے۔ نہ معلوم کس مناسبت کی بنا پر ان فاضل دیوبند کا ذہن اس طرف منتقل ہوگیا

پھر لکھا ہے کہ اُس اعرابی کے اس بیان پر کہ میری اونٹنی لاغر ہے پشت زخمی ہوگئی سم گھس گئے ہیں۔ فاروق اعظم نے فرمایا (خدا کی قسم تو جھوٹا ہے) یہ بھی غلط ہے۔ اُنھوں نے تو یہ فرمایا تھا (وَاللّٰہِ لَیْسَ بِھَا نَقَبٌ وَّلَا دَبَرٌ) یعنی بخدا نہ اُس کے سم میں سودگی ہے نہ پشت میں زخم۔ کما فی حاشیۃ الجمال علیٰ شرح الجامی قدس سرھما السامی۔ دونوں میں کیسا عظیم فرق ہے مگر جو الٰہی اور نبوی توہین کے خوگر ہوں اُن کو یہ فرق کیسے نظر آسکتا ہے

پھر (اَللّٰھُمَّ صَدِّقْ صِدْقِیْ) کا ترجمہ کیا ہے (خُدایا اعرابی کو سچا کردے) یہ بھی غلط ہے کہ اعرابی تو اپنے قول مذکور میں سچا تھا ہی۔ سچے کو سچا کرنا کیا معنی۔ یہ تو (طلب حاصل) ہوئی اور حاصل کی طلب باطل۔ کما لا یخفی علی العاقل بلکہ یہاں پر اس کے معنی ہیں (خدایا اعرابی کے صدق کو ظاہر فرمادے) جیسے احقاق حق کے معنی ہیں حق کی حقیقت کا اظہار۔ اور ابطال باطل کے معنی باطل کے بطلان کا اظہار۔ ورنہ حق کے معنی ہی ہیں (ثابت) پھر اُس کا اثبات تحصیل حاصل ہوا جو باطل ہے۔ اسی طرح ابطال باطل (تحصیل حاصل)۔ مگر یہ فاضل دیوبند ان باریکیوں کے سمجھنے سے غافل نہیں نہیں بلکہ عاقل پھر (مہر منیر) میں اسی صفحہ پر اور (المصباح المنیر) میں ص۱۴۵ و ۱۴۶ پر (اغْفِرْ لَہُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ فَجَرَ) کا ترجمہ کیا ہے (خُدایا ان کو بخش دے اگر انھوں نے جھوٹی قسم کھائی ہو) یہ یہاں پر غیر مناسب ہے کہ قسم جھوٹی نہیں ہوتی۔ وجہ یہ کہ قسم جملہ انشائیہ ہوتی ہے۔ اور جملہ انشائیہ میں نہ صدق کا احتمال ہوتا ہے نہ کذب کا۔ مصنف علیہ الرحمۃ شرح نحو میر میں بیان فرماچکے ہیں کہ قسم جملہ انشائیہ کی قسم ہے۔ کہنا یوں تھا (اگر انھوں نے جھوٹ پر قسم کھائی ہو) کیونکہ قسم جواب قسم پر کھائی جاتی ہے۔ وہ جھوٹا ہو سکتا ہے بشرطیکہ جملہ خبریہ ہو مگر یہ فاضلان دیوبند امکان کذب کے قائل ہوکر جھوٹ سے اتنے زیادہ مانوس ہوگئے ہیں کہ جس میں جھوٹ کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی اُس کی جانب بھی جھوٹ کو منسوب کردیتے ہیں۔ پھر دونوں نے مذکورہ صفحات

Marfat.com

جنس کو جمع فراتے ہیں کذا فی نوادر الاصول۔ مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب ہوا قسم مقدرہ (واللہ) کا جس کی ترکیب معلوم (اغفر) امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عمر) جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا ہوا مقدم (اللھم) میں (اسم جلالت) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ (میم) مشدد عوض حرف ندا (یا) جو قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ان) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (عمر) اور (فجر) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر منصوب محلاً فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ جس کی جزا بقرینۂ سابق محذوف۔ شرط مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (جاء نی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (ابو عمر) کنیت جس کا جزو اول مرفوع بواو اور جزو ثانی مشغول باعراب سابق عطف بیان۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید ابو عمر آئے۔

۲۱۵ تا ۲۱۸

تنبیہ

(مہر منیر ص ۱۳۷) میں اعرابی مذکور کے قول بابت اونٹنی (نقب) کا ترجمہ کیا ہے کہ دیوں میں سوراخ ہوگئے ہیں) اقول (نقباء) کے ترجمہ میں یہاں پر (سوراخ) کہنا غلط ہے یہ

Marfat.com

پر مثال ثانی کی ترکیب میں (ابو عمر) کو مرکب اضافی قرار دیا ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ (ابو عمر) کنیت ہے اور کنیت علم کی قسم ہے اور (علم) معرفہ کی قسم ہے اور (معرفہ) اسم کی قسم ہے اور (اسم) کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ میں افراد معتبر ہے تو (کلمہ) مفرد ہوا۔ پس اُس کی قسم (اسم) بھی مفرد اور اسم کی قسم (معرفہ) بھی مفرد اور معرفہ کی قسم (علم) بھی مفرد۔ اور علم کی قسم (کنیت) بھی مفرد۔ لہٰذا مرکب اضافی کہنا باطل ہوا۔ اتنا بھی نہ سوچا کہ مرکب اضافی کا جزو معنی مقصود کے جزو پر دلالت کیا کرتا ہے ورنہ وہ سرے سے مرکب ہی نہ ہوگا کہ مرکب میں جزو لفظ کی دلالت جزوِ معنی مقصود پر معتبر ہے جس کو مبتدی طلبہ بھی جانتے ہیں۔ اب یہ فاضلان دیوبند بتائیں کہ بحالت کنیت (ابو عمر) اگر مرکب اضافی ہے اور اُس کے جزو دو ہی ہیں (ابو) اور (عمر) تو (ابو) معنی مقصود کے کون سے جزو پر دلالت کرتا ہے اور (عمر) کون سے جزو پر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں تباہ شدہ است

فصل دوم در بیان منصرف و غیر منصرف۔ منصرف آن است کہ ہیچ سبب

دوسری فصل بیان میں منصرف اور غیر منصرف کے۔ منصرف وہ اسم ہے جس میں کوئی سبب

از اسباب منع صرف درو نباشد و غیر منصرف آن است کہ دو سبب از اسباب

(موثر) منع صرف کے اسباب سے نہ ہو اور غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں دو سبب منع صرف کے

منع صرف درو باشد۔ و اسباب منع صرف نہ است عدل و وصف و تانیث و

اسباب سے ہوں اور اسباب منع صرف نو ہیں عدل اور وصف اور تانیث (اور

معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزن فعل و الف و نون مزید تان چنانچہ در عمر

معرفہ) اور عجمہ اور جمع اور ترکیب اور وزن فعل اور الف و نون زائد جیسے عمر میں

عدل است و علم و در ثلث و مثلث صفت است و عدل و در طلحۃ تانیث است

عدل ہے اور علم اور ثلث اور مثلث میں صفت ہے اور عدل اور طلحہ میں تانیث ہے

و علم و در زینب تانیث معنوی است و علم و در حبلیٰ تانیث است بالف مقصورہ

اور علم اور زینب میں تانیث معنوی ہے اور علم اور حبلیٰ میں تانیث بالف مقصورہ ہے

Marfat.com

(نقب) سے مشتق ہے جس کے معنی یہاں پر ہیں (سودہ وتنگ شدن سُمِّ ستور) یعنی چارپائے کے سُم کا گھس جانا اور پتلا پڑ جانا یہ اُس (نَقِبَ) سے مشتق نہیں جو نقب زنی میں ہے۔ نہ معلوم کس مناسبت کی بنا پر ان فاضل دیوبند کا ذہن اس طرف منتقل ہوگیا پھر لکھا ہے کہ اُس اعرابی کے اس بیان پر کہ میری اونٹنی لاغر ہے پُشت زخمی ہوگئی سم گھس گئے ہیں۔ فاروق اعظم نے فرمایا (خدا کی قسم تو جھوٹا ہے) یہ بھی غلط ہے۔ اُنھوں نے تو یہ فرمایا تھا (وَاللّٰہِ لَیْسَ بِھَا نَقَبٌ وَّلَا دَبَرٌ) یعنی بخدا نہ اُس کے سم میں سودگی ہے نہ پُشت میں زخم۔ کما فی حاشیۃ الجمال علی شرح الجامی قدس سرھما السامی۔ دونوں میں کیسا عظیم فرق ہے مگر جو الٰہی اور نبوی توہین کے خوگر ہوں اُن کو یہ فرق کیسے نظر آسکتا ہے پھر (اَللّٰھُمَّ صَدِّقْ صَدَقَ) کا ترجمہ کیا ہے (خُدایا اعرابی کو سچا کردے) یہ بھی غلط ہے کہ اعرابی تو اپنے قول مذکور میں سچا تھا ہی۔ سچے کو سچا کرنا کیا معنی۔ یہ تو (طلبِ حاصل) ہوئی اور حاصل کی طلب باطل۔ کما لا یخفی علی العاقل بلکہ یہاں پر اس کے معنی ہیں (خُدایا اعرابی کے صدق کو ظاہر فرمادے) جیسے احقاقِ حق کے معنی ہیں حق کی حقیقت کا اظہار۔ اور ابطالِ باطل کے معنی باطل کے بطلان کا اظہار۔ ورنہ حق کے معنی ہی ہیں (ثابت) پھر اُس کا اثبات تحصیل حاصل ہوا جو باطل ہے۔ اسی طرح ابطالِ باطل از قبیل تحصیل حاصل۔ مگر یہ فاضل دیوبند ان باریکیوں کے سمجھنے سے غافل۔ نہیں نہیں بلکہ عاطل پھر (مہر منیر) میں اسی صفحہ پر اور (المصباح المنیر) میں ص ۴۵ و ۱۲۶ پر (اِغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ فَجَرَ) کا ترجمہ کیا ہے (خُدایا ان کو بخش دے اگر انھوں نے جھوٹی قسم کھائی ہو) یہ یہاں پر غیر مناسب ہے کہ قسم جھوٹی نہیں ہوتی۔ وجہ یہ کہ قسم جملہ انشائیہ ہوتی ہے۔ اور جملہ انشائیہ میں نہ صدق کا احتمال ہوتا ہے نہ کذب کا۔ مصنف علیہ الرحمۃ شروع نحو میر میں بیان فرماچکے ہیں کہ قسم جملہ انشائیہ کی قسم ہے۔ کہنا یوں تھا (اگر انھوں نے جھوٹ پر قسم کھائی ہو) کیونکہ قسم جواب قسم پر کھائی جاتی ہے۔ وہ جھوٹا ہوتا ہے بشرطیکہ جملہ خبریہ ہو مگر یہ فاضلان دیوبند امکان کذب کے قائل ہوکر جھوٹ سے اتنے زیادہ مانوس ہوگئے ہیں کہ جس میں جھوٹ کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی اُس کی جانب بھی جھوٹ کو منسوب کردیتے ہیں۔ پھر دونوں نے مذکورہ صفحات

Marfat.com

و در حمراء تانیث است بالف ممدوده۔ واین مؤنث بجائے دو سبب است و در
اور حمراء میں تانیث ہے الف ممدودہ کے ساتھ اور یہ مؤنث دو سبب کے قائم مقام ہوتی ہے اور
ابراھیم عجمہ است و علم و در مساجد و مصابیح جمع منتھی الجموع بجائے دو سبب
ابراہیم میں عجمہ ہے اور علم اور مساجد و مصابیح میں جمع منتھی الجموع قائم مقام دو سبب کے
است و در بعلبک ترکیب است و علم و در احمد وزن فعل است و علم
ہے اور بعلبک میں ترکیب ہے اور علم اور احمد میں وزن فعل ہے اور علم۔
و در سکران الف و نون زائدتان است و وصف و در عثمان الف و نون
اور سکران میں الف و نون زائد ہیں اور وصف اور عثمان میں الف و نون
زائدتان است و علم و تحقیق غیر منصرف از کتب دیگر معلوم شود۔
زائد ہیں اور علم اور تحقیق غیر منصرف کی دوسری کتابوں سے معلوم ہوگی۔

اعراب غیر منصرف کے بیان میں ان فاضلان دیوبند نے بعض غلطیاں [illegible] طلبہ گمراہ ہو رہے تھے نظر برآں ہم نے وہاں پر اسباب منع صرف کی بقدر ضرورت تفصیل کر دی تاکہ طلبہ گمراہی سے محفوظ ہو جائیں ورنہ اسباب کی تعریف اور شرائط وغیرہ کے لئے بقول مصنف علیہ الرحمۃ کتب آئندہ ہیں۔

فصل سوم ۔ در حروف غیر عاملہ۔ وآں شانزدہ قسم است اول حروف
تیسری فصل غیر عامل حروف کے بیان میں۔ اور وہ سولہ قسم پر ہیں پہلی قسم حروف
تنبیہ وآں سہ است اَلَا و اَمَا و ھَا۔
تنبیہ اور وہ تین ہیں اَلَا اور اَمَا اور ھَا۔

(حروف التنبیہ) یعنی وہ حروف جو تنبیہ کے لئے وضع کئے گئے ہیں (تنبیہ) کے معنی ہیں بیدار کرنا۔ متکلم ان کو اس لئے ذکر کرتا ہے کہ مخاطب اس چیز سے غافل نہ رہے جو بیان کی جاتی ہے اور اس کو توجہ کے ساتھ سنے خواہ وہ چیز مفرد ہو جیسے زید ھذا یا کلام۔ اور بر تقدیر کلام خواہ جملہ اسمیہ ہو جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاۤءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ یا جملہ فعلیہ جیسے اَلَا قُمْ عِنْدَ ذِكْرِ الْوِلَادَةِ تَعْظِيْمًا۔ وہ جملہ خواہ

پر مثال ثانی کی ترکیب میں (ابو عمر) کو مرکب اضافی قرار دیا ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ (ابو عمر) کنیت ہے اور کنیت علم کی قسم ہے اور (علم) معرفہ کی قسم ہے اور (معرفہ) اسم کی قسم ہے اور (اسم) کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ میں افراد معتبر ہے تو (کلمہ) مفرد ہوا پس اُس کی قسم (اسم) بھی مفرد اور اسم کی قسم (معرفہ) بھی مفرد اور معرفہ کی قسم (علم) بھی مفرد اور علم کی قسم (کنیت) بھی مفرد۔ لہذا مرکب اضافی کہنا باطل ہوا۔ آتنا بھی نہ سوچا کہ مرکب اضافی کا جزو معنیٔ مقصود کے جزو پر دلالت کیا کرتا ہے ورنہ وہ سرے سے مرکب ہی نہ ہوگا کہ مرکب میں جزو لفظ کی دلالت جزو معنی مقصود پر معتبر ہے جس کو مبتدی طلبہ بھی جانتے ہیں۔ اب یہ فاضلان دیوبند بتائیں کہ بحالت کنیت (ابو عمر) اگر مرکب اضافی ہے اور اُس کے جزو دو ہی ہیں (ابو) اور (عمر) تو (ابو) معنی مقصود کے کون سے جزو پر دلالت کرتا ہے اور عمر کون سے جزو پر۔ سچ ہے کہ،

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا ٭ حالِ طفلاں زبوں شدہ است

فصل دوم در بیان منصرف وغیر منصرف۔ منصرف ان است کہ ہیچ سبب

دوسری فصل بیان میں منصرف اور غیر منصرف کے۔ منصرف وہ اسم ہے جس میں کوئی سبب

ز اسباب منع صرف در و نباشد وغیر منصرف آن است کہ دو سبب از اسباب

(موثر) منع صرف کے اسباب سے نہ ہو اور غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں دو سبب منع صرف کے

منع صرف در و باشد۔ واسباب منع صرف نہ است عدل و وصف و تانیث و

اسباب سے ہوں اور اسباب منع صرف نو ہیں عدل اور وصف اور تانیث اور

معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزن فعل والف ونون مزید تان چنانچہ در عمر

معرفہ اور عجمہ اور جمع اور ترکیب اور وزن فعل اور الف ونون زائد جیسے عمر میں

عدل است وعلم و در ثلث و مثلث صفت است و عدل و در طلحۃ تانیث است

ل ہے اور علم اور ثلث اور مثلث میں صفت ہے در عدل اور طلحہ میں تانیث ہے

وعلم و در زینب تانیث معنوی است وعلم و در حبلیٰ تانیث است بالف مقصورہ

واوٗ اور زینب میں تانیث معنوی ہے اور علم اور حبلیٰ میں تانیث بالف مقصورہ ہے

Marfat.com

خبریہ ہو جیسے مثال اوّل۔ یا انشائیہ جیسے مثال ثانی۔ ان حروف میں (الا) اور (اَمَا) صرف جملہ کے شروع میں آتے ہیں۔ اور (ھا) جملہ اور مفرد دونوں کے شروع میں۔ لیکن (ھا) معنی تنبیہ پر رہتے ہوئے ہو مفرد کے شروع میں نہیں آتا بلکہ صرف اسم اشارہ کے شروع میں اور منادی معرف باللام کے شروع میں آتا ہے مگر معنی تنبیہ پر نہیں ہوتا۔

تنبیہ

۲۱۹ تا ۲۱۱

(مہر منیر ص۲۹۱) میں حروف تنبیہ کے متعلق ہے کہ (اصطلاح میں ان حروف کو کہتے ہیں جو مخاطب کو تنبیہ اور آگاہ کرنے کے لئے آتے ہیں تاکہ متکلم جس بات کی خبر دے رہا ہے مخاطب اُس سے غافل نہ ہو) **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ متکلم کی بات کبھی انشاء بھی ہوتی ہے تو خبر پر قصر کرنا صحیح نہیں۔ اور خود انشاء کی مثال بھی پیش کی ہے (جیسے اَمَا لَاتَفعَل۔ خبردار مت کر) لیکن ستم تو یہ ہے کہ فاضل دیوبند لہٰذا اپنا لکھا بھی نہیں سمجھتے۔ تو دوسرے کی لکھی نحو میر کیا سمجھیں گے۔ پھر تحریر فرمایا (یہ حروف ہمیشہ جملہ کے شروع میں آتے ہیں) یہ بھی غلط ہے کیونکہ ان میں سے (ھا) مفرد کے شروع میں بھی آتی ہے کما فی شرح الجامی قدس سرہ السامی پھر (ھَا زَیدٌ قَائِمٌ) کا ترجمہ کیا ہے (دیکھو زید کھڑا ہے) یہ ترجمہ ہو یا بیان مقصود دونوں غلط ہیں۔ کیونکہ (ھا کا ترجمہ (دیکھو) نہیں۔ نہ یہ اُس سے مقصود اول اس لئے نہیں کہ (ھا) حرف ہے اور (دیکھو) فعل اور دونوں قسیمین ہیں۔ اور ایک قسیم دوسرے قسیم کے ہم معنی نہیں ہوتا ورنہ قسیمیں نہ رہیں گے۔ **دوم**۔ اس لئے کہ یہ حرف تنبیہ ہے اور تنبیہ سے متکلم کا مقصود ہوتا ہے اپنی بات کے سُننے کے لئے مخاطب کو متوجہ کرنا۔ نہ کسی چیز کو دیکھنے کے لئے متوجہ کرنا۔ نظر بر آں اس مقصود کو یوں تعبیر کیا جائے گا (سُنو زید کھڑا ہے) نہ یوں (دیکھو زید کھڑا ہے)

دوم۔ حروف ایجاب و آں شش است نَعَم۔ وَبَلٰی وَاَجَل وَاِی وَجَیرِ وَاِنَّ۔

دوسری قسم۔ حروف ایجاب اور وہ چھ ہیں نعم اور بلٰی اور اجل اور ای اور جیر اور اِنّ۔

(حروف ایجاب) میں (ایجاب) بمعنی (جواب دادن) ہے یعنی (جواب دینا) اور یہ حروف

Marfat.com

و در حمراء تانیث است بالف ممدوده - واین مؤنث بجائے دو سبب است و در

اور حمراء میں تانیث ہے الف ممدودہ کے ساتھ اور یہ مؤنث دو سبب کے قائم مقام ہوتی ہے اور

ابراھیم عجمہ است وعلم و در مساجد ومصابیح جمع منتہی الجموع بجائے دو سبب

ابراہیم میں عجمہ ہے اور علم اور مساجد و مصابیح میں جمع منتہی الجموع قائم مقام دو سبب کے

است و در بعلبک ترکیب است وعلم و در احمد وزن فعل است وعلم

ہے اور بعلبک میں ترکیب ہے اور علم اور احمد میں وزن فعل ہے اور علم۔

و در سکران الف و نون زائدتان است و وصف و در عثمان الف و نون

اور سکران میں الف و نون زائد ہیں اور وصف اور عثمان میں الف و نون

زائدتان است وعلم و تحقیق غیر منصرف از کتب دیگر معلوم شود۔

زائد ہیں اور علم اور تحقیق غیر منصرف کی دوسری کتابوں سے معلوم ہوگی۔

اعراب غیر منصرف کے بیان میں ان فاضلان دیوبند نے بعض غلطیاں کی تھیں جن سے طلبہ گمراہ ہو رہے تھے نظر برآں ہم نے یہاں پر اسباب منع صرف کی بقدر ضرورت تفصیل کر دی تاکہ طلبہ گمراہی سے محفوظ ہو جائیں ورنہ اسباب کی تعریف اور شرائط وغیرہ کے لئے بقول مصنف علیہ الرحمۃ کتب آئندہ ہیں۔

فصل سوم - در حروف غیر عاملہ - وآں شانزدہ قسم است اول حروف

تیسری فصل غیر عامل حروف کے بیان میں۔ اور وہ سولہ قسم پر ہیں پہلی قسم حروف

تنبیہ وآں سہ است اَلَا وَ اَمَا وَ ھَا۔

تنبیہ اور وہ تین ہیں الا اور اما اور ھا۔

(حروف التنبیہ) یعنی وہ حروف جو تنبیہ کے لئے وضع کئے گئے ہیں (تنبیہ) کے معنی ہیں بیدار کرنا۔ متکلم ان کو اس لئے ذکر کرتا ہے کہ مخاطب اس چیز سے غافل نہ ہو جو بیان کی جاتی ہے اور اس کو توجہ کے ساتھ سنے خواہ وہ چیز مفرد ہو جیسے زید ھذا۔ یا کلام۔ اور برتقدیر کلام خواہ جملہ اسمیہ ہو جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یا جملہ فعلیہ جیسے اَلَا فَتُمْ عِنْدَ ذِکْرِیْ اَبُوْلَا دِقِ تَغْلِبًا۔ وہ جملہ خواہ

Marfat.com

کسی نہ کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں۔ بایں مناسبت ان کو (حروف ایجاب) کہا جاتا ہے۔ ان میں (نعم) جملہ خبریہ کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے کسی نے خبر دی (ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَدْرَسَةِ) زید مدرسہ گیا۔ تم نے جواب میں کہا (نَعَمْ) ہاں گیا۔ اور جملہ انشائیہ کے بعد بھی جیسے کسی نے سوال کیا (اَصَلَّيْتَ) کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ تم نے جواب میں کہا (نَعَمْ) ہاں پڑھ لی۔ اور (بلیٰ) صرف جملہ منفیہ کے جواب میں آتا ہے اُس کی نفی توڑنے کے لئے۔ خواہ وہ خبریہ ہو جیسے کسی نے کہا (مَا صُمْتَ اَمْسِ) تم نے کل روزہ نہیں رکھا تھا۔ تم نے جواب میں کہا (بلیٰ) نہیں۔ رکھا تھا۔ یا انشائیہ جیسے کسی نے سوال کیا (اَمَا حَجَجْتَ) کیا تم نے حج نہیں کیا تم نے جواب میں کہا (بلیٰ) نہیں۔ کر لیا۔ اور (اَجَلْ) اور (جَيْرِ) اور (اِنَّ) تینوں اکثر مخبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں جیسے کسی نے خبر دی (قَدْ فَازَ اَخُوْكَ فِي الْاِمْتِحَانِ) بیشک تمہارا بھائی امتحان میں پاس ہو گیا۔ تم نے اُس کی تصدیق کے لئے کہا (اَجَلْ) یا (جَيْرِ) یا (اِنَّ) ہاں بیشک پاس ہو گیا۔ اور (اِیْ) اکثر استفہام کے بعد آتا ہے۔ جس چیز کو دریافت کیا ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے اور بغیر قسم کے مستعمل نہیں ہوتا۔ جیسے کسی نے سوال کیا (هَلْ قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ) کیا نماز ہو گئی تم نے جواب میں کہا (اِیْ وَاللّٰهِ) ہاں بخدا ہو گئی۔

تنبیہ [۲۴۲]

(مہر منیر ص۱۲۹) میں (بلیٰ) کا ترجمہ (ہاں) کیا ہے **اقول** یہ ترجمہ ہو یا حاصل مطلب دونوں غلط ہیں کیونکہ (ہاں) سے کلام سابق کا اقرار ہوتا ہے جیسے (نعم) سے جس کو خود (نعم) کی بحث میں بیان کیا ہے اور (ہاں) کو (نعم) کا ترجمہ قرار دیا ہے پس (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ) کے جواب میں جو (بلیٰ) کہا گیا تھا۔ اگر اُس کا ترجمہ (ہاں) ہو تو کلام سابق کا اقرار ہو گا اور کلام سابق نفی ہے تو نفی کا اقرار ہوا کیونکہ ہاں کہنے سے نفی ٹوٹتی نہیں بلکہ تسلیم ہوتی ہے جیسے (نعم) میں پس (ہاں) کہنے سے معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب نہیں۔ یہ معنی باطل ہیں۔ بلکہ (بلیٰ) کا مطلب ہے (کیوں نہیں) یا صرف (نہیں) کہ یہ دونوں نفی پر دلالت کرتے ہیں اور سابق میں بھی نفی تھی تو جب نفی پر نفی وارد ہوئی تو سابق کی نفی ٹوٹ گئی۔ اور

Marfat.com

خبریہ ہو جیسے مثال اوّل۔ یا انشائیہ جیسے مثال ثانی۔ ان حروف میں (اَلَا) اور (اَمَا) صرف جملہ کے شروع میں آتے ہیں۔ اور (ھا) جملہ اور مفرد دونوں کے شروع میں۔ لیکن (ھا) معنی تنبیہ پر رہتے ہوئے ہو مفرد کے شروع میں نہیں آتا بلکہ صرف اسم اشارہ کے شروع میں اور منادی معرف باللام کے شروع میں آتا ہے مگر معنی تنبیہ پر نہیں ہوتا۔

تنبیہ ۲۱۹ تا ۲۲۱

(مہر منیر ص۱۲۹) میں حروف تنبیہ کے متعلق ہے کہ (اصطلاح میں ان حروف کو کہتے ہیں جو مخاطب کو تنبیہ اور آگاہ کرنے کے لئے آتے ہیں تاکہ متکلم جس بات کی خبر دے رہا ہے مخاطب اُس سے غافل نہ ہو) **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ متکلم کی بات کبھی انشاء بھی ہوتی ہے تو خبر پر قصر کرنا صحیح نہیں۔ اور خود انشاء کی مثال بھی پیش کی ہے (جیسے اَمَا لَا تَفعَل۔ خبردار مت کر) لیکن ستم تو یہ ہے کہ فاضل دیوبند لہٰذا اپنا لکھا بھی نہیں سمجھتے۔ تو دوسرے کی لکھی نحو میر کیا سمجھیں گے۔ پھر تحریر فرمایا (یہ حروف ہمیشہ جملہ کے شروع میں آتے ہیں) یہ بھی غلط ہے کیونکہ ان میں سے (ھا) مفرد کے شروع میں بھی آتی ہے کما فی شرح اجامی قدس سرہ السامی پھر (هَا زَيْدٌ قَائِمٌ) کا ترجمہ کیا ہے (دیکھو زید کھڑا ہے) یہ ترجمہ ہو یا بیان مقصود دونوں غلط ہیں۔ کیونکہ (ھا) کا ترجمہ (دیکھو) نہیں۔ نہ یہ اُس سے مقصود اول اس لئے نہیں کہ (ھا) حرف ہے اور (دیکھو) فعل اور دونوں قسیمین ہیں۔ اور ایک قسیم دوسرے قسیم کے ہم معنی نہیں ہوتا ورنہ قسیمیں نہ رہیں گے۔ دوم۔ اس لئے کہ یہ حرف تنبیہ ہے اور تنبیہ سے متکلم کا مقصود ہوتا ہے اپنی بات کے سُننے کے لئے مخاطب کو متوجہ کرنا۔ نہ کسی چیز کو دیکھنے کے لئے متوجہ کرنا۔ نظر برآں اس مقصود کو یوں تعبیر کیا جائے گا (سُنو زید کھڑا ہے) نہ یوں (دیکھو زید کھڑا ہے)

دوم۔ حروف ایجاب و آں شش است نَعَم۔ وبَلٰی واَجَل واِی وجَیرِ واِنَّ۔

دوسری قسم۔ حروف ایجاب اور وہ چھ ہیں نعم اور بلٰی اور اجل اور ای اور جیر اور اِنَّ۔

(حروف ایجاب) میں (ایجاب) بمعنی (جواب دادن) ہے یعنی (جواب دینا) اور یہ حروف

Marfat.com

جب سابق کی نفی ٹوٹ گئی تو اثبات ہوگیا۔اب معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب ہے۔یہ معنی صحیح ہیں۔یہ فاضل دیوبند اُردو بھی نہیں سمجھتے پھر نحو میر سمجھنا چہ معنی دارد۔سچ ہے کہ۔

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم حروف تفسیر و آں دو است اَیْ و اَنْ کقولہ تعالی نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرٰھِیْمُ۰

تیسری قسم حروف تفسیر اور وہ دو ہیں ای اور ان جیسے اللہ تعالی کے قول نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرٰھِیْمُ۰ میں الان(اَیْ) اور (اَنْ) میں یہ فرق ہے کہ (ای) مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے جیسے قُطِعَ رِزْقُہٗ اَیْ مَاتَ۔کہ اس میں (اَیْ) نے جملہ (قُطِعَ رِزْقُہٗ) کی تفسیر کی (مات) جملہ کے ساتھ۔اور جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَیْ اَبُوْ عُمَرَ۔اس میں (ای) نے (زید) مفرد کی تفسیر کی (ابوعمر) مفرد کے ساتھ۔اور (اَنْ) حرف مفرد کی تفسیر کے لئے آتا ہے اور وہ بھی مفعول بہ کی جس کا فعل معنی میں (قول) کے ہو نہ خود (قول) خواہ وہ مفعول بہ مقدر ہو جیسے نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرٰھِیْمُ۰ میں (بلفظٍ) مقدر ہے جس میں (لفظٍ) مفعول بہ غیر صریح (اَنْ) نے اسی کی تفسیر کی (یا ابراھیم) کے ساتھ۔یا وہ مفعول بہ مذکور ہو جیسے اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّکَ مَا یُوْحٰیٓ۰ اَنِ اقْذِفِیْہِ۔اس میں (اَنْ) نے (مَا یُوْحٰی) مفعول بہ مذکور کی تفسیر کی (اِقْذِفِیْہِ) کے ساتھ۔

ترکیب

(نَادَیْنَا) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔صیغہ واحد متکلم معظم۔اس میں (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسم رسالت (بلفظٍ) مقدر۔جس میں (با) حرف جار مبنی بر کسر (لفظ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ یا مبدل منہ (اَنْ) برائے تفسیر مبنی بر سکون (یَا اِبْرَاھِیْم) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل۔معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور۔جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

Marfat.com

کسی نہ کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں۔ بایں مناسبت ان کو (حروف ایجاب) کہا جاتا ہے۔ ان میں (نعم) جملہ خبریہ کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے کسی نے خبر دی (ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَدْرَسَةِ) زید مدرسہ گیا۔ تم نے جواب میں کہا (نَعَمْ) ہاں گیا۔ اور جملہ انشائیہ کے بعد بھی جیسے کسی نے سوال کیا (اَصَلَّيْتَ) کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ تم نے جواب میں کہا (نَعَمْ) ہاں پڑھ لی۔ اور (بلیٰ) صرف جملہ منفیہ کے جواب میں آتا ہے اُس کی نفی توڑنے کے لئے۔ خواہ وہ خبریہ ہو جیسے کسی نے کہا (مَا صُمْتَ اَمْسِ) تم نے کل روزہ نہیں رکھا تھا۔ تم نے جواب میں کہا (بلیٰ) نہیں۔ رکھا تھا۔ یا انشائیہ جیسے کسی نے سوال کیا (اَمَا حَجَجْتَ) کیا تم نے حج نہیں کیا تم نے جواب میں کہا (بلیٰ) نہیں۔ کر لیا۔ اور (اَجَلْ) اور (جَيْرِ) اور (اِنَّ) تینوں اکثر مخبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں جیسے کسی نے خبر دی (قَدْ فَازَ اَخُوْكَ فِى الْاِمْتِحَانِ) بیشک تمہارا بھائی امتحان میں پاس ہو گیا۔ تم نے اُس کی تصدیق کے لئے کہا (اَجَلْ) یا (جَيْرِ) یا (اِنَّ) ہاں بیشک پاس ہو گیا۔ اور (اِیْ) اکثر استفہام کے بعد آتا ہے۔ جس چیز کو دریافت کیا ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے اور بغیر قسم کے مستعمل نہیں ہوتا۔ جیسے کسی نے سوال کیا (هَلْ قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ) کیا نماز ہو گئی تم نے جواب میں کہا (اِیْ وَاللّٰهِ) ہاں بخدا ہو گئی۔

تنبیہ[۲۲۲]

(مہر منیر ص۱۲۹) میں (بلیٰ) کا ترجمہ (ہاں) کیا ہے اقول یہ ترجمہ ہو یا حاصل مطلب دونوں غلط ہیں کیونکہ (ہاں) سے کلام سابق کا اقرار ہوتا ہے جیسے (نعم) سے جس کو خود (نعم) کی بحث میں بیان کیا ہے اور (ہاں) کو (نعم) کا ترجمہ قرار دیا ہے پس (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ) کے جواب میں جو (بلیٰ) کہا گیا تھا۔ اگر اُس کا ترجمہ (ہاں) ہو تو کلام سابق کا اقرار ہو گا اور کلام سابق نفی ہے تو نفی کا اقرار ہوا کیونکہ ہاں کہنے سے نفی ٹوٹتی نہیں بلکہ تسلیم ہوتی ہے جیسے (نعم) میں پس (ہاں) کہنے سے معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب نہیں۔ یہ معنی باطل ہیں۔ بلکہ (بلیٰ) کا مطلب ہے (کیوں نہیں) یا صرف (نہیں) کہ یہ دونوں نفی پر دلالت کرتے ہیں اور سابق میں بھی نفی تھی تو جب نفی پر نفی وارد ہوئی تو سابق کی نفی ٹوٹ گئی۔ اور

Marfat.com

تنبیہ ۲۲۳ تا ۲۲۵

(المصباح المنیر ص۱۴۹) میں اور (مہر منیر ص۱۴۰) میں ہے (اَیْ بفتح ہمزہ وسکون یا بمعنی یعنی) **اقول** یہ غلط ہے کہ (اَیْ) حرف ہے اور (یعنی) فعل مضارع اور دونوں قسمیں ہیں تو ایک دوسرے کے ہم معنی کیسے ہو سکتا ہے۔ حرف کے معنی غیر مستقل اور فعل کے مستقل۔ جب حرف فعل کے معنی میں ہوا تو حرف نہ رہا پھر دوم میں ہے (دوم اَنْ بمعنی (کہ) یہ ایسے فعل کے مقولے کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنی میں ہو) یہ بھی غلط کہ مقولہ جملہ ہوتا ہے اور (اَنْ) جملہ کی تفسیر نہیں کرتا۔ اور اول میں ہے (یہ ایسے فعل کی تفسیر میں استعمال کرتے ہیں جو کہ قول کے معنی میں ہو جیسے نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ۔ یہاں پر نادیناہ قلنا کے ہم معنی ہے اس لئے اس کی تفسیر میں اَنْ آیا) یہ بھی غلط ہے کہ یہ (اَنْ) مذکورہ (نادیناہ) کی تفسیر کے لئے نہیں کیونکہ یہ جملہ ہے اور (اَنْ) جملہ کی تفسیر کے لئے نہیں آتا۔ یہ ہے ان فاضلان دیوبند کا مبلغ علم۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم حروف مصدریہ و آں سہ است مَا و اَنْ و اَنَّ ما و اَنْ در فعل روند تا فعل بمعنی مصدر باشد۔

چوتھی قسم حروف مصدریہ اور وہ تین ہیں ما اور اَنْ اور اَنَّ ما اور اَنْ فعل پر داخل ہوتے ہیں تاکہ فعل مصدر کے معنی میں ہو جائے۔

سوال۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (تا فعل بمعنی مصدر باشد) سے صراحۃً [illegible] ہوتا ہے کہ تنہا فعل مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے نہ (اَنْ) اور (فعل) دونوں کا مجموعہ یا نہ (ما) اور فعل دونوں کا مجموعہ۔ حالانکہ پہلے یہ بیان ہو چکا ہے کہ تنہا فعل بمعنی مصدر نہیں ہوتا بلکہ دونوں کا مجموعہ۔ **جواب**۔ بات وہی صحیح ہے جو پہلے گذر چکی یہاں پر (و با فعل بمعنی مصدر باشد) تھا۔ کاتب کی غلطی سے (واو) ساقط ہو گیا اور (با) کی جگہ (تا) لکھا گیا۔ یا (تا با فعل بمعنی مصدر باشد) تھا سہو کاتب سے (با) لکھنے سے

Marfat.com

جب سابق کی نفی ٹوٹ گئی تو اثبات ہو گیا۔ اب معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب ہے۔ یہ معنی صحیح ہیں۔ یہ فاضل دیوبند اُردو بھی نہیں سمجھتے پھر نحو میر سمجھنا چہ معنی دارد۔ سچ ہے کہ۔

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم حروف تفسیر و آں دو است أَیْ و أَنْ کقولہ تعالیٰ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ

تیسری قسم حروف تفسیر اور وہ دو ہیں ای اور ان جیسے اللہ تعالیٰ کے قول نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ میں (اَیْ) اور (اَنْ) میں یہ فرق ہے کہ (ای) مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے جیسے قُطِعَ رِزْقُهٗ اَیْ مَاتَ۔ کہ اس میں (اَیْ) نے جملہ (قُطِعَ رِزْقُهٗ) کی تفسیر کی (مات) جملہ کے ساتھ۔ اور جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَیْ اَبُوْ عُمَرَ۔ اس میں (ای) نے (زید) مفرد کی تفسیر کی (ابو عمر) مفرد کے ساتھ۔ اور (اَنْ) حرف مفرد کی تفسیر کے لئے آتا ہے اور وہ بھی مفعول بہ کی جس کا فعل معنی میں (قول) کے ہو نہ خود (قول) خواہ وہ مفعول بہ مقدر ہو جیسے نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ ٥ میں (بِلَفْظٍ) مقدر ہے جس میں (لفظٍ) مفعول بہ غیر صریح (اَنْ) نے اسی کی تفسیر کی (یا ابراھیم) کے ساتھ۔ یا وہ مفعول بہ مذکور ہو جیسے اِذْ اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّكَ مَا یُوْحٰی ٥ اَنِ اقْذِفِیْهِ۔ اس میں (اَنْ) نے (مَا یُوْحٰی) مفعول بہ مذکور کی تفسیر کی (اِقْذِفِیْهِ) کے ساتھ۔

ترکیب

(نَادَیْنَا) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم معظم۔ اس میں (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم رسالت (بلفظٍ) مقدر جس میں (با) حرف جار مبنی بر کسر (لفظ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ یا مبدل منہ (اَنْ) برائے تفسیر مبنی بر سکون (یَا اِبْرَاهِیْمُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور۔ جار۔ مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

Marfat.com

رہ گئی۔ یہ توجیہ اس لئے اختیار کی گئی کہ مصنف علیہ الرحمۃ ماقبل میں خود بیان فرما چکے ہیں کہ مجموعہ بمعنی مصدر ہوتا ہے نیز دلیل قائم ہو چکی ہے اس بات پر کہ تنہا فعل بمعنی مصدر نہیں ہوتا بلکہ مجموعہ۔ **سوال**۔ یہ تیسری فصل حروف غیر عاملہ کے بیان میں ہے۔ نظر برآں اس میں (اَنْ) اور (اَنَّ) کو بیان کرنا صحیح نہیں کہ یہ تو عامل ہیں۔ **جواب**۔ (اَنْ) جب فعل ماضی پر داخل ہو تو عمل نہیں کرتا اور (اَنَّ) کے ساتھ جب (مائے) کافہ لاحق ہوتا ہے تو وہ عامل نہیں رہتا۔ اسی اعتبار سے ان دونوں کو یہاں پر ذکر فرمایا ہے۔ **سوال**۔ ان حروف کو (مَصْدَرِیَّہ) کہنے کی کیا وجہ۔ **جواب** (مَصْدَرِیَّہ) میں (یائے) نسبت ہے۔ اب معنی یہ ہوئے (مصدر ہونے والے) چونکہ یہ حروف اپنے مابعد سے مل کر مصدر کے معنی میں ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو حروف مصدریہ کے ساتھ موسوم کیا گیا۔

تنبیہ ۲۲۵ تا ۲۲۶

(المصباح المنیر صفحہ ۱۵) میں حروف مصدریہ کی تفسیر بایں الفاظ بیان کی ہے (یعنی وہ حروف جو مصدر کے معنی میں فعل کو کر دیتے ہیں یا اسم کو) اور (مہر منیر صفحہ ۱۴۱) میں بایں الفاظ (یعنی وہ حروف جو اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتے ہیں) **اقول** دونوں غلط ہیں **اولاً** اس لئے کہ یہ حروف فعل یا اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتے ہیں۔ **ثانیاً** اس لئے کہ یہ حروف اسم کو معنی میں مصدر کے نہیں کرتے بلکہ اپنے مابعد جملہ اسمیہ کے ساتھ مل کر بمعنی مصدر ہوتے ہیں پھر دوم نے (ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ) کے متعلق کہا کہ (یہاں مانے رَحُبَتْ کو رُحْب کی تاویل میں کر دیا اور (اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ) کے متعلق کہا کہ (یہاں اَنْ نے تَضْرِبَ کو ضرب کے معنی میں کر دیا) اور (اَعْجَبَنِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ) کے متعلق کہا کہ (یہاں اَنَّ نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کر دیا ہے) اور اول نے اَضْحَكَنِیْ اَنَّكَ نَاجِحٌ کے متعلق کہا کہ (یہاں پر اَنَّ نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کر دیا) یہ سب غلط ہے کہ (اَنْ) یا (اَنَّ) اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں نہیں کرتے بلکہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتے

Marfat.com

تنبیہ ۲۲۳ تا ۲۲۵

(المصباح المنیر ص۱۲۹) میں اور (مہر منیر ص۱۴۰) میں ہے (اَیْ بفتح ہمزہ و سکون یا بہ معنی یعنی) **اقول** یہ غلط ہے کہ (اَیْ) حرف ہے اور (یعنی) فعل مضارع اور دونوں قسمیں ہیں تو ایک دوسرے کے ہم معنی کیسے ہو سکتا ہے۔ حرف کے معنی غیر مستقل اور فعل کے مستقل۔ جب حرف فعل کے معنی میں ہوا تو حرف نہ رہا پھر دوم میں ہے (دوم اَنْ بمعنی (کہ) یہ ایسے فعل کے مقولے کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنی میں ہو) یہ بھی غلط کہ مقولہ جملہ ہوتا ہے اور (اَنْ) جملہ کی تفسیر نہیں کرتا۔ اور اول میں ہے (یہ ایسے فعل کی تفسیر میں استعمال کرتے ہیں جو کہ قول کے معنی میں ہو جیسے نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ۔ یہاں پر نادیناہ قلنا کے ہم معنی ہے اس لئے اس کی تفسیر میں اَنْ آیا) یہ بھی غلط ہے کہ یہ (اَنْ) مذکورہ (نادیناہ) کی تفسیر کے لئے نہیں کیونکہ یہ جملہ ہے اور (اَنْ) جملہ کی تفسیر کے لئے نہیں آتا۔ یہ ہے ان فاضلان دیوبند کا مبلغ علم۔ سچ ہے کہ

بہ بھی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم حروف مصدریہ و آں سہ است مَا و اَنْ و اَنَّ ما و اَنْ در فعل روند تا فعل بمعنی مصدر باشد۔

چوتھی قسم حروف مصدریہ اور وہ تین ہیں ما اور اَنْ اور اَنَّ ما اور اَنْ فعل پر داخل ہوتے ہیں تاکہ فعل مصدر کے معنی میں ہو جائے۔

سوال ۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (تا فعل بمعنی مصدر باشد) سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ تنہا فعل مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے نہ (اَنْ) اور (فعل) دونوں کا مجموعہ یا نہ (ما) اور فعل دونوں کا مجموعہ۔ حالانکہ پہلے یہ بیان ہو چکا ہے کہ تنہا فعل بمعنی مصدر نہیں ہوتا بلکہ دونوں کا مجموعہ۔ **جواب** ۔ بات وہی صحیح ہے جو پہلے گذری۔ جیسکی یہاں پر (و با فعل بمعنی مصدر باشد) تھا۔ کاتب کی غلطی سے (واؤ) ساقط ہو گیا اور (با) کی جگہ (تا) لکھا گیا۔ یا (تا با فعل بمعنی مصدر باشد) تھا سہو کاتب سے (با) لکھنے سے

Marfat.com

ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم حروف تحضیض وآں چہار است اَلاَّ و ھَلاَّ و لَوْلاَ و لَوْمَا۔

پانچویں قسم حروف تحضیض اور وہ چار ہیں الا اور ھلاّ اور لولا اور لوما۔

سوال۔ ان کو حروف تحضیض کہنے کی کیا وجہ۔ **جواب۔** (تحضیض) کے معنی ہیں (اُبھارنا) کسی فعل کے کرنے پر۔ چونکہ متکلم ان کے ذریعہ سے مخاطب کو کسی فعل کے کرنے پر اُبھارتا ہے۔ اس لئے ان کو حروف تحضیض کہا جاتا ہے جیسے اَلاَّ تَحْفَظُ الدَّرْسَ تو سبق زبانی یاد کیوں نہیں کرتا۔ جب مضارع پر داخل ہوں تو حرف تحضیض کا افادہ کرتے ہیں اور جب ماضی پر داخل ہوں تو تندیم کا افادہ بھی کرتے ہیں جیسے اَلاَّ حَفِظْتَ الدَّرْسَ) تو نے سبق زبانی یاد کیوں نہیں کیا۔ اس سے مخاطب کو پشیمان کرنا مقصود ہے سبق زبانی یاد نہ کرنے پر اور سبق زبانی یاد کرنے پر اُبھارنا بھی۔

ترکیب

(اَلاَّ) حرف تحضیض مبنی بر سکون (تحفظ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (تُ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (الدرس) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اَلاَّ) حرف تحضیض مبنی بر سکون (حَفِظْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (الدرس) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ[۲۳۲]

(المصباح المنیر صفحہ ۱۵) میں ہے کہ ان حروف سے تحضیض کا افادہ مقصود ہو یا تندیم کا

Marfat.com

رہ گئی۔ یہ توجیہ اس لئے اختیار کی گئی کہ مصنف علیہ الرحمۃ ماقبل میں خود بیان فرما چکے ہیں کہ مجموعہ بمعنی مصدر ہوتا ہے نیز دلیل قائم ہو چکی ہے اس بات پر کہ تنہا فعل بمعنی مصدر نہیں ہوتا بلکہ مجموعہ۔ **سوال**۔ یہ تیسری فصل حروف غیر عاملہ کے بیان میں ہے۔ نظر برآں اس میں (اَن) اور (اَنَّ) کو بیان کرنا صحیح نہیں کہ یہ تو عامل ہیں۔ **جواب**۔ (اَن) جب فعل ماضی پر داخل ہو تو عمل نہیں کرتا اور (اَنَّ) کے ساتھ جب (مائے) کافہ لاحق ہوتا ہے تو وہ عامل نہیں رہتا۔ اسی اعتبار سے ان دونوں کو یہاں پر ذکر فرمایا ہے۔ **سوال**۔ ان حروف کو (مَصْدَرِیَّۃ) کہنے کی کیا وجہ۔ **جواب** (مَصْدَرِیَّۃ) میں (یائے) نسبت ہے۔ اب معنی یہ ہوئے (مصدر ہونے والے) چونکہ یہ حروف اپنے مابعد سے مل کر مصدر کے معنی میں ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو حروف مصدریہ کے ساتھ موسوم کیا گیا۔

تنبیہ ۲۲۵تا۲۲۶

(المصباح المنیر ص۱۵) میں حروف مصدریہ کی تفسیر بایں الفاظ بیان کی ہے (یعنی وہ حروف جو مصدر کے معنی میں فعل کو کر دیتے ہیں یا اسم کو) اور (مہر منیر ص۱۴۱) میں بایں الفاظ (یعنی وہ حروف جو اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر دیتے ہیں) **اقول** دونوں غلط ہیں **اولاً** اس لئے کہ یہ حروف فعل یا اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتے ہیں۔ **ثانیاً** اس لئے کہ یہ حروف اسم کو معنی میں مصدر کے نہیں کرتے بلکہ اپنے مابعد جملہ اسمیہ کے ساتھ مل کر بمعنی مصدر ہوتے ہیں پھر دوم نے (ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ) کے متعلق کہا کہ (یہاں مانے رَحُبَتْ کو رُحب کی تاویل میں کر دیا اور (اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ) کے متعلق کہا کہ (یہاں اَنْ نے تَضْرِبَ کو ضرب کے معنی میں کر دیا) اور اَعْجَبَنِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ کے متعلق کہا کہ (یہاں اَنَّ نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کر دیا ہے) اور اول نے اَضْحَكَنِیْ اَنَّكَ نَاجِحٌ کے متعلق کہا کہ (یہاں پر اَنَّ نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کر دیا) یہ سب غلط ہے کہ (اَنْ) یا (اَنَّ) اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں نہیں کرتے بلکہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتے

Marfat.com

دونوں صورت میں جملہ انشائیہ بن جاتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں خبر دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ انشائے توبیخ یا انشائے ترغیب ہوتی ہے) **اقول** یہ غلط ہے بلکہ جملہ خبریہ رہتا ہے۔ وجہ یہ کہ حرف مذکور انشائے تحضیض وتندیم کے لئے نہیں حتیٰ کہ جملۂ مدخولہ جملہ انشائیہ ہو جائے جیسے (لیت) انشائے تمنی کے لئے ہے اسی واسطے جملہ مدخولہ انشائیہ ہوجاتا ہے بلکہ ان کا جملہ مدخولہ خبریہ ہے جس میں عدم فعل کا اخبار ہے اور اُس اخبار سے انشائے تحضیض وتندیم کی جانب اشارہ مقصود ہوتا ہے تو اس اشارہ سے وہ جملہ خبریت سے نہ نکلے گا جیسے کبھی انشاء سے اخبار کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً آقا نے کچھ لوگوں کے سامنے اپنے غلام سے کہا (لَا تَمْتَثِلْ اَمْرِیْ) میرے حکم کی تعمیل نہ کرو۔ یہ نہی کا صیغہ ہے جو عدم تعمیل کی طلب پر دلالت کرتا ہے تو جملہ انشائیہ ہوا لیکن اس سے مقصود حاضرین کو غلام کے نافرمان ہونے کی خبر دینا ہے۔ تو اس اخبار کے مقصود ہونے سے (لا تمتثل) جملہ خبریہ نہیں ہوا۔ وہ تو انشائیہ ہی رہا۔ اور اگر نقل درکار ہو تو سنئے تکملہ ص۵۵ میں ہے وَلَا يُفِيْدُ تَقَدُّمُ الْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ الْخَبَرِيَّةِ بِأَنَّهَا لَا تَدْخُلُ الْإِنْشَاءَ لِامْتِنَاعِ مَحْضِ تَقْدِيْرِ اهـ فَتَأْمَلُوا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ كَيْلَا يَلْزَمَ التَّنَافِيْ بَيْنَ كَلِمَاتِ الْأَعْلَامِ۔ **سوال**۔ المصباح المنیر میں یہ کہا ہے کہ دونوں صورت میں جملہ انشائیہ بن جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ حروف مذکورہ جملہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں لیکن ان کے دخول سے وہ جملہ خبریہ انشائیہ بن جاتا ہے اب یہ تکملہ کے خلاف نہ ہوا۔ **جواب**۔ قطعاً مخالف ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ حروف جملہ فعلیہ خبریہ کو لازم ہیں۔ اور جب جملہ مدخولہ انشائیہ بن گیا تو لزوم جاتا رہا نظر برآں ثابت ہوا کہ ان حروف کے داخل ہونے پر بھی وہ جملہ خبریہ رہتا ہے۔ سچ ہے کہ

ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم حرف توقع و آں قد است برائے تحقیق در ماضی و برائے تقریب

چھٹی قسم حرف توقع اور وہ قد ہے تحقیق کے لئے ماضی میں اور ماضی کو حال

Marfat.com

ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلا حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم حروف تحضیض و آں چہار است اَلاَّ و ھَلاَّ و لَوْلاَ و لَوْمَا۔

پانچویں قسم حروف تحضیض اور وہ چار ہیں الا اور ھلا اور لولا اور لوما۔

سوال۔ ان کو حروف تحضیض کہنے کی کیا وجہ۔ **جواب**۔ (تحضیض) کے معنی ہیں (اُبھارنا) کسی فعل کے کرنے پر۔ چونکہ متکلم ان کے ذریعہ سے مخاطب کو کسی فعل کے کرنے پر اُبھارتا ہے۔ اس لئے ان کو حروف تحضیض کہا جاتا ہے جیسے اَلاَّ تَحْفَظُ الدَّرْسَ تو سبق زبانی یاد کیوں نہیں کرتا۔ جب مضارع پر داخل ہوں تو حرف تحضیض کا افادہ کرتے ہیں اور جب ماضی پر داخل ہوں تو تندیم کا افادہ بھی کرتے ہیں جیسے اَلاَّ حَفِظْتَ الدَّرْسَ) تونے سبق زبانی یاد کیوں نہیں کیا۔ اس سے مخاطب کو پشیمان کرنا مقصود ہے سبق زبانی یاد نہ کرنے پر اور سبق زبانی یاد کرنے پر اُبھارنا بھی۔

ترکیب

(اَلاَّ) حرف تحضیض مبنی بر سکون (تحفظ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (الدرس) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (اَلاَّ) حرف تحضیض مبنی بر سکون (حَفِظْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (الدرس) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۲۳۲

(المصباح المنیر صنہ ۱۵) میں ہے کہ ان حروف سے تحضیض کا افادہ مقصود ہو یا تندیم کا

Marfat.com

ماضی بحال و در مضارع برائے تقلیل۔

سے قریب کرنے کے لئے اور مضارع میں تقلیل کے واسطے۔

سوال۔ توقع کے کیا معنی؟ **جواب**۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کا انتظار جیسے (قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ) ترجمہ۔ بیشک امیر ابھی سوار ہوگیا۔ یہ اُس شخص سے کہا جائے گا جس کو اس خبر دینے سے پہلے امیر کے سوار ہونے کا انتظار ہو۔ یعنی جس چیز کا تمہیں انتظار تھا وہ بیشک ابھی واقع ہوگئی۔ اس مثال میں (قد) توقع کے ساتھ ساتھ تقریب اور تحقیق کا بھی افادہ کر رہا ہے نظر بر آں اس میں تین معنی کا اجتماع ہوا۔ اور کبھی بدون توقع صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے تقریب کے ساتھ جیسے یہی مثال جبکہ غیر متوقع سے کہی جائے۔ اب اس میں دو معنی رہے۔ اور کبھی صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے جیسے کسی نے سوال کیا (هَلْ قَامَ زَيْدٌ) اس کے جواب میں کہا (قَدْ قَامَ زَيْدٌ) اس جواب میں (قَدْ) صرف تحقیق کے لئے ہے۔ حاصل یہ کہ جب ماضی پر داخل ہو تو کبھی تحقیق۔ توقع۔ تقریب تینوں معنی کا فائدہ دیتا ہے اور کبھی صرف تحقیق اور تقریب کا۔ اور کبھی صرف تحقیق کا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ تحقیق کے معنی ماضی پر داخل ہونے کی صورت میں اس سے منفک نہیں ہوتے بخلاف تقریب اور توقع کہ یہ منفک ہو جاتے ہیں۔ اور جب مضارع پر داخل ہو تو کبھی صرف تحقیق کے لئے ہوتا ہے جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا اور کبھی تحقیق کے ساتھ تکثیر کے لئے بھی جیسے قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ۔ کہ اس میں باعتبار (نری) مفید تحقیق ہے اور باعتبار (تقلب) مفید تکثیر اور کبھی تحقیق کے ساتھ تقلیل کا بھی مفید ہوتا ہے جیسے اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ۔ ترجمہ۔ بیشک زیادہ جھوٹ بولنے والا کبھی تحقیقاً سچ بول جاتا ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ مضارع پر داخل ہونے کی صورت میں بھی تحقیق کے معنی (قد) سے جدا نہیں ہوتے۔ ماضی اور مضارع میں فرق یہ ہے کہ تقریب کا فائدہ ماضی میں دیتا ہے نہ مضارع میں اور تقلیل و تکثیر کا فائدہ مضارع میں دیتا ہے نہ ماضی میں۔ معنی تحقیق کا فائدہ دونوں میں دیتا ہے نظر بر آں کاتب الحروف کی نظر قاصر تہائی

Marfat.com

دونوں صورت میں جملہ انشائیہ بن جاتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں خبر دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ انشائے توبیخ یا انشائے ترغیب ہوتی ہے) **اقول** یہ غلط ہے بلکہ جملہ خبریہ رہتا ہے۔ وجہ یہ کہ حرف مذکور انشائے تحضیض و تندیم کے لئے نہیں حتیٰ کہ جملۂ مدخولہ جملہ انشائیہ ہو جائے جیسے (لیت) انشائے تمنی کے لئے ہے اسی واسطے جملہ مدخولہ انشائیہ ہو جاتا ہے بلکہ ان کا جملہ مدخولہ خبریہ ہے جس میں عدم فعل کا اخبار ہے اور اس اخبار سے انشائے تحضیض و تندیم کی جانب اشارہ مقصود ہوتا ہے تو اس اشارہ سے وہ جملہ خبریت سے نہ نکلے گا جیسے کبھی انشاء سے اخبار کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً آقا نے کچھ لوگوں کے سامنے اپنے غلام سے کہا (لَا تَمْتَثِلْ اَمْرِیْ) میرے حکم کی تعمیل نہ کر۔ یہ نہی کا صیغہ ہے جو عدم تعمیل کی طلب پر دلالت کرتا ہے تو جملہ انشائیہ ہوا لیکن اس سے مقصود حاضرین کو غلام کے نافرمان ہونے کی خبر دینا ہے۔ تو اس اخبار کے مقصود ہونے سے (لا تمتثل) جملہ خبریہ نہیں ہوا۔ وہ تو انشائیہ ہی رہا۔ اور اگر نقل درکار ہو تو سنئے تکملہ صفحہ میں ہے وَلَا نَبِیْدُ وَ تَلْزَمُ الْجُمْلَۃَ الْفِعْلِیَّۃَ الْخَبَرِیَّۃَ فَاِنَّھَا لَا تَدْخُلُ الْاِنْشَاءَ لِاِمْتِنَاعِ مَحْضٍ عَلَیْہِ اھ فتا ملوا فی ھذا المقام کیلا یلزم التنافی بین کلمات الاعلام۔ **سوال**۔ المصباح المنیر میں یہ لکھا ہے کہ دونوں صورت میں جملہ انشائیہ بن جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ حروف مذکورہ جملہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں لیکن ان کے دخول سے وہ جملہ خبریہ انشائیہ بن جاتا ہے اب یہ تکملہ کے خلاف نہ ہوا۔ **جواب**۔ قطعاً مخالف ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ حروف جملہ فعلیہ خبریہ کو لازم ہیں۔ اور جب جملہ مدخولہ انشائیہ بن گیا تو لزوم جاتا رہا نظر برآں ثابت ہوا کہ ان حروف کے داخل ہونے پر بھی وہ جملہ خبریہ رہتا ہے۔ سچ ہے کہ

رہی مکتب وہی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم حرف توقع و آں قد است برائے تحقیق در ماضی و برائے تقریب

چھٹی قسم حرف توقع اور وہ قد ہے تحقیق کے لئے ماضی میں اور ماضی کو حال

Marfat.com

ہے کہ عبارت کتاب میں ناسخین سے تقدم وتاخر ہوگیا ہے اصل عبارت یوں تھی (برائے تحقیق و در ماضی برائے تقریب ماضی بحال و در مضارع برائے تقلیل) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (قد) تحقیق کے لئے ہے خواہ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر تحقیق کے معنی اُس سے منفک نہیں ہوتے۔ البتہ کبھی ماضی میں تقریب کا بھی افادہ کرتا ہے اور کبھی مضارع میں تقلیل کا۔ یہ تقریب اور تقلیل ماضی اور مضارع میں مابہ الامتیاز ہیں۔ معنیٔ تحقیق کے اعتبار سے دونوں میں فرق نہیں کہ وہ تو دونوں میں پائے جاتے ہیں اور کتاب کی موجودہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماضی میں تحقیق کا افادہ کرتا ہے اور مضارع میں تقلیل کا۔ اس تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مضارع میں تحقیق کا افادہ نہیں کرتا تحقیق کا افادہ ماضی کے ساتھ مخصوص ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ موجودہ عبارت میں (واو) پہلے ہے (برائے تقریب) ہے اُس کو (در ماضی) سے پہلے ہونا چاہئے۔ سہواً (برائے تقریب) سے پہلے لکھا گیا۔ مخفی نہ رہے کہ ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ معنی تکثیر بھی مابہ الامتیاز ہیں کہ (قد) مضارع میں ان کا افادہ کرتا ہے نہ ماضی میں فتامل نیز ظاہر ہوا کہ (قد) پانچ معنی کا افادہ کرتا ہے۔ تحقیق۔ توقع۔ تقریب۔ تقلیل۔ تکثیر۔ ھذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ترکیب

(قد) برائے تحقیق و تکثیر مبنی بر سکون (نرٰی) فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم معظم اس میں (نحن) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (تقلب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف (وجہ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً بنابر مفعولیت مضاف الیہ مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (وجہ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (السماء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (تقلب) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

ماضی بحال و در مضارع برائے تقلیل۔

سے قریب کرنے کے لئے اور مضارع میں تقلیل کے واسطے۔

سوال۔ توقع کے کیا معنی؟ **جواب**۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کا انتظار جیسے (قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ) ترجمہ۔ بیشک امیر ابھی سوار ہو گیا۔ یہ اُس شخص سے کہا جائے گا جس کو اس خبر دینے سے پہلے امیر کے سوار ہونے کا انتظار ہو۔ یعنی جس چیز کا تمہیں انتظار تھا وہ بیشک ابھی واقع ہو گئی۔ اس مثال میں (قد) توقع کے ساتھ ساتھ تقریب اور تحقیق کا بھی افادہ کر رہا ہے نظر برآں اس میں تین معنی کا اجتماع ہوا۔ اور کبھی بدون توقع صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے تقریب کے ساتھ جیسے یہی مثال جبکہ غیر متوقع سے کہی جائے۔ اب اس میں دو معنی رہے۔ اور کبھی صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے جیسے کسی نے سوال کیا (هَلْ قَامَ زَیْدٌ) اس کے جواب میں کہا (قَدْ قَامَ زَیْدٌ) اس جواب میں (قَدْ) صرف تحقیق کے لئے ہے۔ حاصل یہ کہ جب ماضی پر داخل ہو تو کبھی تحقیق۔ توقع۔ تقریب تینوں معنی کا فائدہ دیتا ہے اور کبھی صرف تحقیق اور تقریب کا۔ اور کبھی صرف تحقیق کا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ تحقیق کے معنی ماضی پر داخل ہونے کی صورت میں اس سے منفک نہیں ہوتے بخلاف تقریب اور توقع کہ یہ منفک ہو جاتے ہیں۔ اور جب مضارع پر داخل ہو تو کبھی صرف تحقیق کے لئے ہوتا ہے جیسے قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا اور کبھی تحقیق کے ساتھ تکثیر کے لئے بھی جیسے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ۔ کہ اس میں باعتبار (نری) مفید تحقیق ہے اور باعتبار (تقلب) مفید تکثیر اور کبھی تحقیق کے ساتھ تقلیل کا بھی مفید ہوتا ہے جیسے اِنَّ الْکَذُوْبَ قَدْ یَصْدُقُ۔ ترجمہ۔ بیشک زیادہ جھوٹ بولنے والا بھی تحقیقت سچ بول جاتا ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ مضارع پر داخل ہونے کی صورت میں بھی تحقیق کے معنی (قد) سے جُدا نہیں ہوتے۔ ماضی اور مضارع میں فرق یہ ہے کہ تقریب کا فائدہ ماضی میں دیتا ہے نہ مضارع میں اور تقلیل و تکثیر کا فائدہ مضارع میں دیتا ہے نہ ماضی میں۔ معنی تحقیق کا فائدہ دونوں میں دیتا ہے نظر برآں کا تب الحروف کی نظر قاصر تاقی

Marfat.com

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا۔ (اِنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (الکذوب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قد) حرف تحقیق مع التقلیل مبنی بر سکون (یصدق) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (قد) حرف تحقیق مع التوقع مبنی بر سکون (رکب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (الامیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (قد) حرف تحقیق مبنی بر سکون (یعلم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (یتسللون) فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول (لواذاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون (کم) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتین) مقدر کا (ثابتین) جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر۔

Marfat.com

ہے کہ عبارت کتاب میں ناسخین سے تقدم و تاخر ہوگیا ہے اصل عبارت یوں تھی (برائے تحقیق و در ماضی برائے تقریب ماضی بحال و در مضارع برائے تقلیل) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (قد) تحقیق کے لئے ہے خواہ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر تحقیق کے معنی اُس سے منفک نہیں ہوتے۔ البتہ کبھی ماضی میں تقریب کا بھی افادہ کرتا ہے اور کبھی مضارع میں تقلیل کا۔ یہ تقریب اور تقلیل ماضی اور مضارع میں مابہ الامتیاز ہیں۔ معنیٔ تحقیق کے اعتبار سے دونوں میں فرق نہیں کہ وہ تو دونوں میں پائے جاتے ہیں اور کتاب کی موجودہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماضی میں تحقیق کا افادہ کرتا ہے اور مضارع میں تقلیل کا۔ اس تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مضارع میں تحقیق کا افادہ نہیں کرتا تحقیق کا افادہ ماضی کے ساتھ مخصوص ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ موجودہ عبارت میں (واو) پہلے ہے (برائے تقریب) ہے اُس کو (در ماضی) سے پہلے ہونا چاہئے۔ سہواً (برائے تقریب) سے پہلے لکھا گیا۔ مخفی نہ رہے کہ ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ معنی تکثیر بھی مابہ الامتیاز ہیں کہ (قد) مضارع میں ان کا افادہ کرتا ہے نہ ماضی میں فتامل نیز ظاہر ہوا کہ (قد) پانچ معنی کا افادہ کرتا ہے۔ تحقیق۔ توقع۔ تقریب۔ تقلیل۔ تکثیر۔ ھذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ترکیب

(قد) برائے تحقیق و تکثیر مبنی بر سکون (نری) فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم معظم اس میں (نحن) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (تقلب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف (وجہ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً بنابر مفعولیت مضاف الیہ مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (وجہ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (السماء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (تقلب) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

ھفتم۔ حروف استفہام وآں سہ است ما و ہمزہ و ھل۔

ساتویں قسم حروف استفہام اور وہ تین ہیں ما اور ہمزہ اور ھل۔

سوال۔ ھدایۃ النحو۔ کافیہ وغیرہ کتب نحو میں حروف استفہام صرف دو بتائے ہیں ہمزہ اور ھل۔ اور مصنف علیہ الرحمۃ نے تین بیان فرمائے (ما) کا اضافہ فرمایا تو کیا (ما) حرفیہ بھی استفہام کے لئے آتا ہے۔ **جواب** (ما) حرفیہ استفہام کے واسطے نہیں آتا۔ یہاں پر ناسخین نے (اَل) کی جگہ (ما) لکھ دیا ہے اور (اَلْ) ستفہام کے لئے آتا ہے۔ امام قطرب نے جلیل القدر صحابی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا (اَلْ فَعَلْتَ) یعنی (ھَلْ فَعَلْتَ) کذا فی التکملہ ص۵ نظر برآں حروف استفہام تین ہو گئے۔ **سوال**۔ ھدایۃ النحو وغیرہ کتب نحو سے مخالفت اب بھی رہی کہ انھوں نے حروف استفہام صرف دو بیان فرمائے ہیں۔ **جواب** جنھوں نے حروف استفہام دو بیان فرمائے وہ (اَلْ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اصل میں (ھل) ہے (ھا) کو ہمزہ سے بدل کر (اَلْ) کہتے ہیں (ال) الگ کوئی حرف نہیں نظر برآں حروف استفہام دو ہی رہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے (اَلْ) کو مستقل حرف شمار فرمایا تو تین ہوئے۔ وللناس فیما یعشقون مذاھب۔

یا یوں کہا جائے کہ اصل عبارت یوں تھی (وآں دو است ہمزہ وھل) ناسخین نے (دو) کی جگہ (سہ) کر دیا اور (وما) بڑھا دیا۔ اب دیگر کتب سے مخالفت نہ رہے گی ناسخین کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ کہ۔ ھدایۃ النحو۔ کافیہ اور اُس کی شروح شرح جامی۔ جامع الغموض۔ غایۃ التحقیق۔ تسہیل الکافیہ۔ محرم آفندی وافیہ۔ حتّٰی کہ شرح رضی میں بھی نہیں ملا کہ (ما) حرفیہ برائے استفہام آتا ہے نہ شرح رضی کے حاشیہ سید شریف میں۔ نہ شرح جامی کے حواشی حاشیہ ملا عبد الغفور حاشیہ ملا عبد الحکیم موسوم بہ تکملہ۔ حاشیہ ملا عصام۔ حاشیہ ملا جمال۔ حاشیہ سوال باسولی۔ حاشیہ سوال کابلی وغیرہ میں بلکہ نہ علامہ ابن ھشام کی مغنی اللبیب میں نہ ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی میں۔ نہ الفیہ ابن مالک کی شرح اشمونی میں نہ اُس کے حاشیہ الصبان میں بلکہ (ما) حرفیہ کی کل چار قسمیں مذکور ہیں۔

Marfat.com

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا۔ (اِنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (اللہ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قد) حرف تحقیق مع التقلیل مبنی بر سکون (یصدق) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (قد) حرف تحقیق مع التوقع مبنی بر سکون (رکب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (الامیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (قد) حرف تحقیق مبنی بر سکون (یعلم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (یتسللون) فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول (لواذاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون (کم) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتین) مقدر کا (ثابتین) جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور۔ اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر۔

Marfat.com

اول نافیہ۔ دوم کافہ۔سوم مصدریہ۔چہارم زائدہ۔

تعجب

اس پر ہے کہ نحو میر کے محشی صاحبان جیسے کہ حضرت مولانا عبدالعلی صاحب مدراسی۔مولانا انور علی صاحب مولانا ہادی علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے بھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی بلکہ نحو میر کا تحشیہ فرمانے والے صاحب نے اس مقام پر نحو میر کی شرح بزبان فارسی سے حروف استفہام کی مثالیں ذکر کی ہیں۔شرح مذکورہ کے مصنّف نے (ما) حرفیہ استفہامیہ کی مثال میں (مَا اِسْمُكَ) پیش فرمایا ہے جو صحیح نہیں کہ اس مثال میں (ما) اسمیہ استفہامیہ ہے نہ (ما) حرفیہ استفہامیہ۔ورنہ لازم آئے گا کہ (مَا اِسْمُكَ) جملہ نہ رہے۔حالانکہ جملہ ہے کہ اس پر سکوت کرنے سے مخاطب کو طلب معلوم ہوتی ہے۔جملہ نہ رہنے کی وجہ یہ کہ (مَا) چونکہ حرف ہے لہٰذا وہ نہ مسندالیہ۔نہ مسند۔اب رہ گیا (اسمكَ) اگر یہ مسندالیہ ہے تو مسند غیر موجود۔اور اگر مسند ہے تو مسندالیہ مفقود۔اور یہاں پر فقط مسندالیہ سے یا فقط مسند سے جملہ نہیں بنتا۔نظر بر آں مثال مذکور میں (ما) حرفیہ ہونا یقیناً ناحق تو اسمیہ ہونا حق حق حق۔فیا ایھا الناظرون خذوا ما اتیتکم فان الناس من قدیم الزمان عند غافلون۔

ترکیب

(اَلْ) حرف استفہام مبنی بر سکون (فَعَلْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (ما) اسمیہ برائے استفہام مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔مجرور محلاً مبنی بر فتح۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا

Marfat.com

ھفتم۔ حروف استفہام وآں سہ است ما و ہمزہ و ھل۔

ساتویں قسم حروف استفہام اور وہ تین ہیں ما اور ہمزہ اور ھل۔

سوال۔ ھدایۃ النحو۔ کافیہ وغیرہ کتب نحو میں حروف استفہام صرف دو بتائے ہیں ہمزہ اور ھل۔ اور مصنف علیہ الرحمۃ نے تین بیان فرمائے (ما) کا اضافہ فرمایا تو کیا (ما) حرفیہ بھی استفہام کے لئے آتا ہے۔ **جواب** (ما) حرفیہ استفہام کے واسطے نہیں آتا۔ یہاں پر ناسخین نے (اَل) کی جگہ (ما) لکھ دیا ہے اور (اَل) استفہام کے لئے آتا ہے۔ امام قطرب نے جلیل القدر صحابی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا (اَلْ فَعَلْتَ) یعنی (ھَلْ فَعَلْتَ) کذا فی التکملہ ونہ[۱] نظر بر آں حروف استفہام تین ہوگئے۔ **سوال**۔ ھدایۃ النحو وغیرہ کتب نحو سے مخالفت اب بھی رہی کہ انھوں نے حروف استفہام صرف دو بیان فرمائے ہیں۔ **جواب** جنھوں نے حروف استفہام دو بیان فرمائے وہ (اَل) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اصل میں (ھل) ہے (ھا) کو ہمزہ سے بدل کر (اَل) کہتے ہیں (ال) الگ کوئی حرف نہیں نظر بر آں حروف استفہام دو ہی رہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے (اَل) کو مستقل حرف شمار فرمایا تو تین ہوئے۔ وللناس فیما یعشقون مذاھب۔

یا یوں کہا جائے کہ اصل عبارت یوں تھی (وآں دو است ہمزہ وھل) ناسخین نے (دو) کی جگہ (سہ) کر دیا اور (و ما) بڑھا دیا۔ اب دیگر کتب سے مخالفت نہ رہے گی ناسخین کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ کہ۔ ھدایۃ النحو۔ کافیہ اور اُس کی شروح شرح جامی۔ جامع الغموض۔ غایۃ التحقیق۔ تسہیل الکافیہ۔ محرم آفندی وافیہ۔ حتّٰی کہ شرح رضی میں بھی نہیں ملا کہ (ما) حرفیہ برائے استفہام آتا ہے نہ شرح رضی کے حاشیہ سید شریف میں۔ نہ شرح جامی کے حواشی حاشیہ ملا عبد الغفور، حاشیہ ملا عبد الحکیم موسوم بہ تکملہ۔ حاشیہ ملا عصام۔ حاشیہ ملا جمال۔ حاشیہ سوال باسولی۔ حاشیہ سوال کابلی وغیرہ میں بلکہ نہ علامہ ابن ھشام کی مغنی اللبیب میں نہ ھمع الھوامع[۱] شرح جمع الجوامع للسیوطی میں۔ نہ الفیہ ابن مالک کی شرح اشمونی میں نہ اُس کے حاشیہ الصبان میں بلکہ (ما) حرفیہ کی کل چار قسمیں مذکور ہیں۔

[۱] نوٹ۔ ھمع الھوامع مکتبہ ضیاء السنۃ ملتان سے دستیاب ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۲۳۳ و ۲۳۴

(مہر منیر ص۱۴۲) میں اور (المصباح المنیر ص۱۵۱) میں (ما) حرفیہ کو برائے استفہام قرار دیا ہے اور اول نے صفحہ مذکور پر اُس کی مثال میں (ما اسمك) پیش کیا ہے۔ **اقول** یہ دونوں غلط ہیں کما سبق آنفا۔ سچ ہے کہ

بر ہمی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است۔

ھشتم حرف ردع و آں کلا است بمعنی باز گردانیدن و بمعنی حقًا

آٹھویں قسم حرف ردع اور وہ کلا ہے بمعنی کسی کو روکنا اور بمعنی حقًا

نیز آمدہ است چوں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

بھی آیا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

سوال (رَدَعْ) کے کیا معنی؟ **جواب**۔ روکنا چونکہ متکلم کو اُس کے کلام سے روکنے کے لئے آتا ہے اس لئے حرف ردع کہتے ہیں جیسے کسی نے تم سے کہا زَیْدٌ یُبْغِضُكَ۔ ترجمہ۔ زید تجھ سے بغض رکھتا ہے۔ تم نے جوابا کہا (کَلَّا) ہرگز نہیں یعنی آئندہ ایسا نہ کہنا۔ جو تم کہہ رہے ہو ایسا ہے نہیں۔ اور یہ (کَلَّا) کبھی (حُقًّا) کے معنی میں ہوتا ہے یعنی جیسے (حقًا) مضمون جملہ کی تحقیق کے لئے آتا ہے یہ بھی آتا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ترجمہ۔ بیشک عنقریب جان لوگے (نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجہ بد کو)۔

ترکیب

(زید) بترکیب معدوم مبتدا (یبغض) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید تجھ سے بغض رکھتا ہے (کَلَّا) حرف

Marfat.com

اول نافیہ۔ دوم کافہ۔ سوم مصدریہ۔ چہارم زائدہ۔

تعجب

اس پر ہے کہ نحو میر نے کئی صاحبان جیسے کہ حضرت مولانا عبدالعلی صاحب مدراسی۔ مولانا انور علی صاحب مولانا بدیع علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے بھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی بلکہ نحو میر کا تحشیہ فرمانے والے صاحب نے اس مقام پر نحو میر کی شرح بزبان فارسی سے حروف استفہام کی مثالیں ذکر کی ہیں۔ شرح مذکور کے مصنّف نے (ما) حرفیہ استفہامیہ کی مثال میں (ما اسمک) پیش فرمایا ہے جو صحیح نہیں کہ اس مثال میں (ما) اسمیہ استفہامیہ ہے نہ (ما) حرفیہ استفہامیہ۔ ورنہ لازم آئے گا کہ (ما اسمک) جملہ نہ رہے۔ حالانکہ جملہ ہے کہ اس پر سکوت کرنے سے مخاطب کو طلب معلوم ہوتی ہے۔ جملہ نہ رہنے کی وجہ یہ کہ (ما) چونکہ حرف ہے لہذا وہ نہ مسند الیہ۔ نہ مسند۔ اب رہ گیا (اسمک) اگر یہ مسند الیہ ہے تو مسند غیر موجود۔ اور اگر مسند ہے تو مسند الیہ مفقود۔ اور یہاں پر فقط مسند الیہ سے یا فقط مسند سے جملہ نہیں بنتا۔ نظر برآں مثال مذکور میں (ما) حرفیہ ہونا یقیناً ناحق تو اسمیہ ہونا حق حق حق۔ فیا ایھا الناظرون خذوا ما اتیتکم فان الناس من قدیم الزمان عنہ غافلون۔

ترکیب

(آل) حرف استفہام مبنی بر سکون (فعلت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (ما) اسمیہ برائے استفہام مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

Marfat.com

ردع مبنی بر سکون اس کے بعد (لا تقل کذا) محذوف۔ جس میں (لا) برائے نہی مبنی بر سکون (تقل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (کذا) اسم کنایہ مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ یا (لیس الامر کذا) محذوف جس میں (لیس) فعل ناقص مبنی بر فتح (الامر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (کذا) اسم کنایہ خبر منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (کلا) بمعنی (حقا) مبنی بر سکون (سوف) حرف استقبال مبنی بر فتح (تعلمون) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نہم تنوین و آں پنج است **تمکن** چوں زیدٌ و **تنکیر** چوں صَهٍ اَی اُسکُت

نویں قسم تنوین اور وہ پانچ ہیں تمکن جیسے زیدٌ اور تنکیر جیسے صہٍ یعنی اُسکُت

سُکُوتًا مَا فِی وَقتٍ مَّا۔ اما صَہ بغیر تنوین فمعناہ اُسکُتِ السُّکُوتَ الآن وعوض

سُکُوتًا مَا فِی وَقتٍ مَّا لیکن صَہ بغیر تنوین تو اُس کے معنی ہیں اسکت السکوت الآن اور عوض

چون یَومَئِذٍ و **مقابلہ** چوں مُسلِمَاتٌ و **ترنم** کہ در آخر ابیات باشد

جیسے یَومَئِذٍ اور مقابلہ جیسے مسلماتٌ اور ترنم جو آخر ابیات میں ہوتی ہے۔

شعر۔ اَقِلِّی اللَّومَ عَاذِلَ وَالعِتَابَن   وَقُولِی اِن اَصَبتُ لَقَد اَصَابَن

اقلی اللوم عاذل والعتابن   وقولی ان اصبت لقد اصابن

وتنوین ترنم در اسم و فعل و حرف در رود اما چہار اولیں خاص است باسم

اور تنوین ترنم اسم اور فعل اور حرف پر داخل ہوتی ہے لیکن اول چار قسمیں اسم کے ساتھ۔

سوال۔ لغت عرب اور اصطلاح میں (تنوین) کے کیا معنی۔ **جواب**۔ تنوین کے لغت عرب میں کوئی معنی نہیں عرب نے اس لفظ کو استعمال ہی نہیں کیا۔ یہ لفظ اہل عربیت کا ایجاد کردہ ہے۔ انھوں نے (نون) سے (تنوین) بنایا جس کے حاصل معنی اُن کے نزدیک یہ کہ

Marfat.com

تنبیہ ۲۳۳و۲۳۴

(مہر منیر ص۲۴۲) میں اور (المصباح المنیر ص۱۵۱) میں (ما) حرفیہ کو برائے استفہام قرار دیا ہے اور اول نے صفحہ مذکور پر اس کی مثال میں (ما املک) پیش کیا ہے۔ اقول یہ دونوں غلط ہیں کما سبق آنفا۔ سچ ہے کہ

بر ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است.

هشتم حرف ردع و آں کلا است بمعنی باز گردانیدن و بمعنی حقا نیز آمده است چوں کلا سوف تعلمون ٥

آٹھویں قسم حرف ردع اور وہ کلا ہے بمعنی کسی کو روکنا اور بمعنی حقا بھی آیا ہے جیسے کلا سوف تعلمون ٥

سوال (ردع) کے کیا معنی؟ **جواب**۔ روکنا چونکہ متکلم کو اس کے کلام سے روکنے کے لئے آتا ہے اس لئے حرف ردع کہتے ہیں جیسے کسی نے تم سے کہا زَیْدٌ یُبْغِضُكَ۔ ترجمہ۔ زید تجھ سے بغض رکھتا ہے۔ تم نے جوابا کہا (کَلَّا) ہرگز نہیں یعنی آئندہ ایسا نہ کہنا۔ جو تم کہہ رہے ہو ایسا ہے نہیں۔ اور یہ (کَلَّا) کبھی (حَقًّا) کے معنی میں ہوتا ہے یعنی جیسے (حقا) مضمون جملہ کی تحقیق کے لئے آتا ہے یہ بھی آتا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ترجمہ۔ بیشک عنقریب جان لوگے (نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجہ بد کو)۔

ترکیب

(زید) ترکیب معلوم مبتدا (یبغض) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ زید تجھ سے بغض رکھتا ہے (کَلَّا) حرف

Marfat.com

کسی کلمہ پر (نون) داخل کرنا۔ کوئی (نون) بھی ہو۔ پھر اس معنی سے نقل کیا (نونِ) مخصوص کی جانب یعنی (نونِ) اصطلاحی کی جانب جس کی تعریف آئندہ آتی ہے اب (تنوین) کے معنی ہوئے کسی کلمہ پر (نونِ) اصطلاحی داخل کرنا۔ چونکہ یہ معنی پہلے معنی سے منقول ہوئے۔ نظر بر آں پہلے معنی اصل قرار پائے۔ بایں معنی عارف جامی قدس سرہ السامی نے پہلے معنی کو اصل قرار دیا ہے نہ بایں معنی کہ پہلے معنی لغت عرب کے ہیں (تکملہ صفحہ ۵۵) پھر (نونِ) مخصوص کو (تنوین) کے ساتھ موسوم کر دیا گیا۔ نظر بر آں جن کتابوں میں پہلے معنی کو لغوی قرار دیا ہے وہ صحیح نہیں۔

تنوین۔ کے اصطلاحی معنی۔ وہ نون جو وضعًا ساکن اور کلمہ کے منتھی کی حرکت کے بعد واقع ہو اور تاکیدِ فعل کا افادہ نہ کرے۔ جیسے جاءَنی زیدٌ۔ میں (زید) کلمہ ہے اس کا منتھی (دال) ہے۔ اُس پر حرکت ضمہ۔ اس ضمہ کے بعد (نونِ) ساکن ہے جس کی وضع سکون پر ہوئی ہے۔ ایسے (نون) کو (تنوین) کہتے ہیں۔ اگر یہ (نون) کسی عارض کی بنا پر متحرک ہو جائے تو تنوین ہونے سے خارج نہ ہوگا کہ باعتبار وضع ساکن ہے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُنِ اللّٰهُ الصَّمَدُ ہ میں (احد) کے نون ساکن پر بعارض وصل کسرہ آ گیا۔ (وضعًا ساکن ہو) اس قید سے وہ نون تنوین ہونے سے نکل گیا جو وضعًا متحرک ہو جیسے فَعَلْنَ۔ کا نون (کلمہ کے منتھی کی حرکت کے بعد واقع ہو) اس قید سے (مِن) اور (لَدُن) کے نون تنوین ہونے سے نکل گئے کہ یہ خود کلمہ کے منتھی ہیں۔ منتھی کی حرکت کے بعد واقع نہیں (اور تاکیدِ فعل کا افادہ نہ کرے) اس قید سے (نون خفیفہ) نکل گیا جیسے (لَیَفْعَلَنْ) کہ یہ وضعًا ساکن بھی ہے اور کلمہ کے منتھی کی حرکت کے بعد بھی ہے لیکن فعل کی تاکید کا افادہ کرتا ہے اور تنوین تاکیدِ فعل کا افادہ نہیں کرتی نظر بر آں یہ تنوین نہ ہوا۔ اس تنوین کی پانچ قسم ہیں **اوّل** تنوینِ تمکن جو اسم کے معرب ہونے پر دلالت کرے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں **دوم** تنوین تنکیر جو اسمائے مبنیہ کے معرفہ اور نکرہ ہونے میں فارق ہو جس پر یہ تنوین داخل ہے وہ نکرہ اور جس پر داخل نہیں وہ معرفہ جیسے صَہٍ اسم فعل پر تنوین اس کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے نظر بر آں اس کے معنی ہیں اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا یعنی کسی وقت تو چپ رہا کرو اور (صَہْ) بغیر تنوین اسم فعل معرفہ ہے نظر بر آں اس کے معنی ہوئے (اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ)

Marfat.com

ردع مبنی برسکون اس کے بعد (لَا تَقُلْ كَذَا) محذوف۔ جس میں (لا) برائے نہی مبنی برسکون (تقل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی برفتح (کذا) اسم کنایہ مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ یا۔ (لَيْسَ الْأَمْرُ كَذَا) محذوف جس میں (لیس) فعل ناقص مبنی برفتح (الامر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (کذا) اسم کنایہ خبر منصوب محلاً مبنی برسکون۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (کلا) بمعنی (حقا) مبنی برسکون (سوف) حرف استقبال مبنی برفتح (تعلمون) فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نہم تنوین و آں پنج است تمکن چوں زَيْدٌ و تنکیر چوں صَهٍ اَیْ اُسْكُتْ

نویں قسم تنوین اور وہ پانچ ہیں تمکن جیسے زَيْدٌ اور تنکیر جیسے صَهٍ بمعنی اُسْكُتْ

سُكُوتًا مَا فِي وَقْتٍ مَا. اما صَهْ بغیر تنوین فمعناه اُسْكُتِ السُّكُوتَ الْآنَ و عوض

سُكُوتًا ما فی وقتٍ ما لیکن صَهْ بغیر تنوین تو اُس کے معنی ہیں اسکت السکوت الآن اور عوض

چوں يَوْمَئِذٍ و مقابلہ چوں مُسْلِمَاتٌ و ترنم کہ در آخر ابیات باشد

جیسے يَوْمَئِذٍ اور مقابلہ جیسے مسلماتٌ اور ترنم جو آخر ابیات میں ہوتی ہے۔

شعر۔ اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِي اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

اے اقلی اللوم عاذل والعتابن وقولی ان اصبت لقد اصابن

و تنوین ترنم در اسم و فعل و حرف رود اما چہار اولیں خاص است باسم۔

اور تنوین ترنم اسم اور فعل اور حرف پر داخل ہوتی ہے لیکن اول چار خاص ہیں اسم کے ساتھ۔

سوال۔ لغت عرب اور اصطلاح میں (تنوین) کے کیا معنی۔ جواب۔ تنوین کے لغت عرب میں کوئی معنی نہیں عرب نے اس لفظ کو استعمال ہی نہیں کیا۔ یہ لفظ اہل عربیت کا ایجاد کردہ ہے۔ اُنھوں نے (نون) سے (تنوین) بنایا جس کے حاصل معنی اُن کے نزدیک یہ کہ

ترجمہ۔ اے عاذلہ تو ملامت اور عتاب کو کم کر۔ اگر میں صواب کو پہنچوں تو کہہ وہ صواب کو پہنچا

Marfat.com

اب چُپ رہو۔ یعنی خاموشی اختیار کرو زمانۂ تکلم کے بعد متصل زمانہ میں **سوم** تنوین عوض جو اسم پر مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے خواہ مضاف الیہ جملہ ہو جیسے حِیْنَئِذٍ میں (اِذْ) پر تنوین (کَانَ کَذَا) جملۂ مضاف الیہ کے بدلے میں ہے۔ خواہ مضاف الیہ جملہ نہ ہو جیسے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ میں (بعض) پر تنوین (ھم) مضاف الیہ کے بدلے میں ہے جو جملہ نہیں۔ **چہارم** تنوین مقابلہ جو نونِ جمع مذکر سالم کے مقابلہ میں جمع مؤنث سالم پر آتی ہے جیسے جَاءَ نِیْ مُسْلِمَاتٌ میں تنوین مُسْلِمُوْنَ کے نون کے مقابل ہے۔ اس میں علامت جمع (واو) ہے اور اُس میں (الف) **پنجم** تنوین ترنم جو شعر کے مصرعوں کے آخر لگتی ہے جیسے

اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِي اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

پہلے مصرع میں (اَلْعِتَاب) کے آخر اور دوسرے مصرع میں (اَصَاب) کے آخر۔ پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ مخصوص ہیں اسی واسطے علامت اسم قرار پائیں۔ پانچویں مخصوص نہیں اسی واسطے اس کو علامت اسم قرار نہیں دیا گیا۔

ترکیب

(صَهٍ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر کسر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (اُسْكُتْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (سکوتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (ما) صفت مبنی بر سکون منصوب محلاً موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی (فی) حرف جار مبنی بر سکون (وقت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ما) صفت مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی و ظرف لغو

Marfat.com

کسی کلمہ پر (نون) داخل کرنا۔ کوئی (نون) بھی ہو۔ پھر اس معنی سے نقل کیا (نونِ) مخصوص کی جانب یعنی (نون) اصطلاحی کی جانب جس کی تعریف آئندہ آتی ہے اب (تنوین) کے معنی ہوئے کسی کلمہ پر (نونِ) اصطلاحی داخل کرنا۔ چونکہ یہ معنی پہلے معنی سے منقول ہوئے۔ نظر برآں پہلے معنی اصل قرار پائے۔ بایں معنی عارف جامی قدس سرہ السامی نے پہلے معنی کو اصل قرار دیا ہے نہ بایں معنی کہ پہلے معنی لغت عرب کے ہیں (تکملہ ص۵) پھر (نونِ) مخصوص کو (تنوین) کے ساتھ موسوم کر دیا گیا۔ نظر برآں جن کتابوں میں پہلے معنی کو لغوی قرار دیا ہے وہ صحیح نہیں۔

تنوین۔ کے اصطلاحی معنی۔ وہ نون جو وضعًا ساکن اور کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد واقع ہو اور تاکیدِ فعل کا افادہ نہ کرے۔ جیسے جاءَنی زیدٌ۔ میں (زید) کلمہ ہے اس کا منتہی (دال) ہے۔ اُس پر حرکت ضمہ۔ اس ضمہ کے بعد (نون) ساکن ہے جس کی وضع سکون پر ہوئی ہے۔ ایسے (نون) کو (تنوین) کہتے ہیں۔ اگر یہ نون کسی عارض کی بنا پہ متحرک ہو جائے تو تنوین ہونے سے خارج نہ ہوگا۔ باعتبار وضع ساکن ہے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُنِ اللّٰهُ الصَّمَدُ میں (احد) کے نون ساکن پر بعارضِ وصل کسرہ آگیا۔ وضعًا ساکن ہو اس قید سے وہ نون تنوین ہونے سے نکل گیا جو وضعًا متحرک ہو جیسے فَعَلْنَ۔ کا نون (کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد واقع ہو) اس قید سے (مِنْ) اور (لَدُنْ) کے نون تنوین ہونے سے نکل گئے کہ یہ خود کلمہ کے منتہی ہیں۔ منتہی کی حرکت کے بعد واقع نہیں (اور تاکیدِ فعل کا افادہ نہ کرے) اس قید سے (نونِ خفیفہ) نکل گیا جیسے (لَیَفْعَلَنْ) کہ یہ وضعًا ساکن بھی ہے اور کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد بھی ہے لیکن فعل کی تاکید کا افادہ کرتا ہے اور تنوین تاکیدِ فعل کا افادہ نہیں کرتی نظر برآں یہ تنوین نہ ہوا۔ اس تنوین کی پانچ قسم ہیں اوّل تنوینِ تمکن جو اسم کے معرب ہونے پر دلالت کرے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں دوم تنوینِ تنکیر جو اسمائے مبینہ کے معرفہ اور نکرہ ہونے میں فارق ہو جس پر یہ تنوین داخل ہے وہ نکرہ اور جس پر داخل نہیں وہ معرفہ جیسے صَہٍ اسم فعل پر تنوین اس کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے نظر برآں اس کے معنی ہیں اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا یعنی کسی وقت تو چپ رہا کرو اور (صَہْ) بغیر تنوین اسم فعل معرفہ ہے نظر برآں اس کے معنی ہوئے (اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ

Marfat.com

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (صَہ) اسم فعل مبتدا مبنی بر سکون۔ باقی ترکیب حسب سابق (اسکت) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین باقی حسب سابق (الآن) ظرف زمان مبنی بر فتح مفعول فیہ منصوب محلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (اَقِلِّی) فعل امر حاضر معروف مبنی بر حذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اللوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (العتاب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (تنوین) برائے ترنم معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا مقدم ہوا (یا عاذِلَ) اس میں (یا) حرف ندا قائم مقام (ادعو) ادعو فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (عاذلَ) منادی مفرد معرفہ مرخم مبنی بر ضم مقدر مفعول بہ منصوب محلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جملہ ندا ہوا۔ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (قولی) فعل امر حاضر معروف مبنی بر حذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (لقد) میں (لام) برائے تاکید مبنی بر فتح (قد) حرف تحقیق مبنی بر سکون (اصاب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے جریر جو اس شعر کا قائل ہے (تنوین) برائے ترنم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ منصوب محلاً (قولی) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ ھذا علی ما فی التکملہ۔ کہ انھوں نے جملہ من حیث جملہ کو مقولہ قرار دیا ہے۔ فقیر کاتب الحروف اس کے سمجھنے سے قاصر رہا کیونکہ یہ مقولہ منصوب ہے کہ رفع اور جر کی کوئی وجہ نہیں اور منصوب ہونے کی تقدیر پر ضروری ہے کہ منصوبات میں سے کوئی منصوب ہو۔ حالانکہ کسی منصوب میں داخل نہیں کہ سب کے سب اسم ہوتے ہیں اور جملہ من حیث جملہ اسم نہیں۔ اگر اس کو اسم کی تاویل

Marfat.com

اب چُپ رہو۔ یعنی خاموشی اختیار کرو زمانہ تکلم کے بعد متصل زمانہ میں۔ سوم تنوین عوض جو اسم پر مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے خواہ مضاف الیہ جملہ ہو جیسے حِيْنَئِذٍ میں (اِذْ) پر تنوین (كَانَ كَذَا) جملہ مضاف الیہ کے بدلے میں ہے۔ خواہ مضاف الیہ جملہ نہ ہو جیسے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ میں (بعض) پر تنوین (هم) مضاف الیہ کے بدلے میں ہے جو جملہ نہیں۔ چہارم تنوین مقابلہ جو نونِ جمع مذکر سالم کے مقابلہ میں جمع مؤنث سالم پر آتی ہے جیسے جَاءَ نِيْ مُسْلِمَاتٌ میں تنوین مُسْلِمُوْنَ کے نون کے مقابل ہے۔ اس میں علامت جمع (واو) ہے اور اس میں (الف) پنجم تنوین ترنم جو شعر کے مصرعوں کے آخر لگتی ہے جیسے

اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِي اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

پہلے مصرع میں (اَلْعِتَاب) کے آخر اور دوسرے مصرع میں (اَصَابَ) کے آخر۔ پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ مخصوص ہیں اسی واسطے علامت اسم قرار پائیں۔ پانچویں مخصوص نہیں اسی واسطے اس کو علامت اسم قرار نہیں دیا گیا۔

ترکیب

(صَهٍ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر کسر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (اُسْكُتْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (سکوتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (ما) صفت مبنی بر سکون منصوب محلاً موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی (فی) حرف جار مبنی بر سکون (وقت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ما) صفت مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی و ظرف لغو

Marfat.com

میں لیں تو جملہ نہ رہے گا اور مقولہ جملہ ہی کہلاتا ہے عند الکل۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ٥ (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (اصبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کی جزا بقرینہ سابق محذوف۔ یعنی (فَقُولِی لَقَدْ اَصَابَنْ) شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے ملامت کرنے والی معشوقہ مجھ پر ملامت اور غصہ مت کر اگر میں تیرے عشق میں صادق ہوں تو یوں کہہ کہ میرے عشق میں برحق ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت جبکہ (قلتُ) سے علام مراد ہو جو مناسب مقام ہے ورنہ ترجمہ معروفہ۔

تنبیہ

۲۲۵ تا ۲۳۷

(المصباح المنیر ص۱۵۱) میں تنوین تنکیر کے متعلق تحریر کیا ہے کہ (یہ تنوین فقط اسمائے افعال میں لگتی ہے) **اقول** یہ غلط ہے بلکہ اسمائے اصوات میں بھی لگتی ہے کما فی التکملہ ص۵۵ پھر ص۱۵۲ پر تنوین مقابلہ کے بیان میں تحریر کیا کہ (اس تنوین کو تنوین مقابلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تنوین دراصل نون جمع کے مقابلے میں لائی گئی ہے کیونکہ جمع مذکر سالم میں نون جمع اور الف آتا ہے اور جمع مؤنث سالم میں الف جمع اور تنوین آتی ہے اسی لئے اس تنوین کو تنوین مقابلہ کہا جاتا ہے) یہ بھی غلط ہے کہ جمع مذکر سالم میں الف نہیں آتا۔ بلکہ (واو) آتا ہے جس کو علامت جمع کہتے ہیں۔ اور جمع مذکر سالم میں (نون) نون جمع نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ بصورت اضافت نون ساقط ہونے سے پھر جمع نہ رہے نظر برآں اسم متمکن کی باعتبار وجوہ اعراب سولھویں قسم باقی نہ رہے گی۔ حالانکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو سولھویں قسم قرار دیا ہے سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دھم نون تاکید در آخر فعل مضارع ثقیلہ و خفیفہ چوں اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ۔

دسویں قسم نون تاکید فعل مضارع کے آخر میں ثقیلہ اور خفیفہ جیسے اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ۔

Marfat.com

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (صَہْ) اسم فعل مبتدا مبنی بر سکون۔ باقی ترکیب حسب سابق (اسکت) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین باقی حسب سابق (الآن) ظرف زمان مبنی بر فتح مفعول فیہ منصوب محلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (اَقِلّی) فعل امر حاضر معروف مبنی بر حذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اللوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (العتاب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (تنوین) برائے ترنم معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا مقدم ہوا (یا عاذلَ) اس میں (یا) حرف ندا قائم مقام (ادعو) ادعو فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (عاذلَ) منادی مفرد معرفہ مرخم مبنی بر ضم مقدر مفعول بہ منصوب محلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جملۂ ندا ہوا۔ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (قولی) فعل امر حاضر معروف مبنی بر حذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (لقد) میں (لام) برائے تاکید مبنی بر فتح (قد) حرف تحقیق مبنی بر سکون (اصاب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے جریر جو اس شعر کا قائل ہے (تنوین) برائے ترنم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ منصوب محلاً (قولی) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ ھذا علی ما فی التکملہ۔ کہ انھوں نے جملہ من حیث جملہ کو مقولہ قرار دیا ہے۔ فقیر کاتب الحروف اس کے سمجھنے سے قاصر رہا کیونکہ یہ مقولہ منصوب ہے کہ رفع اور جر کی کوئی وجہ نہیں اور منصوب ہونے کی تقدیر پر ضروری ہے کہ منصوبات میں سے کوئی منصوب ہو۔ حالانکہ کسی منصوب میں داخل نہیں کیونکہ سب اسم ہوتے ہیں اور جملہ من حیث جملہ اسم نہیں۔ اگر اس کو اسم کی تاویل

Marfat.com

سوال ۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا نون تاکید کے فعل مضارع کے آخر میں ہونے کی مثال میں (اِضۡرِبَنَّ) اور (اِضۡرِبَنۡ) کو پیش فرمانا صحیح نہیں کہ (اِضۡرِبَنَّ) اور (اِضۡرِبَنۡ) امر حاضر معروف ہیں اور یہ فعل مضارع نہیں۔ بلکہ فعل مضارع کے قسیم ہیں اس لئے کہ نحویوں کے نزدیک فعل کی تین قسم ہیں۔ ماضی مضارع۔ امر حاضر معروف نظر برآں مثال مطابق نہیں ممثل لہ کے۔

جواب ۔ یہاں پر (فعل مضارع) سے مراد (فعل مستقبل) ہے یعنی وہ فعل جو زمانہ آئندہ پر دلالت کرے خواہ اُس سے طلب مفہوم ہوتی ہو جیسے بصورت (امر) جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے یا نہی جیسے لَا تَضۡرِبَنَّ یا استفہام جیسے هَلۡ تَضۡرِبَنَّ زَيۡدًا یا تمنی جیسے لَيۡتَكَ تَضۡرِبَنَّ زَيۡدًا وغیرہ یا اُس سے طلب مفہوم نہ ہوتی ہو بلکہ خبر جیسے لَيَضۡرِبَنَّ زَيۡدٌ ۔ لیکن مضارع خبری سے نون تاکید کا لحوق مشروط ہے بایں شرط کہ اُس کے شروع میں لام تاکید ہو۔

ترکیب

(اِضۡرِبَنَّ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون۔ فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ ضرور ضرور مار۔ (اِضۡرِبَنۡ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون فتحہ موجودہ حرکت تخلص من الساکنین و نون خفیفہ مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (انۡ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ ضرور مار۔ (لا) برائے نہی مبنی بر سکون (تضربن) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ ہرگز ہرگز مت مار۔ (هل) حرف استفہام مبنی بر سکون (تَضۡرِبَنَّ) فعل مضارع معروف مبنی

Marfat.com

میں لیں تو جملہ نہ رہے گا اور مقولہ جملہ ہی کہلاتا ہے عند الکل۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا ہ (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (اصبت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کی جزا بقرینہ سابق محذوف۔ یعنی (فَقُولِي لَقَدْ أَصَابَنْ) شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترجمہ۔ اے ملامت کرنے والی معشوقہ مجھ پر ملامت اور غصہ مت کر اگر میں تیرے عشق میں صادق ہوں تو یوں کہہ کہ میرے عشق میں برحق ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت جبکہ (وقلت) سے علام مراد ہو جو مناسب مقام ہے ورنہ ترجمہ معروفہ۔

تنبیہ

۲۲۵ تا ۲۳۰

(المصباح المنیر ص۱۵۱) میں تنوین تنکیر کے متعلق تحریر کیا ہے کہ (یہ تنوین فقط اسمائے افعال میں لگتی ہے) اقول یہ غلط ہے بلکہ اسمائے اصوات میں بھی لگتی ہے کما فی التکملہ ص۵۵ پھر ص۱۵۲ پر تنوین مقابلہ کے بیان میں تحریر کیا کہ اس تنوین کو تنوین مقابلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تنوین دراصل نون جمع کے مقابلے میں لائی گئی ہے کیونکہ جمع مذکر سالم میں نون جمع اور الف آتا ہے اور جمع مؤنث سالم میں الف جمع اور تنوین آتی ہے اس لئے اس تنوین کو تنوین مقابلہ کہا جاتا ہے) یہ بھی غلط ہے کہ جمع مذکر سالم میں الف نہیں آتا۔ بلکہ (واو) آتا ہے جس کو علامت جمع کہتے ہیں۔ اور جمع مذکر سالم میں (نون) نونِ جمع نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ بصورت اضافت نون ساقط ہونے کے بعد جمع نہ رہے نظر بر آں اسم متمکن کی باعتبار وجوہ اعراب سولھویں قسم باقی نہ رہے گی۔ حالانکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اُس کو سولھویں قسم قرار دیا ہے سچ ہے کہ

بہ بھی مکتب دہ ہی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

دھم نون تاکید در آخر فعل مضارع ثقیلہ و خفیفہ چوں اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ۔
دسویں قسم نون تاکید فعل مضارع کے آخر میں ثقیلہ اور خفیفہ جیسے اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ۔

Marfat.com

بر فتح مرفوع محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی (بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) ثقیلہ مبنی برفتح (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کیا تو زید کو ضرور ضرور مارے گا (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (کاف) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر فتح (تَضْرِبَنَّ) بترکیب معلوم فعل و فاعل (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً (لیت) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا ترجمہ۔ کاش کہ تو زید کو ضرور بالضرور مارے۔ اس مثال میں جملہ انشائیہ خبر ہوا جس کا جواز مختلف فیہ ہے متفق علیہ مثال یہ ہے (لَیْتَمَا تَضْرِبَنَّ زَیْداً) اس میں (لَیْتَ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل (ما) کافہ مبنی بر سکون (تَضْرِبَنَّ زَیْداً) بترکیب معلوم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (لَیَضْرِبَنَّ زَیْدٌ) اس میں (لام) برائے تاکید مبنی بر فتح (یضربن) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح مرفوع محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (نون ثقیلہ مبنی بر فتح (زید) بترکیب معلوم فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ البتہ ضرور ضرور زید مارے گا۔

تنبیہ ۲۲۸

(مہر منیر صفحہ ۱۴۴) میں (لَیْتَكَ تَضْرِبَنَّ) کا ترجمہ کیا ہے (کاش تو ضرور مارتا) **اقول** یہ غلط ہے کہ (تَضْرِبَنَّ) بمعنی مستقبل ہے کیونکہ نون تاکید کے ساتھ مضارع بمعنی مستقبل ہوتا ہے اور (مارتا) ترجمہ ہے ماضی کا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

یازدھم۔ حروف زیادت و آں ہشت حرف است۔ اِنْ و اَنْ و ما

گیارھویں قسم حروف زیادت اور وہ آٹھ حرف ہیں اِنْ اور اَنْ اور ما۔

Marfat.com

سوال ۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا نون تاکید کے فعل مضارع کے آخر میں ہونے کی مثال میں (اِضْرِبَنَّ) اور (اِضْرِبَنْ) کو پیش فرمانا صحیح نہیں کہ (اِضْرِبَنَّ) اور (اِضْرِبَنْ) امر حاضر معروف ہیں اور یہ فعل مضارع نہیں۔ بلکہ فعل مضارع کے قسیم ہیں اس لئے کہ نحویوں کے نزدیک فعل کی تین قسم ہیں۔ ماضی، مضارع۔ امر حاضر معروف نظر بر آں مثال مطابق نہیں ممثل لہ کے

جواب ۔ یہاں پر (فعل مضارع) سے مراد (فعل مستقبل) ہے یعنی وہ فعل جو زمانہ آئندہ پر دلالت کرے خواہ اُس سے طلب مفہوم ہوتی ہو جیسے بصورت (امر) جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے یا نہی جیسے لَا تَضْرِبَنَّ یا استفہام جیسے هَلْ تَضْرِبَنَّ زَیْدًا یا تمنی جیسے لَیْتَکَ تَضْرِبَنَّ زَیْدًا وغیرہ یا اُس سے طلب مفہوم نہ ہوتی ہو بلکہ خبر جیسے لَیَضْرِبَنَّ زَیْدٌ۔ لیکن مضارع خبری سے نون تاکید کا لحوق مشروط ہے بایں شرط کہ اُس کے شروع میں لام تاکید ہو۔

ترکیب

(اِضْرِبَنَّ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون۔ فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ ضرور ضرور مار۔ (اِضْرِبَنْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین و نون خفیفہ مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ ضرور مار۔ (لا) برائے نہی مبنی بر سکون (تضربن) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ ہرگز ہرگز مت مار۔ (هل) حرف استفہام مبنی بر سکون (تَضْرِبَنَّ) فعل مضارع معروف مبنی

Marfat.com

ولا و منْ و کاف و با و لام چہار آخر در حروف جر یاد کردہ شد۔

اور لا اور من اور کاف اور با اور لام آخری چار حروف جر میں ذکر کر دیئے گئے۔

سوال۔ ان حروف کو حروف زیادت کیوں کہتے ہیں۔ **جواب**۔ بایں وجہ کہ اگر ان کو کلام سے علٰحدہ کر دیں تو کلام کے معنیٰ اصلی متغیر نہیں ہوتے وہ تو جوں کے توں باقی رہتے ہیں۔ معنیٔ اصلی کے افادہ میں ان کو دخل نہیں۔ تو بنظر افادۂ معنیٔ اصلی زائد ہوئے نہ بایں معنی کہ بے فائدہ ہیں بلکہ تاکید معنی۔ تحسین کلام۔ استقامت وزن شعر وغیرہ فوائد کا ان سے حصول ہوتا ہے۔ **سوال**۔ یہ گیارھویں قسم حروف غیر عاملہ کی ہے تو اس میں انھیں حروف کو بیان کرنا چاہئے جو عامل نہ ہوں نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ کا (من) اور (کاف) اور (با) اور (لام) کو ذکر کرنا درست نہیں کہ یہ تو زائد ہونے کے باوجود عمل کرتے ہیں جیسے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا میں (با) زائد ہونے کے باوجود اسم جلالت کو جر دے رہی ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ کافی ہے گواہ۔ اور (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ) میں (کاف) زائد ہونے کے باوجود جر دے رہا ہے۔ ترجمہ۔ اُس کے مثل کوئی چیز نہیں۔ اور (هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ) میں (من) زائد ہونے کے باوجود عامل ہے۔ ترجمہ۔ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے۔

وَمَلَكْتَ مَا بَيْنَ الْعِرَاقِ وَيَثْرِبٍ   مُلْكًا اَجَارَ لِمُسْلِمٍ وَمُعَاهِدٍ

میں (لام) زائد ہونے کے باوجود عمل کر رہا ہے۔ **ترجمہ**۔ اور تم عراق سے لے کر یثرب تک کے مالک ہوئے ایسی ملکیت کے ساتھ جس نے مسلم اور ذمی کافر کو پناہ دی۔ **جواب**۔ بیشک یہ حروف زائد ہونے کے باوجود عمل کرتے ہیں لیکن یہاں پر ان کا ذکر طرداً للباب ہے کہ حروف زائد غیر عاملہ کے ساتھ زوائد عاملہ کو بھی ذکر کر دیا تاکہ کل زوائد بیان میں آجائیں اور جو چیز طرداً للباب بیان کی جاتی ہے اُس کے ذکر کو نادرست نہیں کہتے جیسے کافیہ میں منع صرف کے سبب (عدل) تقدیری کے ساتھ باب قطام کے عدل تقدیری کو بھی ذکر فرما دیا حالانکہ باب قطام کا عدل تقدیری منع صرف کے لئے سبب نہیں اس کا ذکر طرداً للباب ہے تاکہ عدل تقدیری کے کل افراد بیان میں آجائیں۔ ایک وہ جو منع صرف

Marfat.com

بر فتح مرفوع محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی (بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کیا تو زید کو ضرور ضرور مارے گا (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (کاف) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر فتح (تَضْرِبَنَّ) بترکیب معلوم فعل و فاعل (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل او مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً (لیت) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ۔ کاش کہ تو زید کو ضرور بالضرور مارے۔ اس مثال میں جملہ انشائیہ خبر ہوا جس کا جواز مختلف فیہ ہے متفق علیہ مثال یہ ہے (لَیْتَمَا تَضْرِبَنَّ زَیْداً) اس میں (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل (ما) کافہ مبنی بر سکون (تَضْرِبَنَّ زَیْداً) بترکیب معلوم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (لَیَضْرِبَنَّ زَیْدٌ) اس میں (لام) برائے تاکید مبنی بر فتح (یضربن) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح مرفوع محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (نون ثقیلہ مبنی بر فتح (زید) بترکیب معلوم فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ البتہ ضرور ضرور زید مارے گا۔

تنبیہ [۲۲۸]

(مہر منیر ص [۱۴۴]) میں (لَیْتَکَ تَضْرِبَنَّ) کا ترجمہ کیا ہے (کاش تو ضرور مارتا) **اقول** یہ غلط ہے کہ (تَضْرِبَنَّ) بمعنی مستقبل ہے کیونکہ نون تاکید کے ساتھ مضارع بمعنی مستقبل ہوتا ہے اور (مارتا) ترجمہ ہے ماضی کا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا

حال طفلاں زبوں شدہ است

یانزدھم۔ حروف زیادت و آں ہشت حرف است۔ اِنْ و اَنْ و ما

گیارھویں قسم حروف زیادت اور وہ آٹھ حروف ہیں اِنْ اور اَنْ اور ما

کے لئے سبب بنے۔ دوسرا وہ جو منع صرف کے لئے سبب نہ ہو کما فی حاشیۃ السلا عبد الغفور علیہ رحمۃ اللہ الشکور۔ (اِن) زائدہ جیسے مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ۔ اس میں (ما) کے بعد (اِن) زاید ہے اس شعر کے حاصل معنی یہ کہ میں نے اپنے الفاظ سے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح نہیں کی کہ میں اس قابل کہاں ؂

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

بلکہ آپ کی مدح میں واقع ہونے سے میرے الفاظ کو شرافت حاصل ہوگئی۔ اور (اَنْ) جیسے فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا۔ اس میں (لَمَّا) کے بعد (اَنْ) زائد ہے۔ ترجمہ۔ پھر جب خوشی سُنانے والا آیا اُس نے وہ کُرتا یعقوب کے مُنہ پر ڈالا اسی وقت اُس کی آنکھیں پھر آئیں۔ اور (ما) زائدہ جیسے اِذَا مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ اس میں (اذا) کے بعد (ما) زائدہ ہے۔ ترجمہ۔ جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا اور (لا) زائد جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَّلَا عَمْرٌو۔ اس میں (واو) کے بعد (لا) زائد ہے۔ ترجمہ۔ میرے پاس نہ زید آیا نہ عمرو۔ باقی ماندہ چار حروف کی مثالیں گذر گئیں۔

ترکیب

(وَاوْ) حرف عطف مبنی بر فتح (کفٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً فاعل (شَهِیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر تمیز نسبت۔ فعل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (لیس) فعل ناقص مبنی بر فتح (کاف) حرف جار زائد مبنی بر فتح (مثل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت۔ مضاف اپنے

Marfat.com

ولاؔ و منؔ و کافؔ و با و لام چہار آخر در حروف جر یاد کردہ شد۔

اور (لا) اور من اور کاف اور با اور لام آخری چار حروف جر میں ذکر کر دیے گئے۔

سوال۔ ان حروف کو حروف زیادت کیوں کہتے ہیں۔ **جواب**۔ بایں وجہ کہ اگر ان کو کلام سے علحدہ کر دیں تو کلام کے معنیٔ اصلی متغیر نہیں ہوتے وہ ترجموں کے توں باقی رہتے ہیں۔ معنیٔ اصلی کے افادہ میں ان کو دخل نہیں۔ تو بنظر افادہ معنیٔ اصلی زائد ہوئے نہ بایں معنی کہ بے فائدہ ہیں بلکہ تاکید معنی۔ تحسین کلام۔ استقامت وزن شعر وغیرہ فوائد کا ان سے حصول ہوتا ہے۔ **سوال**۔ یہ گیارھویں قسم حروف غیر عاملہ کی ہے تو اس میں انھیں حروف کو بیان کرنا چاہیے جو عامل نہ ہوں نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ کا (من) اور (کاف) اور (با) اور (لام) کو ذکر کرنا درست نہیں کہ یہ تو زائد ہونے کے باوجود عمل کرتے ہیں جیسے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا میں (با) زائد ہونے کے باوجود اسم جلالت کو جر دے رہی ہے۔ ترجمہ۔ اور اللہ کافی ہے گواہ۔ اور (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ) میں (کاف) زائد ہونے کے باوجود جر دے رہا ہے۔ ترجمہ۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔ اور (هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ) میں (من) زائد ہونے کے باوجود عامل ہے۔ ترجمہ۔ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے۔

وَمَلَكْتَ مَا بَيْنَ الْعِرَاقِ وَيَثْرِبَ مُلْكًا اَجَارَ لِمُسْلِمٍ وَمُعَاهِدٖ

میں (لام) زائد ہونے کے باوجود عمل کر رہا ہے۔ ترجمہ۔ اور تم عراق سے لے کر یثرب تک کے مالک ہوئے ایسی ملکیت کے ساتھ جس نے مسلم اور ذمی کافر کو پناہ دی۔ **جواب**۔ بیشک یہ حروف زائد ہونے کے باوجود عمل کرتے ہیں لیکن یہاں پر ان کا ذکر طرداً للباب ہے کہ حروف زائد غیر عاملہ کے ساتھ زوائد عاملہ کو بھی ذکر کر دیا تاکہ کل زوائد بیان میں آجائیں اور جو چیز طرداً للباب بیان کی جاتی ہے اس کے ذکر کو نادرست نہیں کہتے ہیں جیسے کافیہ میں منع صرف کے سبب (عدل) تقدیری کے ساتھ باب قطام کے عدل تقدیری کو بھی ذکر فرما دیا حالانکہ باب قطام کا عدل تقدیری منع صرف کے لیے سبب نہیں اس کا ذکر طرداً للباب ہے تاکہ عدل تقدیری کے کل افراد بیان میں آجائیں۔ ایک وہ جو منع صرف

Marfat.com

مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم (شیٔ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فعل ناقص اپنے
اسم مؤخر و خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ھل) حرف استفہام مبنی بر سکون
(من) حرف جار زائد مبنی بر سکون (خالق مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً
مبتدا (غیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (ملکت) فعل ماضی معروف
مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح (ما) اسم موصول مبنی بر سکون (بین) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف
(العراق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح
(یثرب) غیر منصرف بوجہ علمیت اور وزن فعل مجرور بکسرہ بضرورت شعری معطوف۔
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا (ثبت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے
اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ جس کے لئے محل
اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ منصوب محلاً (مُلکًا) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً موصوف (اَجارَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب
جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف
(لام) حرف جار زائد مبنی بر کسر (مسلم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً معطوف علیہ
(واو) حرف عطف مبنی بر فتح (مُعَاھِد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوکر صفت منصوب محلاً۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی۔
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ
کیونکہ یہ شعر مدح میں ہے اور مدح انشاء ہوتی ہے۔ (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (اِنْ) حرف

Marfat.com

کے لئے سبب بنے۔ دوسرا وہ جو منع صرف کے لئے سبب نہ ہو کما فی حاشیۃ العلامۃ عبد الغفور علیہ رحمۃ اللہ الشکور۔ (اِن) زائدہ جیسے مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ۔ اس میں (ما) کے بعد (ان) زائد ہے اس شعر کے حاصل معنی یہ کہ میں نے اپنے الفاظ سے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح نہیں کی کہ میں اس قابل کہاں سہ

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بلکہ آپ کی مدح میں واقع ہونے سے میرے الفاظ کو شرافت حاصل ہوگئی۔ اور (اَنْ) جیسے فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰـهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا۔ اس میں (لمّا) کے بعد (اَنْ) زائد ہے۔ ترجمہ۔ پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ اور (ما) زائدہ جیسے اِذَا مَا تُسَافِرُ اُسَافِرُ اس میں (اذا) کے بعد (ما) زائدہ ہے۔ ترجمہ۔ جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا اور (لا) زائد جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیدٌ وَلَا عَمرٌو۔ اس میں (واو) کے بعد (لا) زائد ہے۔ ترجمہ۔ میرے پاس نہ زید آیا نہ عمرو۔ باقی ماندہ چار حروف کی مثالیں گذر گئیں۔

ترکیب

(واو) حرف عطف مبنی بر فتح (کفی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً فاعل (شَهِيدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر تمیز نسبت۔ فعل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (لیس) فعل ناقص مبنی بفتح (کاف) حرف جار زائد مبنی بر فتح (مثل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت۔ مضاف اپنے

Marfat.com

زائد برائے تاکیدِ نفی مبنی بر سکون (مدحت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اسم رسالت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (با) حرف جار مبنی بر کسر (مقالۃ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ کہ اس میں مدح سابق کے متعلق اخبار ہے۔ فتامل۔ (لکن) حرف عطف مبنی بر سکون (مَدَحْتُ) بترکیب سابق (مقالۃ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (با) حرف جار مبنی بر کسر (اسم رسالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا (فا) حرف عطف مبنی بر فتح (لمّا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (اَنْ) حرف زائد مبنی بر سکون (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (البشیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (القی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے البشیر (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (قمیص) جو ماقبل میں مذکور ہے (علی) حرف جار مبنی بر سکون (وجہ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (یعقوب) علیہ السلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (فا) حرف عطف مبنی بر فتح (ارتد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

Marfat.com

مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم (شئی) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فعل ناقص اپنے
اسم موخر و خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ھل) حرف استفہام مبنی برسکون
(من) حرف جار زائد مبنی برسکون (خالق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً
مبتدا (غیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا (واو) حرف عطف مبنی برفتح (ملکت) فعل ماضی معروف
مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً
مبنی برفتح (ما) اسم موصول مبنی برسکون (بین) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف
(العراق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح
(یثرب) غیر منصرف بوجہ علمیت اور وزن فعل مجرور بکسرہ بضرورت شعری معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا (ثبت) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر
غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے
اسم موصول، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل
اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ منصوب محلاً (ملکاً) مفرد منصرف صحیح
منصوب لفظاً موصوف (أجاد) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب
جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف
(لام) حرف جار زائد مبنی بر کسر (مسلم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً معطوف علیہ
(واؤ) حرف عطف مبنی برفتح (مُعَاهِد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہو کر صفت منصوب محلاً۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی۔
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ
کیونکہ یہ شعر مدح میں ہے اور مدح انشاء ہوتی ہے۔ (ما) حرف نفی مبنی برسکون (إن) حرف

Marfat.com

(یعقوب علیہ السلام (بَصِیْراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ (اذا) اسم شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔ (ما) حرف زائد مبنی بر سکون (تسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً کیونکہ (اذا) جازم نہیں صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (انسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (زید) بترکیب معلوم معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) حرف زائد مبنی بر سکون (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۲۳۹ تا ۲۴۳

(المصباح المنیر صـ۱۵۴) میں (ما) زائدہ کی مثال یوں تحریر کی ہے (مَتیما تُصَلِّیْ اُصَلِّیْ اور اَینَما تَنُوْمُ اَنُوْمُ) **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ (متیما) اور (اینما) جازم ہیں تو پہلی مثال میں (تُصَلِّ اُصَلِّ) اور دوسری میں (تَنَمْ اَنَمْ) ہونا چاہئے اور (المصباح المنیر) میں اسی صفحہ پر اور (مہر منیر) میں صـ۱۴۵ پر (من) اور (کاف) اور (با) اور (لام) حروف جار زائدہ کے ذکر کو اس مقام پر تسامح قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ ان کا ذکر طرداً للباب

Marfat.com

زائد برائے تاکیدِ نفی مبنی بر سکون (مدحت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اسم رسالت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (با) حرف جار مبنی بر کسر (مقالۃ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ کہ اس میں مدح سابق کے متعلق اخبار ہے۔ فقال۔ (لکن) حرف عطف مبنی بر سکون (مدَحْتُ) بترکیب سابق (مقالۃ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (با) حرف جار مبنی بر کسر (اسم رسالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا (فا) حرف عطف مبنی بر فتح (لمّا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (اَنْ) حرف زائد مبنی بر سکون (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (البشیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (القی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے البشیر (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (قمیص) جو ماقبل میں مذکور ہے (علی) حرف جار مبنی بر سکون (وجہ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (یعقوب) علیہ السلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (فا) حرف عطف مبنی بر فتح (ارتد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

Marfat.com

ہے کما سبق تفصیلہ اور جو چیز طرداً للباب ذکر کی جائے اُس کو تسامح نہیں کہتے پھر اول کے اسی صفحہ پر ان چاروں حروف کے متعلق لکھا ہے کہ (یاد رکھو کہ یہ حروف کلام غیر موجب میں زائد آیا کرتے ہیں) پھر لام زائدہ کی مثال ہیں (رَدِفَ لَکُمْ) ذکر کیا ہے۔ یہ بدو وجہ غلط ہے اوّلاً اس لئے کہ (رَدِفَ لَکُمْ) کلام غیر موجب نہیں حالانکہ اس میں لام زائد ہے ثانیاً اس لئے کہ (کلام غیر موجب) کی قید دیوبندی اضافہ ہے جس کے باطل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ اکفی باللہ شہیداً اہ میں (با) زائد ہے اور یہ کلام غیر موجب نہیں۔ اسی طرح مذکورہ شعر میں (اَجَارَ لِمُسْلِمٍ) کلام غیر موجب نہیں حالانکہ اس میں لام زائد ہے اسی طرح (فَاَصْبَحُوْا مِثْلَ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ) میں (کاف) زائد ہے حالانکہ یہ کلام غیر موجب نہیں کذا فی الرضی۔ باقی رہا (من) اس میں تحقیق یہ ہے کہ کلام موجب میں بھی زائد ہوتا ہے۔ چنانچہ عبدالرسول میں ہے۔ ؎

بہر تبعیض و قسم سببیہ و نسبت بدل — نیز تجرید است و زائد ہم بیاید مطلقا

اور خود حاشیہ میں اُس کی مثال میں یہ آیت پیش فرمائی وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ اس میں (من) زائد ہے حالانکہ یہ کلام غیر موجب نہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا — حال طفلاں زبوں شدہ است

دوازدھم حروف شرط وآں دو است اَمَّا و لَوْ اَمَّا برائے
بارھویں قسم حروف شرط اور وہ دو ہیں اَمَّا اور لَوْ اَمَّا برائے
تفصیل و فا در جوابش لازم باشد کقوله تعالیٰ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
تفصیل۔ اور فا اُس کے جواب میں لازم ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا مقولہ فمنھم شقی وسعید فاما الذین
شَقُوْا فَفِي النَّارِ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ و لو برائے انتفائے
شقوا ففی النار واما الذین سعدوا ففی الجنۃ اور لو انتفائے ثانی
ثانی بسبب انتفائے اول چوں لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔
کے لئے بوجہ انتفائے اول جیسے لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔

(اَمَّا) تفصیل کے لئے آتا ہے جس کے دو معنی ہیں۔ اول مجمل سابق کی توضیح کرنا جیسے آیت مذکورہ میں فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ہ کلام سابق باعتبار حکم مجمل ہے

Marfat.com

(یعقوب علیہ السلام (بَصِیْراً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ (اذا) اسم شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔ (ما) حرف زائد مبنی بر سکون (تسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً کیونکہ (اذا) جازم نہیں صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (اسافر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (ما) حرف نفی مبنی بر سکون (جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (زید) ترکیب معلوم معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) حرف زائد مبنی بر سکون (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۲۳۹ تا ۲۴۲

(المصباح المنیر ص۵۵) میں (ما) زائدہ کی مثال یوں تحریر کی ہے (متیما تُصَلِّیْ اُصَلِّیْ اور اَیْنَمَا تَنُوْمُ اَنُوْمُ) **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ (متیما) اور (اینما) جازم ہیں تو پہلی مثال میں (تُصَلِّ اُصَلِّ) اور دوسری میں (تَنَمْ اَنَمْ) ہونا چاہیئے اور (المصباح المنیر) میں اسی صفحہ پر اور (مہر منیر) میں ص۱۴۵ پر (من) اور (کاف) اور (با) اور (لام) حروف جارہ زائدہ کے ذکر کو اس مقام پر تسامح قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ ان کا ذکر لَطَائِفِ اللُّبَاب

Marfat.com

(فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ) اور (وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ) سے اُس کی توضیح کر دی گئی کہ شقی کا حکم دخول دوزخ ہے اور سعید کا حکم دخول جنت۔ اس میں بعض حصہ درمیان سے اور بعض حصہ آخر سے اختصاراً ذکر نہیں کیا گیا ورنہ یہ آیات بایں ترتیب نہیں۔ صرف اتنا حصہ ذکر کر دیا گیا ہے جو مقصود سے متعلق تھا۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے مبتدی طلبہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسی ایک معنی پر اکتفار فرمایا اور مناسب بھی یہی ہے کیونکہ تفصیل کے لئے اگلی کتابیں ہیں۔ **دوم**۔ چند چیزوں کو الگ الگ ذکر کرنا جیسے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا اس میں مجمل سابق کی تفصیل نہیں بلکہ مومن اور کافرین سے ہر ایک کے حال کا علیحدہ علیحدہ بیان ہے۔ اور (اَمَّا) استیناف کے لئے بھی آتا ہے جس کے معنی ہیں کلام ابتدائی کے اول لانا۔ جیسے وہ (اَمَّا) جس کو کتابوں اور وعظ کے خطبوں میں ذکر کرتے ہیں چنانچہ اسی نحو میر میں تھا (اَمَّا بَعْدُ) بہرکیف (اَمَّا) تفصیل کے لئے ہو یا استیناف کے لئے معنیٔ شرط اُس سے جُدا نہیں ہوتے اور اس کے جواب پر (فا) لازم ہوتی ہے اِلَّا نَادِرًا جیسے ارشاد نبوی۔ اَمَّا مُوْسٰی کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ اِذْ یَنْحَدِرُ فِی الْوَادِیْ کہ اس میں (کَاَنِّیْ) پر (فا) نہیں جو جواب میں واقع ہے۔ اور (لَوْ) اس پر دلالت کرتا ہے کہ جزا کا انتفار ہوا بوجہ انتفائے شرط کے جیسے آیت مذکورہ میں (لو) نے اس بات پر دلالت کی کہ اول کا انتفار یعنی تعدد آلہہ کا انتفائے معلوم بسبب ہے ثانی کے انتفا یعنی فساد زمین وآسمان کے انتفائے معلوم کے لئے نفس الامر میں۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہوتے تو زمین وآسمان کا موجودہ نظام برباد ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا اور خُدا نہیں اس لئے زمین وآسمان کا موجودہ نظام برباد نہ ہوا (لَوْ) کا استعمال بایں معنی مشہور ہے۔ اور کبھی بایں معنی مستعمل ہوتا ہے کہ جزا لازم ہے شرط کے لئے اور جزا منتفی۔ اس سے استدلال کیا جاتا ہے شرط کے منتفی ہونے پر جیسے یہی آیت کریمہ۔ کہ جزا یعنی زمین وآسمان کا فساد لازم ہے شرط کے لئے یعنی تعدد آلہہ کے لئے۔ تو شرط ملزوم ہوئی۔ اور لازم منتفی ہے کہ زمین وآسمان فاسد نہیں ہیں تو ملزوم منتفی ہوا۔ یعنی تعدد آلہہ۔ کیونکہ لازم کا انتفا ملزوم کے انتفا پر دلالت کرتا ہے اور جب تعدد آلہہ منتفی ہوا تو توحید ثابت ہوئی۔ چونکہ اس لزوم کا اخبار

Marfat.com

ہے کما سبق تفصیلہ اور جو چیز طرداً للباب ذکر کی جائے اُس کو تسامح نہیں کہتے
پھر اول نے اسی صفحہ پر ان چاروں حروف کے متعلق لکھا ہے کہ (یاد رکھو کہ یہ حروف
کلام غیر موجب میں زائد آیا کرتے ہیں) پھر لام زائدہ کی مثال میں (رَدِفَ لَكُمْ) ذکر
کیا ہے۔ یہ بدو وجہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ (رَدِفَ لَكُمْ) کلام غیر موجب نہیں حالانکہ
اس میں لام زائد ہے ثانیاً اس لئے کہ (کلام غیر موجب) کی قید دیوبندی اضافہ ہے
اس کے باطل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ (كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا) میں (با) زائد ہے
اور یہ کلام غیر موجب نہیں۔ اسی طرح مذکورہ شعر میں (اَجَارَ لِمُسْلِمٍ) کلام غیر موجب
نہیں حالانکہ اس میں لام زائد ہے اسی طرح (فَاَصْبَحُوْا مِثْلَ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ) میں (کاف)
زائد ہے حالانکہ یہ کلام غیر موجب نہیں کذا فی الرضی۔ باقی رہا (من) اُس میں تحقیق یہ
ہے کہ کلام موجب میں بھی زائد ہوتا ہے۔ چنانچہ عبد الرسول میں ہے۔ ؎

بہر تبعیض وقسم سببیہ ونسبت بدل نیز تجرید است وزائد ہم بیاید مطلقا

خود حاشیہ میں اُس کی مثال میں یہ آیت پیش فرمائی وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ۝
اس میں (من) زائد ہے حالانکہ یہ کلام غیر موجب نہیں۔ سچ ہے کہ

یہ بھی مکتب وہی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

دوازدھم حروف شرط وآں دو است اَمَّا و لَوْ اَمَّا برائے
بارھویں قسم حروف شرط اور وہ دو ہیں اَمَّا اور لَوْ اَمَّا برائے
تفصیل و فا درجوابش لازم باشد کقولہ تعالیٰ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
تفصیل اور فا اُس کے جواب میں لازم ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فمنھم شقی وسعید فاما الذین
شقوا فَفِي النَّارِ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ و لو برائے انتفائے
شقوا ففی النار واما الذین سعدوا ففی الجنۃ اور لو انتفائے ثانی
ثانی بسبب انتفائے اول چوں لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔
کے لئے بوجہ انتفائے اول جیسے لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا۔

(اَمَّا) تفصیل کے لئے آتا ہے جس کے دو معنی ہیں۔ اول مجمل سابق کی توضیح
جیسے آیت مذکورہ میں فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ۝ کلام سابق باعتبار حکم مجمل ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کے اخبار میں کذب ممکن نہیں تو یہ لزوم قطعی ہوا۔ اور جب لزوم قطعی ہوا۔ تو آیت کریمہ توحید پر دلیل قطعی ہوگی۔ فاحفظہ۔ اور کبھی (لَوْ) کا استعمال جزا کا استمرار بیان کرتے کیلئے ہوتا ہے۔ اُس وقت جزا کو لازم قرار دیتے ہیں اُس شرط کے لئے جو دو متنافی چیزوں میں سے بہ نسبت جزا بعید ہوتی ہے جیسے لَوْ اَهَنْتَنِیْ لَاَ کْرَمْتُكَ۔ اگر تو میری اہانت کرتا تب بھی میں تیرا اکرام کرتا۔ مخاطب کی (اھانۃ) اور اُس کا (اکرام) دو متنافی چیزیں ہیں۔ ان میں مخاطب کی (اھانۃ) بہ نسبت (اکرام) متکلم بعید ہے اور (اکرام) مخاطب قریب۔ متکلم نے اپنے (اکرام) کو مخاطب کی (اھانۃ) کے لئے لازم قرار دیا تو اُس کے (اکرام) کے لئے بدرجۂ اولیٰ لازم ہوا پس معنی یہ ہوئے کہ متکلم کا (اکرام) مستمر ہے۔ مخاطب (اھانۃ) کرے یا (اکرام) اسی قبیل سے ہے یہ حدیث۔ نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَیْبٌ لَوْ لَمْ یَخَفِ اللّٰهَ لَمْ یَعْصِهٖ کہ عدم عصیان عدم خوف کو لازم ہے تو خوف کو بدرجۂ اولیٰ لازم ہوا اب معنی یہ ہوئے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عدم عصیان مستمر ہے کہ اُن سے معصیت صادر نہیں ہوتی

ترکیب

(فا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (من) حرف جار مبنی بر سکون (هم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (نفس) جو ماقبل میں تحت نفی واقع ہونے کی وجہ سے عام ہوگیا اسی واسطے ضمیر جمع کا ارجاع درست ہے (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (شقی) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (سعید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَمّا) حرف

Marfat.com

(فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ) اور (وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ) سے اُس کی توضیح کر دی گئی کہ شقی کا حکم دخول دوزخ ہے اور سعید کا حکم دخول جنّت۔ اس میں بعض حصہ درمیان سے اور بعض حصہ آخر سے اختصاراً ذکر نہیں کیا گیا ورنہ یہ آیات بایں ترتیب نہیں۔ صرف اتنا حصہ ذکر کر دیا گیا ہے جو مقصود سے متعلق تھا۔ مصنّف علیہ الرحمۃ نے مبتدی طلبہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسی ایک معنی پر اکتفار فرمایا اور مناسب بھی یہی ہے کیونکہ تفصیل کے لئے اگلی کتابیں ہیں۔ **دوم**۔ چند چیزوں کو الگ الگ ذکر کرنا جیسے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا۔ اس میں مجملِ سابق کی تفصیل نہیں بلکہ مومن اور کافرین سے ہر ایک کے حال کا علٰحدہ علٰحدہ بیان ہے۔ اور (اَمَّا) استیناف کے لئے بھی آتا ہے جس کے معنی ہیں کلام ابتدائی کے اول لانا۔ جیسے وہ (اَمَّا) جس کو کتابوں اور وعظ کے خطبوں میں ذکر کرتے ہیں چنانچہ اسی نحو میر میں تھا (اَمَّا بَعْدُ) بہرکیف (اَمَّا) تفصیل کے لئے ہو یا استیناف کے لئے معنیٔ شرط اُس سے جُدا نہیں ہوتے اور اس کے جواب پر (فا) لازم ہوتی ہے اِلَّا نَادِرًا۔ جیسے ارشاد نبوی۔ اَمَّا مُوْسٰی کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ اِذْ یَنْحَدِرُ فِی الْوَادِیْ کہ اس میں (کَاَنِّیْ) پر (فا) نہیں جو جواب میں واقع ہے۔ **اوس** (لَوْ) اس پر دلالت کرتا ہے کہ جزا کا انتفار ہوا بوجہ انتفائے شرط کے جیسے آیت مذکورہ میں (لو) نے اس بات پر دلالت کی کہ اول کا انتفار یعنی تعدد آلہہ کا انتفائے معلوم سبب ہے ثانی کے انتفا یعنی فساد زمین و آسمان کے انتفائے معلوم کے لئے نفس الامر میں۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہوتے تو زمین و آسمان کا موجودہ نظام برباد ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا اور خُدا نہیں اس لئے زمین و آسمان کا موجودہ نظام برباد نہ ہوا (لَوْ) کا استعمال بایں معنی مشہور ہے۔ اور کبھی بایں معنی مستعمل ہوتا ہے کہ جزا لازم ہے شرط کے لئے اور جزا منتفی۔ اس سے استدلال کیا جاتا ہے شرط کے منتفی ہونے پر جیسے یہی آیت کریمہ۔ کہ جزا یعنی زمین و آسمان کا فساد لازم ہے شرط کے لئے یعنی تعدد آلہہ کے لئے۔ تو شرط ملزوم ہوئی۔ اور لازم منتفی ہے کہ زمین و آسمان فاسد نہیں ہیں تو ملزوم منتفی ہوا۔ یعنی تعدد آلہہ۔ کیونکہ لازم کا انتفا ملزوم کے انتفا پر دلالت کرتا ہے اور جب تعدد آلہہ منتفی ہوا تو توحید ثابت ہوئی۔ چونکہ اس لزوم کا اخبار

Marfat.com

شرط مبنی بر سکون برائے تفصیل مجبن کی شرط محذوف وجوبًا (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (شقوا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً۔ (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (النار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (اما) حرف شرط مبنی بر سکون جس کی شرط محذوف وجوبًا (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (سعدوا) فعل ماضی مجہول مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الجنۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ (لو) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ناقص مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ارض وسماء (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (متصرفۃٌ) مقدر کا (متصرفۃٌ)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کے اخبار میں کذب ممکن نہیں تو یہ لزوم قطعی ہوا۔ اور جب لزوم قطعی ہوا۔ تو آیت کریمہ توحید پر دلیل قطعی ہوگی۔ فاحفظہ۔ اور کبھی (لَوْ) کا استعمال جزا کا استمرار بیان کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ اُس وقت جزا کو لازم قرار دیتے ہیں اُس شرط کے لئے جو دو متنافی چیزوں میں سے بہ نسبت جزا بعید ہوتی ہے جیسے لَوْ اَهَنْتَنِیْ لَاَکْرَمْتُكَ۔ اگر تو میری اہانت کرتا تب بھی میں تیرا اکرام کرتا۔ مخاطب کی (اہانۃ) اور اُس کا (اکرام) دو متنافی چیزیں ہیں ان میں مخاطب کی (اہانۃ) بہ نسبت (اکرام) متکلم بعید ہے اور (اکرام) مخاطب قریب۔ متکلم نے اپنے (اکرام) کو مخاطب کی (اہانۃ) کے لئے لازم قرار دیا تو اُس کے (اکرام) کے لئے بدرجۂ اولیٰ لازم ہوا پس معنی یہ ہوئے کہ متکلم کا (اکرام) مستمر ہے۔ مخاطب (اہانۃ) کرے یا (اکرام) اسی قبیل سے ہے یہ حدیث۔ نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهِ کہ عدم عصیان عدم خوف کو لازم ہے تو خوف کو بدرجۂ اولیٰ لازم ہوا اب معنی یہ ہوئے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عدم عصیان مستمر ہے کہ اُن سے معصیت صادر نہیں ہوتی

ترکیب

(فا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (من) حرف جار مبنی بر سکون (هم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (نفس) جو ما تحمل میں تحت نفی واقع ہونے کی وجہ سے عام ہوگیا اسی واسطے ضمیر جمع کا ارجاع درست ہے (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (شقی) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (سعید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَمَّا) حرف

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (آلھۃ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (الا) بمعنی غیر مضاف مرفوع محلاً (اسم جلالت) مضاف الیہ مجرور تقدیراً ضمہ موجودہ (الا) کے اعراب محلی کو بیان کرنے کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مؤخر۔ فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لام) جوابیہ مبنی بر فتح (فسدتا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مونث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ارض وسما (تا) علامت تانیث مبنی بر سکون۔ فتحہ موجودہ حرکت مناسبت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (امّا) حرف شرط برائے تفصیل بمعنیٰ ثانی مبنی بر سکون۔ جس کی شرط محذوف وجوباً (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (اٰمنوا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (فیعلمون) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (اَنّ) حرف مشبہ بہ فعل مبنی بر فتح موصول حرفی (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مثلاً) جو ماقبل میں مذکور ہے (الحق) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون (رب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا (ثابتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل

Marfat.com

شرط مبنی بر سکون برائے تفصیل جس کی شرط محذوف وجوباً (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (شقوا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (النار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکورہ سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (امّا) حرف شرط مبنی بر سکون جس کی شرط محذوف وجوباً (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (سُعِدوا) فعل ماضی مجہول مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الجنة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکورہ سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔ (لو) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ناقص مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (هما) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ارض وسما (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (متصرفة) مقدر کا (متصرفة)

Marfat.com

صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ اسم (اَنَّ) اپنی خبر سے مل کر جملہ سمیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ منصوب محلاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (اَمَّا) حرف شرط مبنی بر سکون برائے تفصیل بمعنی ثانی جس کی شرط محذوف وجوباً (الذین) اسم موصول بر فتح (کفروا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کیلئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (یقولون) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (ما) اسمیہ برائے استفہام مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ذا) بمعنی (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (اراد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (ھا) ضمیر منصوب متصل محذوف مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (با) حرف جار مبنی بر کسر (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون ممیز (مَثَلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ موصول اپنے صلے سے مل کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر مقولہ۔ یا مراد اللفظ ہوکر مقولہ منصوب محلاً یا تقدیراً۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

Marfat.com

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (آلهة) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (الا) بمعنی (غیر) مضاف مرفوع محلاً (اسم جلالت) مضاف الیہ مجرور تقدیراً ضمہ موجودہ (الا) کے اعراب محلی کو بیان کرنے کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مؤخر۔ فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لام) جوابیہ مبنی بر فتح (فسدتا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ارض وسماء (تا) علامت تانیث مبنی بر سکون۔ فتحہ موجودہ حرکت مناسبت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (امّا) حرف شرط برائے تفصیل بمعنی ثانی مبنی بر سکون۔ جس کی شرط محذوف وجوباً (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (اٰمنوا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (فیعلمون) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (انّ) حرف مشبہ بہ فعل مبنی بر فتح موصول حرفی (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مثلاً) جو ماقبل میں مذکور ہے (الحق) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال (من) حرف جار مبنی بر سکون (رب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا (ثابتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل

Marfat.com

(اما) حرف شرط مبنی بر سکون اس کی شرط محذوف وجوباً (مولٰی) غیر منصرف مرفوع تقدیراً مبتدا (کَانَّ) حرف شبہ بفعل مبنی بر فتحہ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت برائے تحقیق (یا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون (انظر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (اذ) ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف (یحدر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الوادی) اسم منقوص مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً (کَانَّ) حرف مشبہ بفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزائے شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (نعم) فعل مدح مبنی بر فتح (العبد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً (صھیب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (لو) حرف شرط مبنی بر سکون (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یُحِبْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ فتحۂ موجودہ یا کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (صھیب) اور (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یَعْصِ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صھیب اور (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ اسم (اَنَّ) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (اَمّا) حرف شرط مبنی بر سکون برائے تفصیل بمعنی ثانی جس کی شرط محذوف جوابًا (الذین) اسم موصول بر فتح (کفروا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی سکون راجع بسوئے اسم موصول فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کیلئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (یقولون) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (ما) اسمیہ برائے استفہام مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ذا) بمعنی (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (اراد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (ھا) ضمیر منصوب متصل محذوف مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (با) حرف جار مبنی بر کسر (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون ممیز (مَثَلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ موصول اپنے صلے سے مل کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مقولہ۔ یا مراد اللفظ ہو کر مقولہ منصوب محلاً یا تقدیراً۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا

Marfat.com

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (لَوْ) حرف شرط مبنی بر سکون (اَهَنْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لام) جوابیہ مبنی بر فتح (اَکْرَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۴ تا ۲۴۶

تنبیہ

(مہر منیر ص۲۰۱) میں ہے (تنبیہ) حروف شرط میں سے اِنْ بھی ہے مگر مصنف نے اس کو چھوڑ دیا ہے جو تسامح پر مبنی ہے) اقول یہ غلط ہے اور آپ کی سمجھ کا قصور۔ مصنف علیہ الرحمہ یہاں پر حروف غیر عاملہ کو بیان فرما رہے ہیں اور (اِنْ) ہے عامل پھر اس کو کیوں بیان فرماتے اور (المصباح المنیر ص۱۵۵) میں ہے (ف حروف شرط میں اِنْ بھی داخل ہے لیکن وہ بعض صورتوں میں عامل بھی ہوتا ہے مگر مصنف نے یہاں اس کو ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ حرف شرط جب کہ شرط و جزا مضارع ہوں تو عامل ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (اِنْ) کو بعض صورتوں میں عامل کہنا درست نہیں کیونکہ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں عامل نہیں ہوتا حالانکہ وہ تمام صورتوں میں عامل ہوتا ہے۔ کبھی مُلْغٰی عَنِ الْعَمَلِ نہیں ہوتا جیسے حروف مشبہ بہ فعل مائے کافہ کے ملحق ہونے سے عامل نہیں رہتے (اِنْ) ایسا نہیں اس کو کوئی چیز عمل سے نہیں روکتی۔ ثانیاً اس لئے کہ یہ کہنا (جبکہ شرط و جزا مضارع ہوں تو عامل ہوتا ہے) درست نہیں کیونکہ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب شرط و جزا مضارع نہ ہوں تو عامل نہیں ہوتا۔ یہ غلط ہے اور نحو میر یاد نہ رہنے پر مبنی۔ مصنف علیہ الرحمہ حروف جازمہ کے بیان میں فرما چکے ہیں (اِنْ) برائے مستقبل است اگرچہ در ماضی رود چوں

Marfat.com

(اما) حرف شرط مبنی بر سکون اس کی شرط محذوف وجوباً (مولی) غیر منصرف مرفوع تقدیراً مبتدا (کانّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتحہ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت برائے تحقیق (یا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون (انظر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (اذ) ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف (یمشی) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الوادی) اسم منقوص مجرور تقدیراً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً (کانّ) حرف مشبہ بفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا (نعم) فعل مدح مبنی بر فتح (العبد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً (صھیب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے موخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (لو) حرف شرط مبنی بر سکون (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یخفْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ فتحہ موجودہ یا کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (صھیب) اور (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لم) حرف جازم مبنی بر سکون (یَعْصِ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صھیب اور (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت۔ فعل اپنے فاعل اور

Marfat.com

اِنْ ضَارَبْتَ ضَارَبْتُ و ایں جا جزم تقدیری بود زیرا کہ ماضی معرب نیست) کہیے اگر (اِنْ) غیر مضارع میں عامل نہیں ہوتا تو یہ جزم تقدیری کہاں سے آگیا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا حالِ طفلاں زبوں شدہ است

سیزدھم لولا و او موضوع است برائے انتفائے ثانی بسبب وجود اول

تیرھویں قسم لولا اور وہ وضع کیا گیا ہے انتفائے ثانی کے لئے بوجہ وجود اول

چوں لَوْ لَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

جیسے لولا علی لھلک عمر۔

(لَوْلَا) دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ نحوی دوسرے جملے کو جواب لولا کہتے ہیں۔ چونکہ یہ حرف شرط نہیں اس لئے پہلے جملے کو شرط نہیں کہتے۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دوسرے جملے کا مضمون پہلے جملے کے مضمون کے پائے جانے کے سبب سے منتفی ہوگیا جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ اس میں دوسرا جملہ (لَهَلَكَ عُمَرُ) ہے اس کا مضمون (هَلَاكُ عُمَرَ) اور پہلا جملہ (لَوْ لَا عَلِیٌّ) ہے جو اصل میں (لَوْ لَا عَلِیٌّ مَوْجُوْدٌ) تھا اس کا مضمون (وجودِ علی) ہوا۔ نظر برآں (لولا) نے اس پر دلالت کی کہ (هَلَاكِ عُمَرَ) منتفی ہوا بسبب (وجودِ علی) یہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک حاملہ عورت سے زنا صادر ہوا۔ بعد ثبوت شرعی آپ نے اُس کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا۔ مولائے مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد سنگسار کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے مذکورہ حکم سے رجوع کرکے فرمایا (لَوْ لَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ) علی کی وجہ سے عمر ہلاک نہ ہوا۔ یعنی مولائے مشکلکشا کی یاد دہانی نے دینی ہلاکت سے بچالیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلاف شرع حکم دینی ہلاکت ہے۔

ترکیب

(لولا) امتناعیہ مبنی برسکون (علی) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مبتدا جس کی خبر (مَوْجُوْدٌ) محذوف وجوباً۔ (موجود) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ

Marfat.com

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (لو) حرف شرط مبنی بر سکون (اھنت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لام) جوابیہ مبنی بر فتح (اکرمتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ ۲۴۴ تا ۲۴۶

(نہر منیر ۴۶) میں ہے (تنبیہ) حروف شرط میں سے اِنْ بھی ہے مگر مصنف نے اس کو چھوڑ دیا ہے جو تسامح پر مبنی ہے) اقول یہ غلط ہے اور آپ کی سمجھ کا قصور مصنف علیہ الرحمہ یہاں پر حروف غیر عاملہ کو بیان فرما رہے ہیں اور (اِنْ) ہے عامل پھر اس کو کیوں بیان فرماتے اور (المصباح المنیر ص۱۵۵) میں ہے (ف حروف شرط میں اِنْ بھی داخل ہے لیکن وہ بعض صورتوں میں عامل بھی ہوتا ہے مگر مصنف نے یہاں اس کو ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ حرف شرط جب کہ شرط و جزا مضارع ہوں تو عامل ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) یہ بدو وجہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ (اِنْ) کو بعض صورتوں میں عامل کہنا درست نہیں کیونکہ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں عامل نہیں ہوتا حالانکہ وہ تمام صورتوں میں عامل ہوتا ہے۔ کبھی مُلْغٰی عَنِ الْعَمَلِ نہیں ہوتا جیسے حروف مشبہ بہ فعل مائے کافہ کے ملحق ہونے سے عامل نہیں رہتے (اِنْ) ایسا نہیں اس کو کوئی چیز عمل سے نہیں روکتی۔ ثانیاً اس لئے کہ یہ کہنا (جبکہ شرط و جزا مضارع ہوں تو عامل ہوتا ہے) درست نہیں کیونکہ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب شرط و جزا مضارع نہ ہوں تو عامل نہیں ہوتا۔ یہ غلط ہے اور نحو میر یاد نہ رہنے پر مبنی۔ مصنف علیہ الرحمہ حروف جازمہ کے بیان میں فرما چکے ہیں (اِنْ) برائے مستقبل است اگرچہ در ماضی رود چوں

Marfat.com

واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لام) حرف تاکید مبنی بر فتح (ھلک) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (عمر) غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب لولا ہوا۔

تنبیہ ۲۴۷

(المصباح المنیر ص۱۵۶) میں اور (مہر منیر ص۱۴۶) میں ہے (قولہ لولا۔ یہ بھی حروف شرط میں سے ہے)

اقول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ تم بھی کوئی انسان ہو

تصنیفِ شرح اور تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

یہ غلط فاحش ہے ان فاضلان دیوبند کو علم نحو سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ اگر شرط کے اصطلاحی معنی جانتے تو ہرگز یہ نہ کہتے کہ (لولا) بھی حروف شرط سے ہے۔ بلکہ اتنی سمجھ بھی نہیں کہ اگر (لولا) حروف شرط سے ہوتا تو مصنف علیہ الرحمۃ حروف شرط میں بیان فرماتے جن کا تذکرہ کچھ دور نہیں گذرا بلکہ اس سے پہلے بلا فصل وہی مذکور ہیں۔ اس کو علیحدہ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لَقَدْ صَدَقَ مَا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الدَّیَابِنَةَ قَوْمٌ لَا یَعْقِلُوْنَ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہاردھم۔ لام مفتوحہ برائے تاکید چوں لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

چودھویں قسم لام مفتوحہ تاکید کے لئے جیسے لزید افضل من عمرو

ترکیب

(لام) حرف تاکید مبنی بر فتح (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً

Marfat.com

اِنْ ضَارَبْتُ ضَرَبْتُ و ایں جا جزم تقدیری بود زیرا کہ ماضی معرب نیست) کہے اگر (اِنْ) غیر مضارع میں عامل نہیں ہوتا تو یہ جزم تقدیری کہاں سے آگیا۔ سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی مُلّا حالِ طفلاں زبوں شدہ است

سیزدھم لولا واو موضوع است برائے انتفائے ثانی بسبب وجود اول

تیرھویں قسم لولا ۔ وہ وضع کیا گیا ہے انتفائے ثانی کے لئے بوجہ وجود اول

چوں لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

جیسے لولا علی لھلک عمر۔

(لَوْلَا) دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ نحوی دوسرے جملے کو جواب لولا کہتے ہیں۔ چونکہ یہ حرف شرط نہیں اس لئے پہلے جملے کو شرط نہیں کہتے۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دوسرے جملے کا مضمون پہلے جملے کے مضمون کے پائے جانے کے سبب سے منتفی ہو گیا جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ اس میں دوسرا جملہ (لَهَلَكَ عُمَرُ) ہے اس کا مضمون (ھلاکِ عمرؓ) اور پہلا جملہ (لَوْلَا عَلِیٌّ) ہے جو اصل میں (لَوْلَا عَلِیٌّ مَوْجُوْدٌ) تھا اس کا مضمون (وجود علی) ہوا۔ نظر برآں (لولا) نے اس پر دلالت کی کہ (ھلاکِ عمرؓ) منتفی ہوا بسبب (وجودِ علی) یہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک حاملہ عورت سے زنا صادر ہوا۔ بعد ثبوت شرعی آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا۔ مولائے مشکلکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد سنگسار کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے مذکورہ حکم سے رجوع کر کے فرمایا (لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ) علی کی وجہ سے عمر ہلاک نہ ہوا۔ یعنی مولائے مشکلکشا کی یاد دہانی نے دینی ہلاکت سے بچالیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلاف شرع حکم دینی ہلاکت ہے۔

ترکیب

(لولا) امتناعیہ مبنی بر سکون (علی) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مبتدا جس کی خبر (مَوْجُوْدٌ) محذوف وجوباً۔ (موجود) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ

Marfat.com

مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (عماد) مفرد منصرف صحیح مجرد لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک زید زیادہ فضیلت والا ہے عمرو سے۔

پانزدهم ما بمعنی مَا دَامَ چوں اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ۔

پندرھویں قسم ما بمعنی مادام جیسے اقوم ما جلس الامیر

(حروف مصدریہ) میں جس (ما) کا ذکر ہوا تھا اُس کی دو قسم ہیں۔ اول غیر زمانیہ جیسے وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ یہ اپنے مابعد سے مل کر بمعنی مصدر ہوتا ہے چنانچہ (بِمَا رَحُبَتْ) بمعنی (بِرُحْبِھَا) ہوا۔ **دوم** زمانیہ جیسے مثال مذکور میں۔ اس کو زمانیہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے پہلے (وقت) مضاف کو حذف کرکے اُس کے قائم مقام اس کو کر دیا گیا۔ تو قائم مقام ہونے کے اعتبار سے یہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے بخلاف اول کہ اُس سے پہلے (وقت) مضاف نہیں ہوتا تو وہ (وقت) کے قائم مقام نہ ہوا لہذا وہ زمانہ پر دلالت نہیں کرتا اسی لئے وہ غیر زمانیہ کہلاتا ہے۔ **سوال**۔ جب یہ وہی (ما) مصدری ہے جس کا ذکر حروف مصدریہ میں ہو چکا۔ تو اب دوبارہ ذکر کرنے سے تکرار لازم آئی ہے جو مناسب نہیں۔ **جواب**۔ جی نہیں اولاً ذکر غیر زمانیہ ہونے کے اعتبار سے ہے اور ثانیاً زمانیہ ہونے کے اعتبار سے۔ **سوال**۔ اس (ما) کو بمعنی (مادام) کہنے سے کیا مقصود اتنا فرمانا کافی تھا کہ (ما) بمعنی (وقت) **جواب** (مادام) میں یہی (مائے) مصدری ہے اور (دَامَ) فعل ناقص جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُس کی خبر کا ثبوت اسم کے لئے دائم ہے تو (ما) اپنے مابعد سے مل کر بمعنی (دوام) مذکور ہوا اور (ما) قائم مقام (وقت) تھا تو (مادام) کے معنی ہوئے (وقتِ دوامِ مذکور) یعنی ثبوت خبر برائے اسم کا کل وقت۔ تو مصنف علیہ الرحمۃ نے (بمعنی مادام) فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ یہ (ما) زمانیہ (کل وقت) کے معنی میں ہوتا ہے نہ (مطلقاً وقت) کے جو کل اور بعض دونوں کو شامل ہے۔ یہ بات (بمعنی وقت) کہنے سے حاصل نہیں ہوتی اسی واسطے (بمعنی وقت) نہیں فرمایا۔

Marfat.com

واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لام) حرف تاکید مبنی بر فتح (ھلک) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (عمر) غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب لولا ہوا۔

تنبیہ [۲۴۷]

(المصباح المنیر ص[۱۵۶]) میں اور (مہر منیر ص[۱۴۶]) میں ہے (قولہ لولا۔ یہ بھی حروف شرط میں سے ہے)

اقول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ تم بھی کوئی انسان ہو

تصنیفِ شرح اور تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

یہ غلط فاحش ہے ان فاضلان دیوبند کو علم نحو سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ اگر شرط کے اصطلاحی معنی جانتے تو ہرگز یہ نہ کہتے کہ (لولا) بھی حروف شرط سے ہے۔ بلکہ اتنی سمجھ بھی نہیں کہ اگر (لولا) حروف شرط سے ہوتا تو مصنف علیہ الرحمۃ حروف شرط میں بیان فرماتے جن کا تذکرہ کچھ دور نہیں گذرا بلکہ اس سے پہلے بلا فصل وہی مذکور ہیں۔ اس کو علیحدہ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لَقَدْ صَدَقَ مَا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الدَّیَابِنَۃَ قَوْمٌ لَا یَعْقِلُوْنَ سچ ہے

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہاردھم۔ لام مفتوحہ برائے تاکید چوں لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

چودھویں قسم لام مفتوحہ تاکید کے لئے جیسے لزید افضل من عمرو

ترکیب

(لام) حرف تاکید مبنی بر فتح (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً

Marfat.com

ترکیب

(اقوم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ما) موصول حرفی مبنی بر سکون (جلس) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (الامیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (وقت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف مقدر۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں کھڑا رہوں گا امیر کے بیٹھنے تک۔

تنبیہ ۲۴۸ تا ۲۵۰

(المصباح المنیر ص۵۱۱) میں ہے کہ (یہ ما فعل ناقص ما (ام کے ہم معنی ہوتا ہے) **اقول** یہ یہ غلط ہے اس لئے کہ (مادام) پورا فعل ناقص نہیں۔ کما سبق۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (یعنی ما دام فعل ناقص) نہیں فرمایا اور افعال ناقصہ میں پورا (مادام) ذکر فرمایا اس لئے کہ (دام) فعل ناقص بدون (ما) مصدریہ مستعمل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے (ما انفکّ) میں فعل ناقص فقط (انفک) ہے اور (ما) نافیہ۔ لیکن یہ فعل ناقص بغیر (ما) وغیرہ حرف نفی استعمال نہیں کیا جاتا اس لئے حرف نفی کے ساتھ ذکر فرمایا پھر (المصباح المنیر) میں اسی صفحہ پر اور (مہر منیر) میں ص۱۴۷ پر (ما) کی دو قسم اسمیہ اور حرفیہ بیان کرکے تحریر کیا کہ (پھر اسمیہ کی تین قسمیں ہیں موصولہ۔ موصوفہ۔ شرطیہ اور حرفیہ کی بھی تین قسمیں ہیں نافیہ۔ کافہ۔ اور ما بمعنی مادام) یہ دونوں حصر بھی غلط ہیں **اول** اس لئے کہ (ما) اسمیہ برائے استفہام بھی ہوتا ہے **جیسے** (وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى) ہیں۔ جس کو یہ دونوں **فاضل دیوبند** شروع کتاب میں بیان کر چکے ہیں کہ صیغۂ تعجب (ما احسنہ) میں (ما) بر مذہب امام فرا برائے استفہام ہے لیکن بات یہ ہے کہ (حافظہ نباشد) علاوہ استفہام اور معانی میں بھی آتا ہے جس کی تفصیل کافیہ وغیرہ میں دیکھی جائے۔ اس حصر کے بطلان پر یہی کافی ہے **دوم** اس لئے کہ (ما) حرفیہ مصدریہ

Marfat.com

مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (عمرد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیشک زید زیادہ فضیلت والا ہے عمرو سے۔

پانزدهم ما بمعنی مادام چوں اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ۔

پندرھویں قسم ما بمعنی مادام جیسے اقوم ما جلس الامیر

(حروف مصدریہ) میں جس (ما) کا ذکر ہوا تھا اُس کی دو قسم ہیں۔ اول غیر زمانیہ جیسے وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ یہ اپنے مابعد سے مل کر بمعنی مصدر ہوتا ہے چنانچہ (بما رحبت) بمعنی (برحبھا) ہوا۔ دوم زمانیہ جیسے مثال مذکور میں۔ اس کو زمانیہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے پہلے (وقت) مضاف کو حذف کرکے اُس کے قائم مقام اس کو کر دیا گیا۔ تو قائم مقام ہونے کے اعتبار سے یہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے بخلاف اول کہ اُس سے پہلے (وقت) مضاف نہیں ہوتا تو وہ (وقت) کے قائم مقام نہ ہوا لہٰذا وہ زمانہ پر دلالت نہیں کرتا اسی لئے وہ غیر زمانیہ کہلاتا ہے۔ **سوال**۔ جب یہ وہی (ما) مصدری ہے جس کا ذکر حروف مصدریہ میں ہو چکا۔ تو اب دوبارہ ذکر کرنے سے تکرار لازم آئی ہے جو مناسب نہیں۔ **جواب**۔ جی نہیں اولاً ذکر غیر زمانیہ ہونے کے اعتبار سے ہے اور ثانیاً زمانیہ ہونے کے اعتبار سے۔ **سوال**۔ اس (ما) کو بمعنی (مادام) کہنے سے کیا مقصود اتنا فرمانا کافی تھا کہ (ما) بمعنی (وقت) **جواب** (مادام) میں یہی (مائے) مصدری ہے اور (دَامَ) فعل ناقص جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُس کی خبر کا ثبوت اسم کے لئے دائم ہے تو (ما) اپنے مابعد سے مل کر بمعنی (دوام) مذکور رہا اور (ما) قائم مقام (وقت) تھا تو (مادام) کے معنی ہوئے (وقتِ دوامِ مذکور) یعنی ثبوت خبر برائے اسم کا کل وقت۔ تو مصنف علیہ الرحمۃ نے (بمعنی مادام) فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ یہ (ما) زمانیہ (کل وقت) کے معنی میں ہوتا ہے نہ (مطلقاً وقت) کے جو کل اور بعض دونوں کو شامل ہے۔ یہ بات (بمعنی وقت) کہنے سے حاصل نہیں ہوتی اسی واسطے (بمعنی وقت) نہیں فرمایا۔

Marfat.com

غیر زمانیہ بھی آتا ہے جس کی مثال ہیں فاضل دیوبند دوئم ص۱۴۱ پر (وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ) پیش کر چکے ہیں اور (ما) حرفیہ زائدہ بھی آتا ہے جس کا بیان حروف زیادت میں عنقریب گذر گیا جیسے (اَيْنَمَا) میں۔ ناظرین۔ یہ ہیں فاضلان دیوبند۔ جن کو تصنیف شرح ہے بے حد پسند۔ لیکن عقل سے ہیں عاری۔ اور علم سے ہیں خالی۔ جس کا مشاہدہ کر چکے ہیں مبتدی و عالی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا　　حال طفلاں زبوں شدہ است

شانزدهم۔ حروف عطف و آں دہ است واو و فا و ثُمَّ و حَتّٰی و

سولھویں قسم حروف عطف اور وہ دس ہیں واو اور فا اور ثم اور حتی اور

اِمَّا و اَوْ و اَمْ و لَا و بَلْ و لٰكِنْ۔

اما اور او اور ام اور لا اور بل اور لکن۔

(عطف) کے لغوی معنی ہیں (امالہ) یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا اور نحویوں کی اصطلاح میں معطوف کو مائل کرنا معطوف علیہ کی طرف اعراب و حکم وغیرہ میں) ان کے ماقبل کو معطوف علیہ کہتے ہیں اور مابعد کو معطوف یہ حروف باعتبار حصول حکم تین قسم پر ہیں اول وہ جن سے حکم معطوف اور معطوف علیہ دونوں کے لئے ثابت ہوتا ہے (واو) اور (فا) اور (ثم) اور (حتّٰی) ہیں جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو۔ اس میں حکم بھی دونوں کے لئے ثابت ہے اور جَاءَنِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو۔ اس میں بھی لیکن ترتیب کے ساتھ اور بلا وقفہ در جَاءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو اس میں بھی مگر ترتیب اور مہلت کیساتھ اور قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاۃُ اس میں بھی لیکن ترتیب اور مہلت کے ساتھ جو (ثم) میں معتبر مہلت سے قدرے کم ہوتی ہے۔ دوم وہ جن سے حکم دونوں میں سے کسی ایک معین کے لئے ثابت ہو جیسے (لا) اور (بل) اور (لکن) ہیں جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو کہ اس میں حکم بھی ایک معین کے لئے ثابت ہوا یعنی (زید) کے لئے اور جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو اس میں بھی یعنی عمرو کے لئے اور مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو اس میں بھی حکم بھی عمر کے واسطے ثابت ہوا۔ سوم وہ جن سے حکم دونوں میں سے ایک غیر معین کے لئے ثابت ہوتا ہے اور وہ (اَوْ) اور (اِمَّا) اور (ام) ہیں جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ

Marfat.com

ترکیب

• (اقوم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ما) موصول حرفی مبنی بر سکون (جلس) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (الامیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (وقت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف مقدر۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں کھڑا رہوں گا امیر کے بیٹھنے تک۔

۲۴۸تا۲۵۰

تنبیہ

(مصباح المنیر ص۱۵۱) میں ہے کہ (یہ ما فعل ناقص ما دام کے ہم معنی ہوتا ہے) اقول یہ غلط ہے اس لئے کہ (ما دام) پورا فعل ناقص نہیں۔ کما سبق۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (یعنی ما دام فعل ناقص) نہیں فرمایا اور افعال ناقصہ میں پورا (ما دام) ذکر فرمایا اس لئے کہ (دام) فعل ناقص بدون (ما) مصدریہ مستعمل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے (مَا انْفَكَّ) میں فعل ناقص فقط (انفك) ہے اور (ما) نافیہ۔ لیکن یہ فعل ناقص بغیر (ما) وغیرہ حرف نفی استعمال نہیں کیا جاتا اس لئے حرف نفی کے ساتھ ذکر فرمایا پھر (المصباح المنیر) میں اسی صفحہ پر اور (ابہم منیر) میں ص۲۷ پر (ما) کی دو قسم اسمیہ اور حرفیہ بیان کرکے تحریر کیا کہ (پھر اسمیہ کی تین قسمیں ہیں موصولہ۔ موصوفہ۔ شرطیہ اور حرفیہ کی بھی تین قسمیں ہیں نافیہ۔ کافہ۔ اور ما بمعنی ما دام) یہ دونوں حصر بھی غلط ہیں اول اس لئے کہ (ما) اسمیہ برائے استفہام بھی ہوتا ہے جیسے (وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى) ہیں۔ جس کو یہ دونوں فاضل دیوبند شروع کتاب میں بیان کر چکے ہیں کہ صیغہ تعجب (ما احسنہ) میں (ما) بر مذہب امام فرا برائے استفہام ہے لیکن بات یہ ہے کہ (حافظ نہ شد) علاوہ استفہام اور معانی میں بھی آتا ہے جس کی تفصیل کافیہ وغیرہ میں دیکھی جائے۔ اس حصر کے بطلان پر یہی کافی ہے دوم اس لئے کہ (ما) حرفیہ مصدریہ

Marfat.com

اَوْ عَمْرٌو۔ اس میں حکم بھی دونوں میں سے کسی ایک غیر معین کے لئے ہے اور جَاءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو۔ اس میں بھی کسی ایک غیر معین کے لئے۔ اور اَزَیْدًا رَاَیْتَ اَمْ عَمْرًا۔ اس میں بھی کسی ایک غیر معین کے لئے۔ مبتدی کے لئے اتنا کافی ہے تفصیل اگلی کتابوں میں آئے گی۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (زید) بترکیب معلوم معطوف علیہ (واو) زائدہ بر مذہب جمہور مبنی بر فتح (اما) حرف عطف مبنی بر سکون (عمرو) بترکیب معلوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ہمزہ) برائے استفہام مبنی بر فتح (زیدًا) بترکیب معلوم معطوف علیہ (اَم) حرف عطف مبنی بر سکون (عمرًا) بترکیب معلوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (رأیت) بترکیب معلوم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ باقیماندہ سابقہ مثالوں کی ترکیب یہاں تک پڑھنے کے بعد طلبہ خود کر سکتے ہیں۔

فائدہ۔ (واو) حرف عطف کا ترجمہ اردو میں حرف (اور) ہے جس کو اس طرح پڑھا جائے کہ (واو) ظاہر نہ ہو جیسے (خوش) میں ظاہر نہیں ہوتا۔ اور اگر (واو) ظاہر کر کے پڑھا جائے تو وہ حرف نہیں بلکہ اسم ہے بمعنی دیگر جس کو عربی میں (آخَر) کہتے ہیں۔ جیسے مندرجہ ذیل قطعہ بند شعر میں حرف عطف ہے۔

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور ... بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ... مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

تمام شد بتوفیقہ تعالیٰ وعونہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

Marfat.com

غیر زمانیہ بھی آتا ہے جس کی مثال میں فاضل دیوبند دوئم صلہ پر (وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ) پیش کر چکے ہیں اور (ما) حرفیہ زائد بھی آتا ہے جس کا بیان حروف زیادت میں عنقریب گذر گیا جیسے (اَيْنَمَا) میں۔ **ناظرین**۔ یہ ہیں فاضلان دیوبند۔ جن کو تصنیف شرح ہے بیحد پسند۔ لیکن عقل سے ہیں عاری۔ اور علم سے ہیں خالی۔ جس کا مشاہدہ کر چکے ہیں مبتدی و عالی۔ سچ ہے کہ ؎

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

شانزدھم۔ حروف عطف و آں دہ است واو و فا و ثُمَّ و حَتّٰی و اِمَّا و اَوْ و اَمْ و لَا و بَلْ و لٰكِنْ۔

سولھویں قسم حروف عطف اور وہ دس ہیں واو اور فا اور ثم اور حتی اور اما اور او اور ام اور لا اور بل اور لکن۔

(عطف) کے لغوی معنی ہیں (امالہ) یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا اور نحویوں کی اصطلاح میں (معطوف کو مائل کرنا معطوف علیہ کی طرف اعراب و حکم وغیرہ میں) ان کے ماقبل کو معطوف علیہ کہتے ہیں اور مابعد کو معطوف یہ حروف باعتبار حصول حکم تین قسم پر ہیں اول وہ جن سے حکم معطوف اور معطوف علیہ دونوں کے لئے ثابت ہوتا ہے یہ (واو) اور (فا) اور (ثم) اور (حتی) ہیں جیسے جَاءَنِیْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔ اس میں حکم بھی دونوں کے لئے ثابت ہے اور جَاءَنِیْ زَيْدٌ فَعَمْرٌو۔ اس میں بھی لیکن ترتیب کے ساتھ اور بلا تفسر اور جَاءَنِیْ زَيْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو اس میں بھی مگر ترتیب اور مہلت کیساتھ اور قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةُ اس میں بھی لیکن ترتیب اور مہلت کے ساتھ جو (ثم) میں معتبر مہلت سے قدرے کم ہوتی ہے۔ **دوم** وہ جن سے حکم دونوں میں سے کسی ایک معین کے لئے ثابت ہو یہ (لا) اور (بل) اور (لکن) ہیں جیسے جَاءَنِیْ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو۔ کہ اس میں حکم بھی ایک معین کے لئے ثابت ہوا یعنی (زید) کے لئے اور جَاءَنِیْ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو اس میں بھی یعنی عمرو کے لئے اور مَا جَاءَنِیْ زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو اس میں بھی حکم بھی عمر کے واسطے ثابت ہوا۔ **سوم**۔ وہ جن سے حکم دونوں میں سے ایک غیر معین کے لئے ثابت ہوتا ہے اور وہ (اَوْ) اور (اِمَّا) اور (اَمْ) ہیں جیسے جَاءَنِیْ زَيْدٌ

Marfat.com

چوں بحث مستثنیٰ در کتاب نحو میر نبود برائے افادہ طلاب افزودہ شد

چونکہ بحث مستثنیٰ کتاب نحو میر میں نہ تھی اس لئے فائدہ طلبہ کے واسطے بڑھائی گئی

بدانکہ مستثنیٰ لفظیست کہ مذکور باشد بعد اِلَّا و اخوات آں یعنی غیر و سوی
جان لو کہ مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو مذکور ہو اِلَّا اور اُس کے نظائر کے بعد یعنی غیر اور سوی

و حَاشَا و خَلَا و عَدَا و مَا خَلَا و مَا عَدَا و لَيْسَ و لَا يَكُوْنُ تاظاہر گردد کہ منسوب
اور حاشا اور خلا اور عدا اور ما خلا اور ما عدا اور لیس اور لا یکون کے بعد تاکہ ظاہر ہو کہ منسوب

نیست بسوئے مستثنیٰ آنچہ نسبت کردہ شدہ است بسوئے ماقبل وے و آں بر دو
نہیں ہے مستثنیٰ کی طرف وہ چیز جو نسبت کی گئی ہے اُس کے ماقبل کی طرف اور وہ دو

قسم است متصل و منقطع۔ متصل آں است کہ خارج کردہ شود از متعدد بلفظ اِلَّا
قسم پر ہے متصل اور منقطع۔ متصل وہ مستثنیٰ ہے جو خارج کیا گیا ہو متعدد سے لفظ اِلَّا

و اخوات وے مثل جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔ پس زید کہ در قوم داخل بود از حکم
اور اُس کے نظائر میں سے کسی کے ساتھ جیسے جاءنی القوم الا زیدًا پس زید جو قوم میں داخل تھا آمد کے حکم

مجی خارج کردہ شد و منقطع آں باشد کہ مذکور شود بعد اِلَّا و اخوات وے و
سے خارج کر دیا گیا اور منقطع وہ ہے جو مذکور ہو اِلَّا اور اُس کے نظائر میں سے

خارج کردہ نشود از متعدد بسبب آنکہ مستثنیٰ داخل نہ باشد در مستثنیٰ منہ چوں
کسی کے بعد اور خارج نہ کیا گیا ہو متعدد سے بایں سبب کہ مستثنیٰ داخل نہیں ہے مستثنیٰ منہ میں جیسے

جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حمار در قوم داخل نبود۔
جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حمار قوم میں داخل نہ تھا۔

سوال۔ مستثنیٰ کی تعریف میں (لفظ) کہا گیا ہے جو اسم۔ فعل۔ حرف سب کو شامل ہے تو کیا یہ تینوں مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ **جواب**۔ جی نہیں صرف اسم مستثنیٰ ہوتا ہے (لفظ) سے مراد (اسم) ہے بایں قرینہ کہ مستثنیٰ ہونا اسم کی علامت ہے اب تعریف یہ ہوئی کہ (مستثنیٰ) وہ اسم ہے جو (اِلَّا) اور اُس کے نظائر میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہوتا کہ

Marfat.com

اَوْ عَمْرٌو۔ اس میں حکم بھی دونوں میں سے کسی ایک غیر معین کے لئے ہے اور جَاءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو۔ اس میں بھی کسی ایک غیر معین کے لئے۔ اور اَزَیْدًا رَاَیْتَ اَمْ عَمْرًا۔ اس میں بھی کسی ایک غیر معین کے لئے۔ مبتدی کے لئے اتنا کافی ہے تفصیل اگلی کتابوں میں آئے گی۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (اما) حرف تردید مبنی بر سکون (زید) بترکیب معلوم معطوف علیہ (واو) زائدہ بر مذہب جمہور مبنی بر فتح (اما) حرف عطف مبنی بر سکون (عمرو) بترکیب معلوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ہمزہ) برائے استفہام مبنی بر فتح (زیدًا) بترکیب معلوم معطوف علیہ (اَم) حرف عطف مبنی بر سکون (عمرًا) بترکیب معلوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (رأیت) بترکیب معلوم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ باقیماندہ سابقہ مثالوں کی ترکیب یہاں تک پڑھنے کے بعد طلبہ خود کر سکتے ہیں

فائدہ۔ (واو) حرف عطف کا ترجمہ اردو میں حرفِ (اور) ہے جس کو اس طرح پڑھا جائے کہ (واو) ظاہر نہ ہو جیسے (خوش) میں ظاہر نہیں ہوتا۔ اور اگر (واو) ظاہر کرکے پڑھا جائے تو وہ حرف نہیں بلکہ اسم ہے بمعنی دیگر جس کو عربی میں (آخر) کہتے ہیں۔ جیسے مندرجہ ذیل قطعہ بند شعر میں حرف عطف ہے۔

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مُجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

تمام شد بتوفیقہ تعالیٰ وعونہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

Marfat.com

اس بات پر دلالت ہوسکے کہ اس کی جانب وہ چیز منسوب نہیں ہے جو اس کے ماقبل کی جانب منسوب کی گئی ہے (ماقبل) کو (مستثنیٰ منہ) کہتے ہیں اور اس سے بھی (اسم) مراد ہے کیونکہ (مستثنیٰ منہ) ہونا بھی علامت اسم ہے پھر مستثنیٰ کی دو قسم ہیں۔ اول متصل۔ وہ ایسا اسم ہے جس کو ایسے اسم سے خارج کیا گیا ہو جو کثیرین پر دلالت کرے جیسے جاءنی القوم الا زیدًا کہ اس میں (زیدًا) کو (القوم) سے خارج کیا گیا جو کثیرین پر دلالت کرتا ہے کہ (قوم) کثیر رجال کو کہتے ہیں۔ خارج کرنے سے مراد یہ کہ جو حکم (قوم) کا ہے یعنی (آمد) وہ اس کیلئے نہیں۔ دوم منقطع۔ وہ ایسا اسم ہے جس کو کثیرین پر دلالت کرنے والے اسم سے خارج نہ کیا گیا ہو جیسے جاءنی القوم الا حمارًا۔ کہ (حمار) قوم میں داخل نہیں۔ تو اخراج کیسے ہوسکتا ہے کہ اخراج تو دخول کے بعد ہوتا ہے۔ اور جب یہ قوم میں داخل نہیں تو قوم کا حکم یعنی (آمد) بھی اس کے لئے نہ ہوا۔ غرضکہ مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع ہونے کا دارومدار دخول اور عدم دخول پر ہے۔ اگر مستثنیٰ کا دخول بالیقین معلوم ہے تو مستثنیٰ متصل ہے اور اگر عدم دخول بالیقین معلوم ہے تو مستثنیٰ منقطع۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بجز زید (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (حمارًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مستثنیٰ منقطع۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بجز حمار۔

تنبیہ ۲۵۱

(المصباح المنیر ص۱۵۵) میں اور (مہر منیر ص۱۴۹) میں مستثنیٰ منہ کی تعریف بالفاظ مختلف بایں طور

Marfat.com

چوں بحث مستثنیٰ در کتاب نحومیر نبود برائے افادہ طلاب افزودہ شد

چونکہ بحث مستثنیٰ کتاب نحومیر میں نہ تھی اس لئے فائدہ طلبہ کے واسطے بڑھائی گئی

بدانکہ مستثنیٰ لفظیست کہ مذکور باشد بعد اِلَّا و اخوات آں یعنی غیر و سویٰ

جان تو کہ مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو مذکور ہو اِلَّا اور اس کے نظائر کے بعد یعنی غیر اور سویٰ

و حَاشَا و خَلَا و عَدَا و مَا خَلَا و مَا عَدَا و لَیْسَ و لَا یَکُوْنُ تا ظاہر گردد کہ منسوب

اور حاشا اور خلا اور عدا اور ما خلا اور ما عدا اور لیس اور لا یکون کے بعد تاکہ ظاہر ہو کہ منسوب

نیست بسوئے مستثنیٰ آنچہ نسبت کردہ شدہ است بسوئے ماقبل وے و آں بر دو

نہیں ہے مستثنیٰ کی طرف وہ چیز جو نسبت کی گئی ہے اس کے ماقبل کی طرف اور وہ دو

قسم است متصل و منقطع۔ متصل آں است کہ خارج کردہ شود از متعدد بلفظ اِلَّا

قسم پر ہے متصل اور منقطع۔ متصل وہ مستثنیٰ ہے جو خارج کیا گیا ہو متعدد سے لفظ اِلَّا

و اخوات وے مثل جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ پس زید کہ در قوم داخل بود از حکم

اور اس کے نظائر میں سے کسی کے ساتھ جیسے جاء نی القوم الا زیدا پس زید جو قوم میں داخل تھا آمد کے حکم

مجی خارج کردہ شد و منقطع آں باشد کہ مذکور شود بعد اِلَّا و اخوات وے و

سے خارج کر دیا گیا اور منقطع وہ ہے جو مذکور ہو اِلَّا اور اس کے نظائر میں سے

خارج کردہ نشود از متعدد بسبب آنکہ مستثنیٰ داخل نہ باشد در مستثنیٰ منہ چوں

کسی کے بعد اور خارج نہ کیا گیا ہو متعدد سے بایں سبب کہ مستثنیٰ داخل نہیں ہے مستثنیٰ منہ میں جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حمار در قوم داخل نبود۔

جاء نی القوم الا حمارا کہ حمار قوم میں داخل نہ تھا۔

سوال۔ مستثنیٰ کی تعریف میں (لفظ) کہا گیا ہے جو اسم۔ فعل۔ حرف سب کو شامل ہے تو کیا یہ تینوں مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ جواب۔ جی نہیں صرف اسم مستثنیٰ ہوتا ہے (لفظ) سے مراد (اسم) ہے بایں قرینہ کہ مستثنیٰ ہونا اسم کی علامت ہے اب تعریف یہ ہوئی کہ (مستثنیٰ) وہ اسم ہے جو (اِلَّا) اور اس کے نظائر میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہوتا کہ

Marfat.com

کی ہے کہ (جس عام حکم میں سے الگ کیا جاتا ہے اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ اقول یہ غلط ہے کہ اُس حکم عام کو مستثنیٰ منہ نہیں کہتے بلکہ اُس (متعدد) کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جس کی تفسیر ہم بیان کر چکے۔ سچ ہے کہ

بہ ہی مکتب و ہمی مُلّا حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ اعراب مستثنیٰ بر چہار قسم است اول آنکہ مستثنیٰ بعد اِلَّا در کلام

جان لو کہ اعراب مستثنیٰ چار قسم پر ہے اول یہ کہ مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام

موجب واقع شود پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا وکلام

موجب میں واقع ہو پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا جیسے جاءنی القوم اِلَّا زیدا اور کلام

موجب آنکہ در آں نفی ونہی واستفہام نباشد وہمچنیں در کلام غیر موجب اگر مستثنیٰ را

موجب اُس کلام کو کہتے ہیں جس میں نفی اور نہی اور استفہام نہ ہو اور ایسے ہی کلام غیر موجب میں اگر مستثنیٰ کو

بر مستثنیٰ منہ مقدم گردانند منصوب خوانند نحو مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ و مستثنیٰ

مستثنیٰ منہ پر مقدم کریں تو اس کو منصوب پڑھتے ہیں جیسے ماجاءنی الا زیداً احدٌ اور مستثنیٰ

منقطع ہمیشہ منصوب باشد و اگر مستثنیٰ بعد خَلَا وعَدَا واقع شود بر مذہب اکثر علماء

منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور اگر مستثنیٰ خلا ور عدا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے

منصوب باشد و بعد مَا خَلَا و مَا عَدَا و لَیْسَ و لَا یَکُوْنُ ہمیشہ منصوب باشد نحو

مذہب پر منصوب ہوتا ہے اور ماخلا اور ماعدا اور لیس اور لا یکون کے بعد ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے

جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا وعَدَا زَیْدًا الخ

جاءنی القوم خلا زیداً اور عدا زیداً آخر تک۔

(خَلَا اور عَدَا) کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے اکثر نحات کے نزدیک اور بعض نحویوں کے نزدیک مجرور ہوتا ہے کہ وہ استثنا میں بھی ان دونوں کو حرف جار قرار دیتے ہیں۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (بر مذہب اکثر علماء) فرمایا۔

ترکیب

(ما) حرف نفی مبنی بر سکون (جاءنی) بترکیب معلوم (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون

Marfat.com

اس بات پر دلالت ہوسکے کہ اس کی جانب وہ چیز منسوب نہیں ہے جو اس کے ماقبل کی جانب منسوب کی گئی ہے (ماقبل) کو (مستثنیٰ منہ) کہتے ہیں اور اس سے بھی (اسم) مراد ہے کیونکہ (مستثنیٰ منہ) ہونا بھی علامت اسم ہے پھر مستثنیٰ کی دو قسم ہیں۔ اول متصل۔ وہ ایسا اسم ہے جس کو ایسے اسم سے خارج کیا گیا ہو جو کثیرین پر دلالت کرلے جیسے جاءنی القوم الا زیدًا کہ اس میں (زیدًا) کو (القوم) سے خارج کیا گیا جو کثیرین پر دلالت کرتا ہے کہ (قوم) کثیر رجال کو کہتے ہیں۔ خارج کرنے سے مراد یہ کہ جو حکم (قوم) کا ہے یعنی (آمد) وہ اس کیلئے نہیں۔ دوم منقطع۔ وہ ایسا اسم ہے جس کو کثیرین پر دلالت کرنے والے اسم سے خارج نہ کیا گیا ہو جیسے جاءنی القوم الا حمارًا۔ کہ (حمار) قوم میں داخل نہیں۔ تو اخراج کیسے ہوسکتا ہے کہ اخراج تو دخول کے بعد ہوتا ہے۔ اور جب یہ قوم میں داخل نہیں تو قوم کا حکم یعنی (آمد) بھی اس کے لئے نہ ہوا۔ غرضکہ مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع ہونے کا دارمدار دخول اور عدم دخول پر ہے۔ اگر مستثنیٰ کا دخول بالیقین معلوم ہے تو مستثنیٰ متصل ہے اور اگر عدم دخول بالیقین معلوم ہے تو مستثنیٰ منقطع۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ میرے پاس قوم آئی بجز زید (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (حمارًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مستثنیٰ منقطع۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بجز حمار۔

تنبیہ ۲۵۱

(المصباح المنیر ص۱۵) میں اور (میر منیر ص۱۴۳) میں مستثنیٰ منہ کی تعریف بالفاظ مختلفہ

Marfat.com

(زیداً) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مقدم (احد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ مؤخر۔ مستثنیٰ منہ مؤخر اپنے مستثنیٰ مقدم سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کوئی نہیں آیا بجز زید (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم ذوالحال (خلا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بجز زید (عدا زیداً) اس میں (واو) کے بعد (جاءنی القوم) بقرینۂ سابق مقدر ہے۔ اور ترکیب حسب سابق (جاءنی) بترکیب سابق (ما) مصدری موصول حرفی مبنی برسکون (خلا زیداً) بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (ما) موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا (وقت) مضاف مقدر کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بغیر زید کے۔ اسی طرح (جاءنی القوم ماعدا زیداً) کی ترکیب ہوگی۔ اور (جاءنی القوم لا یکون زیداً) اور (جاءنی القوم لیس زیداً) میں (القوم) بترکیب سابق ذوالحال اور (لایکون زیداً) میں واقع دونوں فعل ناقص میں پوشیدہ ضمیر راجع بسوئے ذوالحال اسم۔ اور (زیداً) خبر۔ پھر جملہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ باقی معلوم۔

دوم آنکہ مستثنیٰ بعد الا در کلام غیر موجب واقع شود و مستثنیٰ منہ ہم مذکور باشد

دوسری قسم یہ کہ مستثنیٰ الا کے بعد غیر موجب کلام میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو

پس درآں دو وجہ روا است یکی آن کہ منصوب باشد برسبیل استثنا و دیگر

پس اُس میں دو وجہ درست ہیں ایک وجہ یہ کہ منصوب ہو بر طریق استثنا اور دوسری

آنکہ بدل باشد از ماقبل خویش چوں مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا وَ اِلَّا زَیْدٌ۔

وجہ یہ کہ بدل ہو اپنے ماقبل سے جیسے ماجاءنی احد الا زیداً اور الا زید۔

Marfat.com

کی ہے کہ جس عام حکم میں سے الگ کیا جاتا ہے اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ اقول یہ غلط ہے کہ اس حکم عام کو مستثنیٰ منہ نہیں کہتے بلکہ اُس (متعدد) کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جس کی تفسیر ہم بیان کر چکے۔ سچ ہے کہ

بہ بی مکتب و بی ملّا — حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ اعراب مستثنیٰ بر چہار قسم است اول آنکہ مستثنیٰ بعد اِلّا در کلام
جان لو کہ اعراب مستثنیٰ چار قسم پر ہے۔ اول یہ کہ مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام
موجب واقع شود پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا وکلام
موجب میں واقع ہو پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا جیسے جاءنی القوم الّا زیدا اور کلام
موجب آنکہ در آں نفی و نہی و استفہام نباشد و ہمچنیں در کلام غیر موجب اگر مستثنیٰ را
موجب اُس کلام کو کہتے ہیں جس میں نفی اور نہی اور استفہام نہ ہو اور ایسے ہی کلام غیر موجب میں اگر مستثنیٰ کو
بر مستثنیٰ منہ مقدم گردانند منصوب خوانند نحو مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ و مستثنیٰ
مستثنیٰ منہ پر مقدم کریں تو اس کو منصوب پڑھتے ہیں جیسے ما جاءنی الا زیداً احدٌ اور مستثنیٰ
منقطع ہمیشہ منصوب باشد و اگر مستثنیٰ بعد خلا و عدا واقع شود بر مذہب اکثر علماء
منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور اگر مستثنیٰ خلا اور عدا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے
منصوب باشد و بعد مَا خَلَا و مَا عَدَا و لَیْسَ و لَا یَکُوْنُ ہمیشہ منصوب باشد نحو
مذہب پر منصوب ہوتا ہے اور ماخلا اور ماعدا اور لیس اور لا یکون کے بعد ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے
جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا وعَدَا زَیْدًا الخ
جاءنی القوم خلا زیداً اور عدا زیداً آخر تک۔

(خَلَا اور عَدَا) کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے اکثر نحات کے نزدیک اور بعض نحویوں کے نزدیک مجرور ہوتا ہے کہ وہ استثنا میں بھی ان دونوں کو حرف جار قرار دیتے ہیں اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (بر مذہب اکثر علماء) فرمایا۔

ترکیب

(ما) حرف نفی مبنی بر سکون (جاءنی) بترکیب معلوم (۷۱) حرف استثنا مبنی بر سکون

ترکیب

(ما) حرف نفی مبنی بر سکون (جاءنی) بترکیب سابق (احد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زیداً) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کوئی نہیں آیا بجز زید (والا زید) اس میں (واو) کے بعد (ما جاءنی احد) بقرینۂ سابق مقدر ہے (ما جاءنی) بترکیب معلوم (احد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (الا) بترکیب سابق (زید) بترکیب سابق بدل البعض۔ مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوم آنکہ مستثنیٰ مفرغ باشد یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نباشد و در کلام غیر موجب

تیسری قسم یہ کہ مستثنیٰ مفرغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور غیر موجب کلام میں

واقع شود پس اعراب مستثنیٰ بالّا دریں صورت بحسب عوامل مختلف باشد نحو ما جاءنی الّا زیدٌ وما رأیتُ الّا زیداً وما مررتُ الّا بزیدٍ۔

واقع ہو پس مستثنیٰ بالّا کا اعراب اس صورت میں باعتبار مقتضائے عوامل مختلف ہوگا جیسے ماجاءنی الّا زید اور ما رایت الّا زیداً اور ما مررت الا بزید۔

باعتبار مقتضائے عوامل اعراب کے مختلف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر عامل کا مقتضی رفع ہے تو مستثنیٰ مفرغ مرفوع ہوگا۔ اور اگر مقتضی نصب ہے تو منصوب ہوگا اور اگر مقتضی جر ہے تو مجرور ہوگا جو کتاب میں مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

ترکیب

(ماجاءنی) بترکیب سابق (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ مفرغ ہو کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس نہیں آیا مگر زید (ما رایت) بترکیب معلوم (الا) بترکیب معلوم

Marfat.com

(زیداً) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مقدم (احد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ مؤخر۔ مستثنیٰ منہ مؤخر اپنے مستثنیٰ مقدم سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کوئی نہیں آیا بجز زید (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم ذوالحال (خلا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بجز زید (وعدا زیداً) اس میں (واو) کے بعد (جاءنی القوم) بقرینۂ سابق مقدر ہے۔ اور ترکیب حسب سابق (جاءنی) بترکیب سابق (ما) مصدری موصول حرفی مبنی بر سکون (خلا زیداً) بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (ما) موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا (وقت) مضاف مقدر کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بغیر زید کے۔ اسی طرح (جاءنی القوم ماعدا زیداً) کی ترکیب ہوگی۔ اور (جاءنی القوم لا یکون زیداً) اور (جاءنی القوم لیس زیداً) میں (القوم) بترکیب سابق ذوالحال اور (لایکون زیداً) میں واقع دونوں فعل ناقص میں پوشیدہ ضمیر راجع بسوئے ذوالحال اسم۔ اور (زیداً) خبر۔ پھر جملہ ہوکر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ باقی معلوم۔

دوم آنکہ مستثنیٰ بعد الا در کلام غیر موجب واقع شود و مستثنیٰ منہ ہم مذکور باشد

دوسری قسم یہ کہ مستثنیٰ الا کے بعد غیر موجب کلام میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو

پس در آں دو وجہ روا است یکی آن کہ منصوب باشد بر سبیل استثنا و دیگر

پس اس میں دو وجہ درست ہیں ایک وجہ یہ کہ منصوب ہو بر طریق استثنا اور دوسری

آنکہ بدل باشد از ماقبل خویش چوں مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا وَ اِلَّا زَیْدٌ۔

وجہ یہ کہ بدل ہو اپنے ماقبل سے جیسے ما جاءنی احد الا زیداً اور الا زید۔

Marfat.com

(زیداً) بترکیب معلوم مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے نہیں دیکھا مگر زید کو (ما مررت) بترکیب معلوم (الا) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (زید) بترکیب معلوم مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نہیں گذرا مگر زید کے پاس سے۔

تنبیہ ۲۵

(مہر منیر ص۱۵۱) میں (ما مررت الا بزید) کا ترجمہ کیا ہے (میں زید کے سوا کسی کے ساتھ نہیں گذرا) **اقول** یہ غلط ہے۔ شرح مایۃ عامل یاد نہ ہونے پر مبنی صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا۔ ایسے غلط ترجمے کر کے ان فاضل دیوبند نے طلبہ کو گمراہ کر ڈالا سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملاّ — حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم آنکہ مستثنیٰ بعد لفظ غیر و سوی و سواء واقع شود پس مستثنیٰ را مجرور خوانند و بعد حاشا بر مذہب اکثر نیز مجرور باشد و بعضی نصب ہم جائز داشتہ اند

چوتھی قسم یہ کہ مستثنیٰ لفظ غیر اور سوی اور سواء کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں اور بعد حاشا کے بھی مذہب اکثر نحات پر مجرور ہوتا ہے اور بعض نصب بھی جائز رکھتے ہیں

چوں جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ و سِوَى زَيْدٍ و سَوَاءَ زَيْدٍ و حَاشَا زَيْدٍ۔

جیسے جاءنی القوم غیر زید اور سوی زید اور سواء زید اور حاشا زید۔

یعنی (غیر) اور (سویٰ) اور (سواء) کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور (حاشا) کے بعد اکثر نحات کے نزدیک اس لئے کہ ان کے نزدیک یہ حرف جار ہے اور بعض نحویوں نے اس کے بعد نصب جائز رکھا ہے اس بنا پر کہ (حاشا) فعل ہے۔ اور (حاشا) کبھی اسم بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے حاشا للہ ہیں اس وقت بمعنی (تنزیہ) ہوتا ہے۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر) مفرد منصرف صحیح منصوب

Marfat.com

ترکیب

(ما) حرف نفی مبنی بر سکون (جاءنی) بترکیب سابق (احد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زیداً) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس کوئی نہیں آیا بجز زیداً اور (الا زید) اس میں (واؤ) کے بعد (ما جاءنی احد) بقرینہ سابق مقدر ہے (ما جاءنی) بترکیب معلوم (احد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (الا) بترکیب سابق (زید) بترکیب سابق بدل البعض۔ مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوم آنکہ مستثنیٰ مفرغ باشد یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نباشد و درکلام غیر موجب واقع شود پس اعراب مستثنیٰ بالا دریں صورت بحسب عوامل مختلف باشد نحو مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ وَمَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا وَمَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

تیسری قسم یہ کہ مستثنیٰ مفرغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور غیر موجب کلام میں واقع ہو پس مستثنیٰ بالا کا اعراب اس صورت میں باعتبار مقتضائے عوامل مختلف ہوگا جیسے ما جاءنی اِلّا زید اور ما رایت اِلّا زیداً اور ما مررت الا بزید۔

باعتبار مقتضائے عوامل اعراب کے مختلف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر عامل کا مقتضیٰ رفع ہے تو مستثنیٰ مفرغ مرفوع ہوگا۔ اور اگر مقتضیٰ نصب ہے تو منصوب ہوگا اور اگر مقتضیٰ جر ہے تو مجرور ہوگا جو کتاب میں مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

ترکیب

(ما جاءنی) بترکیب سابق (لا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ مفرغ ہوکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس نہیں آیا مگر زید (ما رایت) بترکیب معلوم (الا) بترکیب معلوم

Marfat.com

لفظاً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بجز زید (جاءنی) بترکیب معلوم۔ (القوم) بترکیب معلوم فاعل (سوی) اسم مقصور منصوب تقدیراً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی سوا زید کے۔ (جاءنی القوم) بترکیب معلوم (سواءَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہی (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) مستثنیٰ منہ (حاشا) جار مبنی بر سکون (زید) بترکیب معلوم مجرور لفظاً منصوب معنیً مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم ذوالحال (حاشا) بمعنی (جانب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہی (حاشا) بمعنی تنزیہ) اسم مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً۔ مبنی اس لئے کہ (حاشا) حرفی سے لفظاً اور معنیً مشابہت رکھتا ہے۔ لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے اور معنیً بایں طور کہ جس طرح (حاشا) حرفی اپنے مدخول سے حکم سابق کی نفی کرتا ہے اسی طرح یہ اپنے مدخول سے نقص کی نفی کرتا ہے (لام) حرف جار مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اللہ کے لئے

Marfat.com

(زیداً) بترکیب معلوم مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نے نہیں دیکھا مگر زید کو (ما مررت) بترکیب معلوم (الا) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (زید) بترکیب معلوم مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں نہیں گذرا مگر زید کے پاس سے۔

تنبیہ ۲۵

(مہر منیر صلہا) میں (ما مررت الا بزید) کا ترجمہ کیا ہے (میں زید کے سوا کسی کے ساتھ نہیں گذرا) **اقول** یہ غلط ہے۔ شرح مایۃ عامل یاد نہ ہونے پر مبنی صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا۔ ایسے غلط ترجمے کرکے ان فاضل دیوبند نے طلبہ کو گمراہ کر ڈالا سچ ہے کہ

بے ہمی مکتب و بے ہمی ملّا حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم آنکہ مستثنیٰ بعد لفظ غیر و سوی و سواء واقع شود پس مستثنیٰ را مجرور خوانند و بعد حاشا بر مذہب اکثر نیز مجرور باشد و بعضی نصب ہم جائز داشتہ اند چوں جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرُ زَیْدٍ وَسِوَی زَیْدٍ وَسِوَاءَ زَیْدٍ وَحَاشَا زَیْدٍ۔

چوتھی قسم یہ کہ مستثنیٰ لفظ غیر اور سوی اور سواء کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں اور بعد حاشا کے بھی مذہب اکثر نحات پر مجرور ہوتا ہے اور بعض نصب بھی جائز رکھتے ہیں جیسے جاءنی القوم غیر زید اور سوی زید اور سواء زید اور حاشا زید۔

یعنی (غیر) اور (سوی) اور (سواء) کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور (حاشا) کے بعد اکثر نحات کے نزدیک اس لئے کہ ان کے نزدیک یہ حرف جار ہے اور بعض نحویوں نے اس کے بعد نصب جائز رکھا ہے اس بنا پر کہ (حاشا) فعل ہے۔ اور (حاشا) کبھی اسم بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے حاشا اللہ میں اس وقت بمعنی (تنزیہ) ہوتا ہے۔

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر) مفرد منصرف صحیح منصوب

Marfat.com

پاک ہے نقص سے۔

بدانکہ اعراب لفظ غَیْر مثل اعراب مستثنیٰ بِاِلَّا باشد در جمیع صورتہائے مذکورہ

جان لو کہ لفظ غَیْر کا اعراب مستثنیٰ باِلّا کے مثل ہوتا ہے تمام مذکورہ صورتوں میں

چنانکہ گوئی جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرَ حِمَارٍ وَمَا جَاءَنِیْ غَیْرَ زَیْدٍ الْقَوْمُ

چنانچہ یوں کہوگے جاءنی القوم غیر زید اور غیر حمار اور ماجاء نی غیر زید القوم

وَمَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرُ زَیْدٍ وَمَا جَاءَنِیْ غَیْرُ زَیْدٍ وَمَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ وَمَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ

اور ماجاءنی احد غیر زید اور غیرُ زید اور ماجاءنی غیر زیدٍ اور مارایت غیر زید اور مامررت بغیر زید۔

(جاءنی القوم غیر زید) یہ مثال مستثنیٰ متصل کی ہے جو کلام موجب میں واقع ہو۔ یہ مستثنیٰ چونکہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے لہٰذا اس کا اعراب (نصب) لفظ (غیر) پر آیا اور (وغیر حمار) بتقدیر (جاءنی القوم) ہے۔ یہ مثال مستثنیٰ منقطع کی ہے۔ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور (ماجاءنی غیر زید القوم) یہ مثال اُس مستثنیٰ کی ہے جو کلام غیر موجب میں مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو اور (ماجاءنی احد غیر زید) یہ مثال اُس مستثنیٰ کی ہے جو کلام غیر موجب میں واقع ہو اور بر طریق استثنا منصوب اور (غیر زید) بتقدیر (ماجاءنی القوم) یہ مثال اُس مستثنیٰ کی جو کلام غیر موجب میں بر بنائے بدل مرفوع ہے اور (ماجاءنی غیر زید) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ کی جو مرفوع ہے اور (مارایت غیر زید) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ منصوب کی اور (مامررت بغیر زید) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ مجرور کی

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ متصل۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے

Marfat.com

لفظاً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ متصل
مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی بجز زید (جاء نی) بترکیب معلوم۔ (القوم) بترکیب معلوم فاعل
(سوی) اسم مقصور منصوب تقدیراً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس قوم آئی سوا زید کے۔ (جاء نی القوم) بترکیب معلوم
(سواءَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہی (جاء نی) بترکیب معلوم (القوم) مستثنیٰ منہ (حاشا) جار
مبنی بر سکون (زید) بترکیب معلوم مجرور لفظاً منصوب معنیً مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ
سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (جاء نی) بترکیب
معلوم (القوم) بترکیب معلوم ذوالحال (حاشا) بمعنی (جانبَ) فعل ماضی معروف مبنی
بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً
مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (زیداً) بترکیب معلوم مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے
فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہی (حاشا) بمعنی (تنزیہ) اسم
مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً۔ مبنی اس لئے کہ (حاشا) حرفی سے لفظاً اور معنیً مشابہت
رکھتا ہے۔ لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے اور معنیً بایں طور کہ جس طرح (حاشا) حرفی اپنے مدخول
سے حکم سابق کی نفی کرتا ہے اسی طرح یہ اپنے مدخول سے نقص کی نفی کرتا ہے (لام) حرف
جار مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ثابت
مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے
فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اللہ کے لئے

Marfat.com

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر) بترکیب معلوم مضاف (حمار) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ منقطع۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ماجاءنی) بترکیب معلوم (غیر زید) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مقدم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ مؤخر۔ مستثنیٰ منہ مؤخر اپنے مستثنیٰ مقدم سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ماجاءنی) بترکیب معلوم (احد) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر زید) بترکیب معلوم مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (غیرُ زید) بتقدیر (ماجاءنی احد (ماجاءنی) بترکیب معلوم (احد) بترکیب معلوم مبدل منہ (غیر زید) بترکیب معلوم مرفوع بدل البعض مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ماجاءنی) بترکیب معلوم (غیر زید) بترکیب معلوم مرفوع فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ما رایت) بترکیب معلوم (غیر زید) بترکیب معلوم منصوب۔ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ما مررت) بترکیب معلوم (بغیر زید) بترکیب معلوم ظرف لغو فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بدانکہ لفظ غَیر موضوع است برائے صفت وگاہ برائے استثنا آید چنانکہ

جان لو کہ لفظ غیر وضع کیا گیا ہے صفت کے واسطے اور کبھی استثنا کے لئے آتا ہے جیسے

اِلّا برائے استثنا موضوع است وگاہ در صفت مستعمل شود (چوں) قولہ تعالیٰ

اِلّا استثنا کے لئے وضع کیا گیا ہے اور کبھی صفت میں مستعمل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَیرُ اللّٰہ و ہمچنیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

لو کان فیہما آلھۃ الا اللہ لفسدتا یعنی غیر اللہ اور اسی طرح لا الہ الا اللہ۔

اقول (لفظ غیر) اسم ہے جو مشتقات سے نہیں لیکن اس میں وصفی معنی پائے جاتے ہیں وہ یہ کہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کے مغایر ہے اسی واسطے

Marfat.com

بائی ہے نقص ہے۔

بدانکہ اعراب لفظ غیر مثل اعراب مستثنیٰ بالا باشد در جمیع صورتہائے مذکورہ

جان لو کہ لفظ غیر کا اعراب مستثنیٰ بالا کے مثل ہوتا ہے تمام مذکورہ صورتوں میں

چنانکہ گوئی جاءنی القومُ غیرَ زیدٍ و غیرَ حمارٍ و ماجاءنی غیرُ زیدٍ القومُ

چنانچہ یوں کہو گے جاءنی القوم غیر زید اور غیر حمار اور ما جاءنی غیرُ زید القوم

و ماجاءنی احدٌ غیرَ زیدٍ وغیرُ زیدٍ و ماجاءنی غیرُ زیدٍ و ما رأیتُ

اور ماجاءنی احد غیر زید اور غیرُ زید اور ماجاءنی غیر زید اور ما رایت

غیرَ زیدٍ و ما مررتُ بغیرِ زیدٍ

غیر زید اور ما مررت بغیر زید۔

(جاءنی القومُ غیرَ زیدٍ) یہ مثال مستثنیٰ متصل کی ہے جو کلام موجب میں واقع ہو۔ یہ مستثنیٰ چونکہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے لہٰذا اس کا اعراب (نصب) لفظ (غیر) پر آیا اور (وغیر حمار) بتقدیر (جاءنی القوم) ہے۔ یہ مثال مستثنیٰ منقطع کی ہے۔ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور (ماجاءنی غیر زید القوم) یہ مثال اُس مستثنیٰ کی ہے جو کلام غیر موجب میں مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو اور (ماجاءنی احد غیر زید) یہ مثال اُس مستثنیٰ کی ہے جو کلام غیر موجب میں واقع ہو اور بر طریق استثنا منصوب اور (غیر زید) بتقدیر (ماجاءنی القوم) یہ مثال اُس مستثنیٰ کی جو کلام غیر موجب میں بر بنائے بدل مرفوع ہے اور (ماجاءنی غیر زید) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ کی جو مرفوع ہے اور (ما رایت غیر زید) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ منصوب کی اور (ما مررت بغیر زید) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ مجرور کی

ترکیب

(جاءنی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (زید) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے

Marfat.com

علماء نحو اس کو صفت کہتے ہیں (غیر) بمعنی (اِلَّا) کی مثالیں گذر گئیں اور (اِلَّا) برائے استثنا کی بھی اور (غیر) برائے صفت کی مثال یہ ہے جَاءَنِی رَجُلٌ غَیْرُ زَیْدٍ اس میں (غیر زید) صفت ہے (رجل) کی۔ اور (غیر) واحد۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث سب کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ اس میں جمع اور مؤنث کی صفت واقع ہے۔ اور (اِلَّا) بمعنی (غیر) مذکورہ آیت کریمہ میں ہے کیونکہ اس میں (اِلَّا) کا برائے استثنا ہونا درست نہیں جس کی تفصیل بشیر الناجیہ شرح الکافیہ میں ملاحظہ کی جائے لیکن (لا الٰہ الا اللہ) میں بمعنی (غیر) نہیں۔ یہ بحث مستثنیٰ اضافہ کنندہ بزرگ کی لغزش ہے اور یہ لغزش انھیں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دیگر ارباب تصنیف سے بھی صادر ہوئی ہے۔ وجہ یہ کہ (لا الٰہ الا اللہ) کے کلمہ توحید ہونے پر اجماع ہے چنانچہ تلویح صفحہ ۵۵ میں ہے (قَوْلُنَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃُ تَوْحِیْدٍ اِجْمَاعًا) اور توحید کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے وجود کا بیان اور دیگر آلہہ کے وجود کی نفی۔ چنانچہ صفحہ مذکورہ پر ہے (اَلتَّوْحِیْدُ بَیَانُ وُجُوْدِہٖ وَنَفْیُ اِلٰہٍ غَیْرِہٖ) اور اس کلمہ توحید کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا الہہ سے وجود کی نفی۔ نہ اللہ تعالیٰ کے مغایر ہونے کی نفی ہر الٰہ سے۔ چنانچہ اسی صفحہ پر ہے (اَلْمَعْنٰی نَفْیُ الْوُجُوْدِ عَنْ اٰلِھَۃٍ سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی لَا عَلٰی نَفْیِ مُغَایَرَۃِ اللّٰہِ عَنْ کُلِّ اِلٰہٍ) نظر بر آں اگر کلمہ توحید میں (اِلَّا) بمعنی (غیر) لیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے مغایر ہونے کی نفی ہوگی ہر الٰہ سے جو اجماع کے خلاف ہے اور جو اجماع کے خلاف ہو وہ باطل ہے لہٰذا کلمہ توحید میں (الا) کو بمعنی (غیر) لینا باطل ہوا۔ اور برائے استثنا ہونا متعین۔ کہ اسی تقدیر پر اجماعی معنی حاصل ہوتے ہیں۔

ترکیب

آیت کریمہ کی ترکیب گذر گئی۔ کلمہ طیبہ کی یوں ہوگی (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (الٰہ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید مبدل منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بدل البعض۔

Marfat.com

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (جاء نی) بترکیب معلوم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر) بترکیب معلوم مضاف (حمار) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ منقطع۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ماجاء نی) بترکیب معلوم (غیر زید) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مقدم (القوم) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ مؤخر۔ مستثنیٰ منہ مؤخر اپنے مستثنیٰ مقدم سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ماجاء نی) بترکیب معلوم (احد) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر زید) بترکیب معلوم مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (غیرُ زید) بتقدیر (ماجاء نی احد (ماجاء نی) بترکیب معلوم (احد) بترکیب معلوم مبدل منہ (غیر زید) بترکیب معلوم مرفوع بدل البعض مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ماجاء نی) بترکیب معلوم (غیر زید) بترکیب معلوم مرفوع فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ما رایت) بترکیب معلوم (غیر زید) بترکیب معلوم منصوب۔ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ما مررت) بترکیب معلوم (غیر زید) بترکیب معلوم ظرف لغو فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بدانکہ لفظ غیر موضوع است برائے صفت وگاہ برائے استثنا آید چنانکہ

جان لو کہ لفظ غیر وضع کیا گیا ہے صفت کے واسطے اور کبھی استثنا کے لئے آتا ہے جیسے

اِلّا برائے استثنا موضوع است وگاہ در صفت مستعمل شود (چوں) قولہ تعالیٰ

اِلّا استثنا کے لئے وضع کیا گیا ہے اور کبھی صفت میں مستعمل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول

لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا یعنی غیر اللہ وہمچنیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا یعنی غیر اللہ اور اسی طرح لا الہ الا اللہ۔

اقول (لفظ غیر) اسم ہے جو مشتقات سے نہیں لیکن اس میں وصفی معنی پائے جاتے ہیں وہ یہ کہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کے مغایر ہے اسی واسطے

Marfat.com

مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر اسم (موجود) مقدر، مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول۔ صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (الہ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر (لا) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی موجود نہیں (جاءنی) ترکیب معلوم (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (غیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زید) ترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید کے مغایر ایک مرد آیا۔

تنبیہ ۲۵۳ تا ۲۶۰

(مہر منیر ص۱۵۲) میں (جاءنی رجل غیر زید) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جو زید کے سوا تھا) **اقول** یہ ترجمہ بدو وجہ غلط ہے۔ **اولاً** اس لئے کہ (رجل) کا ترجمہ (شخص) نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ (رجل) اور (غیر زید) موصوف وصفت ہیں اور ان میں نسبت ناقصہ ہوتی ہے اور (تھا) ترجمہ نسبت تامہ کا ہے نہ ناقصہ کا۔ اور (المصباح المنیر ص۱۶۲) میں ہے کہ (غیر دراصل صفت مشبہ ہے بروزن خیر) یہ بھی غلط ہے کہ (غیر) صفت مشبہ نہیں کیونکہ صفت مشبہ از قبیل مشتقات ہے جس کے لئے مشتق منہ ضروری۔ اور مشتق منہ ہے نہیں کیونکہ (غار بغیر) کا مصدر (غیراً) بمعنی (مغایرۃ) نہیں آتا۔ اور (غیر) بمعنی (مغایر) ہے تو پھر یہ صفت مشبہ کیسے ہوگیا (خیر) کے وزن پر ہونے سے یہ ضروری نہیں کہ صفت مشبہ ہو جائے ورنہ یہ مثل صادق آجائے گی کہ (جتنے کالے سب میرے باپ کے سالے) پھر ص۱۶۳ پر آیت مذکورہ میں (الّا) کے بمعنی (غیر) ہونے پر یہ شبہ ذکر فرمایا کہ (الّا) کے بمعنی (غیر) ہونے پر موصوف اور صفت میں مطابقت حاصل نہ ہوگی کہ (آلھۃ) موصوف مؤنث ہے اور (غیر) مذکر۔ پھر اس شبہہ کا جواب بایں طور ارقام فرماتے ہیں (جواب آلھۃ میں جو ت یہاں پر موجود ہے وہ تانیث

Marfat.com

علماء نحو اس کو صفت کہتے ہیں (غیر) بمعنی (اِلَّا) کی مثالیں گذر گئیں اور (اِلَّا) برائے استثنا کی بھی اور (غیر) برائے صفت کی مثال یہ ہے جَاءَنِیْ رَجُلٌ غَیْرُ زَیْدٍ اس میں (غیر زید) صفت ہے (رجل) کی۔ اور (غیر) واحد۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث سب کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ اس میں جمع اور مؤنث کی صفت واقع ہے۔ اور (اِلَّا) بمعنی (غیر) مذکورہ آیت کریمہ میں ہے کیونکہ اس میں (اِلَّا) کا برائے استثنا ہونا درست نہیں جس کی تفصیل بشیر الناجیہ شرح الکافیہ میں ملاحظہ کی جائے لیکن (لا الٰہ الا اللہ) میں بمعنی (غیر) نہیں۔ یہ بحث مستثنیٰ اضافہ کنندہ بزرگ کی لغزش ہے اور یہ لغزش انھیں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دیگر ارباب تصنیف سے بھی صادر ہوئی ہے۔ وجہ یہ کہ (لا الٰہ الا اللہ) کے کلمہ توحید ہونے پر اجماع ہے چنانچہ توضیح ص۴۵ میں ہے (قَوْلُنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَلِمَةُ تَوْحِیْدٍ اِجْمَاعًا) اور توحید کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے وجود کا بیان اور دیگر آلہہ کے وجود کی نفی۔ چنانچہ صفحہ مذکورہ پر ہے (اَلتَّوْحِیْدُ بَیَانُ وُجُوْدِهٖ وَنَفْیُ اِلٰهٍ غَیْرِهٖ) دراصل کلمہ توحید کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا آلہہ سے وجود کی نفی۔ نہ اللہ تعالیٰ کے مغایر ہونے کی نفی ہر الٰہ سے۔ چنانچہ اسی صفحہ پر ہے (اَلْمَعْنٰی نَفْیُ الْوُجُوْدِ عَنْ اٰلِهَةٍ سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی لَا عَلٰی نَفْیِ مُغَایَرَةِ اللّٰهِ عَنْ کُلِّ اِلٰهٍ) نظر برآں اگر کلمہ توحید میں (اِلَّا) بمعنی (غیر) لیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے مغایر ہونے کی نفی ہوگی ہر الٰہ سے جو اجماع کے خلاف ہے اور جو اجماع کے خلاف ہو وہ باطل ہے لہٰذا کلمۂ توحید میں (اِلَّا) کو بمعنی (غیر) لینا باطل ہوا۔ اور برائے استثنا ہونا متعین۔ کہ اسی تقدیر پر اجماعی معنی حاصل ہوتے ہیں۔

ترکیب

آیت کریمہ کی ترکیب گذر گئی۔ کلمہ طیبہ کی یوں ہوگی (لا) برائے نفی جنس مبنی برسکون (اِلٰہ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید مبدل منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی برسکون (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بدل البعض۔

Marfat.com

کے لئے نہیں ہے بلکہ آلھۃ فاعلۃ کے وزن پر صیغہ جمع ہے) یہ بچہار وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (آلھۃ) کی (تا) سے تانیث کی نفی کرنا ان فاضل دیوبند کے سوا کسی سلیم العقل سے متصور نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ (آلھۃ) کو (فاعلۃ) کے وزن پر کہنا ایسے ہی شخص کی بات ہو سکتی ہے جس کا دماغی توازن صحیح نہ ہو۔ کیونکہ یہ بروزن (فاعلۃ) نہیں بلکہ بروزن (أفعِلَۃ) ہے جمع قلت۔ ثالثاً اس لئے کہ (فاعلۃ) جمع کا وزن نہیں تو اس وزن پر ہونے سے لفظ (آلھۃ) جمع کیسے ہو جائے گا۔ رابعاً۔ اس لئے کہ جمع ہونے سے (آلھۃ) کا مذکر ہونا کیسے لازم آیا حتی کہ صفت کے ساتھ تذکیر میں مطابقت ہو جائے۔ کیا جمع تکسیر مذکر ہوا کرتی ہے۔ ان دونوں نا ضلان دیوبند کی شروح بسم اللہ کے ترجمہ سے لے کر یہاں تک ہمچو قسم اغلاط سے لبریز ہیں جن سے عربی مدارس کے طلبہ گمراہ ہو گئے۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی مُلّا ۔۔۔ حال طفلاں زبوں شدہ است

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْمُجْتَبٰی

تمام شد بتوفیقہ تعالیٰ وعونہ

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

۱۴ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء یوم چہار شنبہ

Marfat.com

مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر اسم موجود، مفرد مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول۔ صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (آلہ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر (لا) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی موجود نہیں (جاءنی ترکیب معلوم (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (غیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زید) ترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میرے پاس زید کے مغایر ایک مرد آیا۔

تنبیہ ۲۵۲ تا ۲۶۰

(مہر نمبر ۱۵۲) میں (جاءنی رجل غیر زید) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جو زید کے سوا تھا) **اقول** یہ ترجمہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (رجل) کا ترجمہ (شخص) نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ (رجل) اور (غیر زید) موصوف وصفت ہیں اور ان میں نسبت ناقصہ ہوتی ہے اور (تھا) ترجمہ نسبت تامہ کا ہے نہ ناقصہ کا۔ اور (المصباح المنیر ص۱۶۲) میں ہے کہ (غیر دراصل صفت مشبہ ہے بروزن خیر) یہ بھی غلط ہے کہ (غیر) صفت مشبہ نہیں کیونکہ صفت مشبہ از قبیل مشتقات ہے جس کے لئے مشتق منہ ضروری۔ اور مشتق منہ ہے نہیں کیونکہ (غار یغیر) کا مصدر (غیراً) بمعنی (مغایرۃ) نہیں آتا۔ اور (غیر) بمعنی (مغایر) ہے تو پھر یہ صفت مشبہ کیسے ہوگیا (خیر) کے وزن پر ہونے سے یہ ضروری نہیں کہ صفت مشبہ ہوجائے ورنہ یہ مثل صادق آجائے گی (جتنے کالے سب میرے باپ کے سالے) پھر ص۱۶۳ پر آیت مذکورہ میں (إلّا) کے بمعنی (غیر) ہونے پر یہ شبہ ذکر فرمایا کہ (إلّا) کے بمعنی (غیر) ہونے پر موصوف اور صفت میں مطابقت حاصل نہ ہوگی کہ (آلھۃ) موصوف مونث ہے اور (غیر) مذکر۔ پھر اس شبہ کا جواب بایں طور ارقام فرماتے ہیں (جواب آلھۃ میں جو ت یہاں پر موجود ہے وہ تانیث

Marfat.com

Marfat.com

کے لئے نہیں ہے بلکہ آلہۃ فاعلۃ کے وزن پر صیغہ جمع ہے) یہ بر چہار وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (آلہۃ) کی (تا) سے تانیث کی نفی کرنا ان فاضل دیوبند کے سوا کسی سلیم العقل سے متصور نہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ (آلہۃ) کو (فاعلۃ) کے وزن پر کہنا ایسے ہی شخص کی بات ہو سکتی ہے جس کا دماغی توازن صحیح نہ ہو۔ کیونکہ یہ بروزن (فاعلۃ) نہیں بلکہ بروزن (أفعلۃ) ہے جمع قلت۔ ثالثاً اس لئے کہ (فاعلہ) جمع کا وزن نہیں تو اس وزن پر ہونے سے لفظ (آلہۃ) جمع کیسے ہو جائے گا۔ رابعاً۔ اس لئے کہ جمع ہونے سے (آلہۃ) کا مذکر ہونا کیسے لازم آیا حتیٰ کہ صفت کے ساتھ تذکیر میں مطابقت ہو جائے۔ کیا جمع تکسیر مذکر ہوا کرتی ہے۔ ان دونوں ناضلان دیوبند کی شروح بسم اللہ کے ترجمہ سے لے کر یہاں تک ہمچو قسم اغلاط سے لبریز ہیں جن سے عربی مدارس کے طلبہ گمراہ ہو گئے۔ سچ ہے کہ:

بہ ہمی مکتب و ہمی ملاّ حال طفلاں زبوں شدہ است

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُجْتَبٰى

تمام شد بتوفیقہٖ تعالیٰ وعونہ

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ

۱۴ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء یوم چہار شنبہ

Marfat.com

Marfat.com

علما ○ طلبا ○ مدرسین حضرات کے لئے

خوشخبری

اردو میں نحو میر کی معرکۃ الآراء شرح

البشیر ○ شرح نحو میر

مصنف ... علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی ... قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی مد ظلہ

دیگر اہم مطبوعات

بشیر القاری شرح صحیح بخاری

مصنف محدث ... علامہ ... سید غلام جیلانی

نئی کتاب التوحید

مصنف ... علامہ ضیاء ...

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نوٹ: ان کتب کے علاوہ بشیر الکامل شرح ... بشیر الناجیہ ودیگر درسی وغیر درسی ... رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

قیمت ۳۲/-

ملنے کا پتہ: مدرسہ علمیہ سراجیہ ○ منیجر مکتبہ ضیاء السنۃ ○ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ○ ریلوے روڈ ○ ملتان

Marfat.com

علما ○ طلبا ○ مدرسین حضرات کے لئے

خوشخبری

البشیر

نحو میر کی معرکۃ الآرا شرح

○ شرح نحو میر

مصنف: علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی ... قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ

دیگر اہم مطبوعات

بشیر القاری شرح صحیح بخاری

مصنف: محدث ... علامہ ... سید غلام جیلانی

نئی کتاب التوحید

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قیمت ۳۲/- روپے

نوٹ: ان کتب کے علاوہ بشیر الکامل شرح ... بشیر الناجیہ ... و دیگر درسی و غیر درسی ... رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ ضیاء السنۃ

مدرسہ علمیہ سراجیہ

جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ○ ریلوے روڈ ○ ملتان

Marfat.com

البشیر

شرح

نحو میر

اُردو میں نحو میر کی معرکۃ الآرا شرح

تصنیف

امامُ النحو حضرت علامہ سیّد غلام جیلانی بریلوی قدس سرہٗ

اُستاذِ گرامی: قائدِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ

مکتبہ ضیاء السُنّہ

مدرسہ علمیہ سراجیہ ○ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ریلوے روڈ ملتان

Marfat.com